

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۴۶	کنواری عورت کا نکاح میں لائیک نہیں	۵۸	اگر کسی والا لڑکی کو لڑکھو	۶۵	خلعہ کے مکروہ ہونے کا بیان
۴۷	عورت کا نکاح کرنا اگر کچھ عورتوں پر	۵۹	بابی اس کی نفیس چیز جس سے رشتہ	۶۶	بابی اس کے نکاح کی شرطیں
۴۸	بیان نکاح کرنے والی کا آزاد ہونے کا	۶۰	مہر اس آدمی سے خود نکاح کر لینی	۶۷	نکاح کی شرطوں کا بیان
۴۹	حسب کا بیان	۶۱	کر سکتی ہے	۶۸	بیان اس نکاح سے حاصل ہونے والی
۵۰	عورت میں کیا بات دیکھا کر نکاح کیا جا	۶۲	بچہ نام لگا کر عورت کو نکاح کرنا	۶۹	ہے تین طلاقی دی ہوئی عورت
۵۱	باج عورت کو نکاح کرنا مکروہ ہے	۶۳	اور استخارہ کر ہی اپنی ریسو	۷۰	بیان حرام ہونے پر عورت کی پرورش
۵۲	کچھ نکاح میں لانا کیسا ہے	۶۴	استخارہ کسی کر تے ہیں	۷۱	مان اور بیٹی کا جہد کرنا حرام ہے
۵۳	مکروہ نکاح کرنا زمانہ کا عورتوں پر	۶۵	بیٹا اپنی مالک کا نکاح غیر کے نکاح	۷۲	دودھ کا ہونا ایک مکروہ نکاح میں
۵۴	سب عورتوں سے بھی کر سکتی	۶۶	کوئی آدمی چاہے لڑکی کا نکاح کرنا	۷۳	جمع کرنا ہونے پر اور بیٹی کا کیا ہے
۵۵	نیک عورت کا نکاح کیا خبی نہیں	۶۷	تو درست ہے	۷۴	بہاخی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے
۵۶	جس عورت میں غیرت بہت ہو	۶۸	کوئی شخص اپنی بیوی کو نکاح کرنا	۷۵	دودھ کرنا عورت کی کن ناطی حرام
۵۷	نکاحی عورت کو دیکھنے کے جواب	۶۹	تو درست ہے	۷۶	مہر چاہئے ہیں
۵۸	عید کر مہینے میں نکاح کرنا	۷۰	کنواری عورت کو نکاح کرنا	۷۷	دودھ بہاؤ کے ٹیڑھے کے حرام ہونے کا
۵۹	نکاح کی عیسیٰ بام کرنے کا بیان	۷۱	اجازت اپنی چاہیے	۷۸	کس قدر دودھ پیو سے حرمت ثابت ہو
۶۰	پیام پر پیام بھیجنے کے منع ہونے کا	۷۲	بابی کرنا ہونے پر چھو لیا کنواری	۷۹	بڑی عمر میں دودھ پیو کا بیان
۶۱	نکاح کا پیغام دینا چاہیے اور	۷۳	سے اوکو نکاح کرنے کے لیے	۸۰	دودھ پلانوالی عورت سے حرام کرنا
۶۲	پیغام کرنا اگر کسی باس کو چاہیے	۷۴	اگر غیب کا نکاح کرنا چاہیے	۸۱	داخل کرنا لطفے کا رحم میں
۶۳	بابی و اسان کو مہینے جب چاہیے	۷۵	کنواری عورت کو ازون کا بیان	۸۲	بابی کی شکوہ کو نکاح کرنا
۶۴	عورت پیغام بھیجنے والی حال	۷۶	اگر عورت غیب ہو اور اس کا	۸۳	بیان آیت و احکامات میں
۶۵	کر دینا چاہیے جو کچھ کہ	۷۷	کر دی اس کو ناراضگی کے ساتھ	۸۴	بڑی باہر کے نکاح کی ممانعت
۶۶	جس پر کوئی آدمی کسی شخص سے	۷۸	اگر کنواری عورت کا نکاح کر	۸۵	شمار کا بیان
۶۷	کا حال چاہیے نکاح کرنا	۷۹	ناراض ہونے کا حکم ہے	۸۶	قرآن کریم میں
۶۸	وہ شخص جسے دریافت کیا جاتا	۸۰	احرام کو حالت میں ہو کر	۸۷	نکاح کرنا اس شرط پر
۶۹	جو کچھ جانتا ہو	۸۱	محرم کو نکاح کرنا کی ممانعت	۸۸	آزاد کرنا مکروہ ہے
۷۰	بابی اس بات کو بیان میں	۸۲	کو نکاح کرنا	۸۹	آزاد کرنا لڑکی کو اور

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
	کیا ہر اور کتا اجر رکھتا ہے	۸۶	نوشہ کو ملے اور سحیفہ دنیا		جسکو تین طلاق دی گئی پہن از نکاح
۸۶	پہن بین النساء اور عدل کر نکاح کیا	۹۶	کتاب عورتوں کے ساتھ گزارا کر دینا		میں اس حکام کو جو حلال اور حرام کر دیتا
۸۷	سوئی کے ایک نوازہ پر نکاح کرنا	۱۱۵	ایک عورت کو زیادہ محبت کرنا		تین طلاق دی گئی عورت کو حلال کر نکاح کیا
۸۵	منیر مہر کے نکاح کر نکاح اہت اور حلال کیا		ایک عورت کو دو سترن سو زیادہ چاہنا		باب بیان تین سبابت کو کہ عورت کا منہ
۸۷	بیان ایسے عورت کا جس نے پہلے رخصت کر	۱۰۱	رنگ اور جلن کا بیان		دیگھر جو طلاق دے
	دیا اپنی تین کے مرد کو منیر مہر کے	۱۰۵	کتاب طلاق کے بیان میں	۱۱۶	طلاق کو پہلے چھنا سو آدمی زنا اور چھوڑ
۸۸	حلال کر دینا فحش کسی کے لیے		باب بیان تین طلاق دینے کو رافق اعلیٰ		بیان آیت یا ایہا النبی تم حرم الخ
۸۹	مستہ کی حرام مزین کیا بیان		کہ جس نے تین میں - عورتوں کو طلاق	۱۱۷	ناویل اور بیان اس آیت کا دوسرے طریقے
۹۰	شہر نکاح کو آزاد سو اور دین بجا کر		دینے کا حکم کیا اس کے	۱۱۸	باب بیان تین میں کہنے کے چھوڑ دو کو
	جس آدمی کا حکام ہو گیا سو اس کو	۱۰۷	باب بیان میں طلاق سننے کے		جاتا تو پہلے گھر والوں کے ساتھ رہ
	کیا دعا دینی چاہیے		اگر حین کی وقت ایک طلاق دیا کسی کو	۱۲۰	مستقل بن عبید اللہ زلفان کیا چھوڑ دینا
	جو شخص حاضر نہ ہو حکام کی وقت اس کو دعا		نے اس شخص کے لیے کیا حکم ہے		اور عمر نے عقل کا پہن خلافت کیا چھوڑ
	دیگر کا بیان -	۱۰۸	غیر تین میں طلاق دینے کا کیا حکم ہے		غلام کے طلاق دینے کا بیان
۹۱	شادی میں زبردستی لگانے کی حضرت		اگر کوئی شخص طلاق دیو عورت مدت کے	۱۲۱	اور اس روایت میں خلافت کیا چھوڑ
	خلوت کر بخشش دینے کا بیان		ٹوکیا حکم ہے اور آیا طلاق شمار کیا جا		ٹوکیا طلاق دینا کسی میں معتبر نہ تھا
	عبد کہ ہندو میں دہن کو نہ شہر کے		گایا نہیں -	۱۲۲	بعض شخص ایسے ہیں ان کا طلاق نہ معتبر
	پانچ میں چھ کا بیان	۱۰۹	تین طلاق کہنا دینے پر سختی اور سخت کرنا		کوئی شخص اپنی جی میں طلاق دینا اس کا بیان
	نورس کے لڑکے کو خداوند کے گھر پہنچا		کا بیان -	۱۲۳	طلاق دینا اس دشنامی سے جو سبب میں
	کا بیان		تین طلاق ایسا دینے کی حضرت کے بیان میں		باجان میں کلام کے سبب ایہ کہ جو دینے
۹۲	مسافر میں اس کے پاس چاہیہ کا بیان	۱۱۱	تین طلاق متفرق دینے کا بیان		اسلام کے باقی جاتی ہر اسلام میں
۹۴	کہیلنا اور گانا کیا ہر شادی میں		کوئی شخص طلاق دینے عورت کو جوار کر نہ	۱۲۴	باب بیان اس بات کو کہ اگر کوئی ایک لفظ
	اپنی بیٹے کو حین دینی کا بیان	۱۱۲	طلاق قطع کا بیان		صاف بولی اور اس سے وہ مطلب کیا دینا
	فرش اور چھار کہنے کا بیان		اگر بیدار کو اختیار اور خطبات کے منیر		جو اس کو سن کر سو نہیں نکلتا تو وہ لغو ہوگا
	جاشیہ اور چادر میں کہنے کا بیان	۱۱۳	باب بیان میں حلال ہر مطلقہ کے		حقاری مدت معین کرنے کا بیان میں

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۲۶	باب بیان میں ان عورتوں کو چھوڑنا	۱۲۶	بعد اعلان کر نیکی	۱۲۶	سی پہلو مراد و تو اسکی عدت کیا ہے
۱۲۷	وایا گیا اور انہوں نے اختیار کیا پھر خداوند	۱۲۷	اعلان کرنے والوں کا مطالب	۱۲۷	باب سوگ کرنے کے بیان میں
۱۲۸	حبیب خداوند جو دو دنوں غلام لڑائی	۱۲۸	نفی اور انکار کرنا اس کے کاسبین	۱۲۸	جب تک میرا خداوند مر جادی اور پھر
۱۲۹	ہوئے پھر اگر آدم جادوین تو اختیار ہوگا	۱۲۹	اگر اشارہ کرے مرد اپنی عورت کی بجائے	۱۲۹	سوگ کا حکم ساقط ہو
۱۳۰	لڑائی کو اختیار دینا جو کا بیان	۱۳۰	کا پڑنے کے پیرا میں	۱۳۰	حبیب خداوند مر جادی اس وقت کو عدت
۱۳۱	باب بیان میں اختیار دینا اس لڑائی کو جو	۱۳۱	اور آدمی انکار کر نیوالی پر تعلیق اور	۱۳۱	گذرئی تک ایچ گھر میں رہنا چاہیے
۱۳۲	اگر آدمی گئی نہ تو خداوند اس کا	۱۳۲	کر نیکی باب	۱۳۲	باب عدت گذرانی حضرت کو بیان میں
۱۳۳	باب بیان میں اس کے لئے اختیار	۱۳۳	ملا دینا جو خداوند کے ساتھ اگر انکار ہو	۱۳۳	اوس وقت کے لئے جب کا خداوند مر گیا ہو چنانچہ
۱۳۴	ہو اس لڑائی کو جب تک ختم غلام	۱۳۴	اس کو چھوڑنا خداوند اس عورت کا	۱۳۴	چاہیو وہ ان اپنی عدت گذاری
۱۳۵	ہے آزاد ہو نیکی بعد	۱۳۵	لڑائی کے فرض پر نیکی بیان میں	۱۳۵	حبیب خداوند مر جادی اس وقت آدمی
۱۳۶	باب ایلہ کے بیان میں	۱۳۶	بیان قرعہ ڈالنے کا جب تہذیب کر میں	۱۳۶	دن ہو ہے حبیب سو اس کو خبر آدمی
۱۳۷	باب ظہار کے بیان میں	۱۳۷	لوگ کسی شے میں	۱۳۷	تک کہ کرانیت پہلے سوگ کر مسلمان
۱۳۸	باب ظلم کے بیان میں	۱۳۸	مخالفت ہوا انکی ابن کھیل	۱۳۸	کے لیے ہے ذریعہ اور انصاف کے لیے
۱۳۹	اعلان کے شروع کا بیان	۱۳۹	قیانہ جانتے والوں کا بیان	۱۳۹	سوگ گذرنا اور عورت کو رنگین کر پھر پھر
۱۴۰	اعلان کرنا حاصل ہونے کے وقت میں	۱۴۰	جسم اور جو دو دنوں میں سے کوئی	۱۴۰	کرنے کا بیان
۱۴۱	باب بیان میں اعلان کے حسین نام لیکر	۱۴۱	مسلمان ہو جادی اور اس کے کو اختیار	۱۴۱	باب سوگ والی کے نفی کرنا بیان میں
۱۴۲	چنانچہ ثابت کرے مرد اپنی عورت کے لیے	۱۴۲	دینا اس کا ہی بیان ہے	۱۴۲	ایسا بیان میں ہر شاہ کا کہ سوگ والی کو
۱۴۳	اعلان کس طرح کرتی ہیں	۱۴۳	خلع کر نیوالی عورت کو عدت کا بیان	۱۴۳	لیے حضرت جو فرم ہو نیکی کے پیر توں کو
۱۴۴	امام کے الہام میں کہتے کا بیان	۱۴۴	مطلقہ عورتوں کی عدت کی حیثیت	۱۴۴	سوگ کر نیوالی کو مرد مسلمان کا مانتا گیا
۱۴۵	باب حکم کر نیکی اس بات کو کہ یہ کرنا	۱۴۵	میں کرن کوں جو عورت میں مشن ہوں	۱۴۵	مطلقہ اور اغلا کر ہستال کر نیکی کا بیان
۱۴۶	تا تہہ نہ ہو اعلان کر نیوالی کو پانچویں بار	۱۴۶	حبیب خداوند مر گیا ہو پھر باب اسکی	۱۴۶	سوگ والی کے لیے
۱۴۷	باب بیان میں اس بات کو مرد اور عورت	۱۴۷	عدت کو بیان میں ہے	۱۴۷	باب بیان میں اس بات کو حبیب خداوند
۱۴۸	کو امام نصیحت کرے اعلان کر نیکی	۱۴۸	یہ باب بیان میں ہر اس حال عورت کی	۱۴۸	جا تا تھا اس کے خرچ دلایا جا تا تھا سال
۱۴۹	اعلان کر نیوالوں کے درمیان تقریر اور جواب	۱۴۹	جب کا ختم ہو گیا ہو	۱۴۹	پھر کا پھر وہ منہج ہو گیا یہ بدیہی ان کو
۱۵۰	قبیلہ اعلان کر نیوالوں کی	۱۵۰	اگر کسی عورت کا خداوند اس کو تہہ نہ ہو	۱۵۰	حضرت کی گویا تو میں طلاق دالیکہ کو

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۸۲	کے دنوں میں اپنے گھر سے دوسرے	۲۱۳	گہڑوں کا دوسرا حصہ	۲۱۳	کتاب عطیہ اور بخشش کے	۱۸۲	کے دنوں میں اپنے گھر سے دوسرے
۱۸۳	جگہ جاننے	۲۱۸	کتاب بیان میں وقف کرنے کے	۲۱۸	کتاب سید کے بیان میں	۱۸۳	جگہ جاننے
۱۸۴	ذکر باہر نکھنا اور سوت کا جگا خاوند	۲۲۰	اپنی مال کو اس کی راہ میں	۲۲۰	مشعل سید کا بیان	۱۸۴	ذکر باہر نکھنا اور سوت کا جگا خاوند
۱۸۵	باس کے نفی کا بیان ہے	۲۲۱	وقف کس سید کے ناجائز	۲۲۱	یا پٹاپٹو کو دے کر چھپرے	۱۸۵	باس کے نفی کا بیان ہے
۱۸۶	میں طلاق کو بعد رجوع کر کے منسوخ	۲۲۲	جرباؤ اور شتر کے اور تقسیم نہیں ہو	۲۲۲	لو کیا ہے	۱۸۶	میں طلاق کو بعد رجوع کر کے منسوخ
۱۸۷	ہرنے کا بیان ہے	۲۲۳	سوا کو وقف کا بیان	۲۲۳	عبدالمعین عباس کے ریت پر راویوں	۱۸۷	ہرنے کا بیان ہے
۱۸۸	باب رجوع کر کے یا نہیں جہت کی طرف	۲۲۴	باب سید کی طرف وقف کر کے یا نہیں	۲۲۴	خداوند	۱۸۸	باب رجوع کر کے یا نہیں جہت کی طرف
۱۸۹	کتاب گہڑوں کے بیان میں	۲۲۵	کتاب حصیتوں کی بیان میں اور	۲۲۵	ذکر اس اختلاف کا جو راویوں نے	۱۸۹	کتاب گہڑوں کے بیان میں
۱۹۰	گہڑوں کے خرق اور حبت کی نہیں	۲۲۶	بات کر یا نہیں کہ دیر کا نصیب	۲۲۶	کے روایت میں کیا ہے	۱۹۰	گہڑوں کے خرق اور حبت کی نہیں
۱۹۱	کون سے رنگ کا گہڑا بہتر ہے	۲۲۷	مکروہ ہے	۲۲۷	کتاب ربی کے بیان میں	۱۹۱	کون سے رنگ کا گہڑا بہتر ہے
۱۹۲	گہڑوں میں سے نکال گہڑی کا کہنا	۲۲۸	نئی اور طبعی سلم نہی کے میرے	۲۲۸	احمدیہ میں جہاں الیہ میرے خلات	۱۹۲	گہڑوں میں سے نکال گہڑی کا کہنا
۱۹۳	کیا ہی	۲۲۹	نہا کی مال کو حبت کر کے یا نہیں	۲۲۹	باب عمرے کرتے کے بیان میں	۱۹۳	کیا ہی
۱۹۴	گہڑوں کے فروم اور جس میں کیا	۲۳۰	اور جابر کی خبر نقل کرنا اور	۲۳۰	جابر سے جو خبر اور حدیث	۱۹۴	گہڑوں کے فروم اور جس میں کیا
۱۹۵	گہڑے کی برکت کا بیان ہے	۲۳۱	جو اس سیر کو نقصان میں خلات	۲۳۱	ذکر اس اختلاف کا جو سیر پر بیان	۱۹۵	گہڑے کی برکت کا بیان ہے
۱۹۶	گہڑوں کے پیشانی کو گوندھنی کا بیان	۲۳۲	راست کر لے وصیت کرنا یا بطل	۲۳۲	سوت اپنی شافہ کر لے جو چھپرے	۱۹۶	گہڑوں کے پیشانی کو گوندھنی کا بیان
۱۹۷	ادب و آدمی اپنی گہڑی کو سنانے کا بیان	۲۳۳	حب صیت کر کو کوئی اپنی ناخدا اور	۲۳۳	دوبی اس کا بیان	۱۹۷	ادب و آدمی اپنی گہڑی کو سنانے کا بیان
۱۹۸	گہڑی کا دعا کا بیان	۲۳۴	الکر کی شخص کا ایک جاوی اس کو	۲۳۴	نام جو کتاب جو ہے اور عمر کی	۱۹۸	گہڑی کا دعا کا بیان
۱۹۹	گہڑی کو گوندھنی کو جھنی کرنا یا	۲۳۵	ابلیق سے صدقہ کرنا یا	۲۳۵	کتاب بنوں اور ندون کی بیان میں	۱۹۹	گہڑی کو گوندھنی کو جھنی کرنا یا
۲۰۰	گہڑی کو گوندھنی کو جھنی کرنا یا	۲۳۶	بزرگی صدقہ کر کے یا	۲۳۶	میں نقد کے لفظ کو قسم کہا یا	۲۰۰	گہڑی کو گوندھنی کو جھنی کرنا یا
۲۰۱	جس گہڑی کو گوندھنی کہا گیا اس کے	۲۳۷	ذکر شکات کا جو دفع ہوا	۲۳۷	ادب خالی کو عورت اور قسم کہا یا	۲۰۱	جس گہڑی کو گوندھنی کہا گیا اس کے
۲۰۲	دوسرے کی ہتھکا بیان	۲۳۸	قیم کے مال والی ہونے کا	۲۳۸	اس کی نام کو اس کی قسم کہا یا	۲۰۲	دوسرے کی ہتھکا بیان
۲۰۳	اختار کر کے عادت ڈالنا گہڑی کو	۲۳۹	بیان میں	۲۳۹	کا بیان	۲۰۳	اختار کر کے عادت ڈالنا گہڑی کو
۲۰۴	گہڑی کو دوسرے کے بیان میں	۲۴۰	کیا دوسری کو چھپرے پر	۲۴۰	راویوں کی قسم کہا یا	۲۰۴	گہڑی کو دوسرے کے بیان میں
۲۰۵	جس کا بیان	۲۴۱	قسم کا مال کا پیر پر پیر کرنا	۲۴۱	راویوں کے قسم کہا یا	۲۰۵	جس کا بیان
۲۰۶	جس کا بیان	۲۴۲	آخر وصیت کا	۲۴۲	اسلام کو اس کو	۲۰۶	جس کا بیان

[illegible]

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۸۱	حصہ داروں کی شرکت چھوڑ دینا	۳۰۹	جو شخص محل اعلیٰ میں سکونت کرے	۳۰۹	لڑائی سے نہ ہانپ کر بیعت کرنا
۲۸۲	غصہ اور جدوجہد کی وجہ سے جدا ہونا تو	۳۱۰	ایکھ اسکی کیا سزا ہے	۳۱۰	مراعات پر بیعت کرنا
۲۸۳	کسی دینستہ کو بیعت	۳۱۱	جادو کا بیان	۳۱۱	جہاد پر بیعت کرنا
۲۸۴	غصہ نامہ	۳۱۲	جادو گر کا حکم	۳۱۲	ہجرت پر بیعت کرنا
۲۸۵	غلام یا لونڈی کو اس کا بکرہ یا بکری	۳۱۳	اہل کتاب کو جادو کر دینا کا بیان	۳۱۳	ہجرت بہت مشکل ہے
۲۸۶	بیعت کر کے تو ہمارا نام لکھو	۳۱۴	جو شخص مال و ثمن کو لے کر لڑا جا پھر	۳۱۴	گاد لڑائی کی ہجرت
۲۸۷	غلام یا لونڈی کو مدبر کر کے تو ہمارا نام لکھو	۳۱۵	جو شخص ایمان بچانے کے بجائے ایمان لے	۳۱۵	ہجرت کو سننے
۲۸۸	جس غلام یا لونڈی کو آزاد کر کے تو ہمارا نام لکھو	۳۱۶	جادو دہ بھی نہیں دہی	۳۱۶	ہجرت کی ترغیب
۲۸۹	کتاب لڑائی کے	۳۱۷	جو شخص ایمان دین بچانے کو لے	۳۱۷	ہجرت کو ختم ہوجانے میں اختلاف
۲۹۰	خون کر کے حوت کا بیان	۳۱۸	جو شخص غلام کو لے کر لڑے	۳۱۸	بیعت کرنا ہر ایک حکم پر مجبور ہے پس
۲۹۱	خون کرنا بڑا گناہ ہے	۳۱۹	جو شخص غلام کو لے کر لڑا نہ شروع کرے	۳۱۹	پایہ بند
۲۹۲	کبیر سے گناہوں کا بیان	۳۲۰	مسلمان کو لڑنا کیسا ہے	۳۲۰	منکر کو جدا ہونے پر بیعت کرنا
۲۹۳	بڑا گناہ کو کف ہے	۳۲۱	جو شخص گمراہی کو چھوڑ دے	۳۲۱	عہد و نون سے بیعت کرنا
۲۹۴	کفن یا دفن کی وجہ سے مسلمان کا خون رست	۳۲۲	مسلمان کا قتل حرام ہے	۳۲۲	کیسے تیار ہو تو اس بیعت کی تکرار
۲۹۵	ہوجانا ہے	۳۲۳	کتاب فی حق تقسیم کرنا کی ہے	۳۲۳	کا باغ لڑائی کو جو بیعت کرے
۲۹۶	مسلمانوں کو جہاد کے بعد جہاد پر لڑنا	۳۲۴	کتاب بیعت کو بیان میں	۳۲۴	غلاموں سے بیعت کرنا
۲۹۷	اس آیت کی تفسیر میں انا جزاء الذین	۳۲۵	حکم مانگو اور نا اعدائی کو فریاد کرنا	۳۲۵	بیعت کا تو فرماؤ
۲۹۸	پیادوں اور خیرینک	۳۲۶	اس بات پر بیعت کرنا جو مردانہ ہو	۳۲۶	ہجرت کے بعد پہلے بچوں کا فتنہ میں اگر لڑنا
۲۹۹	مشک کی ممانعت	۳۲۷	مخالفت ذکر میں گئے	۳۲۷	بیعت کرنا اپنی طاعت کی برافش
۳۰۰	سولی دینے کا بیان	۳۲۸	سچ کہنے پر بیعت کرنا	۳۲۸	جو شخص کسی حکم کی بیعت کرے پہلے لڑنا
۳۰۱	مسلمان کا غلام مفرک کو کھانے میں ہانا	۳۲۹	انصاف کی بات کہتے پر بیعت کرنا	۳۲۹	امام کی اطاعت کا حکم
۳۰۲	مزد کا بیان	۳۳۰	اس پر بیعت کرنا	۳۳۰	امام کی اطاعت کو ترک کرنا
۳۰۳	اگر مرد تو بکرے تو پہر مسلمان جو جادو	۳۳۱	بیعت کرنا اس بات پر کہ مسلمان کے پہلو	۳۳۱	الوہار سے کیا مراد ہے
۳۰۴	لڑنا حکم ہے	۳۳۲	جا میں گئے	۳۳۲	امام کی نافرمانی کی مجاز

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۳۳۶	امام کے لیے کیا باتیں ضروری ہیں	۳۳۵	مردار کی کہال کچیر سے دھتک کچا کر	۲۵۱	کتے کی قیمت لینی سے ممانعت
۳۳۷	امام سے خلوص رکھنا	۳۳۶	مردار کی کہال پر جب دباغت ہو	۲۵۲	شکاری کتے کی قیمت بندا دینا
۳۳۸	امام کی جھلسلت کا بیان	۳۳۷	جاودی تو ہر سے فائدہ اٹھانے کا اجازت	۲۵۳	اگر بلا جواز جانور وحشی ہوا تو اسے کھانے
۳۳۹	ذریعہ کیا ہونا چاہیے	۳۳۸	دندون کی کہال سے فائدہ اٹھانی	۲۵۴	ایک شکار کو تیر ماری پھر دوسرا کر
۳۴۰	اگر کسی شخص کو حکم ہو کہ اسے کھاد گناہ	۳۳۹	کے ممانعت	۲۵۵	بہنیں گر پڑے
۳۴۱	کے تو اس کی کیا مسئلہ ہے	۳۴۰	مردار کی چربے سے فائدہ اٹھانے کا	۲۵۶	شکار تیر کر یا اگر غائب ہو جاوی
۳۴۲	۳۴۱	حرام چیز سے نفع اٹھانے کی ممانعت	۲۵۷	شکار کر جانور سے لوہا سے نگر
۳۴۳	۳۴۲	چراغی بین گر جاوی تو کیا کرین	۲۵۸	سعر ارض کا شکار
۳۴۴	۳۴۳	کچھ اگر برتن میں گر جاوی	۲۵۹	جس جانور سے حرام من آتا ہے
۳۴۵	۳۴۴	کتاب یا شکار تو بچون کے	۲۶۰	سعر ارض کے نوک سے جو شکار نہ آتا ہو
۳۴۶	۳۴۵	جس جانور کا نام نہ لیا جاوی	۲۶۱	شکار کے بچے چھو جانا
۳۴۷	۳۴۶	کہانی کی ممانعت	۲۶۲	جو کوش کا بیان
۳۴۸	۳۴۷	سدر ہوئی کتے کا شکار	۲۶۳	گنہہ کا بیان
۳۴۹	۳۴۸	جو کتا شکاری نہیں اس کا شکار	۲۶۴	بجو کا بیان
۳۵۰	۳۴۹	اگر کتا شکار کو مار ڈالی اس کا کیا حکم	۲۶۵	دندون کی حرمت کا بیان
۳۵۱	۳۵۰	اگر اپنے کتے کو تھکایا اور کتا مل	۲۶۶	گنہہ کی اگر کشت کہانی کی اجازت
۳۵۲	۳۵۱	جاودی جو جسم اس کے ہر حصہ پر کیا	۲۶۷	گنہہ کی اگر کشت حرام ہے
۳۵۳	۳۵۲	جس پر کتے کو ساتھ نہ دے کتے چو	۲۶۸	بستی کے گدہ پر کلا کشت حرام ہے
۳۵۴	۳۵۳	کتاب شکار میں سے کچھ کہال لینی	۲۶۹	دشہ گدہ اپنے گوز پر کہاں کی اجازت
۳۵۵	۳۵۴	کتے کو مارنے کا حکم	۲۷۰	مخ کا کشت کہانی کی اجازت
۳۵۶	۳۵۵	جس کو مارنے کا اپنی حکم دیا	۲۷۱	چڑھان کلا کشت کہانی کی اجازت
۳۵۷	۳۵۶	جس کو مارنے کا اپنی حکم دیا	۲۷۲	دریا کی جانور کا بیان
۳۵۸	۳۵۷	جس کو مارنے کا اپنی حکم دیا	۲۷۳	سینہ کی کا بیان
۳۵۹	۳۵۸	کیت کی حفاظت کی گئی تو کھانے کی اجازت	۲۷۴	شیر سے کا بیان

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۳۶۴	پیشی کے پتہ کا بیان	۳۶۴	جس نر زمین سے منہ نہ دے اس کو کھانا نہ کھائے	۳۶۴	جس شخص نے دنیا کو دیکھ کر نہ کوامی
۳۶۵	کتاب قربانیوں کی	۳۶۵	ایک جانور کو کھین کر چربی اور شکر کے تو	۳۶۵	بیل کو اگر گوشت کہہ نے کسی مالعت
۳۶۵	جس شخص کو قربانی کا مقدود نہ ہو	۳۶۵	اس کو کھانے کے حلال کریں	۳۶۵	بھلا کر دودھ دینی سے ممانعت
۳۶۶	امام اپنی قربانی عید گاہ میں کرے	۳۶۶	اگر ایک جانور بیکر عادی جس کو بیکر کی گھڑی	۳۶۶	کتاب بیچنے اور خریدنے کے سلسلے میں
۳۶۶	سیدہ کہ عید میں اگر قربانی کرنا	۳۶۶	اچھو حرج و مرج کرنا	۳۶۶	کھانا میں مستحبوں کی پرہیز کرنا
۳۶۶	جن جانور زمین کو قربانی منہ ہو	۳۶۶	قربانی کا کھانا تو کھیلے پر بیکر کی تربیت	۳۶۶	سوداگری کا بیان
۳۶۶	نکاحی	۳۶۶	پاکوان رکھنا۔	۳۶۶	سوداگر کو غریب اور محتاج سے ممانعت
۳۶۶	نکاحی	۳۶۶	قربانی کے دو بیکر کی تربیت ہم نہ کھانا	۳۶۶	پرہیز کرنا چاہیے
۳۶۶	دوبلی	۳۶۶	مہر کا بیکر قربانی کا مشورت	۳۶۶	غریب و درویش کے لیے قسم کھانا
۳۶۶	وہ جانور جس کا کان سامنے ہو کھانا ہو	۳۶۶	اپنی قربانی اپنا ہتھ بندھ کر کھانا	۳۶۶	جس شخص نے جو قسم کھائی اور صدقہ
۳۶۶	مدارہ کا بیان	۳۶۶	ایک آدمی دوسری قربانی کر سکا	۳۶۶	دیو کا حکم
۳۶۶	خرقا کا بیان جس کا کان میں سدا ہو	۳۶۶	جس جانور کو بیکر کرنا ہو اس کو بیکر کرے	۳۶۶	جسے ایک بالغ اور ستھ چھ دنوں کا ہو
۳۶۶	شتر مار کا بیان جس کا کان چھ دنوں	۳۶۶	تو درست ہے	۳۶۶	اختیار ہے
۳۶۶	جس کا سینا گت نہ ہو	۳۶۶	جس شخص نے بیکر کر کے سوا خدا اور کسی کو	۳۶۶	سجدہ کی افشاء میں عید نہ دینا
۳۶۶	سنہ اور چند کا بیان	۳۶۶	نہیں دینی زیادہ قربانیاں گوشت کھانا	۳۶۶	پرہیز کرنا احتکات
۳۶۸	مندی کا بیان	۳۶۵	نہیں سنہ زیادہ قربانیاں گوشت رکھنا	۳۶۶	جسے ایک بالغ اور ستھ ایک دوسرے
۳۶۹	اورت کشی اور سونکی طرف سے قربانیاں کرے	۳۶۶	قربانیاں گوشت رکھ کر چھوڑنا	۳۶۶	سے جدا نہ ہوں تک ایک دوسرے اختیار
۳۶۹	قربانیوں کا ٹیبل کشی اور سونکی طرف سے کرے	۳۶۶	بہر دو ٹیبل کا دیکھ کر کیا ہو جانور	۳۶۶	بہر میں چھوڑ جاتا
۳۶۹	امام سے پہلے قربانی کرنا	۳۶۶	وہ جانور جس کا حال معلوم نہ ہو کہ بیکر	۳۶۶	مازوں کو چاہتے ہیں دودھ جھیر کر کر اور کھ
۳۶۹	دما دار چھتر سے دیکر کرنا بیکر اجازت	۳۶۶	گوشت کھانا کا نام لیا تھا یا نہیں	۳۶۶	بیچنا
۳۶۹	نیز گھڑی سے دیکر کرنا کی اجازت	۳۶۶	اس آیت کی تفسیر لانا کہ بیکر کا نام نہ کرے	۳۶۶	نظم اسی شخص کی جو مناس بہرہ
۳۶۹	نمازوں سے دیکر کرنا کی ممانعت	۳۶۶	اصطلاح	۳۶۶	جس شخص کو بیکر میں بھرت رکھے یا بیکر
۳۶۹	چھتری کے تیر کرنا حکم	۳۶۶	ایک جانور کو نہ دینا کہ اس میں بکری	۳۶۶	بہرہ لانا نہ بیچے
۳۶۹	اگر اورت کرنا دیکر کرنا حکم	۳۶۶	درست نہیں	۳۶۶	شہر و دیہات کے مال بیکر

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۳۸۴	نافی سے اگر جا کر مان	۳۹۲	بانی نہ چننا جب تک سفید غصہ	۳۸۴	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۸۵	انہو بہائی سکسرخ پر رخ لگانا	۳۹۳	گہر کو کچھ نہ کے بدلی کر زیادہ چننا	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۸۵	انہو بہائی کی بیع پر بیع کر کے	۳۹۳	گہر کی بیع بدے میں کچھ نہ کے	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۸۵	بخش کا بیان	۳۹۳	گہر میں چننا بدے میں گہر نہ کے	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۸۵	نیلام کا بیان	۳۹۳	جو کو چننا بدے میں جہ کے	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۸۵	بیع ملامت کا بیان	۳۹۳	اشرفی کو اشرفی کے بدلی چننا	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۸۵	اسکی تفسیر کا بیان	۳۹۳	رومیہ کو روپیہ کے بدلی چننا	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۸۵	بیع منادہ کا بیان	۳۹۳	سو نیکو دس کے بدلی چننا	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۸۵	اسکی تفسیر کا بیان	۳۹۳	ایک اور میں گہر اور دو سو نہ کے	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۸۵	گہر کی بیع	۳۹۳	کے بدے چننا	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۸۵	پہلو کا چننا انکو نہ معلوم کر کے	۳۹۳	چاندی کو سو نہ کے بدلی چننا	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۸۵	پہلو کا خریدنا انکو نہ معلوم کر کے	۳۹۳	چاندی کو سو نیکو بدلی میں اور سو نیکو	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۸۵	شرط پر کلاٹ لینا	۳۹۳	چاندی کے بدلی چننا	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۸۵	آفت کا نقصان دینا	۳۹۳	سو نیکو بدلی چاندی کے بدلی چننا	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۸۵	کئی سال کا سیوہ چننا	۳۹۳	قول میں زیادہ دینا	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۸۵	دخت کو پہلو کو سو نہ کے بدلی چننا	۳۹۳	جگہ توڑنا	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۹۰	ناری کو سو نہ کے بدلی میں چننا	۳۹۳	غلیہ چن کر ممانعت نہ کرنا پڑا توڑنا	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۹۰	عراپا میں انداز کر کے شک کچھ دینا	۳۹۳	جوانا جہاب کو خریدی اسکا چننا درست	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۹۰	عراپا میں ترک کچھ دینا	۳۹۳	نہیں جب تک اس پر قرض نہ کرے	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۹۱	ترک کچھ کر بدلی میں شک کچھ دینا	۳۹۳	جوانا جہاب کا ڈیر نہ پڑے خریدنا درست	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۹۱	ایک ڈیر کچھ کر کجا کجا پڑنا	۳۹۳	چننا اور جگہ نہ پڑا توڑنا	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۹۱	پسے ہوئی کچھ کے بدلی میں چننا	۳۹۳	ایک شخص غلام خریدی ایک بدت پر اوڑھنا	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۹۱	راج کا ڈیر نا جہاب کو ڈیر کے بدلی چننا	۳۹۳	اور چننا والا قیمت کی قیمت نہ کر	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا
۳۹۱	اناج کے بدلی قیمت چننا	۳۹۳	پسے اور کچھ چیز در کہہ نہ کر	۳۸۵	گہر میں رہ کر کوئی چیز در کہنا

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۰	بچتے وقت گواہ کرنا ضروری نہیں	۱۰	قرض کا اقرار کرنا	۱۰	ذمی کا قرض کا مارنا کیسا ہو
۱۱	باکم اور خریدار کا اختلاف فقیر میں	۱۱	قرض کی ضمانت کرنا	۱۱	غلام میں منقاص نہیں ناجب خلعت
۱۲	نیوادر لسانی سو خرید و فروخت کرنا	۱۲	ابھی طرح ادا کرنے کی فضیلت	۱۲	سے کم قصور کرین
۱۳	میر کی بیع کا بیان	۱۳	خوشحالگی اور قرض دوسرا کرنے	۱۳	ذات میں منقاص ہے
۱۴	سکائب کا بیچنا	۱۴	میں نرمی کرنی کی فضیلت	۱۴	ذات کی منقاص کا بیان
۱۵	سکائب اگر اپنی بیل کتابت میں	۱۵	شرکت بغیر مال کے	۱۵	کاتب کہانی میں منقاص
۱۶	کچھ ادا کیا ہو تو اس کا بیچنا درست ہے	۱۶	غلام لوٹدی میں شرکت	۱۶	ایک شخص نے زمین بچا دی اور دوسرے میں
۱۷	دلار کا بیچنا	۱۷	درخت میں شرکت	۱۷	دوسرے کا نقصان ہو بچا دیو ال پر کچھ
۱۸	پانچ کا بیچنا	۱۸	زمین میں شرکت	۱۸	تاؤان نہ ہوگا
۱۹	بچہ سوئی بانی کا بیچنا	۱۹	شفعی کا بیان	۱۹	اس حدیث میں عطا کو اور پر اور یوں
۲۰	سفر کا بیچنا	۲۰	حالیہ کرنا نہیں چھوڑنا	۲۰	کا اختلاف
۲۱	کتے کا بیچنا	۲۱	فاسق کا بیان	۲۱	کو بچہ میں منقاص
۲۲	کرن کا بیچنا درست ہے	۲۲	پہلے مقتول کے وارثوں کو قسم دینا	۲۲	تہیہ ہمارے کا بدلہ
۲۳	سور کا بیچنا	۲۳	راوی کا اختلاف احمدی کی روایت میں	۲۳	بکرہ کی بیعت کا منقاص
۲۴	اونٹ کی جنتی کو بیچنا	۲۴	منقاص کا بیان	۲۴	بادشاہوں کی وہی منقاص ہمارا جادو
۲۵	ایک شخص ایک چیز خریدی پہر روک	۲۵	علت میں داخل کے روایت میں اور یوں	۲۵	بادشاہ کے کام میں کوئی قیمت ادا کرے
۲۶	قیمت دینے سے پہلے غلغلہ جہادی اور	۲۶	کا اختلاف	۲۶	سوا گوار کر اور چیز سے منقاص صلیح
۲۷	دو چیزوں کی قرض موجود ہو تو بیچنی	۲۷	اس آیت دان حکمت فاحکم ہوگی	۲۷	اس آیت میں غلو حسن حبیب کی تفسیر
۲۸	والا اس کا زیادہ حقدار ہے	۲۸	آزاد اور غلام میں منقاص کا بیان	۲۸	منقاص سے متعلق دینے کا حکم
۲۹	ایک شخص مال بچہ پہر اس کا مالک کو روکے	۲۹	اگر کوئی شخص اپنے غلام کو مال دالی تو	۲۹	کیا قائل ہو دیت لیا جادو ہے
۳۰	قرض لینے کا بیان	۳۰	تو اس کی مد سے قتل کیا جادو	۳۰	مقتول کا وارث خلیفہ جان کرے
۳۱	قرض داری کی برائی	۳۱	عورت کو عورت کو عطا کرنا	۳۱	عورت کو عطا کرنا
۳۲	قرض داری میں آسانی	۳۲	مرد کو عورت کی مدی قتل کرنا	۳۲	جو شخص بہتر یا کوٹھڑے سے ارا جادو
۳۳	الہا آدمی قرض ادا کر نہیں دیکر	۳۳	کافر کے مدلی مسلمان مارا جادو	۳۳	شہد حد کی دیت کیا ہے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۴۶۷	قتل خطا کی دیت کا بیان	۴۶۱	حب چور حاکم تک پہنچ جاوی بہر	۴۷۷	ایمان اور اسلام کی صفت
۴۶۸	چاندی کی دیت کا بیان	۴۷۸	مالک مالک اسکا قصور معاف کرے	۴۷۸	اس آیت ثالث الاعراب آیت اول کی تفسیر
۴۶۹	عورت کی دیت کا بیان	۴۶۲	کون مال محفوظ سمجھا جاوی گا اور	۴۷۹	مومن کی صفات کا بیان
۴۷۰	کافر کی دیت کا بیان	۴۷۲	کون غیر محفوظ	۴۷۹	مسلمان کی صفت
۴۷۱	ربا کی دیت کا بیان	۴۷۲	اسحد پیشین راوی کو اختلاف	۴۸۰	حب کی مختصر اور طرح مسلمان ہو
۴۷۲	عورت کو بیٹ لڑکے کی دیت	۴۷۷	حد قائم کرنے کی فضیلت	۴۸۰	بہتر اسلام کیا ہے
۴۷۳	شعبہ کا بیان	۴۷۷	کتنے کی مالیت میں مانہ کا حاد	۴۸۰	اچھا اسلام کیا ہے
۴۷۴	کیا کوئی شخص دوسرے کے قصہ میں	۴۷۷	زہری پر راوی کا اختلاف	۴۸۰	اسلام سے تم کب پہن
۴۷۵	کپڑا حادوی گا	۴۷۸	راوی کا اختلاف احماد میں	۴۸۰	اسلام کے اور پرہیز کرنا
۴۷۶	اگر اندھ سے نظر آتا ہو لیکن بچہ	۴۷۸	درخت پر لگا ہوا میوہ کوئی چور	۴۸۱	کس بات پر روکونی پڑنا چاہیے
۴۷۷	قائم ہوا سکو کوئی اگھاڑی	۴۷۸	میرے حب ختم پر سو توڑ کر کہہ دے	۴۸۱	ایمان کی شاخ کا بیان
۴۷۸	واشون کی دیت کا بیان	۴۷۸	میں ہوا اور سکو کوئی چور	۴۸۱	ایمان والوں کا ایک دوسرے پر پنا
۴۷۹	انگلیوں کی دیت کا بیان	۴۷۸	جن چیزوں کو چاہئے میں مانہ لگا	۴۸۲	ایمان کی گناہ بڑھنا
۴۸۰	اولیٰ جنوں کو دیت جو بچہ کو بچہ	۴۷۸	جاوے	۴۸۳	ایمان کی نشانی کیا ہے
۴۸۱	عروبن خرم کی حدیث کا بیان	۴۷۸	مانہ کا ٹھوکر کے بعد ہر چور کا باور	۴۸۳	سائق کے نشانی
۴۸۲	جو شخص اپنا بدلہ اپنی لیسو کو زیادہ	۴۷۸	چور کی دونوں مانہ اور دونوں پاؤں کا	۴۸۳	شب قدر میں غبادت کرنا
۴۸۳	نہ کہے	۴۷۸	سفر میں مانہ کاٹنا	۴۸۳	ذکر کا ایمان میں داخل ہونا
۴۸۴	بیان اول حدیث کا جو حسن کرے	۴۷۸	مرد جوان جوانی اور مرد اور عورت	۴۸۴	جہاد بھی ایمان میں داخل ہے
۴۸۵	میں نہیں لیکن مجھ پر بانی گئیں	۴۷۸	پرکس میں حد قائم کی جاوی	۴۸۴	غنیمت کو مال میں سے بچان چاہئے اور
۴۸۶	اس آیت میں بقیل مومن بعد الخ کی تفسیر	۴۷۸	چور کی گردن ہیر اسکا مانہ کاٹ کر لگا	۴۸۴	جہاد میں حاضر ہونا ہے ایمان میں
۴۸۷	چور کا مانہ کاٹنے پر پانچ	۴۷۸	محب لون میں کون عمل فضیلت ہے	۴۸۴	داخل ہے
۴۸۸	چور کی کتنا مانہ کاٹنا ہے	۴۷۸	ایمان کو مہاس	۴۸۴	مشرک کا بیان
۴۸۹	چور کو توبہ کوئی کیجیے اور نا یا قید کرنا	۴۷۸	اسلام کی مہاس	۴۸۴	دین اتان ہے
۴۹۰	چور کو تقسیم کرنا	۴۷۸	اسلام کے کتنی میں	۴۸۴	اور اگر کسی دین سے ہند ہے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۴۸۸	دین کا نیکو لیے فتنوں سے پہان	۴۸۸	سفید بال اور کھٹیرا	۵۰۸	انگوٹھی میں کتو چاندی جڑنی چاہی
۴۸۹	مناظر کی مثال	۴۸۹	بالوں کو چوڑا	۵۰۹	سولہ سنی اور علیہ وسلم کا اگر ٹپے
۴۹۰	موسم اور مناظر کے مثال جو قرآن	۴۹۰	جو عورت بالوں کو چٹائی	۵۱۰	کسی تپے
۴۹۱	پرستہ ہون	۴۹۱	سبز بال اور کھٹیرا	۵۱۱	کون ہوا نہ انگوٹھی پہنے
۴۹۲	سرس کی نشانی	۴۹۲	جو عورتیں سنہ کی عورتیں اور کھٹیرا	۵۱۲	دو جڑنی انگوٹھی پہنا جس پر چوڑی ہو
۴۹۳	کتاب آرائش کے بیان میں	۴۹۳	گودانی والین کا بیان	۵۱۳	کاس کی انگوٹھی پہنا
۴۹۴	پیر لٹھی سستین	۴۹۴	دانتوں کو کٹا دہ کرنے والیاں	۵۱۴	انگوٹھی پر عجب کندہ نہ کراد
۴۹۵	سوجھیں کترنا	۴۹۵	دانتوں کو کٹا دہ کرنا حرام ہے	۵۱۵	کھڑکی انگوٹھی میں کتو چاندی جڑنی چاہت
۴۹۶	سرسٹانی کی اجازت	۴۹۶	سرسٹانی کا بیان	۵۱۶	پانچال جاسوت انگوٹھی ادا رنا
۴۹۷	عورت کو سرسٹانی کی اجازت	۴۹۷	نیل لگانیکا بیان	۵۱۷	گوند کو کھٹیرا کا بیان
۴۹۸	فتح کی اجازت	۴۹۸	زعفران کا رنگ	۵۱۸	فطرت کا بیان
۴۹۹	سرکے بال کترنا	۴۹۹	عسبر لگانیکا بیان	۵۱۹	سوجھیں کٹونا اور دھڑی چوڑی دینا
۵۰۰	ایک دن کو کٹنگی کرنا	۵۰۰	مردوں اور عورتوں کو خوشبو پہنا کرنا	۵۲۰	بچہ کھاسر سٹانا
۵۰۱	کھٹیرا دھڑی چوڑی کرنا	۵۰۱	سب بہتر خوشبو کھاسر	۵۲۱	بچہ کھاسر کھچر سٹانا اور کچر کھاسر سٹانا
۵۰۲	مال رکھنا سر پر	۵۰۲	زعفران لگانا اور خلق لگانا	۵۲۲	سر پر بال رکھنا
۵۰۳	بالوں کو کھٹیرا کرنا	۵۰۳	عورتوں کو کھٹیرا کرنا حرام ہے	۵۲۳	بالوں کو برابر کرنا
۵۰۴	دھڑی کو موڑ موڑ کر چوڑا کرنا	۵۰۴	عورت کو خوشبو دہ کرنا نہ کر	۵۲۴	بالوں میں دھبہ لگانا
۵۰۵	سفید بال کھٹیرے کی اجازت	۵۰۵	جس عورت کو خوشبو لگا کر چوڑی جاسوت	۵۲۵	کھٹیرا کھٹیرے کرنا
۵۰۶	خضاب کر لیں اجازت	۵۰۶	میں نہ آوے	۵۲۶	کھٹیرا دھڑی چوڑی کرنا
۵۰۷	خضاب کر لیں اجازت	۵۰۷	عورتوں کو زور پہنا اور زور نہ پہنا کیسا	۵۲۷	خضاب کر لیں حکم
۵۰۸	مہندی اور دھڑی کا خضاب	۵۰۸	مردوں پر سونا حرام ہے	۵۲۸	خضاب کرنا کرنا
۵۰۹	زردی سے خضاب کر لیں بیان	۵۰۹	جس عورت کو کھٹیرا لگا کر چوڑی کرنا	۵۲۹	دھڑی کو زور کرنا اور زور نہ کرنا
۵۱۰	عورتوں کو رنگ کرنا	۵۱۰	سونا انگوٹھی میں مردوں کو پہننے کی اجازت	۵۳۰	دھڑی کو زور کرنا اور زور نہ کرنا
۵۱۱	مہندی کو زور نہ پہننا	۵۱۱	سونے کے انگوٹھی کا بیان	۵۳۱	چھتر سونے کا بیان

رقمہ	مطالب	رقمہ	مطالب	رقمہ	مطالب	رقمہ	مطالب
۵۱۳	جور سے والی پر لعنت	۵۱۳	دیا پہننے سے ممانعت	۵۱۳	سب زیادہ سخت عذاب کے لئے کہ جو کچھ	۵۱۳	مطالب
۵۱۴	بال جڑنی والی اور جڑنی والی دونوں پر لعنت	۵۱۴	دیا پہننا حسین سنہری کام ہو	۵۱۴	تصویر بنانا اور انکو فریاد سے کہ دن کیا	۵۱۴	مطالب
۵۱۵	گودامی والی اور گودنی والی پر لعنت	۵۱۵	اسکو منوخر ہو نیک بیان	۵۱۵	عذاب ہوگا	۵۱۵	مطالب
۵۱۶	منہ کر گزین اور کھڑے والیوں پر لعنت	۵۱۶	حور پہننے کے سزا	۵۱۶	سخت عذاب کس پر ہوگا	۵۱۶	مطالب
۵۱۷	دانتوں کو کٹا دہ کر نیوالیوں پر لعنت	۵۱۷	ریشمی کپڑوں کی پہننے کی ممانعت	۵۱۷	اور شہر کی چادرین	۵۱۷	مطالب
۵۱۸	زعفران کا رنگ	۵۱۸	حور پہننے کی اجازت	۵۱۸	رسول امیر مصلیٰ علیہ السلام کی اجازت	۵۱۸	مطالب
۵۱۹	خوشبو کا بیان	۵۱۹	کپڑوں کے دھوئی پہننا	۵۱۹	کیسوی تہی	۵۱۹	مطالب
۵۲۰	عمدہ خوشبو کن سے ہے	۵۲۰	مین کے چادر پہننا	۵۲۰	ایک جوئی پہننے کے چلنا منع ہے	۵۲۰	مطالب
۵۲۱	سونا پہننے کی ممانعت	۵۲۱	سبز کپڑی پہننا	۵۲۱	کہا تو نہ بیٹھا یا لینا	۵۲۱	مطالب
۵۲۲	سونے کی انگوٹھے پہننے کی ممانعت	۵۲۲	چادرین پہننا	۵۲۲	تو کر کہنا خدمت کر لو اور سو کر کہنا	۵۲۲	مطالب
۵۲۳	رسول امیر مصلیٰ علیہ السلام کی انگوٹھ	۵۲۳	سفید کپڑے پہننے کا حکم	۵۲۳	تو ار کا زبرد	۵۲۳	مطالب
۵۲۴	کا بیان اور جو کچھ نہ تھا	۵۲۴	قبا پہننا	۵۲۴	سرخ رنگ کو زین پر نہ بٹھانا ممانعت	۵۲۴	مطالب
۵۲۵	انگوٹھی کس انگوٹھ پہننے	۵۲۵	پانچا پہننا	۵۲۵	کر سبز پہننا	۵۲۵	مطالب
۵۲۶	گنبد کدھر ہے	۵۲۶	نہ جو بہت لٹکا کی ممانعت	۵۲۶	سرخ خیزو کا استعمال	۵۲۶	مطالب
۵۲۷	انگوٹھی تار ڈالنا اور سونے کو نہ پہننا	۵۲۷	ازار کہا تنگ چاہیے	۵۲۷	کتاب تاضیوں کی تعلیم کے کئی	۵۲۷	مطالب
۵۲۸	کیسوی کپڑی پہننا بہترین اور کس پر	۵۲۸	شعرون سے جو ازار پہن کیا ہو	۵۲۸	جو حاکم مصنف ہو اسکی تعریف	۵۲۸	مطالب
۵۲۹	ہین	۵۲۹	ازار لٹکا کیا ہے	۵۲۹	الفاظ کر نیوالا بادشاہ	۵۲۹	مطالب
۵۳۰	سیر کی پہننے کی ممانعت	۵۳۰	عورتین انچل کتن لٹکا دیں	۵۳۰	اگر ٹھیک فیصلہ کرے	۵۳۰	مطالب
۵۳۱	نور تو نکھر سیر سے پہننے کی اجازت	۵۳۱	ساری بدن پر کپڑا لپیٹ لینا منع ہے	۵۳۱	جو شہر تاضیوں کی خدمت کرے وہ کہی	۵۳۱	مطالب
۵۳۲	سیر ایک کپڑا ہے جس پر کپڑا نہیں	۵۳۲	ایک کپڑی مین گڑ مار کر نہ پہننے کی ممانعت	۵۳۲	قاضی نہ بنا یا جادی	۵۳۲	مطالب
۵۳۳	کی جوئی مین	۵۳۳	کالا عامرہ باندھنا	۵۳۳	حکومت کی خود ہرمن کرنا	۵۳۳	مطالب
۵۳۴	استبرق پہننے کی ممانعت	۵۳۴	کالی رنگ اس کا مین باندھنا	۵۳۴	اشعری کو کو نکھر حکومت دینا	۵۳۴	مطالب
۵۳۵	استبرق کیا ہوتا ہے	۵۳۵	دو نو موٹھ مین کچھ مین نہ لٹکا	۵۳۵	جبکہ کو کو کچھ کرین اور وہ منسلک کرے	۵۳۵	مطالب
۵۳۶		۵۳۶	تصویر پر دن کا بیان	۵۳۶	عورت کو نکھر حاکم بنائی کی ممانعت	۵۳۶	مطالب

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۵۳۹	مثال دیکر ایک حکم کان	۵۳۸	امتارہ کر سکتا ہے	۵۳۷	کان در آئینہ کی برائے سو پناہ مانگنا
۵۴۰	علماء جس امر پر اتفاق کرین اسکو ملتو	۵۳۹	حاکم معان کر دینے کے لیے امتار کر سکتا ہے	۵۳۸	سستی سو پناہ مانگنا
۵۴۱	تھم کرنا۔	۵۴۰	پہلو کا کم نرمی کے لیے حکم دی سکتا ہے	۵۳۹	ماجرای سو پناہ مانگنا
۵۴۲	پس آیت کی تفسیر میں ایک حکم با نزل	۵۴۱	معدنہ فیصل کر فیسی بہا حکم فساد کر	۵۴۰	ذلت سو پناہ مانگنا
۵۴۳	فاسنی ظاہر شریعت پر حکم کرنا ہے	۵۴۲	سکتا ہے	۵۴۱	کلی سو پناہ مانگنا
۵۴۴	حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کر سکتا ہے	۵۴۳	اگر شخص کمال کو احتیاج ہو اور	۵۴۲	فقیری سو پناہ مانگنا
۵۴۵	حاکم کو اس بات کو گنہ گار کرنا ایک بات	۵۴۴	وہ اپنی مال کو تلف کرے تو حاکم روک سکتا ہے	۵۴۳	قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا
۵۴۶	کرنا نہیں لیکن حق کے ظاہر پر کر لے	۵۴۵	تھوڑا اور بہت مال دونوں برابر ہیں	۵۴۴	پناہ مانگنا اور نفس سو جو سیر ہو
۵۴۷	کے بین کر دن گا	۵۴۶	جب حاکم کو شخص کو بچا تو اور وہ غایب	۵۴۵	ہو کہہ سے پناہ مانگنا۔
۵۴۸	ایک حکم اپنے برابر والی کا یا اپنے سے	۵۴۷	ہو تو اس پر فیصلہ کرنا درست ہے	۵۴۶	خیانت سو پناہ مانگنا
۵۴۹	زیادہ مال کا فیصلہ تو سکتا ہے	۵۴۸	ایک حکم میں دو حکم کرنا	۵۴۷	دشمن اور رفاق اور بڑے اخلاق سے
۵۵۰	جب حاکم ناحق فیصلہ کرے تو اسکو رد کرنا	۵۴۹	حکم کرنے سے جو مال حاصل ہو	۵۴۸	پناہ مانگنا
۵۵۱	درست ہے	۵۵۰	اٹکا چسکا اور	۵۴۹	قرض داری سو پناہ مانگنا
۵۵۲	حاکم کو کتنے باوقوں سے پرہیز کرنا چاہیے	۵۵۱	جہان گواہ نہ ہوں تو گواہ نہ کر حکم کرے	۵۵۰	قرض سے پناہ مانگنا
۵۵۳	جو حاکم اس میں ہو تو وہ غصہ کی حالت میں	۵۵۲	حاکم کا غصہ جیت کر ناقص بلا تیر وقت	۵۵۱	قرض داری کے غلبہ سے پناہ مانگنا
۵۵۴	حکم کر سکتا	۵۵۳	حاکم کی دیکر قسم لے دے	۵۵۲	قرض کے بوجہ سو پناہ مانگنا
۵۵۵	اپنے گہر میں حکم کرنا	۵۵۴	کتاب پناہ مانگنے کی	۵۵۳	مال داری کے فتنے سو پناہ مانگنا
۵۵۶	مدد چاہنا	۵۵۵	اس مال سو پناہ جہیز میں نہ ہو خدا کا	۵۵۴	دنیا کی فتنے سے پناہ مانگنا
۵۵۷	خود قون کو عدالت میں لائے بچانا	۵۵۶	سینے کو فتنے سو پناہ مانگنا	۵۵۵	فرار کے برائی سے پناہ مانگنا
۵۵۸	حاکم کا بلا بچنا اور اس شخص کو جسے نہ مانا	۵۵۷	کان اور کانہہ کو فتنے سے پناہ مانگنا	۵۵۶	گمراہی کے پناہ مانگنا
۵۵۹	کی ہو۔	۵۵۸	نار دہی اور زہلی سو پناہ مانگنا	۵۵۷	دشمن کے غلبہ سو پناہ مانگنا
۵۶۰	حاکم کا خود جاننا رعیت کو بچ کر چھین سکتا	۵۵۹	بخیلی سے پناہ مانگنا	۵۵۸	دشمن کی نلامت سو پناہ مانگنا
۵۶۱	کرانیکر۔	۵۶۰	ریج سے پناہ مانگنا	۵۵۹	بڑ بڑائی سے پناہ مانگنا
۵۶۲	حاکم احد الفریقین کو صلہ کر لے کر لے کر لے	۵۶۱	تادان اور گناہ سو پناہ مانگنا	۵۶۰	برمی فتنہ سو پناہ مانگنا

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۵۶۵	میں بھی سے پناہ مانگنا	۵۶۵	خداوند تعالیٰ کے عذاب سے	۵۶۵	حب شراب کی حرمت ازری
۵۶۶	جنون سے پناہ مانگنا	۵۶۶	پناہ مانگنا	۵۶۶	لوگوں کا شراب بہا یا گیا
۵۶۷	جنون کی نگاہ سے پناہ مانگنا	۵۶۷	جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا	۵۶۷	گدر اور کچور خشک کی مسخراب
۵۶۸	خود کی برائی سے پناہ مانگنا	۵۶۸	دور رخ کے عذاب سے پناہ مانگنا	۵۶۸	کو خر کہتے ہیں
۵۶۹	بڑی عمر سے پناہ مانگنا	۵۶۹	مانگنا	۵۶۹	خلیطن کا نبذ پیئے سے ممانعت
۵۷۰	عمر کی برائی سے پناہ مانگنا	۵۷۰	جہنم کی گرمی سے پناہ مانگنا	۵۷۰	بکی اور کچی کچور کا ملا کر ہلکا
۵۷۱	نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنا	۵۷۱	کاموں کی برائی سے پناہ مانگنا	۵۷۱	پیشے کی ممانعت
۵۷۲	مطلوبہ کو بعد دعا سے پناہ مانگنا	۵۷۲	اعمال کے برائی سے پناہ مانگنا	۵۷۲	کچی اور تر کچور کو ملا کر ہلکا کی ممانعت
۵۷۳	سفر کو سخت کثرت سے پناہ مانگنا	۵۷۳	جو کام ایسی نہیں کیے اگلی برائی سے پناہ مانگنا	۵۷۳	کچی اور گدر کچور کو ملا کر ہلکا کرنے سے ممانعت
۵۷۴	برائی سے پناہ مانگنا	۵۷۴	دوسروں سے پناہ مانگنا	۵۷۴	گدر اور تر کچور کو ملا کر ہلکا کرنے سے ممانعت
۵۷۵	لوگوں کی بدوی سے پناہ مانگنا	۵۷۵	گر پڑنے سے اور نکان گر	۵۷۵	گدر اور خشک کچور کو ملا کر ہلکا کرنے سے ممانعت
۵۷۶	وہاں کے فتنی سے پناہ مانگنا	۵۷۶	کرد و بنوس سے پناہ مانگنا	۵۷۶	گدر اور خشک کچور کو ملا کر ہلکا کرنے سے ممانعت
۵۷۷	جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا	۵۷۷	اللہ کے حضور سے پناہ مانگنا	۵۷۷	سبب کیا ہے
۵۷۸	کے شر سے پناہ مانگنا	۵۷۸	دنیا سے روزِ محکم کی تنگی سے پناہ مانگنا	۵۷۸	کچور اور انگوڑ کو ملا کر ہلکا کرنے کی ممانعت
۵۷۹	آرمیوں کے شہسپان سے پناہ مانگنا	۵۷۹	سبب کیا ہے	۵۷۹	کچور اور انگوڑ کو ملا کر ہلکا کرنے کی ممانعت
۵۸۰	نہ نہ گے کے فتنی سے پناہ مانگنا	۵۸۰	اوس دعا سے پناہ مانگنا جو نہ	۵۸۰	گدر کچور اور انگوڑ کو ملا کرنے کی ممانعت
۵۸۱	موت کو فتنی سے پناہ مانگنا	۵۸۱	اوس دعا سے پناہ مانگنا	۵۸۱	گدر کچور اور انگوڑ کو ملا کرنے کی ممانعت
۵۸۲	قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا	۵۸۲	کتاب بشرہ ابون کے بیان میں	۵۸۲	سبب کیا ہے جو چیزوں کو ملا کر ہلکا کرنے کی ممانعت
۵۸۳	قبر کے فتنی سے پناہ مانگنا	۵۸۳	خمر کی حرمت کا بیان	۵۸۳	گدر کچور اور انگوڑ کو ملا کرنے کی ممانعت

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۵۸۰	ہر نشہ لائیں اور شراب حرام ہے	۵۸۰	کدو کو زہنی اور چرمین باسن	۵۸۰	یکڑی ہر اور شخص نے جو نشہ لائے
۵۸۱	نزداد مع کس شراب کو گتہ پیر	۵۸۱	اور زہنی باسن اور لاکھی بازا	۵۸۱	شراب کو درست کہتا ہے
۵۸۲	جس نشہ با کہ بہت پیڑ کو نشہ ہو	۵۸۲	کی نمینہ پیڑ سے ممانعت	۵۸۲	جو لوگ تھوڑی سی شراب کو درست
۵۸۳	اسکا تھوڑا پیڑا حرام ہے	۵۸۳	روغنی برتنوں کا بیان	۵۸۳	کہتے ہیں انکی دلیل
۵۸۴	جو کی شراب کی ممانعت	۵۸۴	ان برتنوں سے ممانعت ضروری	۵۸۴	بیان اور ممانعت اور خرابی
۵۸۵	کن برتنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمینہ بنا یا جاتا تھا	۵۸۵	نہی نہ بطور تادیب کے	۵۸۵	دو کہہ کر عذاب کا جو احمد لکھا ہے
۵۸۶	ان برتنوں کا بیان جن میں	۵۸۶	ان برتنوں کے معنی کے بیان	۵۸۶	نشہ یعنی دالی کے لیے تیار کیا ہے
۵۸۷	نمینہ بنا نا منع ہے	۵۸۷	کن برتنوں میں نمینہ بنا نا درست ہے	۵۸۷	چھینر میں شبہ ہے اسکو چھوڑ دینا
۵۸۸	مٹے کے برتن میں نمینہ بنانے	۵۸۸	مٹی کی برتن کی اجازت	۵۸۸	بہتر ہے
۵۸۹	کی ممانعت	۵۸۹	ہر ایک برتن کی اجازت	۵۸۹	جو شخص شراب بنا دی اوں کو لاکھی
۵۹۰	سبب لاکھی برتن	۵۹۰	شراب کی جسی پیڑ ہے	۵۹۰	بچنا مکروہ ہے
۵۹۱	تہ شبہ کی نمینہ سے ممانعت	۵۹۱	شراب پیڑ کی برائی	۵۹۱	انکر کا شیر بچنا مکروہ ہے
۵۹۲	زہنی اور زہنی برتن کی نمینہ	۵۹۲	شراب پیڑ والی کی نماز قبول نہیں ہوتے	۵۹۲	کون سی طلا پینا درست ہے
۵۹۳	ہر ممانعت	۵۹۳	شراب پیڑ سے کیا کیا گناہ ہو سکتے ہیں	۵۹۳	کون سا شیرہ پینا درست ہے
۵۹۴	کدو کو زہنی اور لاکھی اور چرمین	۵۹۴	شراب پیڑ والی کی توبہ کا بیان	۵۹۴	بیان اور نمینہ و کا خجکا پینا
۵۹۵	برتن کی نمینہ سے ممانعت	۵۹۵	جو لوگ ہمیشہ شراب پیڑ میں	۵۹۵	ہے اور خجکا پینا درست نہیں
۵۹۶	زہنی اور لاکھی اور زہنی برتن	۵۹۶	شراب پیڑ والی کو حلال وطن کرنا	۵۹۶	ابوہیم پر اولیوں کا شکوت
۵۹۷	کی نمینہ سے ممانعت	۵۹۷	بیان اور حدیثوں کا حسن دلیل	۵۹۷	کون سی شراب مباح ہے

5340

الْبَصْرَةُ الثَّانِي

وَالرُّجُوعُ الثَّالِثُ مِنْ كِتَابِ سُنَنِ

النَّسَائِيِّ رَحِمَهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ

کتاب الجهاد کتاب جہاد کے بیان میں **ف** جہاد ایک بڑا کلمہ ہے ہام کہ
 جو ہجرت کے بعد مدینہ میں فرض ہوا اور جب سے جہاد شروع ہوا روز بروز اسلام کی عزت اور عظمت بڑھتی گئی
 یہاں تک کہ دنیا کے اکثر ملکوں میں اسلام پھیل گیا اور جب سے جہاد معروف ہوا مسلمانان ذلیل ہو گئے اور
 کفار غالب **کتاب وجوب الجہاد** جہاد فرض ہے **ع** ابن عباس قال لما اخرج محمد النبي
 صلى الله عليه وسلم من مكة قال انو بخر اخر جوامعهم انا لله واكالم اليك اجمعون فقولن
 فنزلت اذن للذين يها تون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير فخرجت اذ سئل
 قتال قال ابن عباس في آية نزلت في الفصال ثم حمده ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے نکالے گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کو نکال دیا اے خداوندی اللہ تعالیٰ
 اب یہ لوگ ضرور برباد ہو گئے تب یہ آیت اتری **اذن للذين يها تون بانهم ظلموا** انہیں گناہی اجازت
 دی گئی اور ان لوگوں کو جن سے یہ شرک لڑتے ہیں درختے کی کیونکہ اس سے پہلے مسلمانوں کو لڑائی کا حکم نہ تھا
 کیا فراق کو تھاتے ایذا دیتے مارتے تب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ فراق صبر کرو ابھی خدا کا
 حکم مجھ کو لڑنے کے لئے نہیں ہوا جب یہ آیت اتری تو جہاد شروع ہوا جو تم سے لڑتے ہیں تم ہی اور ان لڑو
 بدلاؤ اور اللہ اور پیغمبر کے مدد کر سکتا ہے (ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں سمجھا اب لڑائی ہو گی ابن عباس نے کہا تو یہ لڑتے
 پہلے اتری جہاد میں **ف** جہاد کہتے ہیں کافروں اور باغیوں سے لڑنا جو دین کے لیے اور کسی جہاد کو
 معنی یہ بھی آتے ہیں کہ اپنے نفس سے لڑے یا شیطان سے یا فاسقوں سے یا کفر سے لڑائی جہاد دین کی بات نہیں

نے قسم کھائی کہ میں نے یہ امر میری نظر میں مگر اس لیے کہ کہول دیا اللہ بزرگی اور عزت والے نے سنیہ ابو بکر کا شمار
 لڑائی کر کے واسطے اور میں ہی سمجھا کہ حق یوں ہی ہے **ف** اس حدیث سے بھی معلوم ہو سکے کہ شرع شریف نے
 جان و مال پر جو حق لگا دیا ہے میں اگر کوئی شخص اوں حقوق کو ادا کرے تو اس کو سزا دینا ضرور ہے **ع**
 اِنِ هُم بِرَدِّهٖ قَالَ لَمَّا تَوَفَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَتْلُو وَهَمَّ مِنْ كُفْرٍ
 مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَقَابُلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّتُ أَنْ أَقَابِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ
 مَتْنِي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا حَقًّا وَحَسَابًا عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا تَلْقَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ
 الصَّلَاحِ وَالزُّكُوفِ فَإِنَّ الزُّكُوفَ حَقٌّ الْمَالِ قَوْلَ اللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَاكَ نَوَافِلُ دُونِهَا إِلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَرَأَيْتَ أَنَّ اللَّهَ
 عَزَّ وَجَلَّ شَرَحَ صَدْرَ رَأْيِي بِكَرِّ لِقَاتِلِ فَعَرَفْتُ أَنََّّهُ الْحَقُّ مَرْجُومُ اس حدیث کا یہی وہی ہے جو اوپر لکھا
ع اِنِ هُم بِرَدِّهٖ قَالَ لَمَّا اجْتَمَعَ أَبُو بَكْرٍ لِقَاتِلِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَقَابُلُ النَّاسَ
 وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّتُ أَنْ أَقَابِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 فَأَدَّأَلُوهُمَا عَصَمُوا مَتْنِي دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا حَقًّا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا تَلْقَ
 مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاحِ وَالزُّكُوفِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَاكَ نَوَافِلُ دُونِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَرَأَيْتَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ شَرَحَ
 صَدْرَ رَأْيِي بِكَرِّ لِقَاتِلِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنََّّهُ الْحَقُّ مَرْجُومُ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قصد کیا حضرت ابوبکر
 رضی اللہ عنہ نے اوں لوگوں سے لڑائی کے لیے تب کھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لے ابوبکر کیسے لڑتے ہوں اگر
 سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے لڑائی کا یہاں تک کہ کہیں وہ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہر جب اویہوں نے کلمہ کہا تو بچا لیا خون اور مال کو اپنے مجھے **ف** یعنی دین محمدی میں کلمہ
 کو ماننا اور اس کا مال لینا حرام ہے **ت** مگر حق کا بچاؤ نہیں **ف** یعنی اگر ناحق خون کر گیا تو اس کا دیا گیا
 یا مال ضامن ہو گا تو اس سے مال دلا یا جاوے گا اور اس طرح حد زنا وغیرہ میں عایت مکررین کے **ت** کہا ابوبکر
 رضی اللہ عنہ نے میں ضرور بار ونگا اوش شخص کو جو فرق کر گیا نماز میں اور زکوٰۃ میں قسم خدا تینے اس کی اگر
 نہ دیوینگے یہ لوگ مجھ کو دہ کر گیا سچ جو دیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بیشک مارو لگاؤ کو بات
 کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں یہ امر میری نظر میں مگر یہ کہ کہول دیا ہے اللہ بزرگی اور عزت والے
 نے سنیہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا اوں کرنے کے لیے اور میں بھی سمجھا کہ حق یوں ہی ہے **ع** اِنِ هُم بِرَدِّهٖ قَالَ

ہونے کو کہیں اللہ اسکا قصد رکھیںگا اور جو دلیں ہی کبھی جہاد کا خیال نہ کرے گا معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح
 اسکا ایمان زانی ہے ایمان کامل نہیں اور دلیں قصد ہونے کے نشان ہے کہ جہاد کا سب سے پہلا بخوانا رسول لینا اور گھوڑے کی سوار
 سیکھنا اور جہاد کا آخری پیران تیار کرنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ شکر کے ساتھ جانے کی نصرت عجلِ اِلَیْہِمْ رَحْمَةً قَالَ سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْہِ لَوْ لَا اَنْتَ رَحْمَۃٌ عَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَطِیْبُ
 اَنْفُسُہُمْ اَنْ یَتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَ لَا اَجِدُ مَا اَحْلَہُمْ عَلَیْہِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرَّائِکَ تَخَرُّوْا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ
 حَرَّ وَجَلَّ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْہِ لَوْ رَدُّتْ اَنْیُّ اُقْتَلَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ
 اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اکی
 جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ہوتی یہ بات کہ بعضی ایمان والوں کو خوش نہیں لگتا مجھے پیچھے رہنا اور میں
 نہیں پاتا وہ چیز جس پر سوار کروں اور کو تو پھوڑتا میں ساتھ کسی شکر کا اور قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھ میں
 میری جان ہے مجھے بہت بہلا معلوم ہوتا ہے یہ کہ میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں اور پھر جلایا جاؤں پھر
 مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں
 حسین نو سوا بیوی کے زیادہ ہوں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے ساتھ تشریف لے گئے ہوں ایکے دل میں
 کمال خواہش تھی ہر ایک لڑائی میں شریک ہونے کی لیکن تینا کے اسلام میں بے ہابی اور قلت سوار سے سب
 صحابہ ساتھ جاسکتے تھے اس سب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی رک جاتے تھے اور آپ کو بدو و صحابہ
 کے جانا اس واسطے پسند نہ تھا کہ نہ جانوالے جہاد کے ثواب محروم رہتے اور ان کو آپ کا ساتھ چھوڑنا ناگوار
 گذرتا اور سب کو بھانا سوا بیویوں کی کسی سے ممکن نہ تھا اس میت سے جہاد کی نصیحت اور رفیقوں کی رعایت معلوم
 ہوتی **یَا بَقِیْلُ اَلْمِیَاہِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِ عِدِیْنَ** باب بیان میں بہات کے کہہ
 کر نبیوں کے برابر نہیں ہو سکتے گھر جانے والے عجلِ دِیْنِ بْنِ نَابِتٍ اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اٰتٰی اِلَیْہِ الْقَاعِ عِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدِیْنَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ
 فَاَجَاءُوْا اَنْ اَمَّ مَعَهُمْ وَھُوَ یُحِیْیُہَا عَلَیہُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَسْتَطَعْتُ الْجُھَادَ لِمَا هَذٰتِ فَاَقْتُلُ
 اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَفِیْہِ فِیْہِ فَاَقْتُلْتُ عَلٰی حَقِّیْ ظَنَنْتُ اَنْ یُسْکَنَ مِنْ فِیْہِ فِیْہِ ثُمَّ سَرَّحَ
 عَنْہُ عُمَرُوْا اِلٰی الصَّرْحِ رَجُمَہُ زَیْدُ بْنُ نَابِتٍ فَمَضٰی عَنْہُ سَہْ رَوٰی تَبِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھتی یہ
 آیت لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنی برابر نہیں ہیں نے والے
 ستمان اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اتنے میں ابن ام مکتوم ہی آگئے (نام سے صحابی کا) اور حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اس وقت جب کو پڑھیں سنا رہے تھے پھر عرض کیا ابن ام مکتوم نے یا رسول اللہ اگر ممکن ہو تو مجھے جہاد تو بیشک شکر

مجاہد ہوتا ہے اور انرا اللہ عزت اور بزرگی والے نے غیر اولی الصلوٰۃ یعنی جنگجو بدن کا نقصان نہیں ہے بلکہ بدن کا نقصان وہاں یعنی اس کے لوے اور بچہ جہاد کے حکم سے معاف ہیں باقی لوگوں میں لڑنے والوں کو بڑے درجے میں کہ بیٹھے والوں کو نہیں اگرچہ بیٹھے والے ہی جتو ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض نہیں بیٹھے بعض جہاد کرتے رہیں تو نہ کوئی نالے سزا میں اور جو سب موقوف کریں تو سب گنہگار ہیں ہفت اور دیر تات رہی اگرچہ کہتے ہیں کہ جب یہ پہلی آیت نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران کے اوپر تھی ہر بوجہ پر انھیں یہاں تک کہ میں سمجھا لوٹ جاؤ گی ران میری پر موقوف ہو گئی وہ حالت کوئی کے سبب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کا بوجہ زیادہ ہو گیا معلوم ہوا امام شافعی اس روایت کی ہندا میں عبد الرحمن بن اسحاق سے وہ یہ کہ برا نہیں ہے کہ ثابت ہے ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ لا یستوی القاعدون من المؤمنین والجاہدون فی سبیل اللہ قال جاءہ اثنان من مکہ یمسکون ہاتھیکما علی فقال یا رسول اللہ لو اننا ظہرنا لہما لجاہدنا وکان رکبنا لکھما لازلنا نزل اللہ علی رسولہ فیکف اللہ علیہ وسلم وفیہما علی فیہما فی حق ہمت قریب فیہما فی شکر سرہما فیہما فارتدوا عنہما وکل عذر اول الصلوٰۃ الصلوٰۃ کے ترجمہ میں ثابت ہے فی اللہ عنہ سے روایت کہ پڑھی یہاں آیت اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی نہ لایستوی القاعدون من المؤمنین والجاہدون فی سبیل اللہ یعنی برابر نہیں بیٹھے والے مسلمان اور لڑنے والے انہی کے راہ میں اتنے میں اسے ابن ام مکتوم اور آپ محمد بن عبد اللہ کے سنا ہے جو تھے ہر ابن ام مکتوم کو لے یا رسول اللہ اگر میں قدرت کہتا تو میں ہی جہاد کرتا اور تھی ابن ام مکتوم اندھے پیر لڑتا رہی یہاں تک کہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر غیر اولی الصلوٰۃ یعنی جنگجو بدن میں نقصان ہے جہاد کا حکم اور نہیں ہاں اس آیت اور نے کیوں تھی ان کی ران مبارک میری ران پر تھی میں سمجھا کہ چاہا ہو جائیگی میری ران پر موقوف ہو گئی وحی حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم ذکر کی کہ ہم نے تمہارا کہا قال ایقظ فی بالکلف واللوح فکتب لا یستوی القاعدون من المؤمنین وکمن فیہم اثم مکنتہم خلفہ فقال هل یغنی لی من رکبہ فیہم فقلت غیر اولی الصلوٰۃ ترجمہ ہر اسے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس کو بڑی جس پر کہتے تھے آپ نے کہا یا لایستوی القاعدون من المؤمنین ابن ام مکتوم ایک بیچھے بیٹھے تھے انہوں نے کہا سیر لہے رخصت ہے تب یہ اور ترا غیر اولی الصلوٰۃ البزاع قال لما نزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین رخصتہم جاکا ابن ام مکتوم وکان اعمی فقال یا رسول اللہ فکیف فی دا کا اعمی فکما رجع حتی نزلت غیر اولی الصلوٰۃ ترجمہ ہر اسے روایت ہے جب یہ آیت اتری لایستوی القاعدون من المؤمنین یعنی جہاد کرنے والے اور گھر میں بیٹھے والے برابر نہیں ہو سکتے تو ابن ام مکتوم نے اور کہنے لگے پھر میرے باب میں کیا حکم ہے میں نے ان کا معذور ہونے تو میری یہ

لڑائی ہوئی اور سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے پیٹھ لٹائی ہوئی لوگوں کو خطبہ بنا کر سنا کر تھکے پر
 فرمایا سو میں خبر دیتا ہوں تم کو پہلے آدمی کی اور پھر آدمی کی بہتر اور پہلا آدمی لوگوں میں وہ شخص ہے جس نے کام کیا
 اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر یا اونٹ پر سواری ہو کر اپنے پاؤں سے چل کر یا تھک کر لیا اور کو موت
 فی سبیل اللہ اسی کام میں اور سب سے بدتر اور شرمناک شخص ہے جو یہ کہہ کر پڑتا ہے کہ کتاب اللہ کی اور نہیں خیال کرتا
 کسی چیز کو اس کتاب کے مضمون میں سے **ف** بتو کہ نام ہے ایک جگہ جو باپین عدینے اور شام کے ہے اور یہ
 سورت تھک چودہ مرحلہ میں نہیں خیال کرتا اور اسکے مضمون کی طرف لینے قرآن کے پڑھنے سے کچھ فائدہ نہیں
 اور ٹھکانا نہ لڑاتا ہے پڑی باتوں سے فقط غفلتوں کو دیتا ہے اور اس سے کیا فائدہ **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَكُنْ**

أَحَدًا تَزُجُّ حَشِيَّةَ اللَّهِ فَتَطْعِمَهُ النَّارُ حَتَّى يَرُدَّ إِلَيْنَا فِي الصَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عِبَادُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي حَا
جَهَتِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبَدًا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے دُرسے روئیوالے کو جہنم کا لقمہ ہونا
 ایسا ناممکن ہے جیسا لوٹنا دودھ کا چباتیوں میں **ف** یعنی صیاد دودھ باہر کر پھر جانا اور کا چباتیوں کے اندر
 ہے اسی طرح اللہ کے دُرسے روئیوا ایک آگ میں جانا ناممکن نہیں **ف** اور نہ جمع ہوگا عباد خدا کے رستے کا اور
 دُنیوان جہنم کا مٹھنوں میں مسلمان کے ہرگز یعنی جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کو نکلیگا پھر اس کے ناک میں راہ
 کا عبا رہا دیکھا تو وہ جہنم میں نہیں جاویگا **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَالَ**

لِسَيِّدِ النَّارِ رَجُلٌ بَلَغَ مِنْ حَشِيَّةِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يَفُودَ إِلَيْنَا فِي الصَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عِبَادُ
اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ نَارِ جَهَنَّمَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نہ داخل ہوگا اللہ تعالیٰ کے دُرسے روئیوالا دوزخ میں یہاں تک کہ لوٹے دودھ چباتیوں میں اور نہ اکٹھا ہوگا

عباد خدا کی راہ کا اور دُنیوان دوزخ کا **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ**
لَا يَجْتَمِعُ عِبَادُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَتْلُ كَاثِرِ النَّاسِ سَدَّ دُخَانُ جَهَنَّمَ وَلَا يَجْتَمِعُ عِبَادُ اللَّهِ فِي جَوْفِ عَمَلٍ

عِبَادُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَجْتَمِعُ عِبَادُ اللَّهِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ لَا يُؤْمِنُ وَالْحَسَدُ ترجمہ ابوہریرہ سے
 عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جاویگا دوزخ میں جسے مانو کہ دوزخ پر پانہ روی کی بینی دوزخ
 رٹ ہو قول اور فعل میں اور عباد اللہ کی راہ کا اور یہاں دوزخ کی جمع نہیں ہو سکتی دوزخ مسلمان کے پیٹ میں اور

حسد اور ایمان ایک شے میں جمع نہیں ہو سکتی **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ قَالَ**
لَا يَجْتَمِعُ عِبَادُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّبُهَاتُ وَالْإِيمَانُ فِي

قَلْبٍ كَبْدًا أَبَدًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع ہوگا عباد جہاد کا دُنیوان
 دوزخ کا بندے کے اندر ہرگز اور کبھی اکٹھے نہ ہونگے خیال اور ایمان ایک شے کے دل میں **عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ**

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام میں دوزخ پرودہ انہیں جو کچھ
اللہ کی راہ میں **فَضْلُ عِلَّةٍ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ** اللہ تعالیٰ کی راہ میں مسجود جانے کی

خوبی کا بیان **عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَغْدَاةُ وَالرَّوْحَةُ**
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا **ترجمہ** سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ میں جانا ایک صبح یا شام کو بہتر ہے ساری دنیا اور دنیا کی چیزوں سے **فَضْلُ الرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ** اللہ تعالیٰ کی راہ میں شام کو جانے کے ثواب اور خوبی کا

بیان **عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ**
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ لِمَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ **ترجمہ** ابوایوب انصاری رضی اللہ

سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو یا شام کو جانا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے تاہم دن
چیزوں سے جہیز آفتاب نکلا یا ڈوب **ف** یعنی تاہم اسے آخرت کا ثواب بڑھ کر ہے اس واسطے کہ دنیا فانی ہے

اور آخرت عومرہ اور باقی ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ**
أَحَقُّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالْجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالنَّكَاحِ الَّذِي يُرِيدُ الْعِفَافَ وَالْمَلَائِكَةُ الَّذِينَ

پُرِئِلَ أَكَادِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں
کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس پر لازم کیا ہے اول تو جہاد کرنی والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوسرا نکاح

کرنی والا گناہ سے بچنے کے لیے پلو تیسرا عیسیٰ جبکی نیت ادا کر نیکی ہو **ف** امکا تیبہ وعلام ہے جسے مولا پہنچا
تو اتنا مال مجھ کو اتنی مدت میں ادا کر دے تو آزاد ہے جس قدر مال عوض میں آزادی کے بھرے اس کو بدل

کتابت ہو میں **بَابُ الْغَنَاءِ وَفَدَا اللَّهُ تَعَالَى** باب بیان میں اس بات کی کہ جمہاد
کرنی والے مقرب ہیں اللہ کے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَدَا**

ثَلَاثَةٌ رِغَالًا ذِي فَخٍّ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وفاء اللہ کے تین میں مجاہد
اور حاجی اور عمرہ لانیوالا **ف** وفاء کے معنی ایچوں کے ہیں لیکن اس جگہ مراد مقرب ہیں یعنی ان تینوں

شخصوں کا خدا کی جناب میں بہت بڑا رتبہ ہے **بَابُ مَا تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ**
فِي سَبِيلِهِ **باب** بیان میں اس بات کے کہ کس چیز کا خدا من ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مجاہد کے لیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفُلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي
سَبِيلِهِ لَا يَجْرُجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَلَقَدْ مَاتَ قَلَمْتَيْهِ بَانَ يَدُ خَلْدِ الْجَنَّةِ أَوْ يَدُ
إِلَى مَسْكِنِهِ لَدُنِّي خَرَجَ مَعَهُ مَا نَالَ مِنْ جُرْأٍ وَغَنِيمَةٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

نور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدنا من ہے اور شخص کو جو جہاد کرے اور کسی راہ میں اور نہ کھائے گھر سے گھر
جہاد کی نیت سے اس کی کوئی کام کو سجا یا کر اسے سب سے پہلے داخل کرے اور کوئی جہاد کرے اور کوئی جہاد کرے اور کوئی جہاد کرے
میں جہان سے بخوبی ہے تو اب اور غنیمت کے ساتھ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَنْتَدَبَ اللَّهُ مِنْ فِئَةٍ يُخْرِجُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَالْخِرَجَةِ اَيُّهَا الْاِيْمَانُ فِي فِئَةٍ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ اِنَّهُ صَاحِبٌ حَتَّى اَذْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِاَيِّهَا كَانَ اِمَّا يَقْتُلُ اَوْ وَقَاتٍ اَوْ رَدَّ

اِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي يُخْرِجُ مَعَهُ نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ مَرَّ حِمْمَةُ ابُو بَرْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَاهُ
ابُو فَرْدٍ يَارَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی کرنا ہے اللہ اس کو جو کچھ راہ میں خدا کے اور پھر ایمان کی

خالص جہاد کی نیت سے اللہ صامن ہے اور اس کا پہونچا دے اور کوئی جہاد میں بعد از جانے یا مرنے کے
یا پھر لاوے اور کوئی جہاد کرے گھر جہان سے گیا تھا تو اب یا مال و کفر سے نکلتی ہی جہاد کے اللہ جہان

ہے اور دونوں طرح اس کے بدلہ کرتا ہے میا ایمان لیکر نکلتا ہے اور کسی مال دنیا کا اور ثواب آخرت
لیکھتا ہے یہ جنت میں جانا ہے جس کی تمام دنیا اور دنیا کو بے اور بر عبادت کو نتیجہ جنت میں داخل ہونا ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ اَلْمُجَاهِدِ
سَبِيلِ اللَّهِ وَنَالَ اَعْلَمُ مِمَّنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّادِقِ اَلْقَاسِمِ وَنَالَ كَمَثَلِ اللَّهِ

اَلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اَنْ يَتَّقِيَ فَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ اَوْ يُرْجَعَهُ سَالِمًا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ
مَرَّ حِمْمَةُ ابُو بَرْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَاهُ ابُو فَرْدٍ يَارَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے

اور کسی مثال ایسی ہے جیسی کوئی دن بہر روز در کتب و ررات بہر عبادت کرے اور اللہ کو خوب معلوم کہ کون
شخص جہاد کرتا ہے اور کسی راہ میں اور کوئی راہ میں جہاد کرتا ہے اور کسی راہ میں جہاد کرتا ہے اور کسی راہ میں جہاد کرتا ہے

تو پہونچا دے اور کوئی جہاد میں یا پھر لاوے اور کوئی جہاد میں کے ساتھ ثواب یا لوٹ کو مال و کفر کا ب **ثَوَابِ**
السَّيْرِ اِلَى الْمَقْصُودِ بہر بیرون میں یا وں غازیوں کے جہاد میں لوٹ کو مال نہ مانجھتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَاةٍ
تَعَزَّزَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُعَيِّنُونَ غَنِيمَةً اِلَّا تَحْمِلُهَا اَنْفُسُ اَجْرِهِمْ مِنْ كَلِّهَا وَتَقْبَلُ لَهُمْ

اَللَّهُ تِلْكَ اِنْ كُنْتُمْ يُعَيِّنُونَ غَنِيمَةً كَتَبَ لَهُمْ اَجْرُ هَمِّ مَرَّ حِمْمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَاهُ ابُو فَرْدٍ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ جہاد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور لیتے ہیں لوٹ کو مال تو

اور انہوں نے آخرت کے ثواب کی دو بہائیں دنیا میں لیں اور باقی رہی ان کے لیے ایک تہائی اگر نہ باقی
لوٹ تو یہ راہ جہاد **ف** یعنی نفع غازیوں کو جہاد میں بھی ہوتا ہے اور وہ فائدہ تو ہر دست میں

ہوتا ہے اور وہ فائدہ تو ہر دست میں

ایک تو سلاشی دوسرا مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی بہشت سو قیامت میں لیگا اور چھوٹا مال زلی یا شہید ہو کر
تو دنیا میں کچھ فائدہ نہیں اور ان کا ثواب بالکل آخرت پر رہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زین غازی سے
بہایت افضل ہے **عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَمًا يَحْكُمُ عَنْ نَبِيٍّ قَالَ أَيُّهَا**
عَبْدُ اللَّهِ مِنْ عِبَادِي خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَبْتِغَاءَ مَقْصِدٍ فِي ضَمَنْتُ لَهُ أَنْ أُدْعِيَ بِسَمَاءٍ
أَصَابَ مِنْ آخِرِهَا وَغَنِيمَةٍ وَإِنْ قَبِضَتْهُ غَفَرْتُ لَهُ وَرَحِمْتُهُ ترجمہ ابو عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ اب
حدیث قدسی میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادے کہ جو کوئی میرے بندوں میں سے جاوے جہاد کرے جو میری فوجوں کی
کے لیے میں ضمانت ہو جاتا ہوں اور اس کے واسطے اس بات کا کہ تو ادا دے اور اس کو ثواب یا مال غنیمت کا دیکر اور اگر قبضہ
کروں اور اس کی جان تو بخشوں گا اور اس کو اور رحمت کروں گا اور یہ **ف** حدیث قدسی اور اس کو بہترین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کہ خدا عزوجل نے ایسا فرمایا ہے قرآن اور حدیث میں یہ فرق ہے کہ قرآن
کا لفظ اور مضمون دونوں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور حدیث قدسی میں مضمون خدا تعالیٰ کا اور لفظ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی خدا تعالیٰ نے ایک مطلب بطور لہام کے حضرت کے دلیمن ڈالا حضرت صلی
علیہ وسلم نے اس کو اپنی عبارت میں بیان کیا قرآن کا چوں کہ بے وضو درست نہیں اور حدیث قدسی کا چوں کہ
ہے **بَابُ مِثْلِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ** اللہ تعالیٰ کے راہ میں جہاد
کرنیوالوں کے مثال کے بیان میں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قُتِلَ أَوْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قُتِلَ أَوْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اللہ تعالیٰ نے جو شخص اللہ تعالیٰ
کے راہ میں جہاد کرتا ہے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے تو اس کی مثال
ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار اللہ سے ڈرنیوالا قیام اور کوئے اور سجدہ میں ہو **بَابُ مَا يُعَدُّ**
الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ یہ باب بیان میں اس بات کے ہے کہ کون سا
عمل ہے جو جہاد کے برابر ہو **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فَقَالَ دُرَيْسُ بْنُ عَمِيٍّ الْجِهَادُ قَالَ لَا أَجِدُ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْجَاهِدُ تَدْخُلُ مَسْجِدًا
فَتَقُومُ لَا تَقُومُ وَلَا تَقُومُ وَلَا تَقُومُ قَالَ مَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہا فرمائی ہو کہ کوئی کام جو برابر ہو جہاد کے کہ اپنے فرمایا میں
نہیں پاتا ایسا کوئی کام پہ فرمایا اس آدمی سے کیا تو کہہ سکتا ہے یہ کہ جب مجاہد اپنے گھر سے باہر ہو اور
تو داخل ہو مسجد میں پہ گہرا ہو تو نماز کے لیے اور کھڑا ہے تو ہمیشہ کبھی نہ تھکے اور رہے تو روزہ

اور نہ افطار کرے اور سکو کبھی کہا، اوس آدمی نے کون کر سکتا ہے یہ **عَنْ أَبِي خَرِشَابَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللهِ قَالَ لَكُمْ مَاذَا كَانَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ **مَرْحُومہ ابو ذر رضی اللہ عنہ** سے روایت ہے کہا کہ میں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا کام بہتر ہے یا رسول اللہ فرمایا ایمان لانا کہا کہ میر کون سا یا رسول اللہ فرمایا کہ جہاد کرنا اللہ کے راہ میں **عَنْ أَبِي خَرِشَابَةَ** قَالَ قَالَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْىَ اَنْعَمَ اِلَى فُضِّلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللهِ قَالَ لَكُمْ مَاذَا كَانَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَكُمْ مَاذَا قَالَ **مَرْحُومہ ابو ذر رضی اللہ عنہ** سے روایت ہے کہ سوال کیا کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل بہتر ہے یا رسول اللہ فرمایا ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر کہا اوس نے پھر کونسا فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کے راہ میں کہا پھر کونسا فرمایا حج کرنا حج مبرور یعنی جو مقبول ہو خدا کی جناب میں **ف** حج مقبول ہر دو ہونا اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے لیکن بعد حج کے جب کا دل دنیا سے بیزار ہوا اور عاقبت کی خوبی کا طلبگار تو علامت حج کے مقبول ہونے کی ہے اور جو لوگ حج سے اگر زیادہ فاسق ہو کر اور کھیل ہو جاتے ہیں یہ علامت حج کے مردودیت کی ہے **درجۃ المجاہدین فی سبیل اللہ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ** اَنْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا سَعِيدُ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِالْحَجِّ حَجًّا وَبِالْجَنَّةِ قَالَ فَعَجَبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ أَعَدَّهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُخْرَى يَرَفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ ذَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ ذَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَصَاحَنِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ **مَرْحُومہ ابو سعید رضی اللہ عنہ** سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابو سعید جو راضی ہو گیا خدا کی مالکی پر **ف** خدا تعالیٰ کے رب مالک ہونے پر راضی ہونا یہ کہ جو کچھ خدا کرے اوس شخص کے لیے اوس سے تنگ نہ ہو اور تدبیر کرے تو اتنی ہی کرے کہ شرع میں جائز ہو **ف** اور اسلام کے دین **ف** اسلام کے دین پر راضی ہو گیا سو اسلام کے طریقے کے اور کوئی طریقہ شادی غمی میں یا کہاٹے پینے وغیرہ میں خوش راہ **ف** اور محمد کی پیروی پر **ف** محمد کی نبوت پر وہی راضی ہو گا جو ان کے امر و نہی کو سب پر مقدم کرے **ف** ایسا شخص بہشت کے لائق ہو گیا کہا رسول اللہ نے اچھی معلوم ہو ابو سعید رضی اللہ عنہ کو یہ کبھی عرض کیا پھر فرمایا یہ یا رسول اللہ آپ نے پھر فرمایا پھر اپنے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہے جسکے سبب سے بندے کے سوردے بلند ہوتے ہیں اور ہر ایک درجے میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ وہ کونسی عبادت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنا خدا کی راہ میں جہاد کرنا

و یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے **عَنْ اَبِي الدَّاهِ**
قَالَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَصَامَتْ لَابَيْتُهُ بِاللهِ
بَشِيرًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ مَا جَزَا وَمَاتَ فِي مَوْلِدِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَلَا تُخْبِرُنَا بِهَا النَّاسُ فَيَسْتَنْبِذُوا وَاجِبًا فَقَالَ إِنَّ لِي بَحْتَةً مَا مَنَعَكَ دَكْحَةً بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ
دَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ عَدَدَ مَا لَلَّهِ لِلْجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ وَتَوَلَّى أَنْ أَشَقَى عَلَى أُمَّةٍ مَبْنِيَّةٍ
وَلَا أَجِدُ مَا أَتَّخِذُهُمْ عَلَيْهِ وَلَا تُطِيبُ بِنَفْسِهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سِرِّيَّةٍ
وَلَزِدْتُكَ أَنْ أَقْتُلُ شِمَّ أَخِي ثُمَّ أَقْتُلُ مُحَمَّدًا ابْنَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ فَرَايَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جِيءَ بِأَدَاكِي غَزَا وَرَدِي زَكَاةً أَوْ زَكَاةً كَيْسَ كُوسًا جَاهِدِي سَابِحًا وَمَرْجُوًّا سَدَقًا خَشِيكًا
أَوْ سَكَبًا بِحَرْبٍ كِيٍّ هَوَاؤُنْ يَأْمُرُ كِيًّا وَبَيْنَ جِهَانٍ بِيَدِهِ هَوَاتُهَا صَاحِبُ بَيْتٍ مَسْكُورٍ عَرَضَ كَيْسًا يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَأْذِنْتُ
سَهْمَ فَوْشٍ كَرْدِينَ لَوْ كُنْتُ كَوَافِيْنَةً فَرَمَا بِهَيْبَتٍ كَيْسَ تَوَدَّ جِيءَ بَيْنَ أُنَا فَرَقَ بَيْنَ قَبْلَا
فَاصِلُهُ بَيْنَ دَرَمِيَّانِ أَسْمَانٍ أَوْ زَمِينٍ كَيْسَ أَوْ رَحِيحَةٍ دَرَمِيَّانٍ أَوْ نَكَلٍ دَاسِطٍ يَأْمُرُ كَيْسَ بَيْنَ جَوَاهِرٍ دَرَمِيَّانٍ أَوْ
زَاهٍ مِينٍ أَوْ أَرَاكُمِينَ شَكْلٍ نَهْ سَمَجْتَا أَسْلَامَانُونَ بِرَاوَرِ دَقَّتْ هَوَاتُ اسْبَاتِ كِيٍّ كَهْنِينَ بِاتَمِينٍ وَهَ جِيءَ بِسَوَا
كِرُونِ أَوَّلِ كَوَاوِرٍ مِيرَا سَاهِدٍ جِيءَ جَانِسَ سَهْمِ لَوْ كُنْتُ كَوَافِيْنَةً فَرَمَا بِهَيْبَتٍ كَيْسَ تَوَدَّ جِيءَ بَيْنَ قَبْلَا
أَوْ فَنِي شَكْرَتِي أَوْ دَرَمِيَّانٍ دَرَمِيَّانٍ اسْبَاتِ كُو كَمَارَا جَاوُونَ أَوْ بِحَرْبٍ جَلَا جَاوُونَ أَوْ بِرَاوَرِ جَاوُونَ
ف یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر لڑائی میں جاوین چھوٹی ہو یا بڑی لیکن
ابتدائے اسلام میں بے ہابی اور قلت سواروں سے سب احباب ساتھ نہ جاسکتے تھے اس سبب سے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم جیڑک جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دن احباب کے جانا اس واسطے پسند
نہ تھا کہ تجا نہ والے جہاد کے ثواب محروم رہتے اس حدیث میں جہاد کی فضیلت اور فقیہوں کی رعایت
کا بیان ہے **مَا لَمْ يَسْلَمْ وَهَذَا جَرَى جَاهِدًا جَرَحَ خُصْلَ سَلَامٍ لَوْ سَ أَوْ بِحَرْبٍ أَوْ جَاهِدًا دَرَمِيَّانٍ**
ثَوَابُ كَابِيَانِ عَنِ فَضَالَةَ بْنِ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَنَا زَعِيمٌ وَالزَّعِيمُ الْخَيْلُ لِمَنْ أَمَنَ فِي وَأَسْلَمَ جَاهِدِيْنِي لِيَقْبَلَ الْجَنَّةَ وَيَبْسُطَ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ وَأَنَا
زَعِيمٌ لِمَنْ أَمَنَ فِي وَأَسْلَمَ وَجَاهِدًا سَبِيلَ اللَّهِ بِبَيْتِي فِي رَيْضِ الْجَنَّةِ وَيَبْسُطَ فِي وَسْطِ
الْجَنَّةِ وَيَبْسُطُ فِي أَعْلَى الْأَرْضِ الْجَنَّةُ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلَمْ يَدْعَ لِلْخَيْرِ مُطْلَبًا وَلَا
مَنْ الشَّرِّ مَهْرًا بَأَيْمُونَتُ حَدِيثُ شَاءَ أَنْ يَمِيَّاتُ مُحَمَّدٌ نَصَالَةَ بِنِ عَمِيْنِيْنِ السَّغَوِيَّةِ سَوَا بَيْنَ مِينِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِ فَرَمَاتِي تَبِي مِينِ عَمِيْنِ بِنِ مِينِ فَنَاسِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ بِنِ

اطاعت کرے اور ہجرت کرے اور کو ایک گہر ملیگا جنت کے باہر اور ایک اندر بھیجیں اور زمین صاف ہوں شخص
ایمان لاوے میرا اور اطاعت کرے اور جہاد کرے اللہ کی راہ میں اور کو ایک گہر ملیگا جنت کے باہر اور ایک
جنت کے اندر بھیجیں اور ایک جنت کے اوپر سے اور درجوں میں جس نے یہ کام کیے (یعنی ایمان اور ہجرت اور
جہاد) اس نے نیکی کی کوئی بات چھوڑی اور بُرائی سے بالکل دور رہا (یعنی استغدر اس کے لیے کافی ہے **عَنْ**

سُبْرَةَ بْنِ أَبِي نَاصِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ تَعَدَّ كَابِنِ آدَمَ

بِأَطْرَفَيْهِ فَقَعَدَا لَهُ بِطَرَفَيْهِ الْأَسْلَامُ فَقَالَ تَسْلِمُهُ وَتَنْ رُدِّيْنَاكَ وَدَجِيْنَا أَبَايَاكَ فَعَصَاةٌ فَاسْتَمَعَ

لَهُمُ فَعَدَا لَهُ بِطَرَفَيْهِ الْعَجِيْزُ فَقَالَ تَهَاجِرُ وَمَنْ دَعَاكَ وَصَمَاكَ وَابْنَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْقَرْصِ

فِي لَيَطْوِلُ فَعَصَاةٌ تَهَاجِرُ شَمُ فَعَدَا لَهُ بِطَرَفَيْهِ الْجَاهِدُ فَقَالَ تَجَاهِدُ فَهُوَ جُحُومُ النَّفْسِ قَالَا مَالٍ فَقَاتِلْ فَتَقْتُلْ

فَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ وَيُقَسِّمُ الْمَالُ فَعَصَاةٌ فَجَاهِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ

كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ قِيلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَذَابٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَهَنَّمَ

أَوْ وَفَّقَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ عَرَقَتْ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَهَنَّمَ

ترجمہ سبزیں فالہ فنی استغفرہ روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان بیٹھتا ہے رستوں پر انسان کے

پیر روکتا ہے اور کو رستے سے اسلام کے اور کہتا ہے اور کو کیا تو مسلمان ہوتا ہے اور چھوڑتا ہے اپنے دین کو

اور اپنے باپ دادا کو دین کو پہنچن سنتا آدمی اس کی بات اور مسلمان ہو جاتا ہے اور روکتا ہے اور کو

ہجرت کے رستے کہتا ہے تو ہجرت کرتا ہے اور چھوڑتا ہے اپنے زمین اور آسمان کو **ف** زمین ہی مراد وطن

ہے اور آسمان سے مراد وہ جس کے نیچے اپنے وطن میں رہتا ہے یا زمین سے مراد گھر ہے اور آسمان ہوا کے

جب **ف** اور کہتا ہے کہ ہاجر کی مثال ایسی ہے جیسے گھوڑا اپنے لم ڈور میں **ف** گھوڑا لم ڈور میں بیٹھ

رہتی میں جیسے گھوڑے کو باندھ کر چرنے چھوڑتے ہیں وہ اپنی جگہ سے کہیں جا نہیں سکتا اس طرح ہاجر بھی

اپنی ہجرت کا چھوڑ کر نہیں جا سکتا کیونکہ ہجرت کا کو چھوڑنا شرع میں جائز نہیں لیکن بضرورت کسی جگہ جانا جائز ہو

ف پھر انگار کرتا ہے اس کی بات کا انسان اور ہجرت کرتا ہے **ف** یعنی شیطانی وسوسا کو تھوک دیتا ہے

اور اللہ کے بہرہ و سہولت پر کھڑا ہوتا ہے **ف** پھر روکتا ہے اور کو جہاد سے اور کہتا ہے تو جہاد کرتا ہے وہ ایک

آفت ہے جان اور مال کے لیے اب تو لڑیگا اور مارا جاوگا پھر نکاح کر دین گے لوگ تیری جو روکا اور یا نہ لگے

نال پہنچن سنتا انسان اس کی بات اور جہاد کرتا ہے اور اس کے بعد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نے

کیسے یہ کام حق ہے اللہ پر کہ داخل کرے اور کو بہشت میں اگر وہ مارا جاوے اگر گرا دے اور کو اس کی سوار

یا مر جاتا و ڈب کو تو بھی حق ہے اللہ پر کہ لجا دے اور کو بہشت میں **ف** شیطان کے پھندوں سے بچنا

نہیں ہو سکتا مگر اللہ کے فضل سے اور جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا وہ لوگ بیشک جنتی ہیں اور اللہ نے ایسے ہی
 لوگوں کے لیے جنت بنائی ہے **بَابُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**
عَنْ وَجَلٍ باب بیان میں اوس شخص کے جو جوڑا دے اسکی راہ میں **عَنْ ابْنِ شِهَابٍ** اَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَوَدَّعِي فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ
 هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ
 مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَفَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
 الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا عَلَى الَّذِي يُدْعَى مِنْ ذَلِكَ الْأَبْوَابِ
 كُلِّهَا مِنْ صَرُورٍ هَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ ذَلِكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَدْخُلْ أَنْ تَكُونَ
 مِنْهُمْ ثُمَّ رَجَعَهُ ابُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ قُرَآنِ بْنِ أَبِي حَسْبٍ جَوْشَا دُجَا خَدَا كِي رَاه
 مِّنْ لِّعَيْنِي دَوْجِزُونَ كَا جَوْشَا جِيسَ دَوْكِرْسَ يَدَوْجَوْتِ يَدَوْكُوْهُرْسَ وَغَيْرُهُ بَلَا بِا جَاوِيْكَ بَهْشَتَا مِّنْ يُّونَ كَبْكَرِ
 كَا يَسَ اللّٰهَ كَ بِنْدَ سَ يَسَ بَهْزَرِ جِزِ يَسَ جَوْجُو كُوْنِيْ سَوَكَا مَازِيْ يَكَا رِيْنَ كَ سَ اوسكو نماز کے دروازے اور جو بگمجا
 یکارینگے اوس کو جہاد والے دروازے اور جو ہوگا خیرات کرنیوالا پکارین گے اوسکو خیرات کے دروازے
 اور جو ہوگا روزہ دار پکارینگے اوسکو ریان کے دروازے ریان اوس دروازے کا نام ہے جس میں سے روزہ دار
 جنت میں ہاوینگے ابو بکر صدیق نے کہا یا رسول اوس پر کچھ جرم ہے جو پکارا جاوے سب دروازوں سے اور
 کوئی ایسا ہوگا ہی جو سب دروازوں سے بلایا جاوے اپنے فرمایا مان اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی ہو گے
فَإِنِّي سَبُّ دَرَوَازُونَ سَ بَلَا جَوَاوُكَا اس حدیث سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت
 ہوئی **مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ فِي الْعُلَمَاءِ** بیان اوس مجاہد
 کا جو لڑے اللہ کا نام بلند کرے یہ **عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْكَلْبِيِّ** قَالَ جَاءَ أَشْعَرُ ابْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِي سِدِّ كَرَوِيْقَاتِلْ لِي غَنَمٌ وَيُقَاتِلُ لِي رُبِي
 مَكَانَهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لَتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ فِي الْعُلَمَاءِ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 ثُمَّ رَجَعَهُ ابُو مَسْعُودٍ اشْعَرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ عَنْ قُرَآنِ بْنِ أَبِي حَسْبٍ جَوْشَا دُجَا خَدَا كِي رَاه
 لُتَاتِ مِّنْ ايسلے کہ انکا ذکر اوچرچا ہوتا رہے اور بعضے لوگ لڑتے ہیں ايسلے کہ انکو لوٹ ملے اور کچھ لوگ
 جہاد کرتے ہیں اوسلے کہ اپنی فوقیت بتا دیں لوگوں میں پہر ایسا کون ہے جو خدا کے راہ میں لڑتا ہو
 آپ نے فرمایا جو شخص لڑے اس بات کے لیے کہ بول بالا ہو اللہ کا تودہ آدمی خدا کی راہ کا مجاہد ہے اور خدا
 کے واسطے لڑتا اسی کو کہتے ہیں **مَنْ قَاتَلَ لِيُقَالَ فَلَا نُبْجَرِي** بیان اس

آدمی کا جوڑے بہا۔ کہلانے کو **ابن مسریقہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول اَوَّلُ النَّاسِ یُفَضِّلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ اِسْتَشْهَدَ فَاُقِیَ بِهِ فَعَرَفَهُ
 رُبُّهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَلِمْتَ فِیْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِیْكَ حَتّٰی اَسْتَشْهَدُكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَکِنَّکَ
 قَاتَلْتُ لَیْقَالَ فَلَاکَ جَزِیٌّ فَقَدْ قِیلَ لَکُمْ اَمْرٌ بِہِ فَسُجِبَ عَلَیْہِ وَجْہُہٗ حَتّٰی اُلْقٰی فِی النَّارِ
 وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلِمَ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَاُقِیَ بِہِ فَعَرَفَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَلِمْتَ
 فِیْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلِمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِیْكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَکِنَّکَ
 تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لَیْقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لَیْقَالَ قَارِئٌ فَقَدْ قِیلَ لَکُمْ اَمْرٌ بِہِ
 فَسُجِبَ عَلَیْہِ وَجْہُہٗ حَتّٰی اُلْقٰی فِی النَّارِ وَرَجُلٌ وَضَعَ اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاَعْطَاہُ مِنْ اَصْنَافِ
 الْمَالِ کُلِّہِ فَاُقِیَ بِہِ فَعَرَفَهُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا عَلِمْتَ فِیْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ
 سَبِیْلِ حُبٍّ قَالَ الْبُوعْبُدَا لِرُحْمٰنٍ وَکَمَا اَفْهَمَ حُبُّ کَمَا اَرَدْتَ اَنْ یَنْفَعَتْ فِیْہَا الْاَکَلُ
 اَنْفَقَتْ فِیْہَا لَکَ قَالَ کَذَبْتَ وَلَکِنَّ لَیْقَالَ اِنَّہُ جَوَادٌ فَقَدْ قِیلَ لَکُمْ اَمْرٌ بِہِ فَسُجِبَ
 عَلَیْہِ وَجْہُہٗ فَاُلْقٰی فِی النَّارِ **مرحومہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ** سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے تین شخص میں جہنم کو سب سے پہلے قیامت کے دن ادلایا جائیگا شہید پہر جہاد دیکھا اللہ تعالیٰ اس کو
 اپنی نعمتیں بہرہ جانیگا اور وہ شہید یعنی اقرار کریگا سب نعمتوں کا پھر اللہ تعالیٰ فرمایا دیکھا اس کو کیا عمل کیا تو
 بنی ان نعمتوں کے شکر میں کہیگا میں لڑا تیرے راہ میں یہاں تک کہ شہید ہو گیا میں حکم ہو گا کہ جو ہٹا ہے تو
 اس بات میں بلکہ لڑا تو اس لیے کہ لوگوں میں بہادر مشہور ہو اور خلق کہے کہ فلاں بڑا بہادر اور جرأت والا تھا اور
 یہ بہادری اور جرأت تیری دنیا میں مشہور ہو چکے ہیں حکم ہو گا اس کے لیے یعنی دوزخ کو لیجانیکا پھر پیشگی
 اس کو فرشتے منہ کے بل اور ڈال دیں گے آگ میں پیرا دیکھا وہ شخص جس نے دیکھا علم اور سکھایا اور رزق
 کو اور پڑھا قرآن جہاد دیکھا اللہ اس کو اپنی نعمتیں بہرہ جہاد دیکھا اس کو سب کا پھر پوچھ گیا کیا عمل کیا ان
 نعمتوں کے بدلے یہ شخص کہیگا علم پڑھا میں نے اور پڑھا یا اور پڑھا تیرے واسطے قرآن کو حکم ہو گا کہ
 جو ہٹا ہے تو بلکہ سکھاتا ہے علم اس لیے کہ عالم مشہور ہو دنیا میں اور قرآن پڑھا اس لیے کہ لوگ تجھے
 قاری کہیں اور تو مشہور ہو چکا اسی نام سے پھر حکم ہو گا اس کے لیے اور کئی چیزیں گے اس کو منہ کے بل
 آخر جا پڑیگا آگ میں پیرا دیکھا وہ آدمی جس کو وسعت دی تھی اللہ تعالیٰ نے اور تھا اس کے یہاں مال بہرہ
 کا اس کو جہاد دیکھا اپنی نعمتیں اور وہ اقرار کریگا میں نے سب نعمتوں کا پھر حکم ہو گا اس کو کہ کیا عمل کیا تو نے
 ان چیزوں کے شکر میں کہیگا کہ خریدا میں نے مال ہر گنہ جہان جہان تیری رضا مندی تھی اور خریدا

مجھ سے کوئی راستہ حسین تو نے خرچ کرنا فرمایا تھا حکم ہو گا کہ توجہ دے گا تو اسے بلکہ تو سخی کہلائی ہو گیا
 تھا اور تو سخی مشہور ہو چکا ہو گا اور اسکے لیے کچھ لیا جائے گا اور اسکو منہ کے بل آخیر جاوے گا
وَمَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَأْتِ بِغَنَائِمٍ
الْأَعْقَابُ بیان اوس آدمی کا جس نے جہاد کیا اللہ کے راہ میں اور غرض نہ کر کے جہاد کرے
 مگر ایک سی جتنے باندھتے ہیں یا ورنہ اونٹ وغیرہ کا **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَمْ يَأْتِ بِغَنَائِمٍ فَهُوَ صَاحِبُ حُرْمَةٍ عبادہ بن
 صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جہاد کرے اللہ تعالیٰ
 کے راہ میں اور نیت نہ کرے مگر رسی لینے کی بس اسکو وہی چیز ملے گی جو اسکی نیت میں ہے یعنی
 جہاد کا ثواب کا کیونکہ اسکی نیت خالص تھی اگر یہ رسی کوئی بڑی چیز نہیں ہے مگر اتنا ذرا سا بھی خیال کہنے سے
 غلوں کو دیا لگتا ہے اور ثواب بٹ جاتا ہے چاہے کہ سو ادا کرے اور کسی امر کا خیال نہ کرے **عَنْ عُمَرَ بْنِ**

الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا وَهُوَ كَايِدٌ أَوْ كَايِدَةٌ فَهُوَ صَاحِبُ حُرْمَةٍ عبادہ بن
 صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جہاد کرے اس نیت سے کہ ملے اسکو غنم
 یعنی باندے یا اونٹ کا و یا دیگر چیز جیسا کہ وہ چاہے **يَعْنِي جَمْعِي نَيْتٍ** یعنی جیسی نیت ویسی مراد ملی گی انسان کو لازم
 کہ اگر کوئی نیت ہی طلب کرے اور دین کا کام نہیں چیزوں کے حاصل کرنے کے لیے نہ کرے **مَنْ غَزَا**
يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالْذِّكْرَ بیان اوس غازی کا جو مزدوری اور نام و رے
 چاہے **عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَدَّيْتُ**

رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالْذِّكْرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ فَاذْهَبْ
فَلَا تَفْشَ مَوَاتٍ يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ تَلْتَمِسُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ
الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِعًا وَابْتِغَى بِهِ وَجْهَهُ ترجمہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ ایک شخص آیا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا اگر کوئی شخص جہاد کرے مزدوری طمع سے کہ (دینیہ ملے) اور نام پیدا
 کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو کچھ ثواب نہ ہو گا پھر اس شخص نے یہی پوچھا آپ
 یہی جواب دیا میں براہ اسکو کچھ ثواب نہیں ہے پھر فرمایا آپ نے اللہ جل جلالہ نہیں قبول کرتا مگر وہ عمل
 جو خالص اوسمی کے لیے ہو اور اس کے کرنے سے خاص خدا کی رضامندی مقصود ہو (دنیہ کا مال متاع
 یا نام اور یہی دوزخ خدا کے نزدیک وہ نیکی بیکار بلکہ وبال ہوگی) **ثَوَابٌ مِمَّنْ قَاتَلَ فِي**
سَبِيلِ اللَّهِ فِي أَقْدَامٍ نَاقِدٍ جو شخص لڑے اللہ کے راہ میں اونٹنی کے دو بار و دو بار

وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَضِيَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ عَدَلَ مَحْتَرِمٌ رَضِيَ
 ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے یہود کے تیرا اللہ کے راہ میں مل گیا
 او کو درجہ جنت میں اس بار نیکے بدلے ابونجیح نے کہا میں اوس اور رسول اللہ کے راہ میں بدلے اور جس نے
 جلا یا تیرا اللہ تعالیٰ کے راہ میں یہود تیرا جلا نا اوس کے لیے بردہ آزاد کر نیکے برابر ہے **عن کعب بن عجر**

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْأَسْلَامِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 كَأَنَّ لَهُ نَوَافِلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ الْمَنِيِّ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ رَقَالَ سَمِعْتُ
 يَقُولُ الرُّمُومُ بَلْغَى لَعْدٍ فَرَضَهُمْ مَرَّ فَوَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً قَالَ ابْنُ الْقَنَامِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمَذَارُ
 قَالَ أَمَا لَيْسَتْ بِعَبْتَةِ أُمِّكَ وَلَكِنْ عَابَتَيْنِ الْمَذَارُ رَجَتَيْنِ مَا تَمْلِكُ عَالِمٌ مَرَّ مَرَّ كَبِ بْنِ رَضِيَ اللہ عنہ
 روایت ہے (اور) ان سے شریعت بن سوط نے کہا اسی کعب بن عجر نے بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دو واسطین
 فرقہ یا کبی بنی گرنے سے کعب نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اسلام
 میں بوڑھا ہوا اللہ کے راہ میں (جہاد کر کے) اوس کا بڑا یا قیامت کے روز اوس کے لیے نور ہو گا شریعت نے کہا
 ہمیں حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دو واسطین نے کہا میں نے سنا آپ فرماتے تھے تیرا جہاد
 دشمن کی پیٹھ پر چھکا اور بولید کہ یا رب لیکر کیا پیٹھ پر انہما نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے یہ تو نادر اور نایاب بلکہ
 دو درجوں کے ہیں اتنا فاصلہ ہے جتنی دو زادی سو برس میں جلد سے راستہ کبر کچھ نہیں کا ہے **عن**

عَبْدِ بْنِ عَبَسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَضِيَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلْيَعْلَمْ الْعَدْلُ
 أَخْطَا أَوْ أَصَابَ كَانَ لَهُ كَعْدِلٍ رَقَبَةٍ وَكَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً فَهُوَ كَأَنَّهُ قَدْ أَعْتَقَ كُلَّ عَصَائِمِ عَصَائِمِ عَصَائِمِ
 جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَأَنَّ لَهُ نَوَافِلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ عربی** عبسہ رضی اللہ عنہ
 روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیرا اللہ کے راہ میں لگا ہو دشمن کو یا خطا کیا ہو گیا
 او کو ثواب ایک بردہ آزاد کر لیا اور جس آدمی نے آزاد کیا علام مسلمان ہو گیا ہر عضو اوس غلام کا آزاد کر لیا
 کے ہر عضو کو چھرا راگ سے دوزخ کے اور سفید چھرا اللہ کے راہ میں جس کسی کے کچھ بیاں ہو گا اوس کے لیے نور

وَن قِيَامَتِ **عن** عُبَيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَدْخُلُ
 نَفْسًا تَفْرُقُ الْجَنَّةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ صَافِعَةً يَحْتَسِبُ فِي صُنْعَتِهِ الْخَيْرُ وَالْإِحْسَانُ وَمَنْ تَدَارَى **ترجمہ**
 عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزت اور بزرگی والا جنتی کر گیا تین آدمی کو
 بسبب تیر کے اول بنا دیا لانیکی نیت اور ثواب پانچ غرض سے دوسرے تیر جلا دیا اور تیسرے تیر دینے والا یعنی
 تیر انداز کو **بَابُ مَنْ كَلِمَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ**

کے راہ میں زخمی ہوئی یہ بیان **عن ابن عمر** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یلکم احد فی سبیل اللہ و اللہ اعلم بہن ۱۳ کس نے سبیلہ الا جاء یوم القیامہ و یخرجہ یثعب دسرا اللہ ان لکم دم و ان فی حجر ذیہ المیک مرجمہ البوریرۃ اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی زخمی ہوتا ہے اس کی راہ میں اور اس کو خوب معلوم ہے کہ کون کہاں ہوتا ہے اس کے راہ میں اللہ وہ آگاہ وقت کے دن اور اس کے زخم سے ٹپکتا ہوگا خون جس کی زکات ظاہر خون کی سی ہوگی اور خوشبو اس کی مشک کے عین

عبداللہ بن ثعلبہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذمواہم بدمائہم فانہ لکین کما یثعبکم فی اللہ الا فی یوم القیامہ یخرجہ ۱۴ یثعب و یخرجہ ۱۵ مرجمہ عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھماپ دو او کو خون لود اس لیے جس کو زخم لگا ہوگا اللہ تعالیٰ کے راہ میں اس کو لا دیں گے اور زخم سے خون گرا دے گا رنگ اس کا خون لگا ہوگا اور خوشبو اس کی ۱۶ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگوں کے لیے فرمائی جو جہاد پر زخم کھا کر شہید ہو گئے تھے فرمایا او کو غسل دینا ضرور نہیں یوں ہی اون کو دفن کر دو قیامت کے روز وہ زخموں سمیت خون بہتے ہوئے اویسے ۱۷ **ما یقول من تطعمہ العد و یجبن** لڑائی میں زخم مارے تو کہا جائے یعنی مسلمان کو جو زخم کھاوے **عن جابر بن عبد اللہ** قال لکما کان یوم احد و ولی الناس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناحیۃ فی اثنی عشر رجلاً ۱۸

۱۹ **عن الاکضار و فیہم طلحہ بن عبید اللہ** فاذا رکبہم المشرکون قالفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من للقوم فقال طلحہ انا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما انت فقال رجل من الاکضار انا یا رسول اللہ فقال انت فقال تل حتى قتل شمر التفت فاذا المشرکون فقال من للقوم فقال طلحہ انا قال کما انت فقال رجل من الاکضار انا فقال انت فقال تل حتى قتل شمر لکم یقول ذلک و یخرج الیہم رجل من الاکضار لیتل قتال من قبلہ حتی قتل حتى یقتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و طلحہ بن عبید اللہ فقال لیل اللہ علیہ وسلم من للقوم فقال طلحہ انا فقال تل فقال المشرکون فقال لیس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکما قلت لیسم اللہ کر فعتاک الملائکۃ و الناس ینظرون شمر رکب اللہ المشرکین ۲۰ **مرجمہ جابر بن عبد اللہ** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ صد کے روز جب مسلمان کو شکست ہوئی اور وہ بہاگ لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کو تیرے تھے بارہ انصاری آدمیوں میں اور ان میں طلحہ بن عبید اللہ بھی تھے مشرکوں نے ان کو گھیرا

اس خیال سے کہ تھوڑے سے آدمی میں ان کو مار لو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طرف دیکھ کے
 فرمایا اب ہماری طرف سے کون لڑیگا اور کون ہجو بچا لیکھا گئے کہا میں یا رسول اللہ اپنے فرمایا تم اپنا جو حال
 پر رہو (یعنی تم پھیرے رہو) ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ میں اپنے فرمایا تو پیرہ لڑا یہاں تک کہ شہید
 ہو گیا کون کی طرف دیکھا اور فرمایا کون حفاظت کر گیا قوم کی (یعنی اون کی طرف سے لڑیگا) طلحہ نے کہا میں
 اپنے فرمایا تم اپنے حال پر رہو ایک شخص انصاری بولا میں یا رسول اللہ اپنے فرمایا تو پیرہ لڑا یہاں تک
 کہ شہید ہو پھر براہ راست پیش فرماتے رہے اور ایک ایک مرزا انصاری لڑائی کے لیے نکلتا گیا اور لڑا گیا
 اور شہید ہوتا رہا یہاں تک کہ فقط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رہ گئے اوقت اپنے فرمایا اب کون لڑیگا طلحہ نے
 کہا میں پیرہ ہی لڑے پہلے گیارہ شخصوں کی مانند یہاں تک کہ اونکے ہاتھ پر ایک ضرب لگی اور انھیں ان کٹ
 گئیں وہ بچے نے کہا جس رعبی آہ یہ کچھ درد کی وقت کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو سہم
 کہتا (جب تجھے زخم لگا تھا) تو فوشے تجھے اوٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے پھر اللہ جل جلالہ نے مشر کون کو پیرہ دیا
 معلوم نہیں اونکے دل میں کیا آیا کہ خود ہی لوٹے ابوسفیان بولا اب میں اگلے سال تم سے لڑوں گا اور
 شکریہ لوٹ گیا پھر راہ میں جا کر بچتا یا **بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَكَانَ**
عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَ بیان اوس شخص کا جس کو لگی اوسکی تلوار ولت کر اور مر جاو اوس
عَنْ سَمِئِيلَ الْأَنْعَمِيِّ قَالَ كَانَ يَوْمَ حَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قَتْلًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فقال أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك و
شكوا فيه رجل مات بسلاحه قال سمية ففعل رسول الله صلى الله عليه وسلم من حبيد فقتل
يا رسول الله أتأذن لي أن أذبح بك فأذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر بن الخطاب
رضي الله عنه أعلم ما تقول قلت والله لو لا الله ما أهدينا ولا نصدا ففنا ولا صليتنا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقت فأذن لي سميته عليكما وثبت الأقدام إن لاقينا ف
المشركون قد بغوا علينا فكمنا قضيت رجزى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال
هذا أقلت أخى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحم الله فقلت يا رسول الله إننا ساء
ليها بؤن الصلاة عليهم يقولون رجل مات بسلاحه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كنت
بجاهدا لجاهدا أرحمه سلم بن الأكوع رضي الله عنه روي أنه سئل عن رجل من بني أمية لقيته في
ساحة مكة فبغت لى اوسكو تلوار اوسكے پیر گیا وہ اور چرچا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں
نے بات کا اور لڑک کیا اوسکے سرچا میں اسلحہ کہ وہ مر گیا اپنے ہتھیار سے جب لوٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

رسول اللہ ﷺ کو اذن ہو کر بیٹھیں چونکہ میری حکمت دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اور بولے
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ سمجھو بات کرنا اسے کہیں کہا اگر کوئی رخصت کی قسم اگر ہو تو عنایت خدا کی نہ ملتی ہو کہ وہ راہ
 ہدایت کی اور نہ یقین لاتے ہم کسی بات پر اور نہ نماز پڑھتے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہتے ہو
 کہا اگر کوئی رخصت نہ ہو یا اسلئے نہ ہو کہو اطمینان کے اور جواب دیا کہ یا کون منافق ہے میں دشمنوں کے اور دشمنوں کے
 گئے ہم پر کہنے لگے سلم بن اکوع رخصت کر چکا میں اپنا خیز ف رخصت کلمات سوز دین کو کہتے ہیں حکم عرب
 کے لوگ رانی کے وقت یا خوشی میں پڑھتے ہیں اوس وقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنے
 کہا افرح یعنی میری رخصت کے لئے تصنیف کیا فَاَنْزَلَتْ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَتَبِعَ الْاَقْدَامُ اِنْ لَا قِيْنًا وَالْمَشْرِ كُوْنًا
 قَدْ بَعَثْنَا عَلَيْكَ غُرًى كَيْدِيْرٍ يَهْلِيْ فِيْ رِجْلِ رَسُوْلٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِكَ
 غرض کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کی قسم لوگ خوف کرتے تھے اوس پر نماز پڑھنے سے اوجھتے تھے یہی آدمی اپنے
 پیہر سے رہے اپنے فرمایا اور وہی میں اور سوا حجاب ہر ف اپنے اپنے پیہر سے مراد وہ اور بات سوا ہر پیہر
 اور قسم کا ہے کیونکہ اوسنے اپنا پیہر اپنے پر نہیں چلایا بلکہ دشمن پر چلایا تھا تو دشمن کو مار نیکی کوشش میں برا
 ہے اگرچہ دشمن کو مارتے ہیں اس کی تلوامد اس پر لوٹ پڑی تو اس میں اوس کا کچھ قصور نہیں **قَالَ اَبُو سَلَمَةَ**
ثُمَّ سَأَلْتُ اِبْنَ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَلَا كُفَّ عَنَّا نَبِيٌّ عَنِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ
اَنْ نَّسْأَلَهَا بَوْنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَدُّ مَاتَ جَاهِلًا
بِحَاجَةِ هَذَا اَلَا كُفَّ عَنَّا نَبِيٌّ عَنِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ
 کی حدیث میں کہ میں نے پوچھا سلم بن اکوع رخصت کے بیٹے سے اوس نے اپنے باپ سے اس طرح حدیث بیان کی لیکن
 یہ بات زیادہ کہی کہ جب کہا ابن اکوع نے کہ لوگ ڈرتے تھے اس کی نماز پڑھنے سے اوس کے جواب میں فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ہے میں وہ لوگ وہ ہر کوشش میں جہاد کے اور جہاد اور اس کو دو اجر ہیں اپنی گنہگار
 سے اشارہ کے فرمایا **بَابُ مِمَّنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰی** اس باب میں
 بیان ہے اللہ تعالیٰ کے راہ میں مارے جانے والے اور ذکر کیا **عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ**
قَالَ لَوْ اَنَّ اَبِي سَلَمَةَ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ سَرِيَّةٍ لَّكُنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ
اَجْلَمُ عَلَيْهِمْ لَيَسُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّيْ وَكَوْنُوْا اَنْ اَتِيْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ
قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثَلَاثًا ہر جہاد میں ہر وہی اللہ سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے اگر شاق ہو تو میرے امت پر تو چھوڑا میں ساتھ کسی اور لشکر کا لیکن نہیں ہر لوگوں کو ہر جہاد
 اور نہیں پاتا ہوں میں وہ چیز جس پر سوار کروں اور سب کو اور شاق ہے اور یہ بات بھی کہ چھٹا جہاد

ماتہ اور ان سے اور میں بہت جانتا ہوں کہ مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کے راہ میں اور میرا جانی یا جانوں اور میرا راجہ کو
 بہرہ یا جانوں اور میرا راجہ کو تین روزہ یہ **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
مَنْ لَزِمَنِي فَسَيَكُونُ مِنِّي وَكَانَ رَجُلًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ كَالْطَّيِّبِ النَّفْسِ هُمْ بِأَنْ يَخْتَلِفُوا عَنِّي وَهُوَ أَجْمَلُ
مَا أَخْبَرَهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفَتْ عَنْ سِرِّيَّةٍ تَغِيْرُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَوَدِدْتُ أَنْتَ
أَقْتُلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَيْتَمَ أَخِي لَمْ أَقْتُلْ تَدَّ أَخِي لَمْ أَقْتُلْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوفیت ہاں کی جبکہ ماتہ میں میری جان ہے اگر نہ تے ایذا نہ لوگوں کو ناخوشی میرا ساتھ
 چھٹ جانے کے سبب اور نہ توئی یہ وقت بھی کہ نہیں باتا میں دو چیز جیسے سو اگر دن اوکو تو پھر نہ تا میں ساتھ کسی
 دنی شکر کا جب وہ شکر اس کی راہ میں لڑنے کو جاتا قسم ہے مجھے اپنے جان کی ناک کی میں بہت جانتا ہوں کہ مارا جاؤں
 اللہ تعالیٰ کے راہ میں اور میرا جانی یا جانوں اور میرا راجہ کو تین روزہ یہ **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ لُكَّاسٍ مِنْ نَفْسٍ مُسْبِلَةٍ يَفْتَضِحُ بِمَارِئَتِهَا يُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ
وَأَنْ لِّهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا غَيْرُ الشَّهِيدِ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
أَقْتُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَحْتَالِي مِنْ أَنْ يَكُونَتْ لِي أَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَكْدَرِ ترجمہ ابن ابی عمیر رضی اللہ
 سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کا جی بچا بیگا کہ پیراؤ سے دنیا میں مرنے کے بعد اگر وہ اوکو
 دہم دنیا سے لیکن شہید چاہیگا کہ پیر دنیا میں جاؤں اور دوبارہ اللہ کے راہ میں مارا جاؤں ابن ابی عمیر نے کہا اپنے
 فرمایا اس کے راہ میں راجہ ناہیجے چہا معلوم ہوتا ہے گا فون یا شہرین رہنے سے **بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي**
السَّبِيلِ ترجمہ **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
قَالَ كُفْلُ يَوْمٍ أَحَدُ آيَاتِ أَنْ قُتِلَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَابَنُ أَبَا قَالَ فِي الْحَجَّةِ فَأَكْفَى مَمَرَاتٍ فِي
يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ بولا ایک آدمی جنگ احد کے روز فرمایا
 یا رسول اللہ اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کے راہ میں تو کہاں ہوگا میرا مکان فرمایا آپ کہ جنت میں ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو یہ جگہ
 دے کہا رہا جنت میں جائز امتیاز میں ہر راہ را گیا **بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**
لَهُ أَجْرٌ وَكَفَّارَةٌ بیان اوس شخص کا جو لڑے اللہ تعالیٰ کے راہ میں اور اوس پر توڑنے سے
ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ آيَاتُ أَنْ قَاتَلَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَارَ أَحْسَبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْرِكٍ لِكَيْفَ عَرَفِي سَيِّئَاتِي قَالَ نَعَمْ ثُمَّ مَسَكَتْ سَاعَةً قَالَ ابْنُ
السَّائِلُ إِنَّمَا فَقَالَ الْوَجَلُ فَمَا أَذًا قَالَ مَا قُلْتُ قَالَ آيَاتُ أَنْ قُتِلَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَارَ أَحْسَبًا
مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْرِكٍ لِكَيْفَ عَرَفِي سَيِّئَاتِي قَالَ نَعَمْ اے اللہ دین سہاؤنی یہ جبریل اِنْفَا ترجمہ

ابو ہریرہؓ سے روایت آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس اور پٹھانہ پہنچے، ہنری کہ فرمایا گیا کہ
 یحییٰ بن یونسؓ کے بارہ ہجرت اور ثواب کی نیت سے اور سہنہ پہرون لڑائی سے کیا معاف ہو جائیگا جس کے گناہ
 فرمایا کہ اپنے ہاں پہر آپ چکے رہے ایک ساعت فرمایا کہاں ہے وہ سائل وہ آدمی بولا کہ حاضر ہوں میں یا رسول
 فرمایا کہ اپنے گناہ تہا تو نے وہ بولا کہ اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کے راہ میں ثابت قدم ہو کر ثواب کر لے
 لڑوں اور نہ ہٹوں مقابل سے دشمن کے کیا بخشتیگا اللہ تعالیٰ میری خطائیں اپنے فرمایا کہ مان مگر قرض
 نہ بخشا جائیگا کیونکہ قرض بندے کا حق ہے، اپنے فرمایا یہ جبریل نے ابھی کہا مجھے چکے سے (ابن حجر نے
 کہا مثل قرض کی میں سامنے ظلم جو خدا کے بندوں پر کرے وہ معاف ہونگے اگرچہ شہید ہو جب اوں کو معاف
 فرمادے ﴿مَنْ عَمِلَ مَعَالِیَ مِنْ ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ وَلَا يَكْفُرُ اللَّهُ عَنِّي
 خَطَايَايَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا وَكَلِيَ الرَّجُلُ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَوْ أَحْسَرِيهِ فَقَوَّيْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُتِلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَلَا الدِّينَ كَذَا لَكَ قَالَ ابْنُ جَبْرِ بَلَّغْ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرْحُومَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ابْنِ قَتَادَةَ
 اللہ نے اپنے اپنے باپ سے روایات کہ فرمایا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا فرمائیے یا رسول اللہ اگر لڑوں
 راہ میں اللہ تعالیٰ کے ثابت قدم ہو کر ثواب پاؤں کی غرض سے اور نہ ہٹاؤں قدم اپنا لڑائی سے کیا معاف کر دے گا
 اللہ تعالیٰ میرے خطائیں اپنے فرمایا کہ ہاں جب جلا گیا وہ شخص بچا اپنے اس کو کیا سیکو فرمایا کہ بالوں کو سکو پہر اپنے فرمایا
 اس آدمی کو کیا پتہ تھے تم اس نے کہی وہی پہلی بات اپنے فرمایا کہ مان مگر قرض نہیں معاف ہونیکا اس طرح فرمایا کہ
 مجھ کو جبریل علیہ السلام نے ﴿مَنْ ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ ذَكَرُ لَحْظَةٍ
 أَنَّ الْجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ
 قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَيْ كَفَرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تَعْمَلُ أَنْ قُتِلْتُ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرَ مُدْبِرٍ وَلَا الدِّينَ فَإِنَّ جَبْرِ بَلَّغْ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرْحُومَهُ
 ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں اور ذکر کیا اونکے روبرو کہ
 جہاد کو با خدا کے راہ میں اور ایمان مانا اور پس کا جو کچھ بڑا بکر ہے اتنے میں کہرا اور ایک مرد اور کہا فرمایا کہ
 یا رسول اللہ اگر میں لڑوں اللہ کے راہ میں کیا معاف کر دیگا میرے خطاؤں کو اپنے فرمایا کہ مان اگر تو تائب
 رہے اور نیت ثواب کی نہ کرے اور نہ شہید ہو تو پوسے دشمن کو لیکن قرض نہیں معاف ہو سکتا اس لیے کہ جبریل علیہ
 السلام نے ہی فرمایا ﴿مَنْ ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ ذَكَرُ لَحْظَةٍ
 أَنَّ الْجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ
 قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَيْ كَفَرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تَعْمَلُ أَنْ قُتِلْتُ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرَ مُدْبِرٍ وَلَا الدِّينَ فَإِنَّ جَبْرِ بَلَّغْ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرْحُومَهُ

اور اسکا جو شخص کہ قاتل تہا ان دونوں کے جنتی ہونیکہ بیان **عن ابن عمر** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الله عز وجل یحب من رجلین یقتل احدهما صاحبه وقال مروقہ اخری لیضحک من رجلین یقتل احدهما صاحبه ثم یدخلان الجنة تفسیر ذلک **عن ابن عمر** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یضحک الله الى رجلین یقتل احدهما الا حرک کل واحد کل الجنة یقاتل خدا فی سبیل اللہ فیقتل ثم ینوب اللہ علی القاتل فیقاتل فیستشهد ثم یرحمہ ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کرتا ہوا سر اٹھاتے اور فرمایا کہ میں نے آدمیوں سے کہہ کر لئے وہ دونوں اور مار ڈالا ایک دوسرے کو اور دوسری بار اپنے یوں فرمایا کہ ہر کتاب اللہ اور آدمیوں کے معاملے کی طرف سے کہ مارا ایک نے دوسرے کو اور وہ قاتل ہو جنت میں۔ دونوں اور تفسیر اسکی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں وی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہر کتاب اللہ اور آدمیوں کو دیکھ کر کہ لئے سپہین اور مار ڈالا ایک نے دوسرے کو اور دونوں گئے بہشت میں اور بیان اسکا یوں ہے کہ ایک شخص انہیں کاڑھتا تھا اللہ کے راہ میں مارا گیا یعنی شہید ہو گیا اور مار ڈالنے نے تو نبی کے لئے اللہ جتنا نے اسکو اسلام نصیب کیا اللہ اسکو وہ شخص ہی اللہ تعالیٰ کے راہ میں کر کے مارا گیا اور درجہ شہادت پایا **ف** ہرے جو مراد یہاں خوش ہونا ہے کیونکہ اللہ جتنا اپنے بندوں پر نہایت جہم ہے اور جتنا ہے کہ کسی بندے پر غداں ہو لیکن ہمارا اعمالوں کی نسبت ہے جو ہم غداں کا رستا اختیار کرتے ہیں **فصل فی الریاض** خوبی اور بزرگی پر ہر دینے کی **عن سلمان** **ابن عبد اللہ** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رابط یوماً لک لک فی سبیل اللہ کان لہ کاجر صیام شھر قیامہ وحق نماز کما اجر لک لک ذلک من الاجر واجر علیہ الا زق وامن من اللذان ثم یرحمہ سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہر دیا اللہ کے راہ میں ایک دن رات کا تو ہوا اسکو ثواب ایک مہینے کے روزوں اور نماز کا اور جو رگیا پہر دینے کی حالت میں جائزی رگیا اسکی لئے اسقدر ثواب اور بکار دھکا زرق اسکا اور بچ گیا فتنہ ڈالنے والے کے فساد و فحشاء جہاد کے زمانے میں اس جگہ کی چوکی پہر کا نام ہے کہہاں سے دشمن کے آیکا احتمال ہے قتال سے اور فتنہ و شر کے فتنے اور فساد ہیں جو شخص پہرے میں اسکو چوکی دینے کا ثواب قیامت ملنا رہیگا اور روزی ہمیشہ کہیں رہیگی یعنی ثواب اوس آدمی کا کہی بند ہوگا **عن سلمان** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رابط فی سبیل اللہ یوماً لک لک کما انت لک صیام شھر قیامہ فان نماز کما اجر علیہ الا زق وامن من اللذان کان یعمل وامن اللذان واجر علیہ رفقہ ثم یرحمہ سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہر دیا اللہ تعالیٰ کے راہ میں ایک دن اور رات ہوا اسکو ثواب ایک

مہینے کے روزوں اور نماز کی ثواب اور جاری رہیگا اور سکا کام جو وہ کر رہا تھا اور بیگیا فتنوں سے قبر اور شہر
 کے اور جو توف ہوگا رزق اور سکا **عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ** رضی اللہ عنہ یقول فی سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم یقول فی سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما سئل عن لیل یوم فیما سئل عن لیل یوم فیما سئل عن لیل یوم
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اللہ تعالیٰ کے راہ میں ایک دن بہتر ہے
 ہزار دنوں سے اور مقاموں میں **عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما سئل عن لیل یوم فیما سئل عن لیل یوم فیما سئل عن لیل یوم
 وسلم نے فرمایا اللہ کے راہ میں ایک دن ہزار دنوں سے بہتر ہے **فَضْلُ الْجَاهِدِ فِي الْحَجِّ**
 دریا میں جہاد کر نیکی فضیلت کا بیان **عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاً يَدُ خُلٍّ عَلَى الْأُمِّ حَرَامٌ يَنْبَغِي لِمَنْ فَتَطْعُمُهُ وَكَأَنَّكَ سَأَلْتَهُ بِنَتِ الْحَبَابِ
 تحت عبادۃ بن الصّامیہ لعل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوماً ما فاطمہ وجلس فی
 راسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استيقظ وهو يصيح قائلاً فقلت ما يصيحك
 یا رسول اللہ قال ناس من اُمّی جرحوا علی غزاة فی سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الاشراف او حشیل الملوک علی الاشراف و شک استحقاق فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعل منہم
 ندعاکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نام وقال الحارث بن اسد فنام ثم استنبت فاصبح
 فقلت له ما يصيحك یا رسول اللہ قال ناس من اُمّی جرحوا علی غزاة فی سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علی الاشراف او حشیل الملوک کما قال فی الاوّل فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعل منہم
 قال انت مررت بالین فرکت البعیر فی زمان معاویہ فصرعت عن دابّتها حیث خرجت من البخی
 فمکلت **مرحمہ انس بن مالک** رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب با قبا کی طرف
 (قباء نام ہے ایک جگہ کا، دین کے نزدیک) تو اتنے ام حرام کے یہاں وہ بویری اچکوا کہاں کہلاتی اور ارجم
 بیٹی لھان کی بیوی تھی عبادہ بن مسافر نے بعد عنہ کی اتفاقاً ایک روز تشریف لائے اس کے گھر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم تو کہاں کہلاتا ام حرام نے اچکوا اور بیہ کر اچکری چوہین دیکھنے لگی پھر سو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم پھر اوشے بنے ہوئے وہ بویری فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کیا دیکھ کر کہتے ہیں آپ یا رسول اللہ اپنے فرمایا ہے
 نے دیکھا ہے میرے ام کو جہاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور چڑھتے ہیں وہ لوگ بلند ہی پر
 دریا کے اور بادشاہ ہنسنے بیٹھے ہیں تختوں پر یوں فرمایا کہ بادشاہ ہوں کی مانند تختوں پر ہیں تنگ ہوا
 کو بیٹھنے مثل کا لفظ فرمایا تھا یا بغیر اسکے فرمایا تھا لھان کی بیٹی فرماتی ہیں میں نے عرض کیا کہ دنا کیجیے

ہندوستان میں مسلمان جہاد کر گئے تو اگر وہ جہاد میں سب سے پہلے ہو تو میں اپنی جان اور مال کو اس میں خرچ
 کروں گا اگر ارا جاؤں گا تو بے فصل شہیدوں میں داخل ہو گا اور جو زندہ رہو گا تو میں وہ بوجھ
 ہوں گا جو جہنم کے عذاب سے آزاد کر دیا گیا ہے (سیدہ ہبی آپ کا سچ ہوا کہ ہندوستان مسلمانوں نے
 فتح کیا) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزْرَةً الْيَهُودِ فَإِنْ أَتَيْنَاهَا**
أَتَيْنَاهَا نَفْسِي فَمَا لِي بِهَا أَنْ أَقْتَلَ كُنْتُ أَفْضَلَ الشَّهَدَاءِ وَإِنْ رَجَعْتُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمَحْجُورُ
مَرْجُومٌ فِي جَوَارِيكَ مَدِينَتِي كَذَا رَوَى عَنْ نَوَافِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَا بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ أَمْرِ أَحْمَرَ هَذَا اللَّهُ مِنْ لَنَا عَصَا بَنِي إِسْرَءِيلَ نَعْتَرُ الْهَيْدَ وَعَصَا بَنِي لُؤْلُؤَ
مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ **مَرْجُومٌ** ثواب نبی اللہ عنہ جو غلام تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں
 کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے امت میں دو گروہ ہونگے اللہ بچا دے گا اور دوسرے سے اکیلا
 میں سے جہاد کر گیا ہندوستان میں اور دوسرا مومک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بغزوۃ التُّرک
وَالْحَبَشَةِ ترک اور حبش کے جہاد کا بیان **عَنْ جُلَيْشٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** **الْبَيْهَقِيِّ** **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُجْرَةِ الْخَنْدَقِ غَزَتْ لَهُمْ حُجْرَةٌ خَالَتَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْخَنْدَقِ
فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ الْمَوْعِلَ وَضَعَهُ رِجَاءً نَاحِيَةَ الْخَنْدَقِ وَقَالَ مَمَتْ كَلِمَةَ
رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدًا لَا مُبْدِلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَمَنْ دَرَسَتْ الْحَجْرَ وَسَلَّمَانِ الْفَارِسِيِّ
فَأَتَيْتُمْ نِيْظَرَ فَبَرَقَ مَعَ ضَرْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْقَةٌ ثُمَّ ضَرَبَ لثَانِيَةً وَقَالَ
مَمَتْ كَلِمَةَ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدًا لَا مُبْدِلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَمَنْ دَرَسَتْ لثَانِيَةً
فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ فَرَأَاهَا سَلَمَانٌ ثُمَّ ضَرَبَ لثَالِثَةً وَقَالَ مَمَتْ كَلِمَةَ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدًا لَا
مُبْدِلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَمَنْ دَرَسَتْ لثَالِثَةً لَبَّاقِي وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رِجَاءً وَجَلَسَ قَالَ سَلَمَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ حِينَ ضَرَبْتَ مَا تَضْرِبُ صَرِيحًا
إِلَّا كَأَنْتَ مَعَهَا بَرْقَةٌ فَلَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلَمَانُ رَأَيْتَ ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ
الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَاتِلِي حِينَ ضَرَبْتَ الصَّرِيحَ الْأَوَّلِي رُفِعَتْ لِي مَدَائِنُ
كُشْرَى وَمَا حَتَّى كَمَا وَمَدَائِنُ كَثِيرَةٌ حَتَّى رَأَيْتُهَا بَعْدِي قَالَ لَكَ مِنْ حَضْرَةٍ مِنْ أَحْبَابِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَفْعَلَهَا عَلَيْنَا وَيَعْمَدَنَا بِهَا رَهْمٌ وَيُخْرِجَ بَايِذِيَا بِلَا دَهْمٍ فَمَا عَارَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَا لَكَ ثُمَّ ضَرَبْتَ الصَّرِيحَ الثَّانِيَةَ فَسَدِعَتْ لِي مَدَائِنُ قَبِصَرٌ وَمَا حَتَّى كَمَا حَتَّى
رَأَيْتُهَا بَعْدِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَفْعَلَهَا عَلَيْنَا وَيَعْمَدَنَا بِهَا رَهْمٌ وَيُخْرِجَ بَايِذِيَا بِلَا دَهْمٍ

ترکوں کو جسے منہ گول ہوئے ہوئے تہہ بہ تہہ ڈالوں کی طرح بال پھینک گئے اور بالوں میں جلیں کے بعضی
 جوتیوں پر ان کے بال ہو گئے۔ **اَلَا سَتَهَارُ بِالْضَّعِيفِ** تو ان آدمی سے مدعا بنا کر **سَعْدُ بْنُ ابْنِ وَقَّاصٍ**
اِنَّهُ لَخَنَّ اَنْ لَّهِ فَضْلًا اَعْلٰی مِنْ دَوْلَةِ مَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَٰذَا یہی اللہ کے فضل
 علیہ وسلم انما یضمر اللہ ہذا ہا کہ امت بضعیفہ کا یہ دعویٰ تھم و صلوات تھم و اخلاہ صیغہ
 سعد بن ابی وقاص منی مدعہ نے خیال کیا کہ میرا درجہ اور صحابہ سے بڑھ کر ہے (کیونکہ سعد دار تہہ اور بہادر اور
 قوی زور آدمی تھا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس امت کی مدد کرے گا تو انوں سے
 اپنی انکی دعا اور نماز اور سچائی کی برکت سے (یعنی اگر تم زور اور مالدار ہو تو ان غریبوں کو حقیر نہ سمجھو شاید
 کے نزدیک وہی زیادہ مقبول ہوں اور انہی کی طفیل سے تم کو فتح ہوتی ہو) مطلب یہ کہ غرور کرنا اور اپنے شئیں
 دوسرے بہتر جانتا اسلام کے خلاف ہے **اَلَا سَتَهَارُ بِالْضَّعِيفِ** تو ان آدمی سے مدعا بنا کر **سَعْدُ بْنُ ابْنِ وَقَّاصٍ**
اِنَّهُ لَخَنَّ اَنْ لَّهِ فَضْلًا اَعْلٰی مِنْ دَوْلَةِ مَنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَٰذَا یہی اللہ کے فضل
 رضی اللہ عنہ سے رہتا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا فرماتے تھے وہ بڑے ہیے انوں
 کو کیونکہ تم کو روزی ملتی ہے اور تمہاری مدد ہوتی ہے انوں کی طفیل سے **فَضْلٌ مِّنْ جَهَنَّمَ**
عَارِ يَا نَازِي كُجَا دِي تَارِي كُرادینے والوں کی بزرگی کا بیان **عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن جَهَرَ عَارِ يَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَرَى وَمَن خَلَفَهُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ
فَقَدْ غَرَى ترجمہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیری
 کردی غازی کی اللہ کے راہ میں جانیکہ لے اوس نے خود ہٹا دیا اور جو کوئی پیچھے رہ گیا اسکو گہرا لون
 کی حفاظت کے واسطے اور نگہبانی کی اوس کے گہرا لون کی بھلائی اور ایسا زاری سے تو وہ بھی غازی ہوا
عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَمْعِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن جَهَرَ عَارِ يَا فَقَدْ
غَرَى وَمَن خَلَفَ عَارِ يَا فِي أَهْلِ بَيْتِهِ فَقَدْ غَرَى ترجمہ و نون مدیون کا ایک ہی ہے **عَنْ**
الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجًّا فَفَقَدْنَا الْمَدِينَةَ وَمَحْنُ زَيْدٍ وَابْنِ قَيْسٍ مَحْنٌ فِي مَنَازِلِنَا
نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَانَا فَخَالَ إِنَّا لَنَاسٌ قَدْ اجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ خَافُوا أَنْ نَطْلُقَهُمْ فَكَانَ
النَّاسُ مُجْتَمِعِينَ عَلَيَّ نَفْسِي وَسُطْرُ الْمَسْجِدِ وَفِيهِمْ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي
وَقَّاصٍ فَإِنَّا كُنَّا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ مَلَأَهُ صَفْرَاءُ قَدْ قَتَعَ بِهَا رَأْسَهُ
فَقَالَ أَهْجَا طَلْحَةُ أَهْجَا الزُّبَيْرُ أَهْجَا سَعْدُ قَالَ لَوْ اَنْفَعَمُ فَقَالَ إِنِّي أَتَشُدُّكُمْ بِاللَّهِ
لَدَيْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اتَّعَلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن يَبْنِ سَاعٍ مَّرِيدَ بَيْ

فَلَمَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَاَتَتْهُ عِشْرَتُنَا أَوْ بِمِثْلِهِ عِشْرَتُنَا فَاَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرْتَهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي شَيْءٍ نَاوِجٍ لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدْكُمْ
 بِأَلَلَّهِ النَّبِيِّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَعْلَمُونَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْشَأَ بَيْنَ
 رُومَةٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَاَتَتْهُمَا بِكَذَا وَكَذَا فَاَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ
 أَنْشَأْتُهُمَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهُمَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ
 أَنْشُدْكُمْ بِأَلَلَّهِ النَّبِيِّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ
 فِي وَجْهِهِ فَقَالَ مَلَأَ جَهَنَّمَ لَئِنْ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ يَغْنِي حَبِيشَ الْعُسْرَةِ فُجَّهْرُ تَهْمٍ حَتَّى
 كَرِيفَتُهَا وَأَعْلَى كَلَامًا فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 اخف بن قيس بنی سعد سے روایت ہے یہ کہ نکلے ہم حج کر نیکے لیے اور آیا ہمارا قافلہ مدینہ شریف میں
 حبوقت ہم اترارنے لگے اسباب اپنا لینے ڈیروں میں اتنے میں ایک آدمی آیا اور بولا لوگ مسجد
 جمع میں اور دوسرے ہوسے میں ہم بھی گئے تو دیکھا لوگ اکٹو ہیں چند آدمیوں پر مسجد کے چھین اور وہاں موجود تھے
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور زبیر و طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اتنے میں تشریف لائے حضرت عثمان بنی
 عنہ ایک زبردست بندہ پہنچے ہوسے جس سے اپنا سڑ ٹاپ لیا تھا اور فرمائے لگے کیا بیان طلحہ اور زبیر اور سعد موجود ہیں
 سب بولے کہ ہاں موجود ہیں پھر کہا کہ اللہ وعدہ لاشرکیا کی تکویم میں کیا ہوں کیا تمکو معلوم نہیں بات کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو کوئی خریدے مرید بنی فلان یعنی (زمین جو مسجد کے پاس تھی) اللہ اور سکو بخشدیگا
 زمین اور سکو خریدائیں یا بچیں ہزار کو روپنی بس یا بچیں ہزار درم کو شک ہے) پھر آیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس اور خریدی میں نے آپکو اس جگہ کے خرید لینے کی ادوقت اپنے فرمایا کہ دیدے اور سکو ہماری مسجد کے لیے
 اور اور سکا تجھکو اجرا اور ثواب ملے گا سب لوگ بولے اے اللہ ہماری زمین تجھکو معلوم ہے اے اللہ سچ ہے یہ بات سنے
 یاں کہا اس بات کے جواب میں پھر کہا حضرت عثمان نے میں قسم دیتا ہوں تمکو اس خدا کی جسکے سوا نہیں کوئی معبود
 پر حق اور سچا کیا تمکو نہیں معلوم وہ وقت جبکہ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مول لیسے ہر درم کو
 لازم ایک گنوسے کا ہے) اللہ بخشدیگا اور سکو ہر خریدار میں نے اور سکو اتنے اتنے اس کے (انٹیس ہزار درم کو) پھر آیا میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا میں نے یہ کہ خرید لیا اور سکو اتنے مول سے اپنے فرمایا چڑھ کر
 اور سکو سلاٹون کے پانی میں پڑھ کے لیے اور اور سکا ثواب تجھکو ملے گا سب لوگ اللہ کو یاد کر کر بولے کہ ہاں یعنی ہر طرح
 ہے جیسا تم کہتے ہو ہر پیرا و ہر طرح قسم دیکر کہا کہ تمکو معلوم ہے وہ ما نہ بھی حبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سب کو لکھا تھا دیکر کہ یہ فرمایا تھا کہ جو کوئی ان فاراد میں کسی تیار ہی کرادے اللہ بخشدیگا اور سکو اور یہ وہاں

جہاد کا ذکر ہے جس کا نام سببِ عسرت یعنی غلے کے بیش عسرت رکھا گیا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے
 اسکی ایسی تیاری کرادی کہ کسی کو ایک رستے کے جسے باؤن باندھتے اونٹ وغیرہ کا حاجت نہ رہے سب سے اسکو یاد
 کیا اور کہا کہ ان حضرت عثمان اس بارے میں اس قدر گواہ ہے اس بات پر اس قدر گواہ ہے اس بات پر اس قدر گواہ ہے **فَضْلُ**
التَّقْوَى فِي سَبِيلِ اللَّهِ اللہ تعالیٰ کے راہ میں خرچ کرینکی بزرگی اور خوبی کا بیان **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّقَى دُونََ جَنِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَوَدَّى فِي الْجَنَّةِ
 تَاعِبِدَ اللَّهُ هَذَا أَخْبَرَكُمْ عَنْ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُرْعِي مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
 الْحِجَادِ دُرْعِي مِنْ بَابِ الْحِجَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُرْعِي مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ
 الصِّيَامِ دُرْعِي مِنْ بَابِ الصِّيَامِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عَلِمَ مِنْ دُرْعِي مِنْ هَذِهِ الْأَكْوَابِ
 مِنْ صُرَّةٍ نَهَلٌ يُدْعَى أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأَكْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ تَرْتَمِ
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی خرچ کرے اللہ تعالیٰ کے راہ میں جوڑا بلایا
 جاویگا بہشت میں با عبد اللہ بنہذا خبر کہہ کر یعنی اب اللہ تعالیٰ کے سید یہ بہتر ہے تیرے لیے یہ جو جو کوئی نمازی
 ہوگا بلایا جائیگا نماز کے دروازے سے اور جو کوئی عباد ہوگا پکارا جائیگا جہاد کے دروازے سے اور جو کوئی خیرات
 کرے وہ بلا ہوگا بلایا جائیگا خیرات کے دروازے سے اور جو کوئی روزے دار ہوگا پکارا جائیگا ریاض کے دروازے
 سے اور جو کوئی صدقہ دے گا یا رسول اللہ کیا اس شخص کو کچھ حج ہوگی جو ان سب دروازوں سے پکارا جائے اور کوئی
 ایسا ہی ہوگا جو ان سب دروازوں سے بلایا جائے آپ نے فرمایا ہاں ایسے ہی لوگ ہونگے اور مجھے امید ہے کہ تم
 انہیں لوگوں میں سے ہو گے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اتَّقَى
 دُونََ جَنِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ مِنْ أَكْوَابِ الْجَنَّةِ يَا فُلَانُ هَلُمَّ فَادْخُلْ فَقَالَ
 أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَاكَ الَّذِي كَاتَبْتَنِي عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي
 كَاتَبْتُ أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ تَرْتَمِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو شخص
 جوڑا دے خدا کے راہ میں بلاوین گے اسکو بہشت کے چوکیدار سب دروازوں سے بہشت کے کینگے آویسان ٹالنے
 اور آسیر اس دروازے سے گھسوا جو بکرینی امروہ بولے یا رسول اللہ اس شخص کو کوئی طرح تو انہیں نہ فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ مجھکو امید ہے کہ تو انہیں لوگوں میں ہوگا جنکو سب بہشت کے فرشتے خوشی
 سے بلاوینگے **ف** جوڑا خرچ کر کے یعنی دوشہرنی دے یا دوسو پیسہ یا دو گھوڑے یا دو کیرے یا دو
 روٹیاں یا سی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث میں حضرت ابو بکر کی بڑی نصیحت اور ہشتی ہونا اور نکاح ثابت ہوئے **عَنْ**
 ابْنِ خُرَيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقَ مِنْ كَلِّ مَالٍ لَهُ دُونََ سَبِيلِ اللَّهِ

مجاہدین کے عورتوں کی عزت **عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْيَدٍ** عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ الْمُجَاهِدَاتُ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرِّمَةِ أَهْلِهَا لِهَيْبَتِهِنَّ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَخْلُفُ فِي أَمْرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فَيُخَيِّرُهُ فِيهَا إِلَّا وَدَّعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِذَا خَدَّ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ **ترجمہ** سلیمان بن برید رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدوں کی عورتیں بیٹھنے والوں کے لیے ایسی حرام ہیں جیسی انکی مائیں اور ان کے گھر میں تو گھر پر کہیں گے اور قیامت کے دن یہاں تک کہ لے لیو گیا یہ مجاہد اور اسکے عملوں میں سے جس قدر جو چیز چاہیگا پہر کیا گان ہے تمہارا دینی تم کیا سمجھتے ہو وہ کچھ چھوڑ گیا بلکہ سب نیکیاں لے لیگا **مِنْ خَانَ غَارٍ يَكُونُ فِي أَهْلِهِ غَارِي كَغَارِي كُفَيْلَةَ** غازی کے گھر والوں کے ساتھ خیانت کرنے والی کیا بیان **عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْيَدٍ** عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ الْمُجَاهِدَاتُ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرِّمَةِ أَهْلِهَا لِهَيْبَتِهِنَّ وَإِذَا خَلَفَتْهُ فِي أَهْلِهَا فَخَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا خَائِنَتُكَ فِي أَهْلِكَ فَخَدَّ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَمَا ظَنُّكُمْ **ترجمہ** سلیمان بن برید رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدوں کی عورتیں گھر بیٹھنے والوں کے لیے حرام ہیں ایسی جیسے انکی مائیں لے کر حق میں حرام میں اگر گھر پر چھوڑ گیا مجاہد کسی کو اور اس نے خیانت کی مجاہد کی امانت میں قیامت کے دن حکم ہوگا مجاہد کے لیے یہ شخص ہے جسے چوری اور خیانت کی تہی تیرے گھر میں تو لے لے اسکی نیکیوں میں تمنا تیرا جی چاہے اپنے فرمایا تم کیا سمجھتے کہ لے لیا لیو گیا وہ **عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْيَدٍ** عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِي الْجَنَّةِ كَحُرْمَةِ كَأَنَّهَا تَهُمُّ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنْ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ يَا فُلَانُ هَذَا فُلَانٌ خَدَّ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ ثُمَّ التَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ تَرُونِ بِلَادِي لَنَا مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْئًا **ترجمہ** ابن برید رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر پر بھائیوں پر مجاہدوں کی عورتیں حرام ہیں جسے ان گھر رہنے والوں پر انکی مائیں حرام ہیں اگر کسی گھر رہنے والو کو مجاہد نے اپنا گھر پر کیا تا کہ اس کے بال بچوں کی نگہبانی کرے (پھر اس نے خیانت کی) تو گھر پر کیا جاو گیا قیامت کے دن یہ گھر رہنے والا اور آواز آوے گی کہ او فلا نے یعنی مجاہد کو کچھ کر حکم ہوگا کہ اس شخص کی نیکیوں میں سے لینے تمنا تیرا جی چاہے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو جو ہوئے صحابہ کبار اور فرما لے لے تم سمجھتے ہو گے وہ چھوڑ دیا اسکی نیکیوں میں کچھ **عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْيَدٍ** عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِي الْجَنَّةِ كَحُرْمَةِ كَأَنَّهَا تَهُمُّ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنْ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ يَا فُلَانُ هَذَا فُلَانٌ خَدَّ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ ثُمَّ التَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ تَرُونِ بِلَادِي لَنَا مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْئًا

اس کو حیانت کی ہوگی تو اسے قیامت کے دن اس کو قتل کر دینا اگرچہ مجاہد کو معلوم نہ تھا **عَنْ** اَبِي كَالٍ
 قَالَ سَمِعْتُ اَللّٰهَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ وَاَلِیْسَ شَکُّکُمْ وَاَمَّا اَلِکُمْ فَرَجَمْتُمْ اَنْسَیَ سَمِی
 عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کر دیا تو انہوں نے اور زبان سے اور مال سے
عَنْ اَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا
 کر کے کا فر جو اسلام پر اعتراض کریں اور اس کا جواب دیگر مالوں سے جہاد یہ ہے کہ خدا کی رضا مندی میں
 اپنا مال صرف کرے **عَنْ** اَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا
 مَن تَخَافُ تَاْرَهُنَّ فَلَیْسَ مِنْکُمْ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا
 نے سانچے کے مارنے کا اور فرمایا جو کوڑے اور سے وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی مسلمانوں میں نہیں
 ہو کیونکہ کا فر سانچہ سے ڈرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اگر اس کو ماریں گے تو بلا اور ترے گی وہ بدیو کی
 مسلمان کو ایسا خیال نہ کرنا چاہیے **عَنْ** اَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا
عَنْ اَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا وَاَبَا بَدْرٍ یُّحْکِمُ جَاہِلًا
 قَتَلَا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ قَتَلَا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ قَتَلَا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ قَتَلَا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ
 اِذَا لَقِیْتَ الْقَتْلَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ شَہَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَہَادَةٌ وَالْحَرْقُ شَہَادَةٌ وَالْفَرْقُ شَہَادَةٌ
 وَالْمَغْنَمُ یُعْزِزُ الْہَکَمَ شَہَادَةٌ وَالْمَجْتَوِبُ شَہَادَةٌ وَالْمَرَاةُ تَمُوْتُ بِجَمْعٍ شَہِیدَةٌ قَالَ
 رَجُلٌ اَسْتَبْکِنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَاعِدًا قَالَ دَعُوْنِیْ اِذَا وَجِبَ فَلَا تَبْکِیْنَ
 عَلَیْہِ بِاَکِیۃٍ ترجمہ عبداللہ بن عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ ابو بابر عبداللہ بن جبر سے روایت کیے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبر کی عیادت یعنی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے جب گہر میں داخل ہوئے
 عورتوں کے روٹنی آواز سنئی اور وہ کہہ رہی تھیں کہ ہماری بہن آرزو تھی کہ تو اسے شہید کے راہ میں
 اپنے فرمایا کہ تم لوگ شہید اوسی کو جانتے ہو جو جہاد میں مارا جاوے اگر ایسی بات ہو تو تم لوگوں میں شہید
 بہت کم ہو گئے اس کے راہ میں مارے جانے سے شہادت ہے اور دستوں کے عارضے میں مرجانے سے شہادت
 ہوتی ہے اور جل کر مرجانے میں شہادت ہے اور پائین بے اختیاری سے ڈوب کر مرجانے میں شہادت ہے اور
 دب کر مرجانے میں شہادت ہے اور ذات الحجب کی بیماری سے مرجانے میں شہادت ہے اور عورت زحلی
 کے وقت تر جاؤ تو شہید ہے کوئی آدمی بولا کہ تم روتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں اپنے
 فرمایا کچھ نہ کہو اون سے یعنی رونے دو کیونکہ مرنے سے پہلے رونا منع نہیں البتہ جب مر جاوے تو پھر
 کوئی رو نہ والی اور پھر روتی یعنی چلا کر نہ روئے پیٹے اور چپکے چپکے رونا آنسو بہانا درست ہے اور ہمیں

کچھ بات نہیں عن جبرائیل دَجَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْتِ فَكَيْفَ
 الرَّسَّاءُ فَقَالَ جِبْرَائِيلُ مَا دَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا قَالَ دَعَهُنَّ
 يَبْكِينَ مَا دَامَ يَبْكُهُنَّ فَإِذَا وَجِبَ فَلَكَ تَبْكِينَ بَاكِئَةً ثُمَّ جَمَعَ بَرِئُ اللَّهِ عَنْهُ سَ دَائِتُ
 کر گیا جبرئیل خود راوی اس حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی میت میں تو رونے لگیں عورتیں
 جبریل کے کہ تم روتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان میں جو اپنے فرمایا چوڑا واد کو روتی ہو
 جن تک کہ مردہ اور عین ہے (یعنی زندہ ہے) پھر جب مردہ کو تو کوئی عورت نہ روے **آخر**
کتاب الجہاد تمام ہوئی کتاب جہاد کی کتاب النسخ اب شروع ہوتی ہے کتاب نسخ کی نسخ
 ایک قسم کا اقرا اور قول ہے جو شریعت محمدی نے واسطو نسخ ہونے وطن اور تصرف کے قرار دیا ہے اور نسخ
 واریہ جب آدمی کو ڈر و زنا میں پڑ جائیگا اور جو ڈر ہو تو سبب مسنون ہے تاکہ نسل انسانی کو ترقی ہو
 اور مسلمانوں کی تعداد بڑھی پھر ایک مسلمان کو چار بیویوں تک نسخ کر نیکی اجازت ہے مگر فاسقوں میں سے
 علیہ وسلم کے لیے چار کی قید نہ تھی جب اپنے وفات پائی اس وقت نبی بیان آپ چوڑے گئے جبکہ ذکر آوے گا
 اللہ لو نہ ان جبرائیل جبرائیل ہر ایک مسلمان رکبہ سکتا ہے +

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب النکاح

کتاب نکاح کے بیان میں

ذَكَرَ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النِّكَاحِ وَأَذْفًا أَحِبَّهُ وَمَا أَبَاحَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 نِسْتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَظُّهُ عَلَى خَلْفِهِ زَادَ فِي كِتَابِهِ وَتَشْدِيدُهَا لِقَضَائِهِ بَيَانِ نَحْ
 اور ازواج مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس حیر کا جو درست کی اللہ بزرگی اور عزت کا اپنے نبی کے
 لیے اور منع کیا اس سے اپنی مخلوق کو تاکہ ظاہر ہو یہ بات کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری خلق پر بزرگی اور
 فضیلت ہے **حسن** عطاء قال حضرنا مع ابن عباس جازة ميمونة روي النبي صلى الله عليه وسلم
 وَسَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ مِمَّنْ شَاءَ إِذَا فَعَلْتُمْ جَزَاءَهَا فَلَا تَزْعُمُوا وَلَا تَزْعُمُوا
 فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهُ تَمْعُ شَوْءٍ فَكَانَ يَقْسِمُهُ لِلنَّجَارِ وَوَأَحَدُهُ
 لَمْ يَكُنْ يَقْسِمُهُ لَهَا ثُمَّ جَمَعَ عَطَاءُ بْنُ سَعْدٍ عَنْهُ سَ رَوَايَتُ بَرِئُ اللَّهِ عَنْهُ سَ رَوَايَتُ بَرِئُ اللَّهِ عَنْهُ سَ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابن عباس کے ساتھ کسی مقام سرف میں رکھی سے دو منزل پر ابن عباس فرماتے گئے
 کہ یہ بیوہ ہے بیوہ اوٹھاؤ تم انکا خزانہ سہولت سے اوٹھاؤ اور نہ ہا میواد سکوا و نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کچھ کر کے لوہر کی انگوٹھی ہونے لگا۔ نہ اس کو کوئی چیز ملی اور نہ انگوٹھی لوہے کی ہی پتے فرمایا کہ جب تک کہ میری سوتیل
 قرآن میں سے یا دین کا مان لینے محتاج کیا اور اس عورت کا ان قرآن کی سورتوں کے بدلے یعنی کہا تو اس
 سے قرآن پڑھ لینا تیرا ہی بہرہ ہے مَا افترَحَ اللَّهُ عَنْكَ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ وَحَرَّمَ
 عَلَى مَخْلُوقٍ لَيْزِيكَ اِنْ شَاءَ اللَّهُ قَرِيبًا إِلَيْهِ جَوَانِبِ السُّبُلِ جَلَسَ ابْنُ رَسُولِ
 کے لیے مقرر کین اور اور لوگوں کے لیے دست نبین کین اپنے رسول کا مرتبہ بڑانے کو اور ان کا بیاہن
 عَائِشَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِينَ هُيَا
 أَنْ يُخَيَّرَ أَوْ أَحَبَّ فَأَلَتْ عَائِشَةُ فَيَدَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ
 لَكَ أَهْلَ فَلَا عَيْشَ لَكَ إِلَّا بِمَنْجَلٍ خَشِيَ تَسْأَلُ عِيَّ ابْنُكَ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ ابْنَ عِيَّ لَا يَأْمُرُ
 بِفِرَاقِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ كُلُّ لَذَا وَاحِجٍ إِنْ كُنْتُمْ
 تَرُدُّنَ إِلَيْنَا وَزَيْنَتُكَ فَتَعَالَيْنَ فَقُلْتُ لَهَذَا اسْمًا مِثْلَ ابْنِ عِيٍّ فَإِنْ أَرِيدَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
 وَاللَّهُ أَرَا لَأَحْرَقَ ^{۱۰۰} سرچھ سببی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس میں
 حکم ہوا اور اس امر کا کہ ختیا و بیویں اپنی بیویوں کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اور سن پہلے میرے نزدیک
 آپ تشریف لائے اور فرمانے لگے میں تجھے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں تو جلدی مکرنا اور بات کے جواب میں
 رکھو نہ سوچو کہ میں تیرا کچھ نقصان نہیں اور صلاح لے لیجو اپنے مان باپ سے اس امر میں جو میری فرماتی ہیں
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے فرمائی کہ آپ جانتے تھے کہ میرے مان باپ سے جو ای اختیار کرے
 کے لیے مشورہ نہ دینگے پھر اپنے یہ آیت پڑھی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ كُلُّ لَذَا وَاحِجٍ إِنْ كُنْتُمْ تَرُدُّنَ إِلَيْنَا
 اللَّهُ تَبَا وَزَيْنَتُكَ فَتَعَالَيْنَ میں نے کہا کیا یہی بات ہے جس کے لیے مشورہ کروں میں اپنے مان باپ سے
 بس میں چاہتی ہوں اس کو اور اس کے رسول کو اور بچپل گھر کو اور ترجمہ آیت کا یوں ہے اے نبی کہہ دو اپنی
 عورتوں کو اگر تم چاہتیاں دنیا کا دنیا اور میان کی رونق تو آؤ کچھ فائدہ دوں تم کو اور رخصت کروں تم کو
 پہلے رخصت ^{۱۰۱} حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازدواج مطہرہ نے دیکھا کہ لوگ اسودہ کے چائے کا ہم بھی اسودہ
 ہوں بعضوں نے بول چال کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کہا ہی کہ ایک مہینے گھر میں نہ جاؤں پھر میرے
 بعد میرا آیتا تو میری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے اول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا او ہوں نے اللہ
 اور رسول کی مرضی اختیار کی پھر سطح سے لے کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں مہینہ فقر و فاقہ تھا اور ہتھیار
 سے جاتا تھا شتاب اور ہڈا ڈالتے تھے پھر فرض لینا پڑا ^{۱۰۲} عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ غَدَ خَيْرٌ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً أَوْ كَانَ طَلًا قَامَ مَرَدُّكُمْ هِيَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَرَدِي

کو اختیار دیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کو کیا تبادہ طلاق یعنی صرف اختیار دینے سے عورتوں
 کو طلاق نہیں پڑتا البتہ اگر عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو طلاق پڑ جاتا ہے **عائشہ** ؓ قَالَتْ خَيْرٌ تَارِئِي أَنْ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ نَاهُ فَلَمْ يَكُنْ حَلًّا فَأَمَرَ جَمِيلَ بْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْ رِوَايَتِهِ
 اختیار دیا ہوگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ اختیار کر لیا ایک تو نہ ہوا وہ اختیار دنیا طلاق **عائشہ** ؓ قَالَتْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَجَلَ لَهَا النِّسَاءُ **مرجم** بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
 کہ حلال ہو گئیں عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جو بیاہروں کی بائی **عائشہ** ؓ قَالَتْ مَا أَوْفَى
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَجَلَ اللَّهُ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ **مرجم** بی بی عائشہ
 سے روایت ہے کہ حلال کی تھی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے یہ بات کہ نکاح کر
 جس عورت سے چاہیں (پہلے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حکم دیا کہ اب تم کو زیادہ عورتیں کرنا درست نہیں ان
 عورتوں کے بدلے اور عورتیں پہر حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ کو اجازت ہو گئی کہ رضی
 عورتیں چاہیں نکاح میں لاویں **أَكْبَرُ عَلَى النِّكَاحِ** نکاح پر رغبت دلانے کا بیان **عمر** علقمہ
 قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَلَى يَفْعَى فَنِيَّةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَمَ أَفْهَمَ فَنِيَّةٍ كَمَا أَرَدْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
 ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَرَفَّحْ فَإِنَّهُ أَعْطَى لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنَ لِلْفَرْجِ وَمَنْ كَانَ خَالِصًا لَهُ رِجَاءُ **مرجم** علقمہ رضی
 عنہ سے روایت ہے کہ تھا میں ابن مسعود کے ساتھ اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نزدیک تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمائی
 گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو انون کے پاس آئے اور فرمایا جو شخص تم میں سے طاقت رکھتا ہو (جو روکو کہلاتے
 پلانے کی) وہ تو نکاح کرے کیونکہ نکاح کرنے سے نگاہ نیچی رہتی ہے (یعنی نیچا فی عورتوں پر نہیں پڑتی) اور
 شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے (زنا سے) اور جو شخص اتنا مقدور نہ رہے (یعنی مجلس ہو) وہ روزے رکھے
 روزہ اس کو شخصی بنا دیکھا (یعنی شہوت کو میٹ دیکھا) **عمر** علقمہ ؓ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ
 هَلْ لَكَ فِي فَنَاءٍ أَوْ جَهَنَّمَ فَإِنَّ عَابِدَ اللَّهِ عِلْمُهُ فَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَرَفَّحْ فَإِنَّهُ أَعْطَى لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنَ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّهُ
مرجم علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن مسعود کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اگر تم کو خواہش ہو کسی
 جوان عورت کی تو نکاح کرادو میں تمہارا اوسکے ساتھ پر کیا بعد اللہ بن مسعود نے علقمہ کو اور سنا ای کو
 حدیث کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو طاقت ہو اس کو نکاح کرنا چاہیے اسلئے کہ نکاح نیچے کر دیتا
 ہے انسان کی نگاہ کو اور بچاتا ہے زنا سے اور جس کو طاقت نہ ہو اس کو روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ روزہ اس کے

حق میں اور حاکم اس لئے ہے وہاں کے معنی صحیحہ چکنا یعنی جتنی کہ محمد بن عبد اللہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع منكم الباءة فليتزوج ومن لم يستطع فليصم بالصوم فانما
 للہ ووجاء مرحومہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں میں
 جو کو طاقت ہے اور کو باپ کے اور جو طاقت نہیں اور روزی اختیار کرے کیونکہ روزہ مجرد آدمی کے
 حق میں ایسا ہے جیسا کہ کسی خصی کچل دے یا دین عین عبد اللہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ومن لم يستطع منكم الباءة فليصم فانما اعصم للبصر واحصن للفرج
 ومن لم يملك منكم الباءة فليصم فانما اعصم للبصر واحصن للفرج
 اور جو انون کی طاقت اور کو باپ کے اور جو طاقت نہیں ہے ایسی کو کفر محض کہتا ہے انکو ہون کو بطور
 سے اور مرد اور عورت کے مکان خاص کو بدکاری اور جو طاقت نہیں تو اسکو چاہیے کہ روزہ لیا کرے کیونکہ اگر
 واسطے روزہ وجاہت سے اسکی شہوت کا توڑ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ومن لم يستطع منكم الباءة فليتزوج وصاف الحدیث مرحومہ
 اور اوپر کی حدیث کا ایک ہی ہے اور عبداللہ بن مسعود نے اس حدیث کو بھی اوپر کی حدیث کی مانند بیان
 کیا ہے عین عبد اللہ قال قلت لابي عبد اللہ عنی قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فقال يا ابا عبد الرحمن لا ترفعك حادية ثمانية فلعلموا ان تذكرك بعض ما مضى
 منك فقال عبد اللہ اما لئن قلت ذاك لقد قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ومن لم يستطع منكم الباءة فليتزوج مرحومہ علقمہ رضی اللہ عنہ سے کہ تمہارے میں
 میں عبداللہ کے ساتھ وہاں ملاقات ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے عبداللہ شہر گئے اون کے پاس
 کرنے لگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے اباعبید الرحمن میں نکاح کر دوں تیرا ایک جوان چوہو کر رہی ہے
 امید ہے کہ وہ یا دلاؤ تجھکو تیرے دن گذرے ہوئے یعنی جوانی کے مرنے پہر اوٹھاوے عبداللہ نے آپ کو
 یہ بات آج کہتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجو پہلوی یہ بتایا ہوں فرمائی تھی اے جامعیت جوانوں کی ہم
 میں سے جو کو طاقت ہے اور کو باپ کے اور جو طاقت نہیں ہے ایسی کو کفر محض کہتا ہے انکو ہون کو بطور
 سے منع کرنے کے بیان میں عین عبد اللہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علي عثمان التثبيل وكذا اذن له لا اخصينا مرحومہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 اجازت مذی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو مجبور رہنے کی اگر اجازت دیتے اور اسکو
 ہم خصی ہوتا ہے یعنی خوب مجبور رہنے عین عبد اللہ قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

روزہ رکھ کر فطرا لکھ کر بیعتی چھتہ دیکھ کر کسی دن سے روزہ نہ پڑھیں پھر بیعتی سون کو تیسرا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر
فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا جو ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں اور میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور روزہ
رکھ کر فطرا بھی کرتا ہوں اور عورتوں کو اپنے بچ میں لائے ہوں اور یہ جو کوئی گراہیت کرے میری مجال سے وہ
شخص ہم میں سے نہیں **بَابُ مَضْرُوبَةِ اللَّهِ النَّارِ الَّذِي يُؤَيِّدُ الْعَفَا**
بَابُ اسباب کے بیان میں جو کوئی بخل کرے گنہگار ہوئے جسے کے لیے اوسکا اللہ تعالیٰ مددگار ہے جسے

اِنْ هُوَ اَنْ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَفَا عَنْهُمْ اَلْكُفَّاتُ
الَّذِي يُؤَيِّدُ الْاَكْدَاءَ وَالنَّارِ الَّذِي يُؤَيِّدُ الْعَفَا وَالْمَا هُدًى فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَمَّهِ الْوَبْرُورَةُ فِي
عزیز و روایت جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات مبارک
پر ضرور رکھی ایک حق پھیل رہا ہے ایک تو مسکانت پر کھانا بھجوانا اور دوسرا بھلا کر نیکو بود و بد و اس بخل کرنا اور اس بارے
سے گناہ سے بچنے اور پاکدامن رہنا اور تیسرا اللہ تعالیٰ کے راہ میں جہاد کرنا اور **بَابُ مَضْرُوبَةِ اللَّهِ النَّارِ الَّذِي يُؤَيِّدُ الْعَفَا**

کنواری عورت کو نکاح میں لائے کے فائدے کا بیان **عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَزَوَّجْتُ فَامْتَنَيْتُ الْمُسْتَبِيحَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكُنْ اَمَّ مَيْتًا قُلْتُ نَيْسًا قَالَ فَهَلَّا يَكُونُ
نَدَا عِفًّا وَنَدَا عِفًّا ثُمَّ حَمَّهِ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
آپ نے فرمایا کیا نکاح کیا ہے تو فرمائیے جابر میں نے کہا ہاں آپ نے کہا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے آپ نے فرمایا
کنواری کیوں نہ کہ کہلیا تو اس حوالہ وہ کہلیتی تھی **عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَتَبِيحِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**

وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ هَلْ أَصْنَبْتَ امْرَأَةً بَعْدِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَكُونُ اَمَّ اَيْمًا قُلْتُ
اَيْمًا قَالَ فَهَلَّا يَكُونُ نَدَا عِفًّا ثُمَّ حَمَّهِ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عند و سلم سو آپ نے فرمایا تم جو وہ بونے اور جابر پھر بعد کہا میں نے جی ہاں آپ نے فرمایا کنواری کو کہا یا بیوہ کو جابر
بولے بیوہ کو کہا آپ نے فرمایا کنواری کیوں نہ کہ کہلیا تھی **عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَتَبِيحِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

الْمُسْتَبِيحِ عَمْرٍَا كَمَا نَاوَكُ بَعْدَ عَمْرٍَا عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَمْرٍَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَدَقَتْكُمْ فَخَطَبَهَا عِيسَى
فَرَوَّجَتْ مِنْهُ ثُمَّ حَمَّهِ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عمر رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے فرمایا کہ وہ ابھی چھوٹی ہے پھر پیام
دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اونس کے ساتھ نکاح کر دیا فاطمہ رضی اللہ عنہا اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹی فرماتے سے لڑکی یہ
غرض تھی کہ ان دونوں صاحبوں کی عمر بہت بڑی تھی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر ان سے کہیں چھوٹی تھی

کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور یہ جواز کر لیا اپنے (بیکہ وہ دونوں حج کہتے ہیں بہرین سے
 کہ یا رسول اللہ میں کہاں چلی جاؤں اپنے فرمایا کہ تو ابن ام کثوم مذہب کے یہاں بیٹھا ذکر اللہ تعالیٰ سے اپنی کراہت
 کرے یا کہ روایت حدیث پوری کی اوکے نزدیک اور میں اپنے کپڑے اونار دیتی تھی اوکے یہاں کہہ گئے کہ گھوڑے
 مسافر دیتی ہیں نکاح کرادیا اور کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسار بن زید کے ساتھ جو مال کے بیٹے تھے انور
 کیا اور انچ اس النجا اور کہا کہ میں نے یہ حدیث کسی نہیں سنی اور ہم عمل کرینگے اسی طریق پر جس پر لوگوں کو
 عمل کرنے کو کہا (یہ روایت مختصر ہے) کہ چونکہ جس طلاق میں جوع کی صورت باقی رہے اس میں نفقہ معزول کا
 اثر اور اس میں نہیں رہتا اور اس مسئلہ میں اختلاف ہی ہی اور یہاں اس حدیث سے غرض یہ ہے کہ فاعلہ بنت قیس کو
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسار بن زید کے ساتھ بخل کر دیا لاگو اسار بن زید زادہ کے ہونے عذام کے بیٹے تھے

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ عَنْ كَانٍ عَنْ شَيْهَادٍ بَدْرٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي سَالِمٍ وَأَنَّهُمْ ابْنَةُ أَخِيهِ هَذَا ابْنَةُ لَوْ كَلِدَةَ بْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ
 رِبْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَهُوَ مَوْلَى الْأَمْرَاءِ قَدْ لَانَصَارَ كَمَا كَتَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ زَيْدًا أَوْ كَانَ مِنْ بَنِي كَرَجَلَةٍ فِي الْحِجَابِ لَيْتَهُ دُعَاؤُ النَّاسِ مِثْلَهُ قَوْرَتْ مِنْ قَبْرِهَا
 حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَنْ وَجَلَتْ فِي ذَلِكَ أَدْعُوهُمْ لَا يَأْتِيَهُمْ هُوَ أَقْطَعُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ كَمْ تَقْلَمُوا أَلَا يَأْتِيَهُمْ
 فَأَجِزُوا أَنْكُمْ فِي الدِّينِ وَمَا لَكُمْ فَمَنْ كَمْ تَقْلَمُوا أَنْ كَانَ مَوْلَى كَيْتَا فِي الدِّينِ مَخْضَرٌ رَحِمَهُ
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایا ہے کہ ابو ذریفہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے متنبی کی سالم کو جو غلام آزاد تھا کسی
 انصافی عورت کا اور ابو ذریفہ شخص سے جو حاضر تھا بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ ابو ذریفہ نے
 اس سالم کا نکاح کر دیا اپنے بھتیجہ ہندامی ولید بن عقبہ کی بیٹی سے اور اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید
 بیٹا بنا یا تھا اور جالبیہ کے زانیہ بن دستور تھا کہ متنبی کرنے والے کو اس لڑکی کا بیاہا کرتے تھے اور وہ لڑکا
 وارث ہو کر تھا او کی میراث کا یوں ہی دستور مادت تک میراث داری یہ روایت اللہ عزت اور بزرگی والے نے

بَابُ مَا دَعَوْهُمْ لَا يَأْتِيَهُمْ هُوَ أَقْطَعُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ كَمْ تَقْلَمُوا أَلَا يَأْتِيَهُمْ فَأَجِزُوا أَنْكُمْ فِي الدِّينِ وَمَا لَكُمْ
 بَنِي كَرَجَلَةٍ لَوْ كَلِدَةَ بْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ رِبْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَهُوَ مَوْلَى الْأَمْرَاءِ قَدْ لَانَصَارَ كَمَا كَتَبَنِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا أَوْ كَانَ مِنْ بَنِي كَرَجَلَةٍ فِي الْحِجَابِ لَيْتَهُ دُعَاؤُ النَّاسِ مِثْلَهُ قَوْرَتْ مِنْ قَبْرِهَا
 حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَنْ وَجَلَتْ فِي ذَلِكَ أَدْعُوهُمْ لَا يَأْتِيَهُمْ هُوَ أَقْطَعُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ كَمْ تَقْلَمُوا أَلَا يَأْتِيَهُمْ فَأَجِزُوا أَنْكُمْ فِي الدِّينِ وَمَا لَكُمْ
 بَنِي كَرَجَلَةٍ لَوْ كَلِدَةَ بْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ رِبْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَهُوَ مَوْلَى الْأَمْرَاءِ قَدْ لَانَصَارَ كَمَا كَتَبَنِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا أَوْ كَانَ مِنْ بَنِي كَرَجَلَةٍ فِي الْحِجَابِ لَيْتَهُ دُعَاؤُ النَّاسِ مِثْلَهُ قَوْرَتْ مِنْ قَبْرِهَا
 حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَنْ وَجَلَتْ فِي ذَلِكَ أَدْعُوهُمْ لَا يَأْتِيَهُمْ هُوَ أَقْطَعُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ كَمْ تَقْلَمُوا أَلَا يَأْتِيَهُمْ فَأَجِزُوا أَنْكُمْ فِي الدِّينِ وَمَا لَكُمْ

كَمَا تَبَيَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَابُ بِنْتُ جَارِثَةَ وَأَنَّكَ أَبُو حَذِيفَةَ بْنُ عُثْبَةَ سَالِمًا مَبْنُوتًا
 أَخِيهِ هَذَا يَنْتَ الْمَوْلِيَيْنِ عُثْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَتْ هُنْدُ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ مِنْ أَلْهَا حَرَامَتِ
 الْوَلَدِ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَفْضَلِ الْيَاغِي فَرُبَّمَا خَلَّتْ أَنْزَلَ اللَّهُ هَرَجًا فِي زَيْنَابِ بْنِ حَادِثَةَ أَدْعَا
 لَا يَأْتِيهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ ذَكَرَ كُلُّ أَحَدٍ يَمْتَنِعُ مِنْ أَوْلِيكَ إِلَى أَبِيهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ أَبَا
 رَكْدَ إِلَى مَوَالِيهِ مَرَّحِمَهُ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعَتْ وَأَيْتَ أَبُو حَذِيفَةَ بْنِ عُثْبَةَ وَهُوَ غَضَبٌ هُوَ حَاضِرٌ تَهَا مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ سَاهِدَ دُخْلَ لِيَاكُ كَيْ تَهَا سَاكُمُ مَوْلَى تَهَا أَيْكَ انْصَارَ عَوْرَتِ كَا جِيَا كَيْ لِيَاكُ كَيْ
 تَهَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَزِيدُ مِنْ طَرَفِ رَكْدَ كَوَا أَبُو حَذِيفَةَ سَاكُمُ كَا نَحْلُ كَرَدَا تَهَا أَهْلِي بَتِيحِي هِنَا نَامِي وَلِيَكُ
 بَيْتِي سَعِ وَأَرْسَلَهُ عَوْرَتِ هِيَ جِسْمُ أَوَّلِ نَامِي مِنْ حَجْرَتِ كِي هِيَ وَأَوْسُ مَقْتِ مِنْ كَوَا مِيَاوُنَ قَرْشَنُونَ
 سَحَابُ تَبِي بِرَجَبِ أَوَامَرِي الْمَدْعَا لِي فِي هَذَا آيَتِ يَدِ مِنْ رَشَدِ كَيْ تَقْدِيرِ مِنْ أَدْعَا هُمْ لَا يَأْتِيهِمْ هُوَ أَقْسَطُ
 عِنْدَ اللَّهِ يَنْتَ بِيَا كَوَا لِيَاكُ كَوَا كَيْ كَرِيحِي بِوَرَانِصَا هِيَ الْكُتُوبُ مِنْ بِيَاكُ كَوَا كَيْ كَوَا كَوَا كَوَا
 لَكِي أَوْسَكِي بَايُونِ كِي طَرَفِ أَوَا كَرِغْلُومِ هِنَا كَيْ كَا بِا يَوَاوَا كَوَا لَكَا تَا وَنَحْلُ مَوْلَاوُنَ كِي طَرَفِ كَيْ
 حَكَا بِا يَنْ عَمْرُؤُا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا
 الَّذِينَ يَدْعُوْنَ إِلَيْهِ الْمَالُ مَرَّحِمَهُ أَبُو بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَايَتِ كَرْتِي مِنْ فَرَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَعَزِيدُ مِنْ طَرَفِ رَكْدَ كَوَا لِيَاكُ كَوَا كَيْ كَرِيحِي بِوَرَانِصَا هِيَ الْكُتُوبُ مِنْ بِيَاكُ كَوَا كَيْ كَوَا كَوَا كَوَا
 عَوْرَتِ مِنْ كِي بَاتِ دِيَكُ كَرِغْلُومِ كَيْ جَاوَا عَمْرُؤُا جَاوَا لَهْ نَزْوُجِ أَمْرَا عَلَى عَمْرُؤُا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمْزُوجَتِ يَا جَارِثَةَ قَالَ قَدْ نَفَعْتُمْ بِيَاكُ أَمَّ ثَبِيثَا قَالَ
 قُلْتُ بَلْ ثَبِيثَا قَالَ فَقَالَ يَكْرَهُ أَوْلَادُ عِمْرَانَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْ لِي أَخَاكِ تَخْشَيْتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْتِي
 وَبَيْتُ هُنَّ قَالَ فَذَاكَ إِذْ أَنْ الْمَسَاءَ فَتَنَحَّيْتُ عَلَى دِيْعِيهَا وَجَمَالِهَا فَعَدَّكَ يَدَاكِ الَّذِينَ
 تَرَبَّتْ يَدَاكِ مَرَّحِمَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَتْ وَأَيْتَ أَبُو حَذِيفَةَ بْنِ عُثْبَةَ وَهُوَ غَضَبٌ هُوَ حَاضِرٌ تَهَا مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ سَاهِدَ دُخْلَ لِيَاكُ كَيْ تَهَا سَاكُمُ مَوْلَى تَهَا أَيْكَ انْصَارَ عَوْرَتِ كَا جِيَا كَيْ لِيَاكُ كَيْ
 تَهَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَزِيدُ مِنْ طَرَفِ رَكْدَ كَوَا لِيَاكُ كَوَا كَيْ كَرِيحِي بِوَرَانِصَا هِيَ الْكُتُوبُ مِنْ بِيَاكُ كَوَا كَيْ كَوَا كَوَا كَوَا
 عَوْرَتِ مِنْ كِي بَاتِ دِيَكُ كَرِغْلُومِ كَيْ جَاوَا عَمْرُؤُا جَاوَا لَهْ نَزْوُجِ أَمْرَا عَلَى عَمْرُؤُا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمْزُوجَتِ يَا جَارِثَةَ قَالَ قَدْ نَفَعْتُمْ بِيَاكُ أَمَّ ثَبِيثَا قَالَ
 قُلْتُ بَلْ ثَبِيثَا قَالَ فَقَالَ يَكْرَهُ أَوْلَادُ عِمْرَانَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْ لِي أَخَاكِ تَخْشَيْتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْتِي
 وَبَيْتُ هُنَّ قَالَ فَذَاكَ إِذْ أَنْ الْمَسَاءَ فَتَنَحَّيْتُ عَلَى دِيْعِيهَا وَجَمَالِهَا فَعَدَّكَ يَدَاكِ الَّذِينَ
 تَرَبَّتْ يَدَاكِ مَرَّحِمَهُ جَابِرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَتْ وَأَيْتَ أَبُو حَذِيفَةَ بْنِ عُثْبَةَ وَهُوَ غَضَبٌ هُوَ حَاضِرٌ تَهَا مِنْ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ سَاهِدَ دُخْلَ لِيَاكُ كَيْ تَهَا سَاكُمُ مَوْلَى تَهَا أَيْكَ انْصَارَ عَوْرَتِ كَا جِيَا كَيْ لِيَاكُ كَيْ
 تَهَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَزِيدُ مِنْ طَرَفِ رَكْدَ كَوَا لِيَاكُ كَوَا كَيْ كَرِيحِي بِوَرَانِصَا هِيَ الْكُتُوبُ مِنْ بِيَاكُ كَوَا كَيْ كَوَا كَوَا كَوَا
 عَوْرَتِ مِنْ كِي بَاتِ دِيَكُ كَرِغْلُومِ كَيْ جَاوَا عَمْرُؤُا جَاوَا لَهْ نَزْوُجِ أَمْرَا عَلَى عَمْرُؤُا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمْزُوجَتِ يَا جَارِثَةَ قَالَ قَدْ نَفَعْتُمْ بِيَاكُ أَمَّ ثَبِيثَا قَالَ
 قُلْتُ بَلْ ثَبِيثَا قَالَ فَقَالَ يَكْرَهُ أَوْلَادُ عِمْرَانَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْ لِي أَخَاكِ تَخْشَيْتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْتِي
 وَبَيْتُ هُنَّ قَالَ فَذَاكَ إِذْ أَنْ الْمَسَاءَ فَتَنَحَّيْتُ عَلَى دِيْعِيهَا وَجَمَالِهَا فَعَدَّكَ يَدَاكِ الَّذِينَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں میں کون سی عورت
 اچھی ہوتی ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب وہ دیکھے اور اس کی طرف اور جب وہ
 کھڑے ہو کر کھائے تو کھانا اوسے اور مخالفت نہ کرے اوس سے اپنے جی میں اور اپنے مال میں جو خاوند کو برا لگے۔

امراة الصالحات میں عورت کا مٹا کیا خوبی لکھتا ہے **عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب**

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الدائیات کما متلی و خیر متاع اللہ دنیا المسکنة
الصالحات ترجمہ عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 دنیا ساری پونجی اور خاندانہ ہے لیکن وہ میں سے بڑا بکریا ہے اور مالیت کی چیز عورت نیکیوں سے بنی
 جسکو عورت نیکیوں خوش اخلاق ملے اور جسکو بڑا بکریا میں دولت ملے **امراة القوری**

جس عورت میں غیرت (شک) بہت ہو **عن انس قال لایا رسول اللہ الا لتزوج من ساء الاکثر**

قال ان فیہم تعدیة لشدائدک ترجمہ انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہا لو کون نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے کیا ہم لوگ انصاری عورتوں سے نکاح کر لیا کریں یہی رہنے والی عورتوں سے کئے دے لوگ

نکاح کرنا چاہیں تو کریا کریں یا آپ نے فرمایا انصاری عورتوں میں غیرت بہت ہے **ایا کثر**

قبل التزویر نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کے جواز کا بیان **عن انس رضی اللہ عنہ قال خطبت**

لرجل من امراء الاکثر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل نظرک الیہا قال لا

فامسک الیہا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھے دیکھو ایک آدمی نے دیکھے دیکھو
 بیان فرمایا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے اوسکو دیکھ ہی لیا ہے یا نہیں اوس نے کہا نہیں

فرمایا اوس عورت کو دیکھ لے یہی بغیر دیکھے نکاح کرنا اچھا نہیں **عن انس رضی اللہ عنہ قال خطبت**

امراة علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال السبع صلی اللہ علیہ وسلم

اکثرت الیہا قلت لا قال فانظر الیہا فانہ اخذک ان یعادک میں نکاح کرنے والوں میں سے

رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یا ہم کیا میں نے نکاح کا ایک عورت کے ساتھ رہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے آئے فرمایا تو نے دیکھ ہی لیا ہے اوسکو میں نے کہا نہیں فرمایا دیکھ لے اوسکو میں نے انت

زیادہ ہوگی تم دونوں میں **التزویر فی شوال** عید کے مہینے میں نکاح کرنا بیان

عن عائشة قالت عزی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شوال واذ خلعت

علیہ فی شوال یکانت عیالک فیت ان یدخل نساء ہا فی شوال فای نسائیہ کانت
 اخطی **عن عائشة** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ

عیدِ یوم نے عید کے ہینے میں اور گئی میں اون کے نزدیک عید کے ہینے میں اور حجب خاشی ہین بی بی عائشہ
لوگوں کے واسطے ہی بات یعنی عید کے ہینے میں لوگوں کو اپنی عورتوں کے نزدیک بانا جا میر کیونکہ میر کے
بڑے کر کوئی عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مشرف اور زیادہ فائدہ لینے والی نہ تھی اس کے واسطے کہ

النکاح نکاح کے واسطے پام کرنے کا بیان **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**

وَكُنْتُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِ قَالَتْ خَطْبَتِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي فَتْرَتَيْنِ أَصْحَابُ مَدِينَةٍ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطْبَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ وَقَدْ كُنْتُ حُجًّا

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْبَبَنِي فَلْيَحِبِّ أَسْمَاءَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَجْرِي بِيَدِكَ فَأَنْكِحْنِي مَزْنِيَّتُكَ فَقَالَ أَطْلِقْنِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَ

أُمِّ شَرِيكٍ بِأَمْسٍ أَتَتْهُ غَنِيَّةٌ مِنْ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةٍ فَتَمَسَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْيَمِينَةَ قُلْتُ سَأَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِي فَإِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ كَثِيرَةٌ مِنَ الصَّيِّمَاتِ فَإِنِ أَكْبَرُ أَنْ

يَسْفُطَ مِنْكَ خِزَارُكَ أَوْ يَكْشِفَ الشُّعْبُ عَنْ سَاقِيكِ فَيَكِي الْقَوْمُ مِنْكَ بَعْضُ مَا أَكْرَهْتُمْ

وَلَكِنْ أَتَقَطِّلِي إِلَى ابْنِ عَمٍّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَرَّاحٍ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ جُلُوسٌ فِي خِيَمَةٍ فَأَنْقَلَبْتُ

إِلَيْهِ ثُمَّ حَمَلْتُ عَارِبِينَ شَرِجِلَ فاطمہ قیس کی بیٹی سے شکر روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی فاطمہ بنت قیس دون

عورتوں میں کی جنہوں نے پہلی ہجرت کی تھی فاطمہ اپنا حال عمار بن شرجیل سے بیان کرتی ہے اور کہتی ہے کہ

پیامِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی اصحابوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور پیغام کیا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اسامہ بن زید کے جو مولا تھے آپ کے اور فاطمہ بنتی میں نے سنا تھا رسول اللہ صلی

علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو کوئی مجھ سے محبت رکھتا ہو اس کو چاہئے اسامہ سے محبت رکھے فاطمہ کہتی ہیں جب گفتگو کی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں نے کہا میں آپ کے ہاتھ میں ہوں یعنی آپ کے اختیار میں ہوں جس سے آپ

چاہیں اوس سے میرا نکاح کر دیجیے یہ فرمایا ام شریک کے نزدیک جا اور ام شریک میری عورت ہے انصار کے لوگوں

میں یعنی مدینے والوں میں اور بہت کچھ خرچیتی ہے اللہ عزت اور بزرگی واسطے کی راہ میں اور تے میں

اس کے ہاں مہمان فاطمہ قیس کی بیٹی نے کہا ایسا ہی کرتی ہوں یعنی ام شریک کے بیان جا کر رہتی ہوں

آپ نے فرمایا ایسا کر کیونکہ ام شریک کے مکان میں مہمانوں کی کثرت ہے شاید تیری اور ہنی سرک چاوے

یا شاید لیڈن پر سے کپڑا ہٹ جاوے پیر تجھے لوگ تنگی پہلی درمیان کے تو جھگڑو بر معلوم ہوگا اپنے چار زادہ

عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس یا ناسا سیتا اور وہ آدمی ہے فہر کے قبیلے سے (فہر نام ہے قبیلے کا) فاطمہ کہتی ہیں

کہ میں جا رہی ہوں اس کے پاس اور اس حدیث میں مختصر کر کے بیان کیا ہے یہی فاطمہ نے اپنے سہو کا حال اس

حدیث میں بیان کیا اور دوسری حدیث میں بیان کیا جو کہ **اَلْكَفَى** **اَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰی**

خِطْبَتِهِ اَخِيْرَ پیام پر یہاں پہنچنے کے منع ہو چکا بیان **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ مِّنْهُمْ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

نہ پیغام پہنچا کر دوسرے کے پیغام میں **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَبِيعُ كَمَا يَبِيعُ**

يَبِيعُ اَنْ يَخْلُ عَلٰی بَيْعِ اَخِيْرَ **يَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِيْرَ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةَ حُلًا لِّاَخِيْهَا لِيَتَكَبَّرَ فِي**

مَا فِيْ اَنَاكُهَا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بڑھایا کر عورتوں کو یہ کہ

دینے کو خریدار کے اور نہ بیچے مگر سافو کا مال اور نہ بیچے کوئی شخص اپنے بہائی مسلمان کی بکری پر اور نہ بیچے

اپنے بہائی مسلمان کے پیام پر اور طلاق نہ دلاوای کو عورت اپنی بہن مسلمان کو یعنی اپنی سوکن کے یہ طلاق

کی درخواست کرے تاکہ دوزخ کا دروازہ جو چیز اور اسکے برتن میں ہے **فَاجْزِئْ** اسکے برتن میں سے اپنی

جو کچھ اس کے حصے میں ہے غرض یہ کہ ایک عورت مسلمان ہو کر دوسرے عورت مسلمان کے لیے ایسا خیال

کرے کہ اگر اس کو طلاق ہو جائیگی تو میں فاونہ کے ساتھ ارم میں سے ہونگی اور اس سوکن کا جو حصہ تھا وہ

بھی جو ہو گیا کیونکہ نہ ہر کسی کا حصہ اس کے ساتھ ہے اور ایک کا حصہ دوسرے کو نہیں مل سکتا ہر راضی اسکے لیے

طلاق کی درخواست سے کیا فائدہ **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ**

أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ اَخِيْرَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے نکل کا پیغام نہ کرے کوئی اپنے بہائی مسلمان کے پیغام میں **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ اَخِيْرَ حَتَّى يَبْدُوَ اَنْ يَتَذَكَّرَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکل کا پیغام نہ بھیجے کوئی اپنے بہائی مسلمان کے

پیغام پر یہاں تک کہ نکل کر لیوے وہ یا چوڑ دیوے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ اَخِيْرَ ترجمہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اِذَا تَوَلَّى الْخَاطِبُ اَوْ اِذْنَ لَهُ نکل کا پیغام دینا چاہیے اجازت سے اوّل پیغام

کر نیوالے کے یا اسکے چوڑ دینے کے بعد **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ كَانَتْ لِيْ قُلٌّ لِّرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

اَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ الرَّجُلِ

حَتَّى يَتَذَكَّرَ الْخَاطِبُ اَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بعض کو بیچا کرے تم میں سے کوئی دوسرے کی چیز بیچنے کے وقت اپنی ایک کے خریدار کو اپنی

والا بیانی نہ دلا یا کرے تاکہ ظلم نہ پڑے اس کو بیانی میں اور نکل کا پیغام نہ کرے دوسرے آدمی کے پیغام

جب تک کہ وہ چور نہ دے یا اجازت نہ دے اور سکوٹے میں اُنی سلمۃ بن عبد الرحمن بن ثوبان اَللّٰهُمَّ اسَا لَہِ
 فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عَنْ اَمْرِهَا فَتَالَتْ طَلْعَتِي رَوْحِي فَلَا تَنُوحَنَّ فَاِنْ كَانَ يَرْزُقُنِي لَعَنَ مَا فِيهِ شَيْءٌ فَقَالَتْ
 وَاللّٰهِ لَئِنْ كُنْتُ لِيُفَقِّرَنَّ الشُّكْلَ لَا اَطْلُقُهَا وَلَا اُحْبِلُ هَذَا اَقَالَ اَلْوَكِيلُ لَيْسَ لَكَ سَكْنٌ وَلَا
 قَالَتْ فَاسْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَہِ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ سَكْنٌ وَلَا نَفَقَةٌ
 فَاعْتَدَيْ عِنْدَ فُلَانَةٍ قَالَتْ وَكَانَتْ يَأْتِيهَا اصْحَابُكُمْ قَالَ اَعْتَدَيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتَمٍ فَإِنَّ لَہِ
 عَمِي فَاِذَا احْلَلْتُ فَاِذْنِي فِي فَلَمَّا احْلَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ خَطْبَاؤُكَ
 فَقُلْتُ مَعَاوِيَةَ وَرَجُلٌ اٰخَرُ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَعَاوِيَةُ فَإِنَّ لَہِ
 غُلَامًا مِنْ غُلَامِي قُرَيْشِي لَا شَيْءَ لَہِ وَامَّا الْاٰخَرُ فَإِنَّ لَہِ صَاحِبَ شَيْءٍ لَا خَيْرَ فِيْہِ وَلٰكِنْ اِنْجِي اِسْمَہُ
 فَلَمْ تَكُنْ فَقَالَ لَہَا ذَلِكُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَخَرَجْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتَمٍ وَابْنِ اُمِّ مَكْتَمٍ
 دُولُون سے روایت ہے پوچھا ان دُولُون نے فاطمہ بن قیس سے اس کا حال پر بیان کرنی لگی فاطمہ نے حال
 بیان کیا اور کہنے لگی کہ میرے عاوند نے مجھ کو تین طلاق دیے تھے اور کہا نیکو دیا مجھ کو کچھ اناج جو اچھا تھا میری چوڑیا
 ان جیسے جو وغیرہ فاطمہ کہتی ہیں میں نے کہا اپنے عاوند کے وکیل سے اگر مجھ کو کہنا اور ٹھکانا دینا اُس پر پختہ ہو گا تو کہتے
 ہیں لیکن گی اوس سے یہ دُولُون اور بن نہیں لیتی یہ اناج پر میرے عاوند کے وکیل نے جواب دیا جو نہ کہا
 دینا چاہیے اور نہ ٹھکانا فاطمہ کہتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس یہ ذکر کیا پھر آپ نے اوس طرح فرمایا یعنی
 کہانا اور ٹھکانا مجھ کو میرے عاوند کی طرف سے نہیں پوچھنا چاہیے جا تو اپنی عدت کے دن پورے کر فاطمہ نے عورت کے
 یہاں فاطمہ کہتی ہیں میں نے کہا اوس کے یہاں آپ کی آدمی آیا جا یا کرتے ہیں آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم کے یہاں
 اپنی عدت کے دن گزارے کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے پھر ان پوچھا جو تیری عدت کے دن پورے ہو جا دین مجھ سے
 اجازت لینا فاطمہ کہتی ہیں جب ان عدت کے پورے ہو چکے آپ نے فرمایا کہ کیا پیغام آیا تیرے پاس میں نے عرض
 کیا کہ معاویہ رض اور ایک اور دوسرے شخص قریشی کا آپ نے فرمایا معاویہ تو ایک لڑکا ہے قریشی لڑکوں میں کا اور
 اوس کے پاس کچھ بھی خیر نہیں اور دوسرا آدمی وہ تو ایسا شر ہے کہ جس کے پاس بیلائی کا نام ہی نہیں
 تو اس سے بچ کر رہا میں اس سے بچ کر رہا ہوں میں میرا جی گھنایا نفرت کیا اس سے کہ نام سے انجو میں بارہی فرمایا وہ کہتی
 ہیں پھر بخل کر دیا میں اس سے بچ کر رہا ہوں اب اس کا رَجُلُ کَرِیْمٌ ہے کہ جس کا رَجُلُ کَرِیْمٌ ہے
 ہل چکر کہہ کر اچھا کہ سب ہر اس بات کے بیان میں جب پوچھو کوئی عورت پیغام پہنچنے والی کا حال تو بیان
 کر دینا چاہیے جو کچھ کہ معلوم ہو سکتا ہے اُنی سلمۃ بن عبد الرحمن بن ثوبان عَنِ فَاطِمَةَ بِنْتُ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرٍو
 خَفَضَ لَہَا الْبَسْمَ وَهُوَ عَائِلٌ فَارْسَلَتْ اِلَیْہَا وَکَلِمَہُ شِعْرٌ فَمَسَحَتْ بِہِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَکِ عَلَیْکَا

مِنْ شَيْءٍ فَبَاءَتْ مِنْهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَكُنْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ نَفَقَةٌ فَأَعْرَفَ
 أَنْ تَعْتَدِي بَيْتِي أَوْ شَرِيكَ ثُمَّ قَالَ يَا لَكَ أَعْرَافٌ يَفْشَا أَحَا أَصْحَابِي وَأَعْتَدِي عِنْدَ نَبِيِّكُمْ مَكْرُومًا
 فَإِنَّهُ دَخَلَ عَنِّي تَصْغِيرًا يَا لَكَ وَأَخَذَتْ فَادْرَيْتَنِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ دَخَلْتُ لَهُ أَنْ مَعَهُ
 بَنِي ابْنِي سُبَيْحَانَ وَابْنِي جَعْفَرًا خَطْبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا ابْنِي جَعْفَرُ فَلَا تَنْفَقْ
 عَمَّا هُوَ عَنِ عَائِشَةَ وَأَمَّا مَعَاوِيَةُ فَصُغْلُوكَ لَا مَالَ لَهُ وَلَكِنْ ابْنُكِ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَكُنْ لَهُ
 شَرَفًا قَالَ ابْنُكِ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَكُنْتُ لَهُ شَرَفًا فَعَمِلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَأَعْلَيْتُ بِهِ مَرْحُومًا
 عبد الرحمن سے روای ہے فاطمہ بنت قیس کو ابو عمر بن حفص نے طلاق دیا اور اس کو بالکل سب تعلق کر دیا اور عمر
 کہیں ساری میں بٹھا اس کی طرف سے اس کے وکیل نے کچھ تو بھیجے فاطمہ کو فاطمہ غصہ ہوئی اور ان جو دن کے بھیجے
 پھر ابو عمرو کے وکیل نے کہا کہ اس قسم تیرا ہمہ کچھ حق نہیں پڑائی فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس باور رکھ
 کیا یہ ماہر حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی لپٹ ہی فرمایا کچھ کہ خرج نہ لگا پھر فاطمہ کو حکم کیا جا اپنی عدت کے دن
 گزارا مہر شریک کے بیان ہو سکے یوں فرمایا ام شریک کو سہا سہا گھر سے بیٹو میں بیٹو اس کے بیان جایا کیا کر
 میں تو عبد بن ام مکتوم کے بیان اپنی عدت کے دن پورے کر کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے تو ایسے کپڑے اوتا رہی
 تو یہی کچھ ڈر نہیں اور جب تیری عدت پوری ہو جاوے تب مجھ سے اذن لیجو فاطمہ کہتی ہیں جب حلال ہو چکے
 عدت سے نکلتا یعنی پوری ہوگی عدت اور جائز ہو جائے کر لیا دوسرے سو تو میں معاویہ اور ابو جہم کے بیان
 دینے کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اپنے فرمایا ابو جہم کے کندھے سے لٹھے نہیں اور ترا اور معاویہ مجلس
 ہے اس کے پاس ایک مڑی نہیں تو نکاح کر کے اسامہ سے فاطمہ کہتی ہیں میں گنہگار ہوں اسامہ سے پھر فرمایا اپنے
 اسامہ کو کر کے پھر کر یا میں نے اسامہ اور اللہ تعالیٰ نے ہدائی اور برکت دی اس کے نکاح میں اور شریک
 کیا لوگوں نے مجھ سے اذانتہ شادی کر چکی ہے لڑکی کے لئے کہ ہل لڑکی ہر گز
 لکھ لکھ بوجہ کوئی آدمی کسی شخص سے ایک عورت کا حال جسے نکاح کرنا منطوق ہے تو کہہ دے
 شخص جسے دریافت کیا جاتا ہے جو کہ جاتا ہو عین ابی ہریرۃ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَنِي سُلَيْمٍ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
 نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنْ فِي أَغْيُنٍ لَا تَنْصَارُ شَيْئًا مَرَّ حُجْرَةَ ابْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَوَّيْتُ لَكَ ابْنَةً وَابْنَةً
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میں عورت کرنا چاہتا ہوں اپنے فرمایا تو نے دیکھ لیا ہو اور میں کو
 کیونکہ انصار کو لوگوں کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے آپ نے دونوں بر عورتوں کو تیاں کیا یا انصاف
 سی عورت کو دیکھ لیا ہو کہ حسن ابی ہریرۃ قَالَ رَجُلٌ أَدْرَأَانُ يَتَزَوَّجُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ

كَيْفَ اسْتِخَارَةُ استخارہ کسی کرتا ہے عن جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یُعَلِّمُنا الاستِخَارَةَ فی الْأُمُورِ کُلِّهَا کَمَا یُعَلِّمُنا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ یَقُولُ
 اِذَا هُوَ أَحَدُکُمْ بِالْأَمْرِ فَمِنْکُمْ رُكْعَتَینِ مِنْ عِلْمِ الْغُیُوبِ یُسَوِّیْهِمَا ثُمَّ یَقُولُ اللَّهُمَّ اِنِّی اَسْتَخِیرُکَ
 بِعِلْمِکَ وَاسْتَغِیْثُکَ بِحُدُودِکَ وَاسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیمِ فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَکَ لَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ
 وَکَ لَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ اللَّهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَیْرٌ لِّی فِی دِیْنِیْ وَدُنْیِیْ
 وَعَاقِبَتِیْ أَوْ قَالَ فِی عَاجِلِیْ أَمْرِیْ فَأَجِله فَاقْدُرْهُ لِی وَیَسِّرْهُ لِی ثُمَّ بَارِکْ لِی فِیْهِ وَ
 اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّی فِی دِیْنِیْ وَدُنْیِیْ وَعَاقِبَتِیْ أَوْ قَالَ فِی عَاجِلِیْ
 أَمْرِیْ وَاجْله فَأَصْرِفْهُ عَنِّیْ وَأَصْرِفْهُ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِی الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ ارْضِنِیْ بِهِ قَالَ
 وَیُسِّیْئِیْ حَاجَتَهُ ثُمَّ جَابِرٌ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا یَسْأَلُ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ سِتِّینَ مَرَّةً
 ہر کس کے لیے بیسے سکھا دیتے تھے سورہ بقرہ کی بیس بار پڑھ کر اس کا سکھانے میں کرتے تھے دوسری
 استخارہ کے سکھانے میں بھی کو شش کرتے تھے اور یوں دواتے تھے کہ جب کوئی کام پڑے تو اول دو رکعت نفل
 پڑھے پھر یہ دعا کرے اللَّهُمَّ اِنِّی اَسْتَخِیرُکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَغِیْثُکَ بِحُدُودِکَ وَاسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ
 الْعَظِیمِ فَإِنَّکَ تَقْدِرُ وَکَ لَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَکَ لَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ اللَّهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ
 أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَیْرٌ لِّی فِی دِیْنِیْ وَدُنْیِیْ وَعَاقِبَتِیْ أَوْ قَالَ فِی عَاجِلِیْ أَمْرِیْ وَاجْله فَا
 قْدُرْهُ لِی وَیَسِّرْهُ لِی ثُمَّ بَارِکْ لِی فِیْهِ وَاقْدُرْ لِی الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ ارْضِنِیْ بِهِ
 وَعَاقِبَتِیْ أَوْ قَالَ فِی عَاجِلِیْ أَمْرِیْ وَاجْله فَا صْرِفْهُ عَنِّیْ وَأَصْرِفْهُ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِی الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ
 ثُمَّ ارْضِنِیْ بِهِ قَالَ وَیُسِّیْئِیْ حَاجَتَهُ ثُمَّ جَابِرٌ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُمَا یَسْأَلُ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ
 تیسرے علم کی بکثرت سے اور وہ چاہتا ہوں تیری قدرت منور چاہتا ہوں تیرا بہت بڑا فضل اور کرم کیونکہ تو بہت بڑا
 اور سکتا والا ہے اور میں عاجز اور بے سکت ہوں اور تو جاننا ہے اور بہت جانتا ہے مجھ کو خوب معلوم میں
 غیب کے مال اسے اللہ میرے اگر تو جانتا ہو یہ کام خیر ہے اور میرے لیے خیر ہے اور دنیا میں اور نیک ہوگا اس
 کام کا خیر اور انجام میرے لیے اور اسی کہتا ہے فی دینی و معاشی فرمایا عاقل امری و آجلہ فرمایا یعنی مادی کو شک ہے
 غرض معنی دونوں کے قریب قریب میں عاجلہ سے مراد فی الحال اور آجلہ سے مراد اخیر و سکام کا غرض دونوں
 نفلوں میں سے کوئی سا پڑھ لیوی پہرے پہرے قبضے میں کر اسکا کام کو اور آسان کرادے کو میرے لیے اور مبارک کر
 اوسکا کام کو میرے واسطے اور اگر تو جانتا ہے یہ کام خیر ہو یا شر ہے اور نقصان ہے میرے دین اور دنیا کا میں نے
 برا ہوگا اسکا انجام میرے حق میں تو مبادے اوسکا کام کو مجھ سے اور مبادے مجھ کو اوسکا کام میری نہ پورا کرادے کو

اور سب غنائت کر مجاہد اور بہادر میرا جان سے ہو کر اور خوشگوار میرا دل اوس کے ساتھ اور فرمایا اپنے کہ نام میرے
 صاحب نامی حاجت کا کہ **اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هَذَا الْكَفَّاحَ يَا هَذَا الَّذِي لَا يَخْذِلُ غَيْرِيْ**
 جو کام میں نہ ہو اوسے اور سکا نام لیا جاوے اگر لفظ کی جگہ پر کوئی نہ کہ امر کا سر کو کہتے ہیں **اَفْكُلُحِ الْاَبْنِ اَمَّا**
 مٹا اپنی جان کا کفاح غیر کے ساتھ کہ اس کتاب میں **اَمَّا سَلَمَةُ لَمَّا اَلْفَضَّتْ عِلْدَ لَهَا بَعَثَتْ اِلَيْهَا الْبُرْجُ**
يُحْتَطُّهَا عَلَيْكَ خَلْمٌ تَرَوْجُهُ فَبَعَثَتْ اِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ خُطْبَا
عَلَيْهَا فَقَالَتْ اَخْبِرْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَمْرٌ اَوْ غَيْرِيْ وَاِنِّيْ اَمْرٌ مُّصِيبٌ لِّكَ
اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِيَاءِيْ شَاهِدٌ فَاَنَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّدَكَ لَهُ فَقَالَ رَجِعْ
اِلَيْهَا فَخَلَّ اَتَمَّ اَقْرَبَ لَكَ اِنِّيْ اَمْرٌ اَوْ غَيْرِيْ فَسَادَعَ اللّٰهُ لَكَ فَيَذْهَبُ غَيْرُكَ وَاَمَّا قَوْلُكَ اِنِّيْ اَمْرٌ
مُصِيبٌ فَسَتَكْفِيْنُ جِيْا نَكَ وَاجَافُ لَكَ اَنْ لِّسْنُ اَحَدٍ مِّنْ اَوْلِيَاءِكَ شَاهِدٌ وَلَا عَائِدُكَ بَلَدُكَ
ذَلِكَ فَقَالَتْ لَا يَنْهَانِيْ اَعْمَرُ مَوْفُوْرٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّدَكَ فَخَصَّصَ مَرَجُومٌ اَمْلَهُ
 سر روایت ہے کہ جب ام سلمہ کی آیا آدمی حضرت ابو بکر کا کفاح کا پیغام لیکر آوے پاس انہوں نے قبول
 نہ کیا اور کو پہرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے پیغام کہنے کو کہا بی بی ام سلمہ
 نے میں ایک عورت غیری ہوں (یعنی بہت جلنی والی) اور بڑوں میں بچوں والی اور میرے والی بیان حاضرین
 میں پہرے حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اس بات کا آپ کے رب و ربو اپنے فرمایا پہرے جاؤ
 اس کے پاس اور کہو اوس سے یہ جو تم کہتے ہو کہ میں غیری ہوں تو اس کا جواب یہ ہے میں خدا سے دعا کروں گا وہ تیرے
 جلن کو دیکھا اور تیرے بچے تیرے تو تو کفایت کرنی ہے اونچے لیے اور یہ جو تم کہتی ہو کہ میرے والی بیان وجود
 نہیں تو اس کا جواب یہ ہے تیرے والی غائب ہوں یا جاں رسا بات ہو براہ مانین کے یہ بات نہ کہ حضرت
 ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرمایا اوشے عمر یعنی اپنے بیٹے کے کفاح کر دے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمر
 نے کفاح کر دیا اپنی جان کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سنین مختصر بیان ہے **اَلْكَفَّاحُ الْاَبْنِ**
اَلْصَّغِيْرَةُ كَوْنِيْ اَدْمِيْ جَوْنِيْ لَرُكِيْ كَالْكَفَّاحِ كَرَا جَابَ تُوْرَتِ بَرَكِيْ عَائِشَةُ اَنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوْجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَيْتٍ وَهِيَ بِنْتُ اَوْحِيْ بِنْتُ تَبِيْعٍ مَّرْجُومٌ فَخَصَّصَ مَرَجُومٌ اَمْلَهُ
 سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفاح کیا اون سے جب وہ چوبیس برس کی تھیں اور خلوت ہوئی اور ساتھ
 جب وہ نو برس کی تھیں **عَائِشَةُ قَالَتْ تَرَفَّقِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتِيْ سِنِيْنٌ**
وَدَخَلَ عَلَيَّ لَسْتِيْ سِنِيْنٌ مَّرْجُومٌ فَخَصَّصَ مَرَجُومٌ اَمْلَهُ روایت کفاح کیا اون سے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے سات برس کی عمر میں اور خلوت کی نو برس کی عمر میں **ف** توجب اون کفاح کیا تھا وہ بائیس

اوسے بابا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ اب اپنی نابالغ لڑکی کا جس سے طہ ہے
 نکاح کر سکتا ہے **عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَتْ سِتِينَ وَصَحِيفَةً**
تِسْعًا كَرِجَمَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے نکاح کیا اونسے نو برس کی عمر میں اور وہ ساتھ
 رہیں آپ نو برس تک **عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمِائَةٍ**
عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانٍ عَشَرَ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے جب نکاح کیا تو ان
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے وہ نو برس کی لڑکی تھیں اور جب وفات پائی حضرت نے جب وہ اٹھارہ برس کی
 تھیں **إِنْ كَانِ الرَّجُلُ ابْنَةَ الْكَبِيرَةِ** کنویں میں بڑی لڑکی کا نکاح کرنا جائز تو
 درست ہے **عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَأْتِيكَ حَفْصَةُ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ خُنَيْسٍ بِنِ حُلَافٍ**
السَّامِيِّ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَفَّى بِأَلْمَدِينَةِ قَالَ عُمَرُ وَأَبُو
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ بِنْتُ عَمْرِو قَالَ قُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَكْتَحُكَ حَفْصَةُ قَالَ سَأْطُرُ
فِي أَمْرِي فَلَيْتُ لِيَا لِي تُفَرِّقَنِي فَقَالَ قَدْ بَدَأَ إِلَيَّ أَنْ لَا أَتَى وَجَّيَ هَذَا قَالَ عُمَرُ وَأَبُو
أَبَا بَكْرٍ وَالْبُقَيْرَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتُ عَمْرِو فَصَلَّمَتْ أَبَا بَكْرٍ
فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مَنِي عَلَى عُثْمَانَ فَلَيْتُ لِيَا لِي ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذْكَهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَى حَبْنٍ عَرَضْتُ عَلَى حَفْصَةَ
فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ لَعَمْرُكَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْعَنِي أَنْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا فَمَا عَرَضْتُ
عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَيْكَ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا وَلَمْ أَكُنْ لَا فِشْيَ سِرِّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ لَمْ تَكُنْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَتْ لَهَا رَجُلٌ مِنْ خَلِيفَتِي
عَنْهُ سِرٌّ وَإِنْ يَدُ سِرٍّ خَصْمٌ عَمْرِي بِيْثِي جَزْوَ بَيْنَ خُنَيْسٍ بِنِ حُلَافٍ كِيْ وَهِيَ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَوَدَّةً بَيْنَ طَبِيعَتَيْنِ حَضَرَتْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَمَاتَ بَيْنَ يَمِينِ كَيْسٍ بِهَرَبَانَ
كَيْسٍ بِنِ حَفْصَةَ كَالْحَالِ أَوْ كَيْسٍ بِنِ كَرَامَةَ بِنِ مَرْثِي هُوَ حَفْصَةُ كَالْحَالِ تَسْكَرُ دِيَّانَ مَوْنِ حَضَرَتْ
 رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں اپنے حال کو دیکھ کر جواب دوں گا حضرت عمر فرماتے ہیں میں نے کئے رات چپ ہا پہ حضرت
 عثمان نے اگر یہ جواب دیا مجھے ظاہر ہوئی عیبات کہ ابیکے ذیل نکاح کرنا میرے لیے مناسب نہیں یعنی ابن دوتوی
 میں نکاح نہیں کرتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر آیا میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اور ان سے یہی کہا
 میں نے اگر تو خود اہلش ہے تو نکاح کر دیتا ہوں تمہارا حنفیہ عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے حضرت ابوبکر فرم چپ ہو رہا دیکھو جواب
 نہ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ کو ابن پر بہت غصہ آیا اتنا عثمان پر بھی نہیں آیا تھا پہر کئی راتیں مجھ کو باطلی ملت میں

گدین پھر دنیا پر کیا خصلت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے نکاح کر دیا تھا
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسکو بعد ملاقات ہوئی میری حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے
 شریک کو نکاحی اور بیچ ہوا سو وقت جب تمہیں بیان کیا تھا خصلت کا حال میرے سامنے اور میں نے مکمل کر دیا
 کچھ جواب نہ دیا تھا حضرت نے کہا مان یعنی بیچ تو ہوا تھا حضرت ابو بکرؓ کہنے لگے اس وقت جو میں نے تمکو نوکر جوایہ
 اسکی وجہ یہ تھی کہ مجھے معلوم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصلت کا ذکر کیا ہے اور میں ایسا آدمی نہیں
 خواہ کر دیا عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میں نے اپنے جی میں خیال کر لیا تھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اسکو نہیں کرے تو میں تسبیح کر لوں گا **اِنَّ الْبَكْرَةَ فِيْ نَفْسِهَا** کنواری عورت
 اسکا نکاح کر نیکی کے لیے اجازت لینا چاہیے **عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ**
اَلَا یَا حَاقٍ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیْہَا وَ اَلِیْکُمْ شُتَا اَذْنٌ فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صَاحِبُہَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ
 عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وہ جو ان عورت زیادہ مستحق ہے اپنی ذات کے لیے میں نے اپنے
 والی سے یعنی جمیع بات جو ان ہو گئی تو اسکو اسکا باپ یا بھائی وغیرہ جبر اور تہی بی نہیں کر سکتے نکاح کے باب میں
 اور کنواری سے اذن لینا چاہیے اور اذن دینا اسکا خا موش رہنا ہے **عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ**
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اَلَا یَا حَاقٍ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیْہَا وَ اَلِیْکُمْ شُتَا اَذْنٌ فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صَاحِبُہَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ
 عنہ سے روایت ہے کہ ایک ہی معنی میں اسکا بھائی **عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ**
اَلَا یَا حَاقٍ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیْہَا وَ اَلِیْکُمْ شُتَا اَذْنٌ فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صَاحِبُہَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک ہی معنی میں اسکا بھائی
 کافرق ہے یہاں اولیٰ فرمایا ہے وہ ان حق فرمایا حق اور اولیٰ سے ایک ہی مطلب ہے یعنی وہ اپنے نفس کی خود
 مالک ہے **عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ فِیْ مَا رَوٰہُ عَنْ عَمْرِو بْنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَیْسَ لِلْوَلِیِّ مَعَ النَّبِیِّ**
اَمْرٌ وَاَلِیْکُمْ شُتَا اَذْنٌ فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صَاحِبُہَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک ہی معنی میں اسکا بھائی
 علیہ وسلم نے اگر عورت کنواری نہ ہو تو اولیٰ اور کچھ پس نہیں جاتا اور کنواری سے اجازت لیکر نکاح کرنا چاہیے
 اور جوہنے کے وقت چپ ہنسی اور اسکا اقرار اور اجازت دینا سمجھا گیا ہے **اِنَّ الْبَكْرَةَ فِيْ نَفْسِہَا**
فِیْ نَفْسِہَا باپ کو چاہیے جو لینا کنواری لڑکی سے اسکا نکاح کر نیکی کے لیے **عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ فِیْ مَا رَوٰہُ عَنْ**
عَمْرِو بْنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اَلَا یَا حَاقٍ بِنَفْسِہَا وَ اَلِیْکُمْ شُتَا اَذْنٌ فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا
صَاحِبُہَا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنواری نہیں نہ ہو
 مالک ہی اپنی ذات کی کاموں میں اور کنواری سو ہی اجازت لیکر کرے اور اسکا باپ نکاح اسکا **اِنَّ الْبَكْرَةَ فِيْ نَفْسِہَا**
اَلَا یَا حَاقٍ بِنَفْسِہَا اگر نیک نکاح کرنا چاہیے تو اسکا حکم لیکر کرے **عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ**

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کہا ایک آدمی نے کہا میں نے پہلے اللہ کو سنا تھا کہ وہ فرماتا ہے
 یَقْضِیْ مَا قَدْ عَزَمَ یعنی جس نے کہا مانتا ہے کہ رسول کا اور اس کی بات اور بزرگی اور جس نے مافراہی کی
 اور کسی شے کو گرا دیا ہو اور وہ ہوا لائے اور اس کا خطبہ نہ کرے یا بڑا خطیب ہو تو کس کو نہ لے گا اور
 رسول کو برابر کر دیا نہیں لاکر دینے سے کہیں نہ رسول کا اس کا خطبہ نہ کرے یا بڑا خطیب ہو تو کس کو نہ لے گا اور
یَسْتَقْدِرُ بِهِ النَّاسُ صحابہ جو اس بات کے بیان میں جس کو نکاح بنا دیتا ہے جس کو نکاح
 بن سکتا ہے یا نہیں لیتی لفظ عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وسلم کہ قال قلت لرسول اللہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما قد وھبت نفسہا لک فہذا رایت فسکت
 فسکت بھما اللہ بنی مکہ اللہ علیہ وسلم فسکت فسکت بھما اللہ بنی مکہ اللہ علیہ وسلم فسکت
 انما قد وھبت نفسہا لک فہذا رایت فسکت فسکت بھما اللہ بنی مکہ اللہ علیہ وسلم فسکت
 ھل معک شیء قال لا قال فاذا ھب فاطلب لک ما ھب فاطلب لک ما ھب فاطلب لک ما ھب
 فقال لہ اجد شیئا ولا ھب فاطلب لک ما ھب فاطلب لک ما ھب فاطلب لک ما ھب فاطلب لک ما ھب
 سورۃ کن او سورۃ کن اقال انھما علی ما معک من القرآن ترجمہ میں بن مسعود رضی اللہ عنہ
 سے روایت جو میں لوگوں میں بیٹھا تھا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عورت کہہ رہی ہو کہ کہنے لگی یا رسول اللہ میں اپنے
 سینے کو پکھننا چاہتی ہوں آپ کی سمجھ میں آوے کہ جو کچھ آپ چاہیں اور جو کچھ وہ کہہ رہی ہو وہی اور بولی یا رسول اللہ
 میں نے اپنے سینے کو پکھننا چاہتی ہوں جو کچھ آپ چاہیں اور جو کچھ وہ کہہ رہی ہو وہی اور بولی یا رسول اللہ
 آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے یا نہیں ہے وغیرہ اس نے کہا نہیں ہے فرمایا جا ہونڈ کر لا اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہے تو
 لیکر آؤں گا کہ ہونڈ اور تلاش کیا آخر پیرایا اور کہنے لگا مجھ کو تو دے دے کی انگوٹھی ملی نہ اور کچھ دے دے فرمایا مجھے کچھ
 قرآن میں سے ہی یاد ہو اس نے کہا مان فلاں سورت فلاں سورت یا کچھ سورتیں میں سنا قرآن نہیں اپنے
 فرمایا میں نے یہ نکاح کر دیا اس عورت کو اس قرآن کے عوض جو تجھ کو معلوم ہو یا دے اللہ فرماتا ہے
 نکاح کر شرطوں کا بیان ہے عن عقبہ بن عامر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احق الشرط
 ان یؤتی بہ ما استحلتم فیہ الفروج ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے سب پہلو وہ شرط لائیں پورا کر نیکی ہے جس سے حلال ہوئی تمہارے شرط عورت کی شرط کا یعنی مہر کا اور اگر اس
 سے مقدم ہے اس حدیث سے معلوم ہو کہ شرط کی وجہ سے کو پورا کرنا چاہیے کیونکہ سب پہلو مہر ہوتا ہے بعد اس کے
 اور شرط میں ہو یعنی بعد مہر کے اور شرطوں کو پورا کرنا چاہیے عن عقبہ بن عامر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم قال ان احق الشرط ان یؤتی بہ ما استحلتم فیہ الفروج ترجمہ اور اگر شرط کی وجہ سے کو پورا کرنا چاہیے

قَالَتْ لَمْ كُنْتُ بِمُخْلِیَّةٍ وَاجِبَتْ مِنْ لَبْسٍ كَثِيرٍ فِي خَيْرِ امْرِئٍ قَالَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قَالَتْ فَارْتَدَّ
 كَذَلِكَ عَلَيَّ اَتَاكَ بِتَطْلُبِ دُرَّةٍ يَدَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ يَدَّتْ اُمِّي سَلَمَةُ قَالَتْ لَمْ تَسْمَعْ قَالَ رَأَيْتُ
 لَوْ كَرِهْتُمْ اَنْ يَسْبِقَ بَنِي مَاحِلَتْ لِي اَلَهَا لَا يَنْبَغُ اَحَدٌ مِنْ اَوْلَادِ عَدُوِّ فَلَمْ تَقْرَضْ مِنْ عَرَجِ بَنَاتِ كَثِيرٍ
 فَوَلَا اَحَدًا اَتَاكَ لَنْ تَرَجِعَ اِمْرًا حَبِيبَةً نَفْسِي لَمْ يَنْفَعْنِي اَمْرٌ وَتَرْتَدُّ بِهٖ كَمَا اَدْنُوْنَ اَيُّ رَسُوْلٍ اَمْرًا بِكُوْمَرِي بِهٖ بَنِي كُوْمَرٍ
 كَبِيْرٌ غَبِيْرٌ كَثِيْرٌ اَيْتُ فَرَايَمِيْنَ كِي كَرُوْنَ اَوْ سَكُوْا اَمْرًا حَبِيْبَةً كَمَا تَخْرُجُ رُبَّمَا اَمْرًا مِنْ سَهْلٍ اَيْتُ فَرَايَدُ نَحْوِ سِتِّ مِائَةٍ
 كَيْفَا مَعْلُوْمٌ هُوَ اَنْتَ اَدْرِ تَرْتَدُّ لِي كِي نَوْشِيْ هِيَ كَمَا اَسْكَمُ مِنْ اِمْرٍ حَبِيْبَةٍ فَرَايَا اَمْرًا مَعْرِيْ نَوْشِيْ هِيَ هِيَ كِي كَرِهَتْ
 مِنْ اِكْبَلِيْ نَبِيْنٍ هُوْنَ بِهٖ مِنْ نَوْشِيْ هُوْنَ اَسْبَابُ كَشَالٍ هُوَ جَاوِزٌ مَعْرِيْ هِيَ هِيَ اِسْ بِهَلَا لِي مِنْ اَيْتُ فَرَايَدُ اَوْلَادِ
 نَبِيْنٍ مَعْرِيْ هِيَ اَمْرًا حَبِيْبَةً فَرَايَدُ لَكِيْنِ مِنْ سَهْلٍ كَمَا اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ جَاوِزٌ مَعْرِيْ هِيَ هِيَ اِسْ بِهَلَا لِي مِنْ اَيْتُ فَرَايَدُ اَوْلَادِ
 كَبِيْرٌ هِيَ اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ اَمْرًا حَبِيْبَةً فَرَايَدُ لَكِيْنِ مِنْ سَهْلٍ كَمَا اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ جَاوِزٌ مَعْرِيْ هِيَ هِيَ اِسْ بِهَلَا لِي مِنْ اَيْتُ فَرَايَدُ اَوْلَادِ
 هِيَ هِيَ اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ اَمْرًا حَبِيْبَةً فَرَايَدُ لَكِيْنِ مِنْ سَهْلٍ كَمَا اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ جَاوِزٌ مَعْرِيْ هِيَ هِيَ اِسْ بِهَلَا لِي مِنْ اَيْتُ فَرَايَدُ اَوْلَادِ
 ذِكْرُ كَرَامَةِ اَبْنِيْ بَنِيْنٍ اَوْ يَهْدُوْنَ كَا اَجْمَعُ اَمْرًا حَبِيْبَةً فَرَايَدُ لَكِيْنِ مِنْ سَهْلٍ كَمَا اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ جَاوِزٌ مَعْرِيْ هِيَ هِيَ اِسْ بِهَلَا لِي مِنْ اَيْتُ فَرَايَدُ اَوْلَادِ
 كَيْفَا مَعْلُوْمٌ هُوَ اَنْتَ اَدْرِ تَرْتَدُّ لِي كِي نَوْشِيْ هِيَ كَمَا اَسْكَمُ مِنْ اِمْرٍ حَبِيْبَةٍ فَرَايَا اَمْرًا مَعْرِيْ نَوْشِيْ هِيَ هِيَ كِي كَرِهَتْ
 مِنْ اِكْبَلِيْ نَبِيْنٍ هُوْنَ بِهٖ مِنْ نَوْشِيْ هُوْنَ اَسْبَابُ كَشَالٍ هُوَ جَاوِزٌ مَعْرِيْ هِيَ هِيَ اِسْ بِهَلَا لِي مِنْ اَيْتُ فَرَايَدُ اَوْلَادِ
 نَبِيْنٍ مَعْرِيْ هِيَ اَمْرًا حَبِيْبَةً فَرَايَدُ لَكِيْنِ مِنْ سَهْلٍ كَمَا اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ جَاوِزٌ مَعْرِيْ هِيَ هِيَ اِسْ بِهَلَا لِي مِنْ اَيْتُ فَرَايَدُ اَوْلَادِ
 كَبِيْرٌ هِيَ اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ اَمْرًا حَبِيْبَةً فَرَايَدُ لَكِيْنِ مِنْ سَهْلٍ كَمَا اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ جَاوِزٌ مَعْرِيْ هِيَ هِيَ اِسْ بِهَلَا لِي مِنْ اَيْتُ فَرَايَدُ اَوْلَادِ
 هِيَ هِيَ اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ اَمْرًا حَبِيْبَةً فَرَايَدُ لَكِيْنِ مِنْ سَهْلٍ كَمَا اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ جَاوِزٌ مَعْرِيْ هِيَ هِيَ اِسْ بِهَلَا لِي مِنْ اَيْتُ فَرَايَدُ اَوْلَادِ
 ذِكْرُ كَرَامَةِ اَبْنِيْ بَنِيْنٍ اَوْ يَهْدُوْنَ كَا اَجْمَعُ اَمْرًا حَبِيْبَةً فَرَايَدُ لَكِيْنِ مِنْ سَهْلٍ كَمَا اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ جَاوِزٌ مَعْرِيْ هِيَ هِيَ اِسْ بِهَلَا لِي مِنْ اَيْتُ فَرَايَدُ اَوْلَادِ
 كَيْفَا مَعْلُوْمٌ هُوَ اَنْتَ اَدْرِ تَرْتَدُّ لِي كِي نَوْشِيْ هِيَ كَمَا اَسْكَمُ مِنْ اِمْرٍ حَبِيْبَةٍ فَرَايَا اَمْرًا مَعْرِيْ نَوْشِيْ هِيَ هِيَ كِي كَرِهَتْ
 مِنْ اِكْبَلِيْ نَبِيْنٍ هُوْنَ بِهٖ مِنْ نَوْشِيْ هُوْنَ اَسْبَابُ كَشَالٍ هُوَ جَاوِزٌ مَعْرِيْ هِيَ هِيَ اِسْ بِهَلَا لِي مِنْ اَيْتُ فَرَايَدُ اَوْلَادِ
 نَبِيْنٍ مَعْرِيْ هِيَ اَمْرًا حَبِيْبَةً فَرَايَدُ لَكِيْنِ مِنْ سَهْلٍ كَمَا اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ جَاوِزٌ مَعْرِيْ هِيَ هِيَ اِسْ بِهَلَا لِي مِنْ اَيْتُ فَرَايَدُ اَوْلَادِ
 كَبِيْرٌ هِيَ اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ اَمْرًا حَبِيْبَةً فَرَايَدُ لَكِيْنِ مِنْ سَهْلٍ كَمَا اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ جَاوِزٌ مَعْرِيْ هِيَ هِيَ اِسْ بِهَلَا لِي مِنْ اَيْتُ فَرَايَدُ اَوْلَادِ
 هِيَ هِيَ اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ اَمْرًا حَبِيْبَةً فَرَايَدُ لَكِيْنِ مِنْ سَهْلٍ كَمَا اَيْتُ فَرَايَدُ هِيَ جَاوِزٌ مَعْرِيْ هِيَ هِيَ اِسْ بِهَلَا لِي مِنْ اَيْتُ فَرَايَدُ اَوْلَادِ

عَلَیْهِ سَلَّمَ یَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ وَ تَرْجُمُهُ عَائِشَةُ رَضِیَ اللہ عَنْہَا رَوَیْتُ عَنْ زَیْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ
 عَلَیْہِہِ سَلَّمَ لَمَّا حَرَّمَ لَهَا حَرَامُ بَنَاتِہِا دَوَّیْنِی لَیْلًا فِی بَیْتِہِا حَرَامُ بَنَاتِہِا دَوَّیْنِی لَیْلًا فِی بَیْتِہِا حَرَامُ بَنَاتِہِا دَوَّیْنِی لَیْلًا فِی بَیْتِہِا
 بَیَانِ قُرْآنِ شَرِیفِ مِیْنِ غُجَبِی ذَکَرِیَا سَیْرَہِ نَسَائِنِ **مَشْرِطُہِا اَبْنَةُ الْاَخْرِ مِنْ الرِّضَاعَةِ**
 دودہ بہانی کی بیٹی کے حرام بنو گایا **عَنْ عَلِیِّ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللہ مَا لَکَ تَتَوَقَّى فِی**
رُقِیْشٍ سَلَامًا عَلَیْکَ قَالَ وَ عِنْدَکَ اَحَدًا قُلْتُ نَبِیْتُ حَمْزَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اِنَّہَا لَا تَحِلُّ لَی
لَی اِنَّہَا اَبْنَةُ اُخْتِی مِنَ الرِّضَاعَةِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ
 جاہلوئے عرب اور قریش کی لڑکیوں سے نکاح کرنا کیسا شوق کہتے ہیں میں نے نبی کریم کو جوڑ کر قریش میں کیوں لڑکیاں
 کرتے ہو اپنے فرمایا تیرے نزدیک کوئی ہے میں نے کہا ناں حمزہ کی بیٹی ہے اپنے فرمایا وہ تو میری بہتیجی ہے
 دودہ کے ناطے وہ مجھ پرست نہیں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دُکِرَ لِرَسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ**
بِیْتِ حَمْزَةَ فَقَالَ اِنَّہَا اَبْنَةُ اُخْتِی مِنَ الرِّضَاعَةِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حمزہ کی بیٹی کا ذکر کیا گیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا وہ تو میرے دودہ بہانی کی بیٹی ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ**
اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اُرْدِیْدُ عَلٰی نَبِیْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ اِنَّہَا اَبْنَةُ اُخْتِی مِنَ الرِّضَاعَةِ
لَمَّا اللہ یَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النِّسْبِ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا حمزہ کی بیٹی سے نکاح کر کے لیے آپ نے فرمایا وہ تو میری بہتیجی ہے دودہ کے ناطے
 ستر قدم خدا کی دودہ حرام کرتا ہے ویسا ہی جیسے نانا حرام کرتا ہے **الْقَدَرُ الَّذِیْ یَحْرُمُ مِنَ**
الرِّضَاعَةِ کس قدر دودہ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے **عَائِشَةُ قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اَنْزَلَ اللہُ**
عَنْہَا وَجَلَ قَالَ الْمَسَکِیْتُ فِیْمَا اَنْزَلَ اللہُ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ یُحَدِّثُ مِنْہُمْ
لَشَیْئًا یُخْبِنُ مَعْلُوْمَاتٍ فَتَوَقَّى رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ وَہِیَ مِمَّا یَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ
 ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ جو اتاری گئی تھی اللہ عزوجل اور بزرگی و علم کی طرف سے روایت
 یعنی عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ اور معنی اسکے دس گہونٹ معلوم اور ایک شخص کی یعنی حارث کی روایت
 میں یوں آیا کہ جو اتاری گئی تھی یہ روایت قرآن کی آیتوں میں یعنی عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ اور حکم ان
 دس گہونٹ معلوم کا یہ کہ حرام کرتے ہیں نکاح کو پہر منسوخ ہو گئی پہلی اس روایت سے یعنی خَمْسَ مَعْلُوْمَاتٍ
 معنی اسکے پانچ گہونٹ معلوم یہ روایات یا نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ آیت قرآن میں یہ بھی
 جاتی تھی **وَ تَرَکَابِ قُرْآنِ مِیْنِ ہِیَ اَبِیْتِہِا** نہیں ہے تو شاید بعد اسکے تلاوت منسوخ ہو گئی اور حضرت عائشہ
 کو خبر نہ ہوئی اور حکم اسکا باقی رہا اور بعضوں کے نزدیک حکم یہی منسوخ ہو گیا تھوڑا دودہ پینا بھی حرام

اذن النخ مجتہد میرے چچا انحضرت کے گہر میں آنے کے لیے بجا اور ترے آیت چاہے کہ میں نے اذن نہ دیا اور سکو چاہے کہ
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیان میں پوچھا یہ مسئلہ ایسا تو ہے فرمایا اجازت دو اور سکو ہوا ہے کہ وہ تمہارا
 چچا ہے میں نے کہا اسے رسول اللہ کے مجھے دودھ پورے پلا یا ہے مروزی نہیں پلا یا پھر آپ نے فرمایا تیرے ساتھ
 میں نہیں وہ تیرا چچا ہے **عَائِشَةُ قَالَتْ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ فَقُلْتُ لَا أَذْنُ لَهُ**
حَتَّى يَسْتَأْذِنَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ
جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ فَأَبَيْتُ أَنْ أَذْنُ لَهُ فَقَالَ إِنْ دَخَلَ لَكَ فَإِنَّهُ عَمَلُكَ فَقُلْتُ إِنَّهُ
أَرَضَعُنِي أَمْرًا أَبِي الْقُعَيْسِ لَمْ يَكُنْ ضَعِيفًا جُلَّ قَالَ أَيْنَ دَخَلَ لَكَ فَإِنَّهُ عَمَلُكَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي
 عنہما روایت ہے ابو قعیس کے بھائی افلح نے اذن النخ مجتہد میرے گہر میں آنے کے لیے بجا اور ترے آیت چاہے کہ میں نے اذن نہ دیا اور سکو چاہے کہ وہ تمہارا
 زود نکلی جبکہ اجازت نہ ملی نہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دودھ پورے پلا یا ہے مروزی نہیں پلا یا پھر آپ نے فرمایا تیرے ساتھ
 ابو قعیس کے بھائی آئے تھے اور نہ لانے کے لیے اذن مانگتے تھے میں نے انکار کیا اور انکو گہر میں آنے نہیں دیا
 آئیے فرمایا اجازت دی اور گہر میں آئی اسی واسطے دوسرے چچا میں میں عرض کیا اسے رسول اللہ دودھ ابی قعیس کے
 بیوی نے پلا یا ہے مروزی نہیں پلا یا آئیے فرمایا اذن دو اور سکو دودھ تیرا چچا ہے **يَا أَبَا رَضَاءَ الْكَلْبَاءِ**
بُرْسِي عَمْرٍ مِّنْ رَّدْوَةٍ بَارِئًا بِيَانٍ **عَائِشَةُ قَالَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ جَاءَتْ فَخَلَّتْ**
بِذَنْتُ سَهْلًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَالَتْ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ابْنِي كَأَنِّي فِي نَجْهِابِي حَذِيفَةُ
مِّنْ دُخُولٍ سَالِمَةٍ عَلَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعِيهِ قَالَتْ إِنَّهُ يَنْهَى عَنْ دُخُولِ
بَنِي حَذِيفَةَ فَقَالَتْ وَأَلَدُ اللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي عَمَلُ يَفْعَلُ بَعْدَ مَرْتَبَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عَائِشَةَ بِيَدِي مِّنْ نَّبِيٍّ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتی ہیں ابی سہلہ ہیل کی بیٹی بنی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا ابو سہلہ
 میں باقی ہوں ابو حذیفہ کے منہ پر خیر کا اثر سالم کے تیسے میرے پاس آئیے فرمایا اور سکو تو پنا دو وہ پناہ
 اور منہ عرض کیا یہ تو ڈار ہی وانا ہے پر آئیے فرمایا تو دودھ پلا اور سکو دودھ پلا نا دو کر دیکھ ابو حذیفہ کے منہ پر
 خیر کو لینی وہ دھند ابو حذیفہ کا جاتا رہا یہ سہلہ کہتی ہیں پر ابو حذیفہ کے منہ پر وہ بات کہی نہ کی میں نے
عَائِشَةُ قَالَتْ جَاءَتْ فَخَلَّتْ بِذَنْتُ سَهْلًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ابْنِي كَأَنِّي
فِي وَجْهِ أَبِي حَذِيفَةَ مِمَّنْ دُخُولٍ سَالِمَةٍ عَلَى قَالَ فَأَرْضَعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ أَرْضَعُهُ مِمَّنْ دُخُولٍ
كَبِيرٍ فَقَالَ السُّكُّ أَعْلَمُ أَنَّهُ تَحُلُّ كَبِيرٌ فَخَلَّتْ فَخَالَتْ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَعَثَكَ يَا كَبِيرُ
سَبَّحًا مَا رَأَيْتُ فِي نَجْهِابِي حَذِيفَةَ بَعْدَ شَيْءٍ أَكْثَرُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَخَالَتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ابی سہلہ ہیل کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی ابو حذیفہ کے منہ پر وہ بات کہی نہ کی میں نے

پاسل بخیر دی آپکو تھے کیا اور بیان کیا میں نے آپکی روبرو غلامی جو فلان کی بیٹی ہے میں نے اس سے
نوح کیا پیرائی ایک عورت بنیں اور کہو گی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا اپنے میری طرف سے منہ پیر لیا پیر
میں آپکے منہ کی طرف آیا اور کہا میں نے وہ چوٹی ہے اپنے فرمایا کیسی اوسکو چوٹی کہیں وہ اقرار کرتی ہے کہ تم
دونوں کو اس نے دودھ پلایا تو چوڑے اوسکو یعنی جسے تو نے نوح کیا ہو **مَا نَكَّهَ الْاَبَاءُ**
اَبَاءُ بَنِي سُلَيْمَانَ نَكَّهَ نَحْلًا كَرِيْمًا اَلَا كَيْفَ **عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لَقِيْتُ خَالِي حَمْعَةً اَنْ يَكُنْ قُلْتُ اَيْنَ تَرِيدُ**
قَالَ اَرَسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ اَمْرَاةً اَرَبِيَّةً مِنْ بَنِي اَدْنَانَ
عَنْهُ اَوْ اَقْبَلَهُ ترجمہ برابر رضی اللہ عنہ سورتا ہے ملاقات ہوئی میری ماریک اور اونکے پاس ایک حبشہ بی بی تھا
میں نے کہا کہاں کا ارادہ کیا اور انہوں نے فرمایا مجھ کو بھیجا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف اوسکی گز
مارنے کو اور گردن پر نیکا سبب یہ ہے کہ اوس نے نخل کرایا اپنے باپ کی چور و سوا دس کے ریکے بعد **عَنِ النَّبِيِّ**
عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَصْبَبْتُ عَجِي وَ مَعَهُ زَايِكَةٌ فَقُلْتُ اَيْنَ تَرِيدُ فَقَالَ لَقِيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى رَجُلٍ اَنْكَحَ اَمْرَاةً اَرَبِيَّةً فَاصْرَفَنِي اَنْ اَضْرِبَ عَقْبَهُ وَ اَخَذَ مَالَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ
اَبُو اَبِي سُرٍّ رَوَيْتَ كَرْتِي مِّنْ ثَلَاثِينَ اَبُو اَبِي سُرٍّ رَوَيْتَ كَرْتِي مِّنْ ثَلَاثِينَ
اَوْنَهَوْنَ فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ایک آدمی کی طرف اوسو نخل کرایا اپنے باپ کی چور
سے اوسکی گردن سے لے کر اور فرمایا ہے کہ لیلو اوسکا مال **تَاوِيلٌ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ حَصْنًا**
مِّنَ النِّسَاءِ اَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ بیان آیت **وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ**
اَلَا بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ بیان آیت **وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ**
عَلَيْكُمْ وَ سَلَّمَتْ جَنَّتُ اِلَى اَطْمَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا اَفْقًا تَكُونُ لَهُمْ وَ ظَهَرُوا عَلَيْهِمْ فَاصَابُوا اَلْهَمَّ
سَبَا يَا لِهَوْنِ اَرْجَاحٍ فِي الْمَشْرِعَيْنِ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ شَرَّ حَوَامِ غَشْيَانِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ **اَيْ هَذَا اَلَكُمْ حَلَالٌ اِذَا اَلْفَضْتُ عَدُوَّهُنَّ**
مِنْكُمْ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سورتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا لشکر و اس کی طرف جو نام ہے ایک مقام کا طابقت
میں پہر مقابلہ ہوا دشمن سے اور مارا دنگا اور غالب ہے ہم مشرکوں پر اور تہہ لگین ہو گئے تہہ میں اور اونکے قاتل
مشرکوں میں ہو گئے تھے یعنی عورتیں تہہ آئیں مسلمانوں نے انکو ساتھ صحبت کر نیے پر بھیجا پیر اور تہہ
عزت اور بزرگی داسے نے یہ آیت **وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ** یعنی حرام میں تہہ
وہ عورتیں جو نخل میں ہیں دوسرے آدمیوں کے لیکن اس وقت حرام نہیں جب تم مالک ہو جاؤ اور ان سے
اور اس حدیث میں جو تفسیر آئی ہے اوس سے ہی یہی معنی نکلتے ہیں اور وہ تفسیر یہ ہے یعنی عورتیں

یعنی ناصرب نہ تھا، تو میں بہترین سچا کہ علقی القرب کیا ہے حضرت صبی المدینہ نے کہا ایک اور بات لو کہ کیا کرتے ہیں جو مارا جاوے تمہارا لڑکیوں میں یا مر جاوے تو کہتے ہیں وہ شہید مارا گیا یا شہید ہوا اور شاید اس لئے اپنے اونٹ کے سر پر بوجہ لادو یا کچا بوجے پر سٹو چاندی کا سوداگری کے لئے یعنی اسکی نیت حاصل جہاد کی ہو تو ایسا ست کہو بلکہ اس طرح کہو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے جو شخص مارا جاوے یا مر جاوے اللہ کی راہ میں وہ جنت میں داخل ہوگا اور کسی شخص خاص کے بارگاہ میں کہہ نہ کہو اللہ جانتا ہے اسکی نیت کیا تھی

أَتَمَّ حَبِيبِي أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوُّجَهَا وَهِيَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ رَدَّجَهَا النَّجَاشِيُّ وَ

أَمَّا هَٰؤُلَاءِ فَدَعَا مِنْ عِنْدِي وَبِكَ مَعَ شَرِّ خَيْلِ بْنِ حَسَنَةَ وَكَيْفَ يَبْعَثُ إِلَيْهَا رَسُولٌ

اللّٰهُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَسَلَامُكَ بِنَبِيِّكَ وَكَانَ مَقَرُّهُ بِشَايَةِ اَرْبَعِ مِائَةٍ وَدُهِمِ تَرْجَمَةِ حَضْرَتِ اِمَامِ حَبِيبِ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سو نکل کر کیا اور وہ حبش کے ملک مین شہینج مان کے بادشاہ

فرج کا نام بجاشی تھا مغل کر کے جہیز وغیرہ اپنی طرف سے دیا اور جہیز نہ دہر مہر مقرر کیا تھا اور شہر حیدر آباد سے

پہرہ دیکر بجاو یا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی ام حبیبہ کو ایک شبہ نہیں بھیجا تھا اور حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے اور ازواج مطہرات کا مہر چار سو درہم ہے۔ التزویر علی نواذین دھب

سورہ فی ایک نواۃ پر ملک کرنا نواۃ بھجوری ہستی یا پانچ دہم برابر نواۃ حسن میں بیجا لیا

عبد العزيز بن أبي جازاء الفقيه عليه وسلم فاجله من غير ان يصادق

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعوا مني شيئا فليخافوا فيه وأطاعوا ما نهي عن

عقود رضوانه سوا از غایت باطن اسوقه اذنگه کشته نام او بر سر زرد و سیاه که در آن است

صدر اور علی علیہ السلام اور دیگر وراثت کے اہل اور ہذا کہنے کے ساتھ اپنے ایک انصاف کے تحت جو نکاح کے لئے ہر ایک اور خاں کا

مہر داتا گنج بخش عبدالرحمان بن عروج نے یہ شعر کہا ایک بڑا ذوق سونا انہوں نے فرمایا دیکھ کر اگرچہ ایک کبوتری کا ہی سو فیضان

حساب کی مہم صلاح میں نوازۃً یاسخ درم کے وزن کو کہتے ہیں **عمر** اثنی عشر **قَالَ** عَلِيٌّ الرَّحْمَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ

رَأَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنَاتِهِ الْخَمْسِ ثِيَابًا مِثْلَ ثِيَابِ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ

قَالَ كَاصِدًا فَمَهْمًا قَالَ ذِيهِ نَوَاجٍ مِنْ خَلْقٍ مُرْجَمِينَ ثُمَّ سَوَّاهُ بِرُوحٍ مِنَ الرِّيحِ طَرَفٍ مِنْ عَمَلٍ كَرِيمٍ

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کا نشان اور وقتِ مہینے ذکرِ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

الاسیر نے فلاح کیا جو ایک فصیح و بلیغ شخص ہے۔ اپنی بیوی بچہ مہر گناہ مندہ اور کا عبد الرحمان نے کہا ایک نوازقہ سولہ کا حسن

حَسْبُكَ اللَّهُ عَمَّا أَنْ الرَّجُلَ مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ قَالَ إِيْمَا أَمْرًا نَكُحْتُ عَلَى صِدْقٍ أَوْ حَكَمٍ أَوْ عَدْلٍ وَكَبَلْتُ

کا تہا اور ہر اسے اور اندر کہہ کر اپنی خوش ہوئے کہ اور کما فیصلہ صحیح نکلا اور مثنوی کے کہ اسے غریب سے ملے ہو گا ذکر
 کسی نہیں کیا سوائے اس کے **عَنْ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَتَى فِي أَمْرٍ أَنْ تَزِيحًا رَجُلًا عَنْ مَنَاتٍ**
عَنْهُ وَأَوْ كَرِيضًا لَهَا صَدَا فَأَوْ كَرِيضًا خَلَّ بِهَا فَأَخْتَلَفُوا إِلَيْهِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ لَا يَسْتَقِيمُ بَحْثُهَا
أَرَى لَهَا صَدَا فِي سَائِهَا لَا وَكَسَى وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيْرَاتُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَفَسَّهَا مَعْقِلُ بْنُ
سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بَرُوعٍ وَاشْتَقِي مِثْلَ مَا قَضَيْتُ
 مرحوم علی بن عبد اللہ بن سعید رضی اللہ عنہما سو کر تے ہیں آیا ایک عورت کا جگر نزدیکی عبد اللہ بن مسعود اور وہ جگر
 یہ تھا ایک عورت کو کسی شخص نے تلخ کیا تھا اور اس کا ہر مقرر کیا اور اس سے صحبت کی ویسے ہی مر گیا لوگ علیہ
 بن مسعود کے پاس اس سہ کے دریافت کر کے قریب ایک مہینے کے پہرتے رہے عبد اللہ بن سعید نے ان کو فحوی نہ کیا
 آخر ایک مہینہ نے لگے پہری اسے میں آتا ہوں کہ اس عورت کا مہر اس کے کہنے کی عورتوں کی مانند ہے نہ کم اور نہ
 زیادہ اور اس کے لئے میراث بھی ہے اور عورت بیٹنا اور سکولانہ ہے عبد اللہ بن سعید کی بات پر معقل بن سنان
 نے گواہی دی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بَرُوعٍ وَاشْتَقِي مِثْلَ مَا قَضَيْتُ فیصلہ کیا تھا جیسا کہ فیصلہ
 کیا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي تَزِيحٍ أَمْرًا فَكُنَاتُ وَكَمَرِيضًا خَلَّ بِهَا فَأَخْتَلَفُوا إِلَيْهِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ لَا يَسْتَقِيمُ بَحْثُهَا**
وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَأَخْتَلَفُوا إِلَيْهِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ لَا يَسْتَقِيمُ بَحْثُهَا فَفَسَّهَا مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ
 قضی یہ فی بَرُوعٍ وَاشْتَقِي مِثْلَ مَا قَضَيْتُ مرحوم علی بن سعید نے اس میں کے مقدموں میں جس نے تلخ
 کیا تھا ایک عورت سو اور نہ مقرر کیا اور اس کا ہر مقرر کیا اور اس سے صحبت کی طرح کا حکم دلا یا جاوے ایسی عورت کو مہر
 میراث اور لازم ہے اور میراث یہ سکر معقل بن سنان کو کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سہ
 فیصلہ کیا جگر میں بَرُوعٍ وَاشْتَقِي مِثْلَ مَا قَضَيْتُ کی حکم **عَنْ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَتَى فِي أَمْرٍ أَنْ تَزِيحًا رَجُلًا عَنْ مَنَاتٍ**
عَنْهُ وَأَوْ كَرِيضًا لَهَا صَدَا فَأَوْ كَرِيضًا خَلَّ بِهَا فَأَخْتَلَفُوا إِلَيْهِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ لَا يَسْتَقِيمُ بَحْثُهَا
 بن مسعود اس طرح اور یہی روایت کی ہے **عَنْ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَتَى فِي أَمْرٍ أَنْ تَزِيحًا رَجُلًا عَنْ مَنَاتٍ**
عَنْهُ وَأَوْ كَرِيضًا لَهَا صَدَا فَأَوْ كَرِيضًا خَلَّ بِهَا فَأَخْتَلَفُوا إِلَيْهِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ لَا يَسْتَقِيمُ بَحْثُهَا
وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَأَخْتَلَفُوا إِلَيْهِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ لَا يَسْتَقِيمُ بَحْثُهَا فَفَسَّهَا مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ
أَشَدُّ عَلَى مَنْ هَذَا قَاتِلًا غَيْرِي فَأَخْتَلَفُوا إِلَيْهِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ لَا يَسْتَقِيمُ بَحْثُهَا
لَهُمْ قَاتِلُ اللَّهِ فِي آخِرِ ذَلِكَ مَنْ سَأَلَ أَنْ لَمْ تَسْأَلْكَ وَأَنْتَ مِنْ جِلَّةِ أَصْحَابِ عَجَلٍ صَدَّقَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْبَلَدُ وَلَا يَجِدُ غَيْرَكَ قَالَ سَأَلْتُ نِيهَا يَجْهَدُ رَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنْ
اللَّهِ وَحَدِّكَ لَا تَشْرِيكَ لَهُ وَإِنْ كَانَ خَطَا فَمِنِّي وَمِنْ الشَّيْطَانِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ بَيْنَ أَرْحَامِي
أَجَلُ لَهَا صَدَا فِي سَائِهَا لَا وَكَسَى وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيْرَاتُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ
عَشْرًا قَالَ وَذَلِكَ بِمَنْعِ أَتَابِينَ مِنْ أَشْجَعٍ فَفَسَّاهُ فَقَالَ لَوْ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَضَيْتَ بِمَا قَضَى نَبِي

[illegible]

آتی ہیں جبکہ اور نام لیا اور سورنوں کا اپنے فرمایا میں نے تیرا انکاح کر دیا اس عورت کو اس قرآن پر جو حکم
 یاد ہے **کَانَ اَحْلَالَ الْفَرْجِ حَلَالًا** کر دینا فوج کا کسی کے لئے **النَّعَّانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي بِجَارِيَةٍ اَمْرًا اَيْهَ قَالَ اِنْ كُنْتَ اَحْلَلْتَهَا لَهَ جَلْدُهَا مِائَةً جَلْدًا وَفَلَنْ اِنْ كُنْتَ
اَحْلَلْتَهَا لَهَ فَاَرْجَمْهُ ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے لئے جو جس
 زنا کیا تھا لونڈی سے اپنی جورو کی یہ فرمایا تھا اگر حلال کر دی تھی اس عورت یعنی اس کی جورو کو وہ لونڈی کو
 لئے تو ماروں گا میں اس کو سو کوڑے اور اگر حلال نہیں کی تھی اس کے لئے تو رجم کروں گا اس کو ف کہنہ کہنہ
 مالک نے لونڈی کے فوج کسی کی حلال کر دی تو وہ حلال نہیں ہوتی مگر شہید کی وجہ سے زنا کی نہ ہوئی
 اور سو کوڑے بطور تعزیر کے اس کو مارے جاوے گا **حَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ النَّعَّانِ بْنِ بَشِيرٍ اَنَّ رَجُلًا يَقَالُ لَهَ**
عَمَلًا اَوْ شَيْئًا مِنْ حَبِيبٍ وَيُنْبِرُ فَرَفَعَا اَيْهَ وَقَعَ بِجَارِيَةٍ اَمْرًا اَيْهَ فَرَفَعَا اِلَى النَّعَّانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ
اَلْقَضِيَّتَيْنِ فِيهَا اَقْضِيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتَ اَحْلَلْتَهَا لَكَ جَلْدُكَ وَوَكَ لَكَ تَكُنْ
اَحْلَلْتَهَا لَكَ رَجْمُكَ اِلَّا اَيْهَ فَاَنْتَ اَحْلَلْتَهَا لَهَ فَاَجْلَدُ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ وَكَتَبْتُ اِلَى حَبِيبِ بْنِ
فَكْتَبْتُ اِلَى هَذَا ترجمہ حبیب بن سالم سے روایت ہے آیا ایک جبکہ نعمان بن بشیر کے پاس اس آدمی کا حکم کا نام
 عبد الرحمن تھا اور لوگوں نے اس کا نام فروری دہرایا تھا وہ جبکہ ابہ تھا وہ اپنی جورو کی لونڈی پر جاڑا رہا
 اس سے زنا کر لیا نعمان بن بشیر کہنہ لگے میں فیصلہ کروں گا اس طرح جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور
 کہا نعمان بن بشیر نے اگر حلال کر دی تھی لونڈی میرے لئے تو کوڑے ماروں گا میں جبکہ اور نہیں تو رجم کروں گا
 جبکہ تہرون کے ساتھ آخر یہ ہوا سو کوڑے اس کو اس کو کہنہ کہنہ اس کی جورو نے حلال کر دی تھی اس کو وہ لونڈی
 کہنہ بن میں حبیب بن سالم کو لکھا تھا اس نے کہنہ کہنہ تھا **نَعَّانِ بْنِ بَشِيرٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ وَقَعَ بِجَارِيَةٍ اَمْرًا اَيْهَ اِنْ كُنْتَ اَحْلَلْتَهَا لَهَ فَاَجْلَدُ مِائَةً وَفَلَنْ اِنْ كُنْتَ اَحْلَلْتَهَا لَهَ
فَاَرْجَمْهُ ترجمہ دیگر گندہ کہنہ کہنہ **سَلَمَةُ بْنُ الْحَبِيبِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ دَخَلَ**
بِجَارِيَةٍ اَمْرًا اَيْهَ اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَا فَهِيَ حُرٌّ عَلَيْهِ لِيَجِدَ نَهَا مِثْلًا اَوْ كَانَ طَاوِعَةً فَهِيَ كَهْ وَعَلَيْهِ
لِسَبْدِهَا مِثْلُهَا ترجمہ سلمہ بن محبوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو فیصلہ کیا نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ایک آدمی کا کہ اس نے زنا کیا تھا اپنی جورو کی لونڈی سے اس طرح پر اگر اس نے
 نے زبردستی زنا کیا اس سے تو آزاد ہوگی وہ لونڈی اور مرد کو دینی آئی ایک لونڈی
 اس کی مانند بیٹے مرد اس لونڈی کے بدلے اپنی جورو کو اور لونڈی خرید کر دے کیونکہ یہ لونڈی سے
 زبردستی کے آزاد ہو گئی اور اگر مرد نے زبردستی نہیں کی بلکہ لونڈی کی رضا سے یہ کام ہوا تو وہ

رَأَى اَنْجِبَتْهَا ثُمَّ قَالَتْ اَنْتَ وَرَدَا اَنْتَ يَكْفِيْنِي فَرَكْنَتْ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذِهِ الشَّيْءِ اللَّذِي يَسْتَنْجِعُ فَيُغْتَسِلُ بِسَبِيلِهَا خَيْرٌ مِنْ سِتْرٍ
 روايت کرتے ہیں ابانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعذر نہ کی تو گیکمین اور ایک اور آدمی بنی مر کے قیلے کی ایک
 عورت کے پاس اور بیان کیا ہنر اپنا ارادہ اس سے وہ کہو لگی کیا دو گے جھکوں میں نے کہا کہ چادر دیتا ہوں اور میرے
 سامنے نے ہی ہی کہا لیکن میرے ساتھ دیک کے پاس چادر میری چادر بھی تھی بر میں ادس سحر میں کم تھا اور جان
 تھا ادس سو جب وہ عورت میرے ساتھ دیک کی چادر کو دیکھتی تھی تو چھکتی اس طرف اور جب جھک دیکھتی تھی تو اوپر
 معلوم ہوتا تھا میں دیکو بہر آخر جھک کہو لگی تو تیسری چادر میں ہے جھکوں بہر میں نے تین دن کہا ادس کو بعد ادس کو فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے پاس متعذ والی عورتیں ہیں اونکو چاہیو کہ نکال دیں اور عورتوں کو اعلان النکاح
بِالصَّوْتِ وَضَرْبِالدَّفِّ شہرت نکاح کی آواز سے اور دو جانی کے ساتھ **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ** قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَ مَا بَيْنَ الْخُلَاوِلِ وَالْحَرَامِ الدَّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ تَرْجُمَةُ
 بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نکاح اور حرام کی تمیز آواز اور دف سے ہوتی ہے
ف یعنی نکاح کو جو جری اور چپا کر نکدنا چاہیو کہو نکدنا ظاہر کر نیکی بات اگر کوئی چپا کر کر لیا تو سو حرام کے اور کیا ہو گا اور
 کچھ شور غل ہو تو دف جھکوا ایک ماہر سے جانتے ہیں وہی جاو **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ فَصَلَ مَا بَيْنَ الْخُلَاوِلِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ تَرْجُمَةُ محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نکاح میں اور حرام نکاح میں فرق شہرت اور آواز سے ہوتا ہے **كَيْفَ يَدْعِي الرَّجُلُ**
اِذَا تَزَوَّجَ جب آدمی کا نکاح ہو گیا تو اس کو کیا دعا دینی چاہیے **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَزَوَّجَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَتُكَلِّمُكَ بِمَا تَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ وَتَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ وَتَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ وَتَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ
 من بنی جشم قبیل کہ بالرب فاعوذ بالربین قال قلوا کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ربک اے اللہ
 میں نے بارگاہ و بارگاہ کہہ یعنی خدا میں اتفاق اور ملاپ کا اور حسب اولاد کرے اور وہ عورت بنی جشم کے قیلے میں کی تھی
 عقیل کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اس طرح تم ہی کہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا کہ
 اللہ میں نے بارگاہ کہہ یعنی برکت دیکو اللہ تعالیٰ تمہاری ہر چیز میں اور برکت والا کرو **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ** قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَزَوَّجَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَتُكَلِّمُكَ بِمَا تَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ وَتَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ وَتَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ وَتَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ
 میں نے بارگاہ کہہ یعنی خدا میں اتفاق اور ملاپ کا اور حسب اولاد کرے اور وہ عورت بنی جشم کے قیلے میں کی تھی
 عقیل کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اس طرح تم ہی کہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا کہ
 اللہ میں نے بارگاہ کہہ یعنی برکت دیکو اللہ تعالیٰ تمہاری ہر چیز میں اور برکت والا کرو **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ** قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَزَوَّجَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَتُكَلِّمُكَ بِمَا تَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ وَتَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ وَتَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ وَتَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ
 میں نے بارگاہ کہہ یعنی خدا میں اتفاق اور ملاپ کا اور حسب اولاد کرے اور وہ عورت بنی جشم کے قیلے میں کی تھی
 عقیل کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا اس طرح تم ہی کہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا کہ
 اللہ میں نے بارگاہ کہہ یعنی برکت دیکو اللہ تعالیٰ تمہاری ہر چیز میں اور برکت والا کرو **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ** قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَزَوَّجَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَتُكَلِّمُكَ بِمَا تَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ وَتَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ وَتَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ وَتَرْضٰی مِنْ عَمَلِيْ

جاتے تھے پھر مع لشکر ان جو بچے ہر طرح کیا تھے خیر خبر بردستی سے یعنی لڑکر اور کٹھنے کٹے کٹے قیدی (سمنے)
 عورتیں جو بکری لگی تھیں (دیکھی کہ انہیں چاہی کہ) اگر کٹھنے لگیا رسول اللہ ان بدیوں میں سے ایک کو لٹائی ہو کر
 بچھا اپنے فرمایا جائیے انہیں سے کوئی سی لٹائی اور ہونے لے لیا صفیہ جی کی بیٹی کو اتنے میں ایک لٹائی مگر
 کہنے لگا بنی سلمیٰ اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی اللہ کے صفیہ اپنے وحید کو دیدی وہ عورت وحید کے لائق نہیں کیونکہ قرینہ اور
 نسیخہ ہانکے قبیلے میں ان قبیلوں کے بیٹی ہے اپنے فرمایا بلاؤ اسکو پہرائی وہ عورت جس نے اپنے نظر ڈالی
 اور یہ وحید کو فرمایا تم دوسری لٹائی لے لو انہیں سے راوی کہتا ہی بنی سلمیٰ اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ
 اور اس سے نکاح کر لیا تاہم نے پوچھا اس سے بیٹھنے (اس سے) اور کہنے لگے اسے حرمہ کہنے باپ کیا مہر باندھا تھا اس کا
 اور ہونے جواب دیا اور کا آزاد کر دیا اور کا مہر تھا ابھی حضرت رستہ میں ہی تھے ام سلمہ اسکو اور ساتھ اور بہتر کر کے
 رات کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور صبح تک آپ ہے اس کے پاس اور فرمایا صبح کو حکیمے پاس جو کچھ ہو
 وہ لے آئے اور پچھایا کیا چمڑا اور لوگوں نے لانا شروع کیا کوئی نہیں لایا اور کوئی کچھ اور کوئی لایا یا ہر سب ملا دیا
 میں تھوڑا دیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم کہ انہیں یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقام

عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حِمْيَرٍ أَخْبَطَ بَطْنُ حِمْيَرٍ نَكَاحًا أَيَّامَ حَيْثُ عَرَّسَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ فِيمَنْ
 ضَرَبَ عَلَيْهَا الْحِجَابَ ثُمَّ خَرَجَ نِسْرُفِيٍّ لَعْنَةُ سَعْدَةَ رَوَيْتُ فِي مَهْرٍ بَنِي صَالِيٍّ لَعْنَةُ سَعْدَةَ مِّنْ خَيْمَرِ بْنِ
 حِمْيَرٍ وَبَنِي صَفِيَّةَ جِي كِي بَنِي لُؤْلُؤَ خَطْبَا بَنِي سَعْدَةَ سَعْدَةَ مِّنْ خَيْمَرِ بْنِ حِمْيَرٍ وَبَنِي
 حَكْمَةَ النَّبِيِّ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْمَرِ بْنِ حِمْيَرٍ وَبَنِي لُؤْلُؤَ نَكَاحًا
 بِنْتِ حِمْيَرٍ فَكَانَتْ لِسُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي نَجْدَةَ فَكَانَ فِيهَا مِنْ خَيْمَرٍ وَكَانَ حَكْمَةُ مِّنْ خَيْمَرٍ وَكَانَتْ لِسُلَيْمَانَ
 مِّنْ خَيْمَرٍ وَكَانَتْ لِسُلَيْمَانَ فَكَانَتْ لِسُلَيْمَانَ فَكَانَتْ لِسُلَيْمَانَ فَكَانَتْ لِسُلَيْمَانَ فَكَانَتْ لِسُلَيْمَانَ فَكَانَتْ لِسُلَيْمَانَ
 فَمَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالَ لَوْ أَنَّ حَجَّجَهَا فَهِيَ مَرَأَتُهَا رَأَتْ لَمُؤَدِّيَّانَ فَإِنْ لَمْ يَجْعَلْهَا فَهِيَ مَرَأَتُهَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ
 فَلَمَّا أَرَادَ تَحُلَّ وَطَأَهَا خَلْفَهُ وَصَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهُمَا وَبَنَى النَّاسُ مَرَحِمَهُ نِسْرُفِيٍّ لَعْنَةُ سَعْدَةَ مِّنْ خَيْمَرِ بْنِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْمَرٍ وَبَنِي لُؤْلُؤَ خَطْبَا بَنِي سَعْدَةَ سَعْدَةَ مِّنْ خَيْمَرِ بْنِ حِمْيَرٍ وَبَنِي
 بَلَا يَمِينُهُ سَلَامُونَ كُوَضَّرَتْ صَالِيٍّ لَعْنَةُ سَعْدَةَ مِّنْ خَيْمَرِ بْنِ حِمْيَرٍ وَبَنِي لُؤْلُؤَ خَطْبَا بَنِي سَعْدَةَ سَعْدَةَ
 اور گوشت اور سوختے ہاں موجود تھا پھر پڑنے لگیں اس چمڑے کے دسترخوان پر کچھ اور گئی بس ہو گیا
 ولیمہ ایجا اوسی سے لینے کسی کچھ یوں لاکڑا لیں اور کسی نے یہ اور کسی لگی اور اسکا لیمہ ہاں کر کے ملکر لایا پھر
 لوگوں نے یہ بات کہی شروع کی صفیہ رضی اللہ عنہا ہی ایک بیوی ہو گئی جیسے اور بیویں میں رسول اللہ علیہ وسلم کی
 سب کوں کی ان ہو گئیں یا ابھی لٹائی رہیں پھر کہنے لگے اگر بوسے میں میگی تو سب کو امہات المؤمنین میں

مِنَافِلٍ قَالَ فَصْنَعْتُمْ قَالَ اَذْهَبْ فَادْعُ فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسْئِلْنِي رَجَاكَ
فَدَعَوْتُ مَنْ سِوَنِي وَمَنْ لَقِيتُ كَلْتُ لَا نَسْ عِلَّةَ كَلِّكَ اَنَا قَالَ يَعْنِي نَهَاكَ تَلَا مِثْلًا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْلُقَ عَشْرًا عَشْرًا فَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهَا
بَلِيَّةً فَكَلُّوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجْتُ طَائِفَةٌ وَخَرَجْتُ طَائِفَةٌ قَالَ لِي يَا أَنَسُ اذْهَبْ فَرَفَعْتُ
فَمَا أَدْرِي جِئْتُ كَقَفْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ جِئْتُ وَضَعْتُ ثُمَّ جِئْتُ نَسِيْتُ اسْمَهُ سَمِعْتُ رَوَيْتُ بِرُكُوعٍ كَمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِلًا وَرُكُوعًا بِهَلْ كَيْسٍ وَرُبَا بِمِثْرٍ مَانٍ مَسْلُومٍ نَسِيْتُ (ایک قسم کا کہا ہے
جو کچھ رو کر بھی اور پیٹ لاکر بنایا جاتا ہے) پہر لیکیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیکھا میں نے
میری مانتی آپ کو سلام کہا ہے اور کہا یہ تھوڑی سی چیز آپ کے واسطے ہے آپ کو کہا رکھو اور جلا نے فلا نے
آدمیوں کو بلا کر لا اور جو کوئی چھو گئے اس کو بھی بلا کر لا اس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ لوگوں کا نام لیا پہر میں بلا کر لایا
جبکہ نام لیا تھا اور جو کوئی چھو گئے اس رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے پوچھا کتنے آدمی ہو گئے تھوڑے ہوں نے کہا تین سو
آدمی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ باندہ بکری بیہوش کر لے اور ہر کوئی اپنے سامنے سے کہا جائے پس
رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب لوگ پیٹ بہر کر کہا گئے اور دوبارہ اور لوگ آئے (وہ بھی کہا گئے) سب طرح ایک گردہ آتا
تھا اور ایک آتا تھا جب سب چیکے تو آئے چھو کر فرمایا اے اس اوٹھا میں نے اوٹھا لیا یعنی وہی کہا ناجلا کر کہا تھا
اوٹھا لیا اس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چھو کر معلوم ہوا کہ اوٹھا ہے وقت بہت تھا یا رکھنے کی وقت (یعنی کم
ہونے کا تو کیا ذکر ہے بلکہ یہ خیال ہو کہ شاید پہلے سے زیادہ ہو گیا یا اتنا ہی ہے اور یہاں سچہ بیان کر نیکی کو
اس حدیث کو نہیں لے بلکہ وہ کہہ کر خود یہ یہ بھیج کر بیان ہے اگر یہ ایک سچے کا بیان ہی اس حدیث میں ہم
سچہ آئے یَقُولُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قَرَشٍ وَكَاهِلَةٍ فَخَافَ بَيْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِي
وَعَبْدِ اللَّهِ خَمْرِيْنِ يَفْ فَقَالَ لَهُ سَعْدَانِ لِي مَا كَا فَمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَطَرَانِ وَاهِرَا تَانِ فَانْظُرْ
اَيُّهُمَا احَبُّ اِلَيْكَ فَاَنَا اُحِبُّهُمَا فَاَذْهَبْتُ فَانْزَعْتُهُمَا قَالَ بَارَكَ لَكَ اللَّهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَا لَكَ دَلُوْنِ
اَيُّ عَلَى الشَّعْرِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى رَجَعَ بَيْنَ وَاقِطٍ قَدْ اَفْصَلَهُ قَالَ وَارَآى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى اَفْصَلَةٍ فَقَالَ مَهْمٌ فَقُلْتُ تَنْزَعْتُهُمَا مِنْ اَهْلِكَ فَقَالَ اَوْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہائی چارہ کرو یا قریش اور انسا میں (یعنی قریش کے لوگ جو مکہ معظمہ سے
گہرا رہو کر حجرت کر کے آتے تھے) اور ان میں سے ایک ایک شخص کو ایک ایک نصاب کا بہائی بنا دیا تو سعد بن ربعہ کا
بہائی عبد الرحمن بن عوف کو بنا یا سعد بن ابی وقاص کو یا سعد بن ابی وقاص کو یا سعد بن ابی وقاص کو یا سعد بن ابی وقاص کو
ایک حصہ میں کہوں گا اور میرے پاس وجود میں ہیں تو دیکھو دونوں میں جو چھو کر پسند ہو اس کو میں طلاق تیار ہوں

بہت کہہ رہا تھا تو اس نے نکاح کر کے عبدالرحمن کے کہا اسد بک کو تہا ری عورتوں اور مال میں نہ بھگے بار بار
 کہہ دیا پھر وہ بازار گئے اور نہ لوگ یہاں تک کہ گہری اور پیر لٹھ لگا کر لائے عبدالرحمن کے کہا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جو بیوی کا نشان دیکھا تو فرمایا یہ بیوی کسی ہے میں نے کہا میں نے نکاح کیا جو آپ نے فرمایا تو دیکھ
 ایک ہی بکری کا سہی آخر **کتاب النکاح** تمام ہوئی کتاب نکاح کی اس کے بعد اکثر نسخہ میں
 کہ باطلاق ہوا اور بعضی نسخوں میں کتاب عشرۃ النساء زیادہ ہے ہم نے اس کا بھی ترجمہ کر دیا +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب عشرۃ النساء عورتوں کے ساتھ گزارا کرنا بیان یعنی کرنا کرنا کے ساتھ
 بتا کر کہ حسن بن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبیب الی من النبا النساء والطیب
 وجعل قرۃ عقیق فی الصلوات ثم حمہ انس رضی اللہ عنہ ورواہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا کی
 سب چیزوں میں عورتیں اور خوشبوئی پسند ہے اور میری آنکھوں کی ہندک نماز میں ہے حسن بن انس قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبیب الی النساء والطیب وجعل قرۃ عقیق فی الصلوات ثم حمہ انس رضی اللہ عنہ ورواہ ہے
 حسن بن انس قال قال لکین شیء أحب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد النساء من
 النبی ثم حمہ انس بن النکاح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے بعد کوئی چیز زیادہ پسند نہ تھی کہ عورتوں کے
 یعنی عورتیں زیادہ مرغوب تھیں پھر ان کے بعد گھوڑے **حسن بن انس** الرجل الی بعض النساء وہ دون بعض
 عورت سے زیادہ محبت کرنا حسن بن انس ہر ایک عورت کے لیے کہ قال من کان لک امرأۃ کان
 یحمل لک خیرا ما علی لک من خیر ما تاحد فی شئ مما لک ثم حمہ ابو یوسف رضی اللہ عنہ ورواہ ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورتیں ہوں پھر وہ ایک کی طرف جھکا جاو اور دوسری کے حق میں
 کہے تو قیامت روز آوے اور ایک فکاہن جھکا ہوگا حسن بن انس عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یقسم بکون نساہ فی فعل لک ثم یقول اللہم هذا فکون فی ملک فلا تفرقنا بک ولا املک
 اللہ تعالیٰ ان زید ثم حمہ انس رضی اللہ عنہ ورواہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماری باری بکریا
 عورت کے پاس پھر فرماتے یا اللہ میرا کام چھین میں اختیار کرتا ہوں مری بکری جھکا دے میں بکری کا کام
 ہو اور میرا اختیار میں نہیں رہی دلی محبت میں میرا نہیں جلتا مگر ظاہری انصاف کرتا ہوں جب میرے پاس
 میں ہے **حسن بن انس** الرجل الی بعض النساء وہ دون بعض عورتوں کے
 سے زیادہ محبت کرنا حسن بن انس عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طہر نہ تھی کہ رسول اللہ

عبداللہ بن ابی سہل بن زید

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاذَنْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ وَمَعْنَى فِي رِوَايَتِي
 فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ أَنْ أَسْكُنَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْعَدْلَ فِي رِبَاسَةٍ
 أَيْ خِفَافَةٍ وَأَنَا مَسَاكِينَةٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِي بَيْتِكَ خَجَشِينَ مِنْ
 أَحِبِّ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَجِزِي هَذِهِ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَتْ إِلَى زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْخَبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَالَّذِي قَالَ
 لَهَا فَخَلْنَ لَهَا مَا نَرَاكِ اعْنَيْتِ عَنَّا شَيْئًا فَأَجِزِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ
 إِنْ أَرَادَ وَجَدَكَ يَسْتَأْذِنُكَ الْعَدْلَ فَبَيْتُ أَفِي خِفَافَةٍ قَالَتْ فَاطِمَةُ لَا وَاللَّهِ لَا أَكَلِمَةً فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ
 عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْثَبَ بَيْتَ خَجَشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَهِيَ الْبَيْتُ كَانَتْ تُسَامِيئِي مِنْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَمَا أَرَاهُ أَكْثَرُ فَصَحْبًا فِي الدِّينِ مِنْ رَيْثَبٍ وَأَتَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَصْدَقَ
 حَدِيثًا وَأَوْصَلَ لِلْحَرَمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَسْتَاذًا بَدَأَ أَنْ يَنْفَسِيهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي نَصَدَنَ بِهِ
 وَفَقَّرَ رَبُّهُ مَا عَدَا أَسْمَاءَ وَمِنْ هَذَا كَانَتْ فِيهَا تُسَرِّعُ مِنْهَا الْفَيْئَا كَمَا فَاسْتَاذَنْتُ عَلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مَرْجِعِهَا عَلَى الْحَالِ لَقِيَ كَانَتْ
 دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ أَنْ
 أَسْكُنَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْعَدْلَ فِي رِبَاسَةٍ أَفِي خِفَافَةٍ وَدَقِيعَةٍ بِنِي فَاسْتَهْلَاكَ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرَفَهُ هَلْ أَذِنَ لِي فِيهَا فَلَمْ تَبْذُرْ رَيْثَبَ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كُنْ كَمَا أَنَّ أَتَصَرَّفْنَا وَفَعْتُ بِهَا لَمْ أَتَشَبَّهَا بِشَيْءٍ حَتَّى أَتَخَذَنْتُ
 عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا كَبَيْتُ ابْنِي بِسَكْرِ مَرَحٍ مِمَّنْ أَلْمَسُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَعْدَ رَوَايَتِ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي بِي بِيُونَ فِي خُصْرٍ فَطَرَفِي رَضِيَ لَهَا كَوْبُ جَوَابِ أَدَى تَهْنِئَةِ سَوَّلَ لَهَا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا بِاسٍ بِهَا أَهْوَى أَجَازَتِ أَنْ لِي أَنْ لِي وَأَرْقُبُ مِيرَ سَاهِيكَ بِأَدَى تَهْنِئَةِ سَوَّلَ لَهَا
 تَهْوَى أَهْوَى أَجَازَتِ فِي خُصْرٍ فَطَرَفِي رَضِيَ لَهَا كَوْبُ جَوَابِ أَدَى تَهْنِئَةِ سَوَّلَ لَهَا
 وَهِيَ جَاهِزِي هِيَ خُصْرٌ فَطَرَفِي رَضِيَ لَهَا كَوْبُ جَوَابِ أَدَى تَهْنِئَةِ سَوَّلَ لَهَا
 عَائِشَةُ وَأَوْرَبِي بِيُونَ مِنْ خُصْرٍ فَطَرَفِي رَضِيَ لَهَا كَوْبُ جَوَابِ أَدَى تَهْنِئَةِ سَوَّلَ لَهَا
 رَكْبَةُ سَوَّلَ لَهَا (بَعْضُ عَائِشَةَ) خُصْرٌ فَطَرَفِي رَضِيَ لَهَا كَوْبُ جَوَابِ أَدَى تَهْنِئَةِ سَوَّلَ لَهَا
 كَمَا جَوَابِ أَهْوَى أَجَازَتِ وَأَوْرَبِي بِيُونَ مِنْ خُصْرٍ فَطَرَفِي رَضِيَ لَهَا كَوْبُ جَوَابِ أَدَى تَهْنِئَةِ سَوَّلَ لَهَا

عَائِشَةُ ابْنَتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَنَّ أَتَصَرَّفْنَا وَفَعْتُ بِهَا لَمْ أَتَشَبَّهَا بِشَيْءٍ حَتَّى أَتَخَذَنْتُ عَلَيْهَا

صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہو انکی بی بی ان النصارى جانتی ہیں ابو قحاذ کی بیٹی میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا نہیں سہم
 خدا کی اب میں کبھی آپ کو کچھ نہ کہوں گی اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا انکی بی بی یونہی زینب بنت جحش کے پاس بھی جاتے تھے
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور زینب بنت جحش کے پاس جو میرے برابر کی تھیں انکی بی بیوں میں آپ کے نزدیک یعنی درجہ
 اور مرتبہ اور جلال میں اور میں نے کبھی نہیں کیوں کوئی عورت زینب سے بڑھ کر دینداری اور خدا ترسی اور بچائی اور
 ناتے والوں کو ساتھ لپ اور صدقہ اور خیرات میں اور وہ بہت ذلیل کرتے تھیں انہوں نے نفس کو کام کر نیکی لئے یعنی اس کام
 میں جو صبر و اجر خیرات کے لئے اور ان کو ضرورت تارود کا ہم تھا کہ چھرون کو صاف کرتیں پہراؤ کی جوتی بنا کر جھتیں اور
 خدا کی راہ میں صرف کرتیں فقط اور عین ایک سو ہی بات تھی کہ مزاج کی تیز تھیں اور غصہ جلد جاتا تھا مگر جلد جاتا تھا
 خیراتوں نے اجازت چاہی اندر آئی اور آپ اس طرح چادر میں لپٹے تھے حضرت عائشہ کے ساتھ صبر و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے
 وقت ہوا اپنے اور اجازت دی وہ آئیں اور یولین یا رسول اللہ کی بی بیوں نے مجھ سے چاہا اور چاہتی ہیں کہ آپ انہیں
 سمجھے ابو قحاذ کی بیٹی میں اور مجھ کو بڑا پہلا کہتی لگیں اور خوب زبان درازی کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ
 کو دیکھ رہی تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں جواب دینے کے ہاں نہیں نیب اپنے حال میں تھیں کہ میں نے پہچان لیا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رہنمائی کیجا میرا جواب دینا تب تو میں نے یہی اور انکو کہنا شروع کیا اور انکو بات نہ کرنی دی تھا
 کہ میں غالب آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر یہ لوبکر کی بیٹی ہے لہذا اسے بڑے شخص کی بیٹی ہے
 کیونکہ قاتل اور لاپرواہی ہوگی اور اگر نکاح میں کس طرح جاوے گی اس کا تئسندہ قالت قد گرت تھی و قالت ارسول اللہ
 ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم یسئد فی ما قالہا فقال انک لکھا فیدخلک فقال تھی و سرجمہ اور گزر دیکھا ہے
 حضرت عائشہ قالت ارجع الی اللہ ﷺ و هو مع عائشہ فی مریطھا قال لہ ان نساء کذا ارسلتھن وھن
 یسئدن ذلک العذل فی انبہ انی فحاة فقال لکھا اللہ ﷺ ما یخبرنی قالت نعم قال
 فارجعھا قالت لمرجعی الیہن فاکابر تھن ما قال فقلن لکھا انک لکھتھن شیئا فارجعی الیہ
 قالت واللہ لا ارجع الیہ فیہا ابد او کانت نبیہ رسول اللہ ﷺ کھا فامرہن لیسب بنت جحش قالت
 عائشہ وھی التي کانت نسائمنی من ارجع الی اللہ ﷺ و سکم فقال ان اذواجک
 ارسلتھن وھن یسئدن ذلک العذل فی انبہ انی فحاة لکھا اقبلت علی نسائمنی فجعلت اراقب
 الی اللہ ﷺ و سکم و انظر طرقة هل یاذن لی من ان انصر منھا قالت فسمعت نبی ﷺ
 یسئد ان لا یکرہ ان انصر منھا فاستقبلتھا فلما البت ان احمہما فقال لکھا اللہ ﷺ علیہ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ان کو دیکھا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتی تھیں اور ان کو دیکھا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتی تھیں اور ان کو دیکھا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتی تھیں

ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا جبریل علیہ السلام کو سلام کہ تم میں انہوں نے کہا اون پر ہی سلام اور رحمت کی اور برکتیں اس کی آپ دیکھتے ہو میں اون کو شکر میں نہیں دیکھتے ہیں **حسن** عائشہ **قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة هذا جبريل وهو يقرئك عليك السلام مثله مني** ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیں سو فرمایا اسی عائشہ پر جبرائیل میں تم کو سلام کہتے ہیں ویسوی ہی جیسو اوپر گزرا۔ امام سنائی نے کہا یہ یہ وہ ایک ہے اور پہلی خطا ہے **باب الغيرة** رشک اور بدین کا بیان **حسن** انس کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند احادی امہات المؤمنین فارسلت احی بنی بقصعة فیها طعام فصر یلک رسول فسطت لقصعة فاکسرت فاحد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکسرت بنی قصع احدیہما الی الآخر فجعل یجمع فیها الطعام فبقول عارت اکتکم کلو فاکلو افا مسک حتی جاءت بقصعتی الی فی سہا فذفع القصعة الصغیرة الی الرسول و ترک المکسورة فی بیتا لیتی کسرتہا ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بی بی کے پاس سے تو دوری بی بی نے ایک بیا بیجا کہا نے کا اوس بی بی نے جلک جو بیا لایا تھا اوکے ہاتھ پر بار وہ بیا لے کر کرٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کرٹے لیکر ملا دیے اور کہا نا اوسین اکٹھا کرتے لگے اور فرمایا تمہاری مان مل گئی (سو کن کے کہا نہ بیجو سے) تو کہا تو پر سے کہا یا اور آپ ٹیپر سے یہاں تک کہ وہ بی بی اب گھر سے ثابت بیا لیکر آئیں آئیں وہ بیا لے کر کہا نا لایا اے کو دیا اور ٹوٹا بیا لے اوس بی بی کے گھر میں رہو دیا جو توڑا تھا **حسن** اور سئلہ انہا یعنی انت بطعام فی صحفة کما الی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فجاءت عائشة متزودة کسبا ومعهما فخر فقلقت بوا الصحفة فجمع صلی اللہ علیہ وسلم بین فلقی الصحفة ولقؤل کلو اعارت امکم فمرتان نحر اخذ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم صحفة عائشة فبعث بها الی ام سلمة واعطی صحفة ام سلمة عائشة ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے وہ کہا ایک امین ایک بیا لے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حضرت امین چادر اوڑھی ہوئے ایک ٹیپر لے ہوئے اور توڑ ڈالا بیا لے کو اوس ٹیپر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں کرٹے لیکر ملائے اور فرمائے لگی کہا وہ مل گئی تمہاری مان دوبارہ فرمایا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کا ثابت بیا لے کر ام سلمہ کو دیا اور ام سلمہ کا ٹوٹا بیا لے عائشہ کو دیا **حسن** عائشہ **قالت ما رأیت صانعة طعام مثل صفة اهدت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا فیه طعام فما ملکک نفسی ان کسرتہ فسا لیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن کف اریہ**

قال ابن عبد الصمن هذا القرباب كان في قبله كتاب

صحة

فَكُلُوا وَشَرِبُوا مِنْهُ غَيْرَ مُسْتَحْسِنِينَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاغِبُونَ
 تیار کر نیوالی صفیہ کے مثل نہیں دیکھی ایک بار انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برتن پہنچا کہا نا بہر کر میرا دل وہ
 نہ سکا میرے لئے توڑ ڈالا اور سکوا چل کر پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو میں نے پوچھا اسکا بدلہ کیا ہو آپ فرمایا
 برتن کا بدلہ دیا یہی برتن ہے اور کہا یہ کابل و سیاہی کہا نا ہر شخص جو عشاء تک نہ سکا تو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کان تمکث عند رءسہ فیشرب عند ما عسلا فتو اصبحت انا وحفصہ
 ان آیۃ تاکد خل علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلتل اذ اجد منک دیم معا فیر اکلت
 معا فیر قد خل علی اجدہما فکالت ذلک لہ فقال کمالی شربت عسلا عند رءسہ بنت
 نجش وکن اعین لہ فذلت یا ایہا الشعب لہم مخیر ما احل اللہ لک ان تنقبا الی اللہ لعائشہ
 وحفصہ واذا سرت النبی الی بعض ارجحہ حدیثا لقولہ کل شربت عسلا ترجمہ امام ابو نعین
 رحمہ سورۃ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینت حسن کے پاس تھی اور شہداء بھی ایک بار میں نے اور حفصہ صلح کی کہ ہم
 میں جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آویں وہ کو ہر بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منافر (ایک پہل سے جلوہ دار)
 کی بو آتی ہے شاید آپ نے منافر کہا ہے میں ہر آپ تشریف لے گئے دونوں میں سے کسی کے پاس و سنے یہی کہا
 آپ نے فرمایا نہیں میں نے شہداء پر ہے زینت حسن کے پاس اور اب کہی نہ میں گار کیونکہ آپ کو نفرت تھی شری
 ہوسے جو اوروں کو ناگوار ہو) اوس وقت یہ آیت اوتری یا ایہا الشعب لہم مخیر ما احل اللہ لک امی نبی تو کیوں
 حرام کرتا ہے اون چیزوں کو جنکو اللہ نے حلال کیا تیرے لئے (یعنی شہداء کو) ان تو بالی اللہ اگر تو بہر کر تیاں ہو تو دونوں
 یعنی عائشہ اور حفصہ و اذ اسر النبی الی بعض ارجحہ حدیثا جب چہا کہ کہی نبی نے اپنی کسی عورت سے ایک بات (یعنی یہی
 بات کہ میں نے شہداء پر ہے) تو حضرت عائشہ اور حفصہ نے زینت سے جکر عید تدبیر کی اور اسی امر کو بیان کر کے
 لئے امر حدیث کو بیان لائے عسرا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ امۃ یطاعاھا قالہ
 نزل بہ عائشہ وحفصہ حتی حرمھا علی نفسہ فانزل اللہ عنہ وجعل یا ایہا الشعب لہم مخیر ما
 احل اللہ لک الی اخیرا لکیۃ ترجمہ انس سورۃ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک اسوٹھی تھی جس
 سے آپ صحبت کیا کرتے تو عائشہ اور حفصہ دونوں آپ کے پیچھے لگی رہتیں یہاں تک کہ آپ نے حرام کر لیا اوس نے بھی
 کو اپنے اوپر تہ اللہ تعالیٰ نے یہاں تہ و تہا سی ہی نبی کیوں تو حرام کرنا ہے اسکو تو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا تیرے
 لئے عسرا قالہ النبی لہم مخیر ما احل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ امۃ یطاعاھا فقال
 خدا جاد لک شیطا ناک فقلت اما لک سلطان فقال بلی واللہ وکن اللہ اعانین علیہ فاسلم
 ترجمہ امام ابو نعین عائشہ رحمہ سورۃ ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈنا تو اپنا ہاتھ اون کے پاؤں میں

فهرم قال فہرولت فاحضر فاحضر وسلفك قد خلت فليس لك انك اصبحت قد خلت فقال
مالك يا عائشة حياء رايه قالت لا قال لا تخبرني اني اخبرني في الله اللطيف الخبير قلت يا رسول
الله باني انت واني فاحذر الله الخبر قال فانك السواء الذي رايته اما في قالت نعم انت
فلم يزل في صديقي لهنه او جعتني ثم قال لي طنت ان يخيف الله عليك ورسوله قالت
مهما يحكم الناس فقد علمه الله قال نعم قال فان جبرئيل عليه السلام اتاني حين رايت
واكرم لي يد خل عليك وقد وضعت يداك فناداني فاحم منك فاحببت فاحببت خلك
وطنت ان قد رقدت وخشيت ان تستوحشي فاحموني ان اتي اهل البقيع فاستغفر لهم
ثم رحمه بي جوادك زاننا فرق به كجب اب فرما يا اے عائشہ تمہے کیا ہوتا ہے سانس چڑھی ہوئی ہو پٹ
ہو لا ہوا ہو تو میں نے کہا کچھ نہیں آپ نے فرمایا بتاتی ہے تو بتائیں تو اسد جو لطیف اور خیر ہے بھی بتا دیگا
حدیث عائشہ قالت فقد تفرغ اللیل ولساق الحدیث ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سر رویت
ہر من لے ایک بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ یا پھر بیان کیا اسی حدیث کو ختم کیا (یعنی سب وہی قصہ جو
اوپر گذر گیا) **کتاب الطلاق** کتاب طلاق کے بیان میں **باب کات قات الطلاق للعدۃ**
اللہی احرک اللہ عز وجل ان یطلق بها النساء باب بیان میں طلاق دینے کو تو اس
عدت کے جس عدت میں عورتوں کو طلاق دینے کا حکم کیا اس عدت اور بزرگی والے نے **عن عبد اللہ** انہ طلق
اعراۃ وہی حائض فاستنقعی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان عبد اللہ فلیا
جہا ثم ید غھا حتی ینظر من حیضتھا ہذہ ثم یخض حیضہا اکر فاذا اظہرت
فان شاء فلیفارقھا قبل ان یمکھا وان شاء فلیمکھا فانھا الحدۃ اللہی احرک اللہ
عز وجل ان یطلق کھا النساء ثم رحمه عبد اللہ رضی اللہ عنہ سر رویت طلاق دیا انہوں نے اپنی بیوی کو
وہ حائض تھی یعنی باز تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ تذکرہ کیا بطور استغنی کے یعنی یہ
بات دریافت کر لے کر کہ عبد اللہ کا یہ طلاق دنیا درست ہو یا نہیں اپنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا عبد اللہ کو کہ وہ
رجوع کر لے یعنی اس طلاق کو توڑ ڈالے اور اس عورت کو اپنی جوڑو بنا لے پھر چوڑ دے اور سکویا کر ہوئے تاک
جب وہ پاک ہو جاوے اپنے حیض سے اور پھر دو سہ بار حائض ہو کر پاک ہو جاوے تب اگر اس کا جی چاہے تو اس سے
جدا کر لیوی پہلے جامع کرے اور اگر چوڑ نہ لے کو جی چاہے تو کہہ لیوی اس واسطے کہ اس بزرگی اور عزت والے نے
عورتوں کو اسی عدت کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے **عن ابن عمر** انہ طلق احرک اللہ وہی حائض
فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ

حدیث عائشہ

عن ابن عمر انہ طلق احرک اللہ وہی حائض

معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پوچھنا اور عیب رکھنا سائل پر ایسی بات پوچھنے کے سبب تو یہ معلوم ہوا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح پر فرمانا یہی عیب دینے کے طور پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام کو فرمایا
 تو انکو رنج اور شینا ہی معلوم ہوئے اس کے اوپر چھینٹائے کہ ناحق پوچھا یہ سئلہ جب غاصم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس سر لوٹ کر آئے اپنی کہہ کو غور اگر کہنے لگا کیوں جی کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگاؤ اس
 بات کو جواب میں غاصم کہنے لگے تھے مجھے خواب بات سنائی اس سئلہ کے سوال کر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا غاصم یہ بات سنکر کہنے لگے خدا کی قسم میں اس سئلہ کو پوچھے بغیر نہ ہوں گا یہ کہہ کر نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کی طرف چلا اور سب لوگوں کے چچ میں جا گھسا اور کہنے لگا یا رسول اللہ فرماتے مجھ کو کسی آدمی نے اپنی
 جور دے کے ساتھ کہہ دیا اگر مار ڈالے یہ آدمی اوسکو تو کیا مار ڈالیں گے اوسکو بھی اوسکے بدلے میں
 کیا حال ہوگا اس رڈالینوالی کا اوس وقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس پر حکم تیرے اوپر اور میری
 جور دے کے واسطے جاتا تو اور کیا اس عورت کو پہلے فرماتے ہیں لعان کیا اون دو وزن نے میں غور اور اس
 جور کو اور ہم لوگ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اوس وقت موجود تھے جب عمر لعان سے فارغ ہو گئے تو
 کہنے لگے اگر اب میں اس عورت کو گھر میں کہوں یا رسول اللہ تو میں جو ٹا اور بہتانی ٹھہرا اوس وقت میں تین
 دیدیں اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بھی انتظار ہی تھی عورت مرد میں لعان اس طرح سے
 ہوتا ہے کہ مرد عورت پر تہمت زمانہ لگا دے اور شاہد ہوں خدا سے ڈر قائل ہی اپنی قصو کا کوئی نہ ہو آخر
 کو حکم سے قاضی کے مرد پہلو چار بار گواہی دے گا کہ نام لے کر اپنی صداقت پر پانچویں بار اپنے پر لعنت کرے بشرط
 کذب ہونے اس گواہی کے اور اسی طرح عورت بھی اسی کا نام لیک چار بار گواہی دے مرد کی کذب پر یعنی اوسکو
 جو چاہے اور پانچویں بار اپنے پر لعنت کرے بشرط صداقت مرد کو اس حدیث سے تین طلاق ایک بار دینی کی
 رخصت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ عود کا فعل ہے یہ جانی ہو جے آپ نے اوسکو اس بات کی اجازت نہیں تھی صحیحین
 کا یہ قول ہے کہ اگر کوئی تین طلاق ایک ہی بار دے تو ایک ہی طلاق پڑے گا مگر اکثر لوگوں کا مذہب یہ ہے
 کہ اگر چہ فعل برابر ہے اور خلاف سنت مگر تینوں طلاق پڑے گی علیہ السلام **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَتَيْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَكَا بَيْتُ لِحَالٍ وَإِنْكَ ذِفِّ جَنِّي فَلَا تَا أَدَسِّلَ إِلَيَّ بِطَلَاقٍ لِي
 إِنِّي سَأَلْتُ أَحَدَهُ النَّفَقَةَ وَالنَّكْلَ فَأَبْرَأَ عَنِّي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَرْسَلَ
 إِلَيْهَا بِثَلَاثِ طَلَاقٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَا النَّفَقَةَ وَالنَّكْلَ لَكَ إِذَا كَانَ لِي فَجَاءَ عَلَيْهَا النَّكْلُ
 ثُمَّ جِئَ بِهَا بِغَيْرِ قِسْ لِي سَوِيَّةَ بَيْتِ أُمِّ مَيْمُونَةَ بَيْنَ بَيْنِ لِي خَالِدِ لِي بَيْتِي وَأُورِطَ لِي فِي جُورِ
 هَوْنٍ رَادٍ نَسِجَ لِي مَجْهُو طَلَاقٍ كَهَلَا بَيْتِي هُوَ أَرْسَلَ لِي نَفَقَةَ وَرَحْمَتِي هُوَ لِي كَهَلَا بَيْتِي هُوَ لِي وَهَلَا بَيْتِي هُوَ لِي**

چنگی بیہودہ مرد اور اس کے شہد کا مزا اور عورت مرد کے شہد کا مزا ف یعنی غلط کا کچھ اعتبار نہیں اول خاوند کے
 لئے جائز ہوئے کہ جوع کر اس میں دس مہر کا شرط ہے **عن عائشة** قالت جاءني امرأة رفاعة القرظية
 الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني نكحت عبد الرحمن بن ابي بكر فاني
 سامعته الا مثل هذا الهدية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكذلك تريد من ان
 تفجعي الى رفاعة لا حتى يذوق عسليتك وقد وفي عسليتك ثم حمى حضرت عائشة صدق رضي الله
 عنها سے روایت آئی جو روافعہ کی بی بی صلی اللہ علیہ وسلم پاس در کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے نکاح کیا عبد الرحمن
 بن ابی بکر کو اور اس کا حال یہ ہے کہ کپڑے کی چار کے سوا اور کسی پاس کچھ نہیں اپنے فرمایا شاید تو جاہلی ہوئی
 رفاعہ کے پاس جا یا یہ بات نہیں ہوئی کی جب تک نہ چکے عبد الرحمن تیرا مزا اور نہ چکے تو عبد الرحمن کا مزا ف
 یعنی عبد الرحمن جب تیرے صحبت کر کر اور پھر طلاق دیوے تب تو ابھی پہلے خاوند رفاعہ سے نکاح کر سکتی
 بغیر طلاق ہوئے پہلے خاوند سے نکاح جائز نہیں ہدیہ کہتو میں کپڑے کی چار کو اور کہیں کے پلوں کو بھیجے
 کے کنارے پر تاروں کو بل دیکر چوڑ دیتے ہیں حفاظت کے لئے تاکہ تاریں نہ نکلیں اوس کپڑوں کی چار کر
 تاکہ عبد الرحمن کو سبب ڈھیلی اور کم شوٹ ہوئے **طلاق البتہ** طلاق قطعی کا بیان **عن عائشة**
 قالت جاءني امرأة رفاعة القرظية الى النبي صلى الله عليه وسلم فابو بكر عنده فقالت يا
 رسول الله اني كنت تحت رفاعة القرظي فطلقني البتة فقلت وجئت عبد الرحمن بن ابي بكر
 والله والله يا رسول الله ما معي الا مثل هذا الهدية واخذت هدية من جلبانها وخالها
 سعيد بن ابي نبات فلما ياذن له فقال يا ابا بكر الا تسمع هذا ثم حمى **عند رسول**
 الله صلى الله عليه وسلم فقال تريد من ان تفجعي الى رفاعة لا حتى يذوق عسليتك وقد وفي
 عسليتك ثم حمى حضرت عائشة رضی اللہ عنہا سو روایت ہے آئی جو روافعہ قرظی کی بی بی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس اور ابو بکر اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہنوں لگی یا رسول اللہ میں نے جو روافعہ
 کے وہ جو طلاق دیچکا ہے ایسی طلاق جو عورت کو مرد سے بالکل مبرا سطر اور بے لگا کر دیتی ہے یعنی طلاق
 اوس کو چوڑ کر میں نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو کر لیا تھا قسم خدا کی یا رسول اللہ عبد الرحمن کے پاس اس جاہل
 پہلے نے جہاں کے سوا کچھ نہیں اور اپنی جاہل کا پلک پر یہ بات کہی حضرت عائشہ فرماتی ہیں ابو بکر خاوند
 سعید و روافعہ پر تھے اپنے اوروں کو اندر لے لیا حکم نہ دیا اور کہا یا ابو بکر تھو بہت رسول اللہ کے پاس ہی وہی کہتی
 ہے جو کہتی پہرتی ہے پہر اپنے اوس عورت سے پوچھا کیا تو رفاعہ پاس جا یا جاتی ہے ایسا نہیں ہو سکتا
 تک عبد الرحمن تیرے سے ہم بستر ہوئے **امرك ببيدك** امرک بیدک کی تفسیق اور اختلاف کے

بیان میں حضرت انس رضی اللہ عنہ قال قلت لایوب هل علمت احدا قال ان امرأک بیدک استکھا
 ثلث غایز الحسن فقال لا اشته قال اللهم اغفر لک ما حکک فی قناده عن کثیر مولى بن
 سمره عن ابی سلمه عن ابی هریره عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت فلیفت کثیرا فقلت
 فکثیر فیہ فزجعت الی قناده فأنکرته فقال لیسى قال ابو عبد الله حسن هذا احد نیث
 منکم ترجمہ حادین یہ روایت ہو کہا میں نے ایوب سے کیا جانتے ہو تم کہ سیکو جو کہتا ہوا مرگ مبدک کہنے
 سے تین طلاق ہو جاتے ہیں سو احسن کے وہ کہتے ہیں کہ تین طلاق ہو جاتے ہیں اس بات کے کہنے سے
 ایوب نے جواب دیا میں نے کسی کو ایسے کہتے نہیں سنا پہر کہا اللهم اغفر لک ما حکک فی قناده عن کثیر مولى بن
 سمره یہ ہو مگر وہ حدیث جو بیان کی مجھے قناده نے کثیر کی روایت سوا کثیر نے ابوسلمہ سے ابوسلمہ ابوبکر
 سے اور ابوبکر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح پر بیان کیا کہ وہ تین طلاق ہوتے ہیں راوی کہتا ہے
 میں کثیر سے پوچھا اس روایت کا حال اور اس حدیث کا کچھ حال معلوم نہ تھا راوی کہتا ہے پہر
 میں کیا قناده کے پاس اور اس سے یہ حال بیان کیا قناده نے کہا وہ بھول گیا ابو عبد الرحمن بن جعفر
 اس کتاب کے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث منکر یوسف اور ترمذی فرماتے ہیں میں نے پوچھا محمد بن اسماعیل بخاری سے
 اس حدیث کو انہوں نے فرمایا یہ حدیث موقوف ہے ابوبکر بن ابی ہریرہ کا قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ
 اسکی سبب نہیں پوچھی اور امرأک بیدک کہنے سے یہ معنی ہیں کہ عورت کو طلاق دینے کے ارادے سے مرد یوں
 کہے کہ تیرا کام تیرے ساتھ میں ہے تو اس میں طلاق کا خلاف ہے جن کہتے تھے کہ امرأک بیدک کہتے تو یہ بات کہنے
 سے ہو تین طلاق ہو جاتے ہیں اور ایوب نے اسکا انکار کیا لیکن انکار کر کے یہ بات بھی کہی کہ قناده سے میں
 یوں سنا ہوں کہ ابوبکر بن ابی ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تین طلاق ہو جاتے ہیں اس بات کو کہنے
 سے مگر قناده نے اس حدیث کو کثیر سے نقل کیا تھا جب ابوبکر کثیر سے ملی تو انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں یہ روایت
 بے اعتبار ہو گئی اور صحیح یہ ہے کہ امرأک بیدک کہنے سے اختیار عورت کو ہو جاتا ہے یہ وہ جو جابے ایک طلاق
 برحق خواہ باہرین کیوں یا تین طلاق دے کیوں **باب اهل المطلقه ثلاثا و**
النکاح الذی یحکمها باب بیان میں حلال ہونے مطلقہ کے جبکو تین طلاق دی گئی ہیں
 اور ذکر میں اس نکاح کے جو حلال اور جائز کر دیا ہے اور کو حسن عائشہ قالت سماعت امرأه رکاحه الی
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان زوجی طلقنی فایث ثلاثی وانی تزوجت بعدہ عبد الرحمن
 بن النبی وما سمعنا الا مثل هذه التوب فقهرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لک
 تریذین ان ترجعی الی دقاعة لاحتی ید ذی غسالتک واذ ذی غسبتک ترجعی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

عقوا

عقوا

مغایر تو نہیں یا لیکن یہ بہت جوش کے پاس شہد کہا یا ہے بہر کہی اور کے شہد کو نہ کہا ویکو ہم امر
 ہنر عہد کیا اور تم کہا کی اور کے کہانے اور بیوی کو فرمایا تو کسی کو اس بات کی خبر نہ لیا اور یہ بات آپ نے
 عورت کے رضامند کر کے فرمائی تھی اور شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے ہضدن کو شہر طبرستان بیان
 فرمایا حضرت نے ایک خرم موقوف کردی یا ایک بی بی کی یہاں سے شہر بنیا موقوف کر دیا جاہل سے اور
 بیبیوں کے اور سیر لکھ بیہ فرمایا اور قسم کا کہو لیا کفارہ دینا ہے اب جو کوئی ایسا مال کو کے بہر مجاہد ہر حرام ہے
 تو قسم ہوگی کفارہ کو تو اسکو کام میں لگاؤ کہا نا ہو یا کپڑا یا ونڈی موضع القرآن **بَابُ الْحَجِّ وَالْحُمْ**
 باب بیان میں یوں کہنے کے اپنے جو رو کو جاتے گروا یوں کے ساتھ ملکر رہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**

بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ جِئْتُ خَلْفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَقَالَ قَبِيْهٌ إِذَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجَّعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَرَأَيْتُ
سَامِيْنَ بَنِي كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ سَوْدَهُ ذَكَرَ كَرْتِي تَبِيْهًا حَالًا أَوْ مَوْقِفًا جَبِوْقَتِ وَهِيَ يَجِيْرُ بَكِيْهَةً تَبِيْهَةً
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبِوْقَتِ تَبُوكَ كَوَجَانِيْهِ وَقَتِ اور کہا اسی بیان میں کہ کعب بن مالک نے اتفاقاً اپنا تہجد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے کہ نبی
 آگے کی حدیث میں اسکا بیان آتا ہے **فَإِنْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيكُمْ فَرَأَيْتُمُوهُ**
أَمْ لَمْ تَرَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ اور کہا اسی بیان میں کہ کعب بن مالک نے اتفاقاً اپنا تہجد

اصطلاح میں کہو تو مل کہتے ہیں **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ**
يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ جِئْتُ خَلْفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَقَالَ قَبِيْهٌ إِذَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجَّعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ وَرَأَيْتُ
سَامِيْنَ بَنِي كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ سَوْدَهُ ذَكَرَ كَرْتِي تَبِيْهًا حَالًا أَوْ مَوْقِفًا جَبِوْقَتِ وَهِيَ يَجِيْرُ بَكِيْهَةً تَبِيْهَةً
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبِوْقَتِ تَبُوكَ كَوَجَانِيْهِ وَقَتِ اور کہا اسی بیان میں کہ کعب بن مالک نے اتفاقاً اپنا تہجد

بَابُ الْحَجِّ وَالْحُمْ اور کہا اسی بیان میں کہ کعب بن مالک نے اتفاقاً اپنا تہجد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے کہ نبی
 آگے کی حدیث میں اسکا بیان آتا ہے **فَإِنْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيكُمْ فَرَأَيْتُمُوهُ**
أَمْ لَمْ تَرَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ اور کہا اسی بیان میں کہ کعب بن مالک نے اتفاقاً اپنا تہجد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے کہ نبی
 آگے کی حدیث میں اسکا بیان آتا ہے **فَإِنْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيكُمْ فَرَأَيْتُمُوهُ**
أَمْ لَمْ تَرَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ اور کہا اسی بیان میں کہ کعب بن مالک نے اتفاقاً اپنا تہجد

تمہارے لئے حکم دیا ہے تم کنارہ پر اپنی عورتوں سے یعنی مجھ کو اور میرے ساتھی کو یہ حکم دیا میں نے پوچھا تو صاحب
 میں طلاق دیدوں اپنی عورت کو ایک طرح کروں میں قاصد نے جواب دیا جدار بننے کے لئے حکم ہے اور طلاق نزدیک
 نہیں ہے کتب میں نے کہا اپنی عورت سے تو باطل اپنے گہروں میں اور تو وہیں رہا کر جب تک خدا تعالیٰ
 اس امر کا کچھ فیصلہ نہ دے اس لئے کہ **عَلَيْهِمْ مَقْعِلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ** معقل بن عبد اللہ نے فرمایا
 کیا ہے اور لوگوں کا یعنی زہیری ابن شہاب کے شاگردوں میں معقل بن عبد اللہ ہی میں انکی روایت عبد اللہ بن
 کعب سے ہے جو حبشہ کے ایک شخص سے روایت میں ہے کہ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى الرَّجُلُ رَجُلًا يَتَحَدَّثُ بِمَا يَسْمَعُ مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ
أَنْ تَعْتَرِ لَوْ رَأَى سَاءَ خُفٍّ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ أَطْلُقُ أَمْ لَا قَالَ كَلَّا بَلْ تَعْتَرِ لَهَا
فَلَا تَعْتَرِ بِهَا فَقُلْتُ لَا أَرَى ابْنِي بِأَهْلِكَ فَلَوْ فِي فَيْحِهِمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْحَقْتُ
 بھڑھ کر محمد بن عبد اللہ بن کعب سے روایت ہے میں نے ابن ابی کعب سے وہ بیان کرتے تھے بھڑھ کر میرے
 پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی اور میرے ساتھی کے پاس ہی اوس نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ
 نے ٹھکو حکم دیا ہے تم کنارہ پر اپنی عورتوں سے کتب میں میں نے پوچھا اوس نے وہی حکم دیا میں طلاق
 دیدوں میں اپنی عورت کو کیا کروں میں اوس نے کہا طلاق مت دے بلکہ جدا کر دے اور کو ایسا پاس سے اور اگر
 نزدیک نہ ہو تو کتب میں میں نے اپنی عورت کو کہا تو باطل اپنے لوگوں میں اور رہا وہیں جب تک اللہ عزوجل
 بزرگی والا حکم کرے اس امر میں پہرہ لانی بیوی چلی گئی اپنے لوگوں میں یعنی ایسا نہ کرنا اب کتب میں بیان جا کر
 رہنے لگی **خَالِفَهُ مَعْمَرُ** اور میرے معقل کو بھی خلاف کیا ہے چنانچہ انکی کی حدیث میں آیا جو
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِذَا رَأَى الرَّجُلُ رَجُلًا يَتَحَدَّثُ بِمَا يَسْمَعُ مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ
أَنْ تَعْتَرِ لَوْ رَأَى سَاءَ خُفٍّ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ أَطْلُقُ أَمْ لَا قَالَ كَلَّا بَلْ تَعْتَرِ لَهَا
 یہ کہ فرمایا **يَا هَلِكُ** محمد بن عبد الرحمن بن کعب بن ابی کعب سے روایت کرتوں میں اور بیان
 کیا اپنے حدیث میں اتفاقاً آیا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس اور کہا اوس قاصد نے
 کنارہ کر دے تو اپنی عورت کو یہ پوچھا میں نے قاصد سے کیا طلاق دیدوں میں اپنی عورت کو تو اس نے کہا
 طلاق مت دے لیکن اس کے نزدیک تھا اور اس حدیث میں **يَا هَلِكُ** نہیں ذکر کیا ہے یعنی یہ نہیں بیان
 کیا کہ کتب میں اپنی عورت کو کہا تو باطل اپنے گہروں کے ساتھ رہو جس کی روایتوں میں بیان کیا ہے **يَا**
طَلَّقِ الْعَبْدَ غلام کے طلاق دینا کا بیان **عَنْ أَبِي حَسَنِ مَوْلَى بَنِي تَوَيْلٍ قَالَ كُنْتُ أَقَاوِدَ**
أَمْرًا فِي مَعْمَرٍ بَنِي فَطْلَقْتُهَا لَكُلِّ تَقْبَلُ لَهَا شَعْرًا عَتِيقًا جَمِيعًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّادٍ فَقَالَ إِنْ

باب طلاق النكاح

رَأَيْتُهَا كَأَنَّكَ عِنْدَكَ عَلَى وَاحِدَةٍ قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ترجمہ ابو حسن مولا بنی نوفل سے روایت ہے تھا میں اور میری عورت دونوں غلامی میں بہر طلاق دی میں نے
 اوس عورت کو دو طلاق اوس کے بعد ہم دونوں ایک بار اکٹھے آزاد کئے گئے پوچھا میں نے ابن عباس سے فرمایا
 ابن عباس نے فرمایا اگر رجوع کر گیا تو اسکی طرف سے اگر پہراؤ کو نکاح میں لا کر گیا تو یہ بھی تیرے نزدیک ہوت
 ایک طلاق پر حکم کیا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کفہ معمر
 کیا ہے معمر نے فرمایا یہ بھی تیرے نزدیک وہ عورت ایک طلاق پر یعنی آزاد کرنے سے تخریق میں طلاق کا اختیار ہوگا
 مثل در آزادوں کے تو دو طلاق تو دے چکا تھا اب ایک طلاق کا اختیار اور رہ گیا **عن الحسن بن علی بن**
نوفل قال قال سئل عن عبد طلق امرأته تطليقتين ثم أعتقا تزوجها قال لعمر
في بن مرف قال أفعله بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الزكيات قال بن المبارك
الفر بن الحسن هذا ممن هو لقا بخل حنيفة عظيمه ترجمہ حسن بن علی بنی نوفل سے روایت ہے پوچھا کسی نے
 ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ اوس غلام کا جنس طلاق دین ہوں اپنی عورت کو دو طلاقیں دے دوں تو وہ آزاد
 ہو گئیں ہوں کیا وہ غلام آزاد ہو گا اوس نے فرمایا اگر کسنا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کسنا ہے کسی
 اس مسئلہ کی سند پوچھی ابن عباس سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اوسکو جواب دیا فتویٰ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اس مسئلہ میں ایسا ہی ابن المبارک نے معمر سے کہا یہ حسن کہن ہے اس نے بڑا باری تہرا ہے اور لاؤ کیونکہ
 اگر پہراؤ بیت غلط ہو تو سیکڑوں ناجائز نکاحوں کا وبال اوسکی گردن پر لگا **بَابُ مَتْنِ يَقَعُ**
طَلَا فِي الصِّبَةِ لڑکیا طلاق دینا کس عمر میں معتبر ہوتا ہے اس باب میں سکا بیان ہے **عن الحسن بن**
محمد بن عمار عن حماد بن عمار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قرئته فمن كان غلاما أو ثيبا
عائنه قتل ومن لم يكن غلاما أو ثيبا لم يمت عائنه تروك ترجمہ قرئید کے دو لڑکوں سے ترو ہے
 او لڑکوں سے لائے تھے لوگ بنی علی اللہ علیہ وسلم کے قرئید کے ہنگامی کے روز حکم ہوا جس لڑکے کو حلام یعنی نید
 وغیرہ میں نہانے کی حاجت ہوتی ہو یا اوسکے میناب کی جگہ سے ناف کے نیچے بال اوگ آئے ہوں اوکو
 قتل کرو اور اگر ان وقت ان میں سے کچھ نہ پاؤ تو چھوڑ دو **عن عطاء بن رباح عن عبد الله بن مسعود**
في سبي قرئته غلاما ما قتل في فكم يحد وفي أمهات فاستبقيت فيهما أنا ذا بين أظهركم
 ترجمہ عطیہ قرظی سے روایت ہے تھامین اور وقت لڑکا جو وقت حکم کیا سنا بنی قرئید کے قتل کے لئے پہر
 دیکھا مجھکو اور شک کیا میرے بار میں جب نہیں پایا مجھکو زیر مات کے بالوں والا بچا دیا مجھکو وہی میں
 ہوں عورتہا سے رو رو موجود ہوں **عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عرجه يوم**

ابن عباس رضی اللہ عنہما

باب من لا یفقه طلاقاً من لا یراجع

باب من طلق وفسخ

احمد وھو ابن اربع عشر سنة فلم یحین و عمر ضعیف یوم الخدیق وھو ابن خمس عشر سنة فاذا جاز
 ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن کے جب وہ جوہر
 کے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا انکو میرا دوبارہ پیش کئے گئے خندق کے روز جب وہ پندرہ برس کے
 تھے تب قبول کیا انکو ف یعنی مجاہدین میں شریک کیا اور شل مردوں کی ادا کا حاصل غنیمت میں بھیجا
 معلوم ہوا کہ پندرہ برس کا لڑکا جو ان ہو جاتا ہے **باب من لا یفقه طلاقاً من لا یراجع**
 شخص سے ہیں اور طلاق دینا معتبر نہیں **عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال** من رجع
 اقلکم عن ثلاث غیر النکاح حتی یتصدقوا بالصدق فی حق یتکبر و عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اذ یقینی ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا کسی قلم میں جنھوں
 سے سوئیوالے سے جاگئے تک اور پھر سے بڑے بچہ تک اور دو بڑے سیانہ بولے تک یا اچھا ہو تو تک
 یعنی ان میں سے جو کچھ بڑا یا بھلا کا ہے اسکی کچھ سند نہیں اور جتنا نہ کہے مان اور کچھ حساب کتاب نہیں
 اسواسط اور طلاق دینا یہی صحیح نہیں **باب من طلق فی نفسه کوئی شخص اپنے ہی میں طلاق**
 دے دیوے اسکا کیا حکم ہے **عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال** ان الله تعالى
 تجاوزه عن امی کئی حد تک یہ انفسہ اما کم حکم یہ او فعل ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے جوڑ دیا میری امت کے اون باتوں سے جو مجھ میں کہہ لیتو
 میں جن تک زبان پر نہیں لاتی یا کرتے نہیں **ف** یعنی باتوں پر کبیر ہونگی جن باتوں کو مجھ میں خیال کر لیتو میں
 یا اپنے آپ ویسے خیالات میں آجاتے ہیں **عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال** قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسلم ان الله یبکک و یبکک ما وسمو سمیت یہ و حد تک یہ انفسہ اما کم حکم او فعل
 ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بجا دیا میری امت کو اللہ تعالیٰ ادا
 خیالات اور باتوں کی کبیر سے جو کبیرے ہیں ان میں انکے جن تک او کو زبان پر نہ لایا کہ میں نہیں **ف**
 دل کے خطرے اور خیال کئی طور پر ہیں ایک تو وہ جو آپ ہی آپ اختیار میں آجائے عربی زبان میں اسکو
 پانچوں کہتے ہیں وہ معاف ہے تمام متون میں درج ہے جو دل میں درج رہے اور جی میں پیرا رہے اسکو
 خواطر کہتے ہیں اس قسم کے خطرے اس امت محمدیہ سے مفاد میں یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکی رحمت اس
 امت پر ہے کہ حالت وہ جو خیال کر جی میں ڈرتا پڑتا تھا جی میں اسکی محبت اور لذت پیدا ہو جی اور اسکی
 پورا کرنے اور حاصل کرنیکی طرف دل راغب ہوا اسکو ہم کہتے ہیں اس امت کو اس پر بھی کبیر نہیں جن تک اسکو عمل
 میں نہ آوے بلکہ اگر قصد کر لیا تھا پیرا اپنے جی کو اس سے روک لیا اسکو اس کے بدلے نیکی دی جاوے گی اور ایک

مان باپ کی صلاح اور مشورے بغیر سہاوت کا جواب دینا میری رائے خواتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
 کا مشورہ لینا اس واسطے فرمایا کہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے باپ مجھ کو حضرت سے جدا ہو چکی صلاح نہ دینگے حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا نے فرماتے ہیں ہر شے ہی اپنے بہت آیت یا ایتھا اللہ کے قُلْ لَا دِیْنَ إِلَّا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاَتَّبِعُوْنِیْ
 الدُّنْیَا وَدِیْنُہَا فَتُحْبِبُوْا اللّٰہَ اَمَّا تَنْتَہٰی سِرًّا جَہِدًا یعنی بی بی کہدے اپنی عورتوں کو اگر تم چاہو
 دنیا جینا اور دینا اور یہاں کی رونق تو آؤ مجھ کو فائدہ دوں تو کرو اور رخصت کروں پہلی طرح سے حضرت عائشہ فرماتی ہیں
 میں نے بہت بات سن کر کہا کیا اسی بات کی واسطے مشورہ کروں اور صلاح لوں میں اپنے مان باپ سے میں نے اختیار
 کیا اللہ عزت اور بزرگی واسطے کہ اور اللہ کے رسول اور آخرت کے گہر کو پیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں ہر سب
 بی بیوں نے بی بی کی ایسا ہی کہا جیسا میں نے کہا تھا میں نے سب بی بیوں نے بھی اور اس کے رسول کو اختیار کیا اور حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیویوں کو پوچھنا اور ان کو اختیار دینا طلاق نہ تھا کیونکہ
 بی بیوں نے نبی کو اختیار کیا اور ان کے غیر کو نہیں اختیار کیا اس حدیث میں جو حدیث ہو اس کا فائدہ ہے میں اس
 آیت کو اترنے کی وجہ سے بیان کی گئی ہے کتاب النکاح کے شروع میں گذر چکا ہے لیکن یہاں باپ کی نسبت
 کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی عائشہ کے اختیار کو ایک وقت تک
 قائم کیا یعنی مان باپ سے مشورہ کرنے تک عَنِ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَمَّا تَوَلَّیْ اِنْ کُنْتُمْ تُرِیْدُوْنَ اللّٰہَ وَرِیْثَہُ
 دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ بِدَآخِنِیْ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اِیْنَ ذَا کَ اِلَکَ اَمْرٌ اَفَلَا عَلَیْکَ
 اَنْ لَا تَجْعَلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبُوْیْکَ قَالَتْ قَدْ عَلِمْتُ وَاللّٰہُ اَنْ اَبُوْیْیَ لَمْ یُکْذِبْ لَیْسَ اِیْنَ یُفْرِقْہِ
 فَقَرَأَ عَلَیَّ یَا ایتھا اللہ کے قُلْ لَا دِیْنَ إِلَّا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْا الذِّیْنَ یُحِبُّوْنَ اللّٰہَ وَرِیْثَہَا فَقُلْتُ اِیْنَ
 هٰذَا السُّتَاْمِرُ اَبُوْیْیَ وَایْنَ اُرِیْدُ اللّٰہَ وَرِیْثَہُ قَالَ اَبُوْ عُبَیْدٍ اَوْ حُنَیْنٌ هٰذَا اَخْطَاؤُا وَ لَا کَوْلَ اَوْ لَیْ
 بِالضَّوَارِیْ اللّٰہُ مُسْتَحَانٌ وَ تَحْتَ اَعْلَمُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب وتری آیت اِنْ
 کُنْتُمْ تُرِیْدُوْنَ اللّٰہَ وَرِیْثَہُ آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مجھ کو فرمایا اے عائشہ میں کہتا ہوں تمہیں کو
 ایک بات تو بھلی نہ کرنا اور اپنے مان باپ سے اس بات میں مشورہ کرنا بیوی عائشہ فرماتی ہیں اپنے مشورہ لینے کو
 فرمایا اور آپ کو یہ معلوم تھا کہ میرے مان باپ اپنے جدائی کر چکی صلاح مجھ کو نہ دینگے ہر شے ہی بہت آیت یا ایتھا اللہ کے
 قُلْ لَا دِیْنَ إِلَّا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْا الذِّیْنَ یُحِبُّوْنَ اللّٰہَ وَرِیْثَہَا یعنی اسے نبی کہدے اپنی عورتوں کو اگر تم
 چاہو دنیا اور دینا کا جینا اور یہاں کی رونق پورا ترجہ اوپر گذر چکا ہے بیوی عائشہ فرماتی ہیں کیا یہی بات ہے
 مشورہ اور صلاح لوں میں اپنے مان باپ کی یعنی سہاوت میں صلاح لینو کی کیا حاجت ہے بلکہ میں بے مشورہ رہے
 بہت بات کہتے ہوں میں نے اختیار کیا اللہ اور اس کے رسول کو ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں یعنی اس کا صحیفہ اس

باب بیعت بنی نضیر

ال بین بلکہ حضرت امیر بن اوس کے ہوتے ہوئے یہ بیعت کرنا ہے اس لیے کہ بنی نضیر عائد تھے ان کو اور ان کو دیا
 خصم کے چوڑے دینے میں وہ کہنے لگی اگر مجھ کو وہ کتابی کچھ دیوے تو یہی اوس کے پاس نہیں ٹھہری اور اوس کی بیعت
 اختیار ہو گئی اور اوس بریرہ کا خاوند آزاد تھا اس کا غلام نہ تھا یہاں پہلے جملے سے غرض ہے یعنی آزاد اور
 حر کی جو رو کر لوندی ہو تو آزاد ہو چکے بعد اوس کو اختیار ہے اس کے گھر میں رہے یا اوس کو چوڑے دے کیونکہ آزاد ہونا
 مختار ہونا ہے جب لوندی آزاد ہو گئی تو مختار ہو جائیگی اور بعض غلام کے نزدیک لوندی کو اس حد تک نہیں تھا
 ہوگا جب اوس کا خاوند غلام ہو وہ کہتی ہیں کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا جیسے آگے آتا ہے ممکن عائشہ انھیں

اور کثرت ان تشریف بزرگہ کا شہر طوا و کلاء ہا فذکر فیہ لک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال

اشترینہا واعتیقہا فان الیاء لکن اعنونی فافق بکھم فقیل ان هذا امرنا تصدق بیدہ

بزرگہ فقال هو لکھا صدقہ وکانا ہدایۃ وخیارہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان رسول اللہ

مختاراً ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آزاد کیا بریرہ کے مول لینا کا اور

والیوں نے شرط لگائی دلا کی یعنی میراث بریرہ کی ہم نہیں گے بی بی عائشہ فرماتی ہیں ذکر کیا میں نے سب کا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اپنے فرمایا خرید لے اوس کو اور آزاد کر دے اس لئے کہ ولہ یعنی میراث غلام لوندی

کی جو آزاد ہو چکا حق ہے آزاد کرنے والا کا بیچنے والا کا حق نہیں ہوتا اگرچہ بیچنے والا شرط لگا یا کرے بیچنے کے

وقت کیونکہ وہ شرط فاسد ہے اور شرط فاسد کا پورا کرنا ضرور نہیں بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لائے

گھر کے لوگ گوشت آپ کے آگے اور یہ بھی کہہ دیا یہ گوشت کینوسہ دیا تھا بریرہ کو اپنے فرمایا وہ گوشت بزرگ

صدقہ تھا ہمارے لئے یہ اور تحفہ ہے اور اختیار دیا بریرہ کو اپنے اور اوس کا خصم آزاد تھا غلام نہ تھا یہاں اس

حدیث سے یہی وہی مسئلہ بیان کرنا غرض ہے جس کے باب باندہ ہے یعنی لوندی آزاد ہو چکے بعد مختار ہو جاتی

ہے اپنے خاوند کے چوڑے دینے میں اگرچہ اوس کا خاوند غلام نہ ہو کیونکہ لوندی کے مختار ہونے کے لئے اوس کے

خاوند کا غلام ہونا شرط نہیں **باب بیعت بنی نضیر**

بیان میں اس مسئلہ کے کہ اختیار ہے اوس لوندی کو جس کا خصم غلام ہے آزاد ہونے کے بعد عن عائشہ قالت

کانبت بزرگہ علی انفسہا یسبع اذانی فی کل سنۃ باؤمۃ فانت عائشہ تسمعنہا فقال

لا انا ان یسبع و انت اعدا ہا لکھم عداۃ واحد ویکون الیاء لی فذہبت بزرگہ فکلمت

وذا لک اھلکھا فابوا علیہا الا ان یسعون الیاء لھم فاجاءت الی عائشہ ورجاء رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عنہا فذاک قالت لھا ما قال اھلکھا فقال لا ہا اللہ اذ انا ان یسعون

الیاء لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما هذا فقالت یا رسول اللہ ان بزرگہ

اور درہم ہر دانگ کا ہوتا ہے اور دانگ دو قراط اور قراط دو طوسح کا اور طوسح دو خراج کا جو میانہ ہون بہت
 برے اور یہ بہت چوٹے اور سکتا ہے اور سکتا ہے کہ ایک دانگ آزاد کرے پھر غلام لاؤنڈی کے روپیہ
 ہیرا لے اور اس سے قرار اور نوشتہ تہیو کہ ہر مہینہ میں ہفتہ پہنچا کرے جنگ اس کو مہینہ سے ایک ہر
 ہی باقی رہے گا وہ آزاد ہونے کا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ سے کہا کہ تو اپنے مالک سے کہہ کہ ایک شش قیمت
 لے لیوں اور میں تجھ کو آزاد کر دوں گی اور وہ کہہ یعنی تیرے مہینے کے بعد تیرے مال کی بھی میں وارث ہونگی
 شرط کو بریرہ کے والدین نے مانا اور کہا کہ ہم لینگو جب وہ ہونے کے حق بات کا انکار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تو شرط کرے یعنی اس کے اس بات میں زیادہ ہر انکار اور جو کام کرنا
 ہے اس کو کر اور اگر جو خطبے میں فرمایا کہ یہ شرط ہے اصل اور قابل ایسا نہیں تو گویا اس سے شرط ہی نہ پڑے
 اس جگہ حدیث کو اس واسطے لائے ہیں کہ اس میں لفظ کانت علیا لکھا ہے یعنی بریرہ کا خصم غلام تھا اور اگر غلام کا کیا
 قول ہے کہ جب نوڈی کا خصم غلام ہو تب اس کو اختیار ہو سکتا ہے اور اگر آزاد ہو تو نہیں اختیار دیا جائیگا اس کو چنانچہ
 عروہ نے اس حدیث میں فرمایا کہ آزاد ہوا تو نہ اختیار دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بریرہ کو اور یہ روایت
 ثبوت اور صحت میں پہلی روایت ہو کر ہے بیشہ خبر ہونے کی روایت سے جو پہلے گذر چکی اور سند سے دونوں روایتوں
 کے موافق سامان کیا ہے دوسری روایت میں زیادہ تصریح کی ہے اول میں فقط روایت بیان کر کے پہلی ہی
 ہے **عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کان زوجہ بریرہ عبداً ثم عمرہ وحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا**
کرے میں فرمایا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کا خصم غلام تھا پھر اس کو آزاد کر دیا
عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کان زوجہ بریرہ عبداً ثم عمرہ وحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لَوْ وَضَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا الْحَجَرِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصَدِّقُنِي بِهِ عَلَى ابْنِي فَقَالَ هُوَ عَلَيْكَ بِاصْدَاقِهِ وَفِي
هَدِيَّةٍ **ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ ہونے کے بریرہ کو انصاف کر لو گوں سے اس میں انصاف**
ہیمل یا تھا کہ وہ کو اپنے لئے اس وقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس کا حق دار ولی نعمت ہوتا ہے
روپیہ خرچ کیا اور بریرہ کے کو مول لیا آزاد کیا اور بیٹے والا تھا نہ نہیں ہوتا بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا نے
صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اور تھا بریرہ کا خصم غلام اور بریرہ یا بریرہ نے بی بی عائشہ کو گواہ کیا کہ ہم کو اس
گواہی میں جسے تم نے دیا تھا بیوی نے فرمایا یہ گواہی کو کسی نے حد تو دیا ہی اپنے فرمایا وہ گواہی
کے کو صدق تھا ہمارے لئے صدق نہیں بلکہ یہ ہے **عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم**
عن بريرة فآذنت أن أشترها وأشترها فأبى لها فقال أشترها فإن أباها لم يأتني فقال

یہ حال بنی سلیٰ اللہ علیہ وسلم پاس اپنے فرمایا کوشی چیز تھی جسے یہ کام کر دیا تجھ سے وہ بولا رحم کرے خدا تعالیٰ آپ پر
یا رسول اللہ دیکھیں میں نے ضحیٰ ل یعنی کڑی اوسکے یاؤن کی یا کہا دیکھی میں نے پندیسین اوسکی چاندنی میں
یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور رہ اوس سے جب تک کہ کرے تو وہ کام جو حکم کیا تجھ کو اللہ عزت اور

بزرگے والے نے **مَحْذُومٌ** قَالَ اِنَّ رَجُلًا بَيَّعَ اللّٰهَ صَاحِبَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَيْتِي اللّٰهُ اَتَهَ ظَاهِرٌ
مِنْ اَمْرَاتِهِ ثُمَّ غَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يَفْعَلَ مَا عَلَيْهِ قَالَ مَا حَمَلْتُكَ عَلَىٰ ذٰلِكَ قَالَ يَا بَيْتِي اللّٰهُ رَاَيْتُ بَيَاضَ
سَاقِيهَا فِي النَّارِ قَالَ اللّٰهُ يَصِلُكَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ قَالَ اَيْتَقٰى بَنِي

مَحْذُومٌ فَاَعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ قَالَ الْفَلْظُ لِمَحْمَدٍ قَالَ الْبُوعْبِدُ الْاَخْبَانِ الْمُرْسَلُ اَوَّلِي بِالْصَّوَابِ مِنْ
الْمُسْنَدِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ تَرْجُمَہ مگر مضمیٰ اللہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی بنی سلیٰ اللہ علیہ وسلم پاس
اور کہنے لگا یا بنی اللہ اس شخص نے ظہر کیا تھا اپنی جو رو سے پہر اوس نے صحبت کر لی کفارہ دینے سے پہلے

اپنے فرمایا اوسکو کا ہے کو کیا تو نے یہ کام اور کس نے کہا تجھ کو ایسی بات کرنے کے لیے وہ کہنے لگا اے نبی
کے ہم کو نظر پڑیں تو زوری پندیسین اوسکی چاندنی میں اپنے فرمایا اوسکو دور رہ اوس سے جب تک ادا کرے تو
جو کہ چہ تیرے دشمنے پر ادا کرنا اور کا ضرور ہے اب کتاب مصنف رحم فرماتے ہیں اسحاق اپنی حدیث میں **فَاَعْتَزِلْهَا**

فرمایا ہے اور لفظ اس حدیث کے محمد کے ہیں اور مصنف رحم فرماتے ہیں اس حدیث کا مرسل ہو یا صحیح اور اولو بھی
سند ہو نیسے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ زیادہ دانا ہے **و** یعنی یہ حدیث سند ابن عباس سے اور مرسل مگر مضمیٰ
ہے اور مرسل روایت صحیح ہے نسبت سند کے **عَمْرُو عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ**

**الْاَصْوَاتِ لَقَدْ جَاءَتْ خَلَاتٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَاحِبِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُرُ رُوحَهَا فَكَانَ يَمْنَحُنِي عَلٰى
لَحْظِهَا فَكَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ اَلَيْتِ تَجَادِدُ لَكَ فِي رُوحَهَا وَتَشْكُرُكَ اِلٰى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ
تَحَاوَرُ كَمَا لَا يَمْنَحُ تَرْجُمَہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا بیوی عائشہ نے شکر ہے اللہ کا جو سنا**

ہے تمام آوازوں کو ائی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور شکر وہ کیا اپنے خاوند کا یعنی اویس کے ظہر کرنے سے پہلے
اور مجھے خراب اور تباہ ہوئے اور چیراتی تھی وہ اپنی گفتگو مجھ سے تب اذہار صلی اللہ عزت اور بزرگی دالے نے حضرت
قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ اَلَيْتِ تَجَادِدُ لَكَ فِي رُوحَهَا وَتَشْكُرُكَ اِلٰى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ خَوَارِجَ مَا اَنَّ اللّٰهُ يَسْمَعُ

بَصِيْرٌ یعنی سن بنی اللہ نے بات اوس عورت کی جو جگر کی ہے تجھ سے اپنے خاوند زیادہ جینگلی ہے اللہ کے آگے
اور اللہ سنتا ہے سوال جواب تم دونوں کا بیشک اللہ سنتا ہے دیکھتا اسکے آگے اندھ جل سنار نے ظہر کا اور ادا
کفارے کا بیان فرمایا ہے **و** یہ عورت بہت خوبصورت تھی ایک بار نماز پڑھتی تھی جب سلام پڑھا تو اسکے خاوند

اوس بن صامت خواہش کی اوس نے نہ مانا خاوند نے غصہ ہو کر اوس سے ظہر کر لیا **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَلْعِ**

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِهَا فَتَلَا عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمْسَكْتُهَا لَقَدْ لَذْتُ عَلَيْكَ

فَقَالَ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا أَفْصَحًا أَوْ تَسْتَعْلِمُهَا عَنِّي
 ترجمہ: عاصم بن عبدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو عوف بنی عجلان میں سے (نام ہے قیس کا) کہنے لگا اسے عاصم کیا
 کہتے ہو تم میرے لئے میں نے کہا ایک آدمی نے اپنی جورو کے ساتھ غیر آدمی کو اگر مار ڈالے اس عورت کا خصم دسکے بازو کو
 کیا تم بھی مار ڈالو گے اس کے خصم کو یا کیا کرو گے عاصم تم پوچھو میرے لیے یہ حد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 عاصم نے پوچھا بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو عربی کہا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حد کے پوچھنے پر
 ہر اسے عوف اور کہنے لگے کیا کیا تو نے عاصم وہ بولے میں کیا کروں تیری بات ہی خراب ہے فرمایا تو اس کے
 پوچھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور عربی کہا مجھ پر عوف کہنے لگے خدا کی قسم میں پوچھوں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حد اور کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا آپ سے اپنے فرمایا اللہ نے اور فرما کر
 حکم تیرا اور تیرے جورو کا بلا کر لاؤ کو سحر حل کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھی جب اللہ
 عوف اور عورت کو اور لعان کیا دو فون نے آپس میں اور کہنے لگا عوف قسم کہا کہ رسول اللہ اگر آپ کہو گے کہ میں
 سکو تو میں جہت لگاؤں اور ابھی وہ گناہ کبیرہ تھا اور وہ اس کو اپنے قبضے سے ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے حکم ہی نہیں دیا تھا اس کو عورت کے جدا کرنے کا رادہ ہی کہتا ہے پھر یہی عادت اور طریقہ نہیں لگا
 لعان والوں کو کیا سبط یعنی بولعان کے جو ترجمہ جدا ہو جاؤں عورت مرد میں لعان اس طور پر ہوتا ہے کہ مرد
 عورت پر جہت زنا کی لگا دے اور شاہد ہوں اور خدا سے ڈر کر قائل بھی اپنے قصور کا کوئی ہتھوڑا کو حکم قاضی سے
 چار بار پھلے مرگو ابھی اللہ کا نام لیکر اپنی صداقت پر یا بیچوں بار اپنے برآپ منکے بیٹے کذب یعنی جو خط
 ہونے کی صورت میں اور سبط ہوتی ہے اللہ کا نام لیکر چار بار گواہی دے کہ کذب پر اور یا بیچوں بار کذب
 بیٹے خدا کا اس عورت پر بشرط صداقت مرد کی یعنی اگر مرد اس بات میں سچا ہو تو عورت پر غضب ہے یہ کتاب

الْإِعَانُ بِالْحَبْلِ لَعَانُ كَرَاهِلٍ هُوَ كَيْفَ يَمُوتُ مِنْ حَرْبٍ لَيْسَ بِحَاكٍ قَالُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَجَلَانِ وَأَمْرًا بَيْنَهُمَا وَكَانَتْ حُبْلَانِ تَرْجَمُهُ بَيْنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ رَوَاهُ
 لعان کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان عجلانی اور اوکی جورو کے اور تھے عوف عجلانی کی جورو کو یہ کتاب
 الْإِعَانُ فِي قَدَافٍ لَوْ جُلَّ فَرَجُهُ بِرَحْلِ يَحْيَى بَابُ بَيَانِ مَعَانِ خَبَرِ بْنِ نَاسٍ بِكَ
 جہاں کہ ثابت کرے مرد اپنی عورت کے لیے یعنی نام لپوے اس کا جس کے ساتھ عورت نے بدکاری کی ہے

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ الرَّجُلِ يَقُولُ قَالَ لِي هِشَامُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ
 سَأَلْتُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ ذَلِكَ وَأَنَا أَدْرِي أَنَّ عِنْدَهُ مِنْ ذَلِكَ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّ جِلْدَ كَلْبٍ

أُمِّيَّةٌ قَدَفَتْ مِرَّاتَهُ بِشَرِّكَ ابْنِ السَّحْمَاءِ وَكَانَ أَخُو الْبَكْرِ بْنِ مَالِكٍ تَوَلَّاهُ وَكَانَ أَكْوَلُ مَنْ يَلْعَنُ
فَلَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرِيٌّ هَهُمَا ثُمَّ قَالَ ابْصُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضٌ سَبَطَا
قَضَى الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِحَالِ بْنِ أُمِّيَّةٍ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَتَحَلَّ جَعْدًا أَحْمَرُ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لَشَرِّكَ
ابْنِ السَّحْمَاءِ قَالَ فَأَنْشَعَتْ أَهْلُهَا جَاءَتْ أَتَحَلَّ جَعْدًا أَحْمَرُ السَّاقَيْنِ ثُمَّ رَجَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَلَى رُؤْيَا
ہے پوچھا کہ سچے شام سے سدا سے آدمی کے لیے جسے بدکاری اور زنا کی تہمت لگائی اپنی جو رو کو تو بیان کیا ہشام
نے ہر طرح پر کہ پوچھا محمد نے انس بن مالک سے کیونکہ سب سے بہتے تھے اس سدا کا علم ان کو ہے پھر بیان کیا انس نے
نے کہ ہلال بن امیہ نے قزف کیا میں نے زانیہ پھر اپنی جو رو کو اور جس سے زنا کرتی تھی اور سکانا م شریک بن سحار بتایا
اور یہ شریک بن سحار بہائی تھا برابر بن مالک کا انکی طرف سے انس بن مالک نے فرماتے ہیں پہلے بیان کیا اور میں
یعنی اس سے پہلے کسی نے بیان نہیں کیا تھا تو لعان کا طریقہ اور سدا اسکے بیان کر نیے معلوم ہوا پھر بیان کا حکم
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے در بیان اون دنوں کے اور فرمایا دیکھتے رہو اور سدا اگر اوس سے بھی سفید رنگ لگے
ہوئے بال قضی العینین یعنی بگڑی آنکھوں والا جنت تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور اگر تیلی پٹیاں سرسری آنکھیں بگڑ
والے بال ہیں تو شریک بن سحار کا ہے انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ کو خبر پہنچی اوسے جناحی سرسری آنکھوں
اور کہ بھڑکوا مال اور تپے پٹلیوں کا اس حدیث اور اس حدیث کی سی حدیثیات معلوم ہوئی کہ حاملہ عورت سے حل
زمانی میں لعان کرنا منع نہیں ہے پھر یہاں تک انتظار کرنا کچھ ضرور نہیں اس حدیث اور اس حدیث کو مصنف رحمہ اللہ
علیہ السلام نے بیان کیا ہے کہ اس سدا میں ملا کا اختلاف ہے کَيْفَ الْعَلْعَانُ سدا کے طرح کرتے ہیں عَنِ
أَبْنِ مَالِكٍ قَالَ أَوَّلُ لَعَانٍ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمِّيَّةٍ قَدَفَتْ شَرِّكَ ابْنَ السَّحْمَاءِ
بِأَمْرِ رَبِّهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبَعَةٌ
شَهَدَاءُ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ يَرُدُّ ذَلِكَ عَلَيْكَ حَرًّا فَقَالَ الْهِلَالُ وَاللَّهِ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ عَزَّوَجَلَّ
لَيَعْلَمُ إِنِّي صَادِقٌ وَإِنْ كُنْتُ كَذِبًا لَعَنَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَلِّكَ مَا يَرُدُّ ظَهْرِي ظَهْرِي مِنَ الْجِدْلِ مَتَى كَذَبْتُكَ إِذَا
نَزَلَتْ عَلَيْكَ آيَةُ الْلَعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ زَوَاجَهُمْ لِي أَخِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَشَهِدُوا لِي بِرَبِّهِمْ شَهِدَاتُ
بِاللَّهِ إِنَّهُ سَيَرُ الْصَّادِقِينَ وَالْكَافِرِينَ إِنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ثُمَّ دُعِيَتْ الْمَرْأَةُ
فَشَهِدَتْ أَنَّ رُبَّ شَهِدَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَافِرِينَ فَلَمَّا كَانَ كَانَ فِي الرِّبَاعَةِ أَوَّلَ النَّوَاسِطِ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِفُوا هَاهُنَا فَهَذَا مَوْجِبٌ فَلَمَّا دَخَلَتْ حَتَّى مَا شَهِدْنَا اللَّهُ اسْتَغْفِرُكُمْ ثُمَّ قَالَتْ
لَا أَقْضِي فَوَيْ سَاءَ الْيَوْمِ فَصَنَعَتْ عَلَى الْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُونَهَا فَإِنْ جَاءَتْ
بِهِ أَبْيَضٌ سَبَطَا قَضَى الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِحَالِ بْنِ أُمِّيَّةٍ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَتَحَلَّ جَعْدًا أَحْمَرُ السَّاقَيْنِ

زنا کا پر حکم شرع ظاہر ہے اسلئے نہ انہیں ہو سکتی **بَابُ قَوْلِ اَلَا حَامِلٌ اَللّٰهُمَّ رَبِّ اَرْوَاهُ**
 کہنے کا بیان **حَدَّثَنَا ابْنُ عَسَاكِرَ اَنَّهُ قَالَ ذِكْرِي الشَّامِ عَنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَامِمُ**
ابْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلُهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاكَ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ يَشْكُرُ لَكَ اَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرِئٍ
رَجُلًا قَالَ عَامِمٌ مَا ابْتَلَيْتُ بِهَذَا اَلَا يَقُولُ قَدْ هَبَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَكَ
بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ اَمْرًا تَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ ذَلِكُ مُصَفَّرًا اَقْلِيلَ اللّٰحْمِ مَسْبُطًا شَعْرًا كَانَ الَّذِي اَدْعَى
عَلَيْهِ اَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهِ اَدَمَ خَذَلًا كَثِيرًا لِّلْحَمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
بَيِّنْ قَوْلَ صَعْتٍ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ رَوْحًا اَنَّهُ وَجَدَ اَحَدًا هَا فَلَاحَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ الرَّجُلُ لَا بِنَ عَمَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ اَهِيَ اَلَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَوْرَجَمْتِ حَدَا اَيْغَرِي يَمِيْنِي رَجَمْتِ هَذَا قَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ لَا يَلَاكَ اَمْرًا اَلَا كَانَتْ تَقْلِيحًا فِي
 اہل اسلام کے لئے شرعاً اس پر عیسیٰ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ذکر ہوا بیان کا نزدیک بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ
 کہے عام بن عدی نے ایک بات اس ذکر میں کہی جو حال بیان کیا اور پہر گئے پڑا یا اونکے پاس ایک آدمی اذکی قوم
 کا شکایت کرتا ہوا اس بات کی کہ یا اوس آدمی نے اپنی جو رو کے ساتھ کسی آدمی کو عام بھیجے بات کہنے لگے اس
 بلا میں پڑا میں اپنی بات کی سبب پہر لگئے اس کو عام بن عدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ جہاں گزرا تھا اوسکی عورت کے ساتھ اور اس جو روادے مرد کا حلیہ طرح کا تھا ہاں رو تک
 چہرہ نیا بدن سیدھا بال اور جس پر دعوی کیا تھا اور کا حلیہ ایسا تھا موٹی موٹی سنڈلین اور بدن گوشت پہرا ہوا
 خوب تیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللہم بین عینی سے اللہ تو ظاہر کر دے اس بات کو راوی بیان کرتا
 ہے حبیب و عورت سے جو چہ پیدائے اوسی آدمی کی شکل پر پیدایا ہوا جس کا نام لیا تھا اوس عورت کے خصم نے پہر
 کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں کو بیان کر دیا اور جس مجلس میں بن عباس نے یہ حدیث بیان کی
 اوس مجلس میں کسی آدمی نے کہا یہ وہی عورت تھی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں جم
 ترا کسی بغیر گواہی کے تو رجم کرتا میں اس عورت کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں یہ عورت تو وہی جو عام
 میں بدنام تھی (یعنی بدکاری سے مگر گواہی یا اقرار و اذیت نہ تھا) **حَدَّثَنَا ابْنُ عَسَاكِرَ اَنَّهُ ذَكَرَ اللّٰهُ**
عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَامِمُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ يَشْكُرُ لَكَ اَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرِئٍ
رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهِ قَدْ كُنَّا اَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرِئٍ رَجُلًا قَدْ هَبَّ بِهِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاُخْبِرَكَ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ اَمْرًا تَهُ وَكَانَ ذَلِكُ مُصَفَّرًا اَقْلِيلَ اللّٰحْمِ مَسْبُطًا شَعْرًا كَانَ الَّذِي اَدْعَى
عَلَيْهِ اَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهِ اَدَمَ خَذَلًا كَثِيرًا لِّلْحَمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ

کے لیکن بائچین باربروانے پر لعنت کرے اور عورت اپنے اور بڑا کا غضب کے جوٹ کہنی کی صورت میں کیا ہے
عِظَةُ الْإِمَامِ الْجَلِيلِ وَالْمَسَاقَةِ عِنْدَ الْعَلَانِ باب بیان میں احبات کی مرد اور عورت
 کو ان نصیحت کرے لعان کرنے کے وقت **عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَنِ الْمُتَدَّاعَيْنِ فِي إِمَارَةِ بْنِ**
الزُّبَيْرِ الْفَرَسِيِّ بَيْنَهُمَا قَالَا كَمْ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَانَ ابْنُ فَلَانَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ عَمْرُوًا رَأَيْتَ الرَّجُلَ مِثْلَ رَجُلٍ عَلَى مَرَاتِمِهِ فَاحْتَشَنَ رِجْلَهُ فَاَمْرًا
عَظِيمًا وَقَالَ عَمْرُوًا إِنَّ أَمْرًا عَظِيمًا وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ فَلَمْ يَحِبَّهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ
ذَلِكَ نَأَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْأَمْرَ الَّذِي سَأَلْتُكَ فَبَتَلَيْتُ بِهِ فَإِنَّ زَلَّ اللَّهُ عَمْرُوًا وَجَلَّ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا فِي
سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ حَتَّى يَبْلُغُوا الْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ
الصَّادِقِينَ قَبْلَ ذَلِكَ بَلْ فَوَعَّظْهُ وَذَكَرَ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَدَايَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ شَيْئًا يَا أَمْرًا فَوَعَّظَهَا وَذَكَرَ مَا قَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
إِنَّهُ كَذَّابٌ قَبْلَ ذَلِكَ بَلْ جُلِّ فَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ مِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ كُنْتُ
اللَّهُ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ نَشَى بِالْمَرْأَةِ فَشْهَدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ أَنَّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ وَ
الْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ جَاءَ جَبْرِ بْنُ جَبْرِ صَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 ہے پوچھا مجھے کہ سنی سہ لعان کرنا اور ان کا کیا اور دنوں میں جدائی اور تفریق کی جاتی ہے بعد لعان کے یا
 نہیں سعید بن جبیر فرماتے ہیں میری سمجھ میں کچھ نہ آیا جو میں جواب دیتا آخر میں دہرایا اپنی جگہ سے اور گیا ابن عمر
 کے گہراور کہا میں نے اوس سے عبد الرحمن کے باپ کی تفریق کی جاتی ہے لعان کرنا اور ان کے درمیان بیعتی
 کر نیکی بعد عورت کو مرد سے جدا کر دینا چاہئے یا نہیں ابن عمر نے جواب دیا تفریق کرائی جاتی ہے اوس دنوں
 میں اور جواب دیکر کہا سچا ہے ہر ایک سہ سب سے اول فلاں نے شخص کے بیٹے نے پوچھا تھا ابن عمر نے اوس کا نام نہ لیا اور
 وہ شخص عیوبی بخلائی تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اوس آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ
 فرما یہ اگر دیکھ ہم میں سے کوئی آدمی کسی شخص کو اپنی جوہر کے ساتھ بد کام کرتے ہوئے اگر وہ جوہر والا کچھ بولے
 تو بڑی آفت کی بات ہو اور اگر چپکا رہے تو ایسی ہدایت پر چپکا رہا اپنے اوسکو کچھ جواب نہ دیا شاید اپنے جواب میں اسطرح
 نہ دیا ہو کہ پہلے سے مسئلہ پوچھتا ہے بلا ضرورت پہر دوبار آیا وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا جو بات
 میں نے آپ سے دریافت کی تھی اوس ملا میں خود ہی مستبد ہوا ہوں پہر اقرار میں اللہ عزت اور بزرگی واسطے نے مجھ
 استین ورت کی یعنی والذین یرمون أزواجهم سے لیکر ان غضب الله علیہا ان کان من الصادقین

کرنا بعید ہے جس سے یعنی اپنے کام میں ایسا دوسکا ہو تو ہمت لگائی پھر بھی مال کی طرح کرتا ہے وقت اس میں سے جو کچھ
 سوا کہ لعان کے بعد اور تفریق سے پہلے تو بکرنا جائز ہے **اجْتِمَاعُ الْمُتْلَا عَنِینِ** لعان کرنا الوہبی مایہ
سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ یَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتْلَا عَنِینِ حَتَّى أَتَى عَلَی اللَّهِ أَحَدًا كَمَا كَذِبَ سَائِلُ
لَكَ عَلَيْهَا قَالَ اللَّهُ مَا لِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ حَمْدَكَ عَنْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَمَلْتَ مِنْ قُرْبِهَا
إِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ
 عنہما سے لعان کرنا الوہبی سائل ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا یا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد لعان کرنا الوہبی
 کو حساب تھا یا خدا کے اوپر ہے یعنی وہ کو جو کچھ لگے کوئی ایک تو تم میں سے جو تھامے دونو تو سچے نہیں ہو سکتے اور
 فرمایا مرد کو نہیں بلکہ جو کچھ اسکی طرف کسی بات میں یعنی تیرا سپر کچھ نہیں ہوتا اس دے نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا
 مال ہے اس پر سچے کہا تیرا کچھ نہیں اس کے نزدیک یعنی تو اس سے کسی چیز کے لینے یا ستحق نہیں کیونکہ اگر تو سچا ہو
 تو شرم کی چیز حلال ہوئی تیرے لئے وہ مال یا دیکھ بیکے میں گیا اور اگر جھوٹا ہو تو مال طلب کرنا تجھ کو لاف نہیں
 اور بعید ہے تیرے شان سے **فَبَابُ** باب کی مناسبت **لَا سَائِلُ لَكَ عَلَيْهَا** اس کے فرمانے سے ثابت ہوتی ہے ایک
 معنی تو یوں ہوئے کہ تیرا اس پر اب دور نہیں چل سکتا کیونکہ یہ توفیق کم کہا کچھ ہو گئی اس معنی کے اعتبار سے لعان
 کے کر نیسے تفریق ہو جانا یا تفریق کا واجب ہونا نہیں نکلتا مان اگر یوں کہیں تیری سپر راہ نہیں تیرے قبضے
 سے باہر ہو گئی اور تیرے اوپر حرام ہو گئی ہمیشہ کو تو البتہ باب کی مناسبت نہیں پائی جاتی لیکن لفظ عام ہو چکے
 سبب سے یہ بات نکلتی تھی اس واسطے باب میں یہاں تذکر کیا گیا **بَابُ نَفْيِ الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ لِمَا قَدْ**
بُأْمِنَ بِهِ نَفْسِي اور انکار کرنا کہ کیا بسبب لعان کے اور سپرد کر دینا لڑکے کو اسکی نانکے پاس **سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قَالَ**
كَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَى رَجُلًا سَوَّاهُ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَكُنِيَ الْوَلَدُ بِالْأَمْرِ
 ترجمہ سعید بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعان کا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد میں درجہ دہی
 در میان ان دونوں کے یعنی توڑ ڈالنا صلح اور بھیجے بیچے کو اسکی مانکے ساتھ **بَابُ نَفْيِ الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ**
بِأَمْرِ آتَاءٍ وَسَمَكَةٍ فِي وَلَدٍ اور اگر **الْإِسْتِغْنَاءُ مِنْهُ** اگر اشارہ کرے مرد اپنی عورت کی بدکار
 کا اپنے لڑکے کے پرانیہ میں لیکن ظاہر میں لڑکے کا انکار نہ کرے اور دوسرے مرد سوا انکار کرنا ایسے شخص کا حکم ہے
سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ قَالَ إِنْ رَجُلًا مِّنْ بَنِي قُرَیْشٍ قَالَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ
أَخْرَأْتَنِي وَلَدْتُ عَلَا مًا أَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ بَلَدٍ قَالَ لَا نَحْمَقُ قَالَ فَمَا الْوَلَدُ قَالَ خُمْرٌ قَالَ
فَهَلْ فِيهَا مِزْنٌ أَوْ رَفٌّ قَالَ إِنْ فِيهَا كَوْنٌ فَاقَالَ فَاقِي لِرَجُلٍ أَنِّي ذَلِكَ قَالَ عَمَّا أَنْ يَكُونَ نَزْدَ عَرَفٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَنْ يَكُونَ نَزْدَ عَرَفٍ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے

آیا ایک آدمی بنی قریظہ کے قبیلے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام پاس اور کچھ لگا میری عورت نے کہا ایک لڑکا
 کے لئے رنگ کا اپنے پوچھا، اوس سے تیرے پاس اونٹ ہی میں اس نے کہا ہاں میں اپنے لڑکا اس رنگ کے میں کہا لاں لنگ
 کے میں اپنے فرمایا او میں خاکی ہی کوئی ہے اوس نے کہا ان اللہ خاکی لنگ کے ہی میں پھر اپنے فرمایا وہ خاکی رنگ تیرے
 نزدیک اور تیری سمجھ میں کہا ہے آیا اوس نے کہا کسی رنگ نے کینچا ہوگا اسکو بھی مرد کا ارادہ ہے نہ کہ عورت
 کو راہوں میں کال لڑکا پیدا ہو اگر میرا ہوتا تو گورا ہوتا تو گویا اشارت کی کہ عورت نے بدکاری کی ہوگی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو جانور کی مثال دیکر سمجھا دیا اور اپنے اس طرح پر بیان کر نیو کہ قذف زہر یا معلوم نہ کہ
 قذف بی ضابطہ بیان کر نیو کہ ثابت نہیں ہوتی اور اوس آدمی نے یہ بات جو کہی کسی رنگ کے نہیں کینچا ہوگی
 کوئی اونٹ و کسی نسل میں کا جاویر کیرف ہے خاکی رنگ کا ہوگا عسکریؓ اِنِّیْ ہَرَمَہُ قَالَ تَعَارَ عَلَیْہِمْ سَیِّئُ
 قَرَارَہُ اِلَی اللّٰہِ عَلَیْہِمْ سَلَامٌ فَقَالَ اَمْرًا فِیْ ذَلٰلَتٍ عَلٰی مَا اسْتَوَدُوْا وَہُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَنْقَاطَ مِنْہُ فَقَالَ
 هَلْ لَّکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا لَہَا نَہَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِیْہَا ذُوْذُرٌ قَالَ فِیْہَا رُوْکُؤُہُ
 قَالَ فَمَا خَالَکَ ذٰلِکَ یَا رَیْیَہُ اَنْ یَّکُوْنَتْ رُحْمَہُ عَرْفُ قَالَ فَلَکُلْ هٰذَا اَیْکُوْنُ نَزْعُہُ عَرْفُ قَالَ فَکَذَہُ
 یُرِیْضُ لَہِ بِذٰلِکَ نِیْقَآءٌ تَرْجُمَہُ اَبُو ہُرَیْرَہُ فَمَنْی شَرَّہُ سَے دایت آیا ایک آدمی بنی قریظہ کے قبیلے میں کا بنی سلمیہ
 علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا میری عورت ایک لڑکا بنا ہے اور وہ لڑکا کالی رنگ کا ہے اپنے پوچھا اوس فراری سے
 تیرے اونٹ میں اسنے کہا میں اپنے کہا کیا رنگ میں اونکے اوس نے عرض کیا سرخ رنگ میں اپنے فرمایا وہ میں
 کوئی خاکی رنگ کا ہی ہوگا دیکھ اور غور کر کہا ہے آیا وہ رنگ اوس میں اوس نے عرض کیا کسی رنگ کے نہیں کینچا ہوگا
 اوسکو اپنے فرمایا شاید اسکو بھی تیرے لڑکے کو کسی رنگ کے کینچا ہو اپنے طرف راوی بیان کرتا ہے اپنے
 لڑکے سے اتھا کر کیسی رخصت زدہی اوسکو فتنہ میں راوی اور خیال سے اوس نے یہ بات کہی تھی اپنے اوسکو
 رو کر دیا اور اس کے فہم کے موافق اوسکی تسلی بھی کر دی حکم اِنِّیْ ہَرَمَہُ رَضَیَ قَالَ بَیْہُمْ مَا عَمِنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ
 عَلَیْکَ اللّٰہُ عَلَیْہُمْ سَلَامٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلِّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ قَافِیْ کَانَ ذٰلِکَ قَالَ مَا اَدْرِیْ قَالَ فَعَلَّکَ
 مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا لَہَا نَہَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَعَلَّ فِیْہَا جَمَلٌ اَوْ رَقِیْ قَالَ فَعَلَّکَ
 کَانَ ذٰلِکَ مَا اَدْرِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ یَّکُوْنُ نَزْعُہُ عَرْفُ قَالَ وَہٰذَا الْعَکَہُ نَزْعُہُ عَرْفُ فَمِنْ جِلْدِہِ
 رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلِّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلِّمْ هٰذَا اَلَا یَکُوْنُ لِمَنْ یَّجِلُّ اَنْ یَّتَلَفِیْ مِنْہُ لَدِیْ وَلَدٍ عَلٰی فِیْ شَہَدَہُ اَنَّ یَنْزِعَہُ اَنَّہُ
 راوی کا حاشہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک فرہم لوگ نے کہنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو
 کہہ ایک آدمی اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرے بیان ایک بچہ پیدا ہوا ہے بیشی علام کی صحت کا ہے یعنی کال لڑکا
 ہے اور کال اپنے فرمایا کہا ہے آیا یہ کال لڑکا اسکا اوسنے کہا نہیں معلوم کہا ہے کیا رنگ میں اونکے اوس نے فرمایا

لال رنگ کے بہن اپنے فرمایا کوئی خاکی رنگ کا بھی اون میں ہے کہا
اوس نے خاکی رنگ کے بھی اونٹ ہیں اوس میں اپنے فرمایا وہ خاکی رنگ کہا سنا آیا اون میں کہا اوس نے معلوم نہیں کیا
سے آیا لیکن کسی رنگ نے کہینچا ہو گا اوس کو راوی بیان کرتا ہے اسی واسطے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجے
کہ بہنیں جائز ہے مرد کو انکار کرنا کر کے سے جو پیدا ہو اوسکی جو رو سے مگر اوس وقت کہ کہے میں نے دیکھا ہے اوسکو
اور میں جانتا ہوں کہ وہ فاحشہ ہے **ف** یعنی تعویض کرنے اور اشارت قدف کا حکم ثابت نہیں ہوتا **باب**
التَّغْلِيظُ فِي الْإِنْفَاقِ مِنَ الْوَلَدِ اولاد سے انکار کرنا پالے بغیر اور سختی کرنا **باب** حسن کنی ہر ہر

وَمَا أَتَى سَمِيعٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي حِينَ تَزَلَّتْ آيَةُ الْمَلَأَ عَنَرَةَ أَهْلًا مَرَّةً أَدَخَلَتْ عَلَى
قَوْمٍ رَجُلًا لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَمَّ يَسْتَمِعُ مِنْ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَا يَدْخُلُهَا اللَّهُ جَنَّةً وَلَا يَسَارُ جُلُ عَجْدًا وَلَا دُكَاؤُهُ وَهُوَ يَنْظُرُ
إِلَيْهِ اجْتَبَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَفَضَّلَهُ عَلَى دُرٍّ مِنْ لَوَائِنَ وَالْأَخْيَرِ بْنِ مَرْحَمَةَ الْبُورِيَّةِ اسے روایا ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اوزیری آیت لعان کی جو عورت ملا دیکھ تو وہ الیکو دوسرے قوم کے لوگوں میں وہ
عورت کے لئے اللہ کے نزدیک نہیں سمجھتا چیز اور نہ داخل کرے خدا متعالی اوسکو سخت میں اور جس نے انکار کیا
اپنی اولاد کا دیکھ بہال کر سو کر گیا اوسکو اللہ رب لوگوں کے سامنے جب موجود ہونگے پہلے زمانے اور پچھلے زمانے
کے آدمی **ف** ایک قوم میں دوسرے کو مانا یعنی زمانہ کرنا اور اپنی خصلت کی نسب میں دوسرے کا نسب ملا دیا کیونکہ لڑکا
یا لڑکی جسکی جو رو کے پیدا ہو گا اوسکا کہلائیگا یہ تنبیہ عورت کو فرمائی اور یہ طرح اگر مرد جان بوجھ کر کسی غرض سے
انہی اولاد سے انکار کرے اوس وقت میں بھی سختی کی اور یہی رسوائی کا وعدہ **باب** **لِحَقِّ الْوَلَدِ بِالْفَرِاشِ**

إِذَا كُنْتُمْ يَتَفَقَّحُونَ فِي الْفَرِاشِ ملا دینا سچ کو خاوند کے ساتھ اگر انکار کرے اوس بچے کا خاوند اوس عورت کا
حسن کنی ہر ہر **ابن** **عَنْ** رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفَرِاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ مَرْحَمَةَ الْبُورِيَّةِ اسے
عند روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ جسکے بچے اوس لڑکے کے مان ہے خواہ نکاح سے ہو خواہ گیسٹ
سے اور اگر جرار نکاح ہوئی کرے کہ لڑکا میرے نطفی سے ہو تو اسکی قسمت میں تیرا ہے یعنی وہ مالک نہیں اور اگر جرار نکاح نہ ہو
تو اوسکو نکال کرنا ہے **حسن** کنی ہر ہر **عَنْ** رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفَرِاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ

مَرْحَمَةُ ابْنِ دُونُو مَدَنِيُونِ کا ایک ہے **حسن** کنی **عَنْ** فَاطِمَةَ قَالَتْ أَخَصَّمْتُ سَعْدَ ابْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدَ بْنَ رَمْعَةَ فِي
غُلَا مَقَالَ سَعْدٍ لَمَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنِ أَبِي عَتَبَةَ ابْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَمِلَ إِلَى أَنَّهُ أَبْنَاهُ أَنْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ فَإِذَا
شَبَّهَا بِبَنَاتِ بَعْتَمَةَ فَقَالَ هَرَاكَ بَاعَبْدُ الْوَلَدِ لِلْفَرِاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ فَجَحَّجِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ لَا يَدْنُ رَمْعَةَ
فَلَمْ يَرَسُودَةً قَطُّ مَرْحَمَةُ جَعْفَرِ بْنِ عَالِشٍ نَفْسِي لَمْ يَسْمَعْ رَوَاهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ نَفْسِي لَمْ يَسْمَعْ رَمْعَةَ ابْنِ
ابن بچے کے لئے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں لڑکا یا لڑکی پیدا ہوگی اسے جہاں سے وہ نکلتا ہے وہی اسکی قسمت ہے

اور زانی اور زانیہ کی روایت میں اختلاف ہے

میں یہ دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توہم لگنا بہت مستحب تھا یہی اوسین پر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اور کتاب جس کے لئے فراموش ہے آئے اور کسو سوہ کا بجائی قرار دیا پر احتیاطا سوہ کو حکم دیا پر دسے کا کفر نہ تھا زانیہ کا لفظ تھا فی لیلہ انما نکلوا فیہ و ذکرہ لا اختلاف علیہ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث زانیہ میں اختلاف ہے قرعینے پانسا ڈالنے کا جب تنازعہ ہو تو اگر

اگرین لوگ کسی شخص میں اور ذکر اختلاف کا جو بیان کیا ہے شعبی کے شاگردوں نے زبیر بن رعم کی روایت میں

حسن زبیر ابن ارقم قال اری سلی بن خالد ثلثہ وکھو بالیمن وکھو علی اقرآ فی کلّی احدی سال اثنتین

انثین لیلہ بالولیہ قالہ کانت سال اثنتین انثین لیلہ بالولیہ قالہ کانت سال اثنتین لیلہ بالولیہ

الولیہ بالولیہ صارت علیہ القرعۃ وجعل علیہ ثلثی الدیۃ فذاکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فصیحت حتی بدلت لواقعہ کثر حمزہ زبیر بن رعم سے بہت ہے حضرت علی پاسبین آدمی تھے بن جنہون

ایک عورت سے جماع کیا تھا ایک ہی طہر میں آپ نے دو کو الگ کر کے پوچھا کہ تم تیسرے کے لئے اس لڑکے کا اقرار کرو

اونہوں نے نہ مانا پھر دوسرے سے پوچھا اونہوں نے ہی نہ مانا پھر قرحہ ڈالا اون تینوں کے نام پر اور جس کے نام پر

قرعہ نکلا اسی کو لڑکا دیدیا اور ایک ایک ٹکٹ دیتا اوس سے اور دونوں کو دوا لی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے سامنے اس کا ذکر ہوا آپ نے بیان کیا کہ دائرہ میں آپ کی کہل گئیں (کیونکہ قرعے کا فیصلہ ایک ہی اختیار کا

فیصلہ ہے حسن زبیر ابن ارقم قال بیہما محن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ کرجل من

الیمین فجعل یبکی ویکدہ وعلی بہما فقال لرسول اللہ افی علیا ثلثہ نفیر ففہم من فی ولیہ فی علی

علی امراۃ فی کلّی ساق الحدیث کثر حمزہ زبیر بن رعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم لوگ بنی صلی اللہ

وسلم پاس بیٹھے تھے اس میں آیا ایک آدمی ایک خدمت میں بن سے دہان کی خبر بیان کرنے لگا اور پلٹتے کرتا تھا

بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اون دن حضرت علی رضی اللہ عنہ میں بن تہا اور کہنے یا رسول اللہ اے تین شخص جہک کر ہوئے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے کے لئے جماع کیا تھا اونہوں نے ایک عورت سے ایک طہر میں بہر بیان کیا

پوری حدیث کو یعنی جو حدیث اوپر گذر چکی ہے حسن زبیر ابن ارقم قال کثرت وندا الشیخی صلی اللہ علیہ

وسلم وعلی رضی اللہ عنہ یمن یمن بالیمن فاتاہ رجل فقال شہد ث علیہ اری فی ثلاثہ نفیر اذعوا

ولہ اقرآ فقال لحدیثہ تدعہ لہذا فابی وقال لہذا تدعہ لہذا فابی وقال لہذا تدعہ لہذا

فابی علی رضی اللہ عنہ انت تم شرکاء ممتکنا کسوں و ساقرق بیکم فایکما ما بتہ القرعۃ

فوصا کہ وعلی ثلثا الدیۃ فصیحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدلت لواقعہ کثر حمزہ زبیر بن رعم رضی

عنہ سے وہ تہا میں نہر ایک بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بن میں تہا آیا ایک آدمی

لَا تَقْنَنَ بِالْفَيْسِ مِنْ ثَلَاثَةِ شُرُوعٍ وَاللَّيْلُ يَنْتَهِي مِنَ الْحَيْضِ مِنْ سِتِّ سِتِّ كَعْدٍ إِنْ تَبَتُّمْ مَعَهُ تَبَتُّ
 ثَلَاثُ أَشْهُرٍ فَفَيْسٌ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنْ حَلَفْتُمْ هُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوْنَ فَمَا لَكُمْ تَلْفِظْنَ مِنْ عِدَّةٍ
 لَعَدْتُمْ وَنَهَا لَمْ يَجِبْ عَنِ عِدَّتِهَا مَا يَأْمُرُ مِنْ بَيْتٍ مَا تَنْكَحْنَ مِنْ أَيِّهِ وَتَنْسَبُ بِكَاتٍ بِحَيْثُ يَنْتَهِي الْوَقْتُ
 کے یعنی جو سو قوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا ہجاء دیتے ہیں تو پہنچاتے ہیں اس سے بہتر نہ اس کے برابر اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اِذَا بَدَلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ كَلَّا اللَّهُ عَلَّمَ مَا يُزِيلُ قَالُوا أَتَمَّا أَنْتَ مُنْغِيْرٌ بِلِ الْكُتُبِ هُمْ
 کہ ایچھو کہ نیتیں ہم بستے ہیں ایک آیت کی جگہ دوسری اور انشہ بہتر جانتا ہے جواب داتا ہے تو کہتے تو تو مالا تاسہ
 یوں نہیں پراور یہ بتوں کو خیر نہیں یہاں پر اعتراض ہو دو لوگ کرتے تھے اولی سیکھی سکھائی مشرک بھی جن کو
 اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سلم کو منقری بھرتے تھے اور کہتے تھے اگر اللہ کی طرف سے یہ کتاب ہوتی تو منسوخ نہو اگر
 کیونکہ پہلی بات میں کیا عجیب تھا جو خوف کر دیکھی ایسی ایسی باتیں جن کی کرنے سے اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا کہ عیب نہ
 پہلی میں تہا نہ چھپی میں لیکن حاکم کو اختیار ہے جو چاہے وہ حکم کرے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان تینوں بتوں
 کو نسخ کی ثبوت کے لئے بیان کیا ہے چنانچہ تیسری آیت اس آیت کے بعد بیان کی ہے ت اور کہا ہے يَحْيَى اللَّهُ مَا كُنَّا
 وَتَثْبِثُ وَعِدَّةُ كَأَمِ الْكُتُبِ يَعْنِي مَا تَجِبُ اللّٰهُ جَوَابُہٗ اور ثابت کہتا ہے جو چاہے اور اسی کے پاس ہے اصل
 کتاب پہر فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلے پہل قرآن میں سے جو منسوخ ہوا وہ قبلہ ہے اور اس کے بعد کہا ابن عباس رضی
 نے وَالْمُطْلَقَاتُ بَلَوْتُ كُنَّ بِالْفَيْسِ مِنْ ثَلَاثَةِ شُرُوعٍ يَعْنِي اِرْطَاقُ وَالِ عَوْدَتَيْنِ تَطَارُكْرَيْنِ تَيْنِ حَيْضٍ تَكْ بَرَكَا
 ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَاللَّيْلُ يَنْتَهِي مِنَ الْحَيْضِ مِنْ سِتِّ سِتِّ كَعْدٍ إِنْ تَبَتُّمْ مَعَهُ تَبَتُّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ يَعْنِي اِرْجُو
 عورتیں اُمید ہو میں حیس سے نہا رہی عورتوں میں اگر تم کو شہبہ ہو گیا تو او کی عادت ہے تین مہینے بہرہ دونوں آیتوں
 پڑھنے کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پہر منسوخ ہو گیا اس میں سے ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ
 مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوْهُنَّ يَعْنِي اِرْطَاقُ دَوَادِ كَمَا تَهْدُ لَكَ نَسَبُہٗ سے پہلے فَمَا لَكُمْ تَلْفِظْنَ مِنْ عِدَّةٍ لَعَدْتُمْ وَنَهَا
 سوا و نہر حق نہیں نہارا مدت میں بٹھانا کہ گنتی پوری کرواؤ اسے نسخ حکم کے رد کرنے کو کہتے ہیں وہ کچھ لوگ
 ہوتا ہے ایک تو یہ ہے آیت لکھی جاوے لیکن حکم اس کا منسوخ ہو جیسے اپنے ناطے دانوں کو وصیت کر تکی آیت ایک
 برس حد گذارنیکا حکم اور دوسرا یہ ہے آیت لکھی جاوے لیکن حکم اس کا باقی رہے فقط تلاوت جاتی رہے جیسے
 رحم کی آیت یعنی سنگسار کرنیکی اور تیسری صورت یہ ہے کہ تلاوت میں باقی رکھی اور نہ اس کا حکم باقی رہے اور چوتھی
 صورت اور چھ ایک حکم موقوف کیا دوسرا حکم اوسے قسم کا اوسکی جگہ مقرر کیا جاسے جگہ تبدیلہ کا بنے بہرہ اللہ کی طرف
 سے موقوف ہوا اور کچھ کی طرف حکم دیا گیا اور اس کے سوا اور بھی ہے مقام میں یہ فرض ہے کہ پہلے ایک عام عام تھا
 اطلاق والیوں کو یعنی وَالْمُطْلَقَاتُ اَنْتَ يَدْرُكْنَ بِالْفَيْسِ مِنْ ثَلَاثَةِ شُرُوعٍ اور دوسرا اَللَّيْلُ يَنْتَهِي مِنَ الْحَيْضِ

بارانی اور زاذوہی حسن حصہ بنت عمر رَفِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَنْ أَمَرَ اللَّهُ بِالْوَلَاءِ لِأَخِيهِمْ عَلَى مِثْلِ قَوْلِ قَلْبِ الْأَعْلَى رَفِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ مَرَّةً بِكَ شَرُّهُ يَنْبَغِي بِكَ بِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمَنْ أَمَرَ اللَّهُ بِالْوَلَاءِ لِأَخِيهِمْ عَلَى مِثْلِ قَوْلِ قَلْبِ الْأَعْلَى رَفِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْأَعْلَى رَفِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ مَرَّةً بِكَ شَرُّهُ يَنْبَغِي بِكَ بِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لِيَكُنْ اسْمُ الْفَتَا كَرَاهِيَةً وَأَوْسَى فَوْقَ كَامَنِي وَنَزَلَ قَرِيبَ مِائَةِ مَرَّةٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً مَرَّةً بِكَ شَرُّهُ يَنْبَغِي بِكَ بِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَدَّتْ الْحَامِلُ الْمُسَوِّمَ فِي عَدَّتِهَا رَفِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ شَرُّهُ يَنْبَغِي بِكَ بِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَرَّ بِكَ مِائَةً مَرَّةً أَنْ سَبَّحْتَ الْأَسْمَاءَ تَسْبِيحًا بَعْدَ وَفَاتِ رَفِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَعَنَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَدَتْ نِسَاءً مِنْكُمْ فَادْنُوا لَهَا فَيُؤْمَرُونَ بِهَا مِنْ خَيْرٍ رَفِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَوْ سَكَنَ خَصْمٌ كَرَاهِيَةً مِائَةً مَرَّةً بِكَ شَرُّهُ يَنْبَغِي بِكَ بِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْمُسَوِّمَ فِي الْحَرَمَةِ أَنْ سَبَّحْتَ الْأَسْمَاءَ تَسْبِيحًا بَعْدَ وَفَاتِ رَفِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِائَةً مَرَّةً بِكَ شَرُّهُ يَنْبَغِي بِكَ بِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ وَصَحَّتْ سَبْعَةٌ مَخْلُوعًا وَفَاتِ رَفِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرُهَا عَشْرَةٌ لِيَدَّ قَلْبُهَا لَعَنَتْ
 لَعَنَتْ لِيَدَّ وَاجٍ غَيْبٌ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَذَكَرْتُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِيهَا
 قَدْ انْقَضَى أَجَلُهَا مِائَةً مَرَّةً بِكَ شَرُّهُ يَنْبَغِي بِكَ بِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تِسْلِسُ بِأَيْمَانِهَا مِائَةً مَرَّةً بِكَ شَرُّهُ يَنْبَغِي بِكَ بِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَوْ سَبَّحَتْ بِهَا مِائَةً مَرَّةً بِكَ شَرُّهُ يَنْبَغِي بِكَ بِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَرِهَ لَهَا مِائَةً مَرَّةً بِكَ شَرُّهُ يَنْبَغِي بِكَ بِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُسَوِّمِ عَمَّا رَفِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْصَتْ مَخْلُوعًا قَالَ ابْنُ هُرَيْرَةَ تَرَفُّجٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَنَتْ
 الْأَجَلِينَ مِائَةً مَرَّةً بِكَ شَرُّهُ يَنْبَغِي بِكَ بِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَشْرَ نَفْسٍ مِائَةً مَرَّةً بِكَ شَرُّهُ يَنْبَغِي بِكَ بِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ الْإِنْسَانُ لَا يَحِلُّ لِمَنْ أَمَرَ اللَّهُ بِالْوَلَاءِ لِأَخِيهِمْ عَلَى مِثْلِ قَوْلِ قَلْبِ الْأَعْلَى رَفِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِائَةً مَرَّةً بِكَ شَرُّهُ يَنْبَغِي بِكَ بِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَوْ سَبَّحَتْ بِهَا مِائَةً مَرَّةً بِكَ شَرُّهُ يَنْبَغِي بِكَ بِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَرِهَ لَهَا مِائَةً مَرَّةً بِكَ شَرُّهُ يَنْبَغِي بِكَ بِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُسَوِّمِ عَمَّا رَفِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْصَتْ مَخْلُوعًا قَالَ ابْنُ هُرَيْرَةَ تَرَفُّجٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَنَتْ

۲
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ انھیں کر لیا تو اسے وہ عورت بچہ پیدا ہوئی تھیں بعد ازاں بن عباس رضی اللہ عنہما ابوالاعلیٰ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے انہیں
جز زیادہ ہوا کہ اس کو اختیار کر لے آخر آدمی پہنچا بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف انہوں نے فرمایا مریگا تھا ختم سببیہ کا اور کو بچہ
پیدا ہوا اس کے مریبہ پندرہ دن تھے اور ہے مہینے کے بعد پھر پیغام پہنچا اس کے پاس دو آدمیوں نے سببیہ رضی اللہ عنہا کو
کیا ایک کی طرف یعنی اوس سے نکاح کرنا چاہا اس کے لوگ ڈرے کہ کہیں اوس سے نکاح نہ کرے اور کہا انہوں نے
ابھی تو تیری مدت ہے نہیں گذری ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر گئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں فرمایا
اس کو مکہ آ کر نکاح کر لے جسکو تیرا چاہیے ہے (۱) بعد ازاں طہین کے پھر معنی میں جو منی مدت بھر ہوا اس کو اختیار کر لے
یعنی اگر چاہیے منی دن بھر کہ میں تو اس کے موافق مدت گزارے اور سوگ کرے اور وضع حمل کی مدت بھر کہ ہے
تو اس کے موافق مدت گزارے غرض چار مہینے دنس کم میں بن عباس کے نزدیک مدت پوری نہیں ہوتی اور ابو ہریرہ
کہتے تھے کہ ہوا بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سببیہ کا قصہ بیان کیا تب معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ کا قول درست ہے

**عن ابی سلمۃ قال سئل ابن عباس عن ابی ہریرۃ عن عائشۃ زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ نکح ابن
آخر الا جلین وقال ابو ہریرۃ اذا اولدات فقد حلت فدخل ابو سلمۃ الی ام سلمۃ فساکنھا**

**عن ذلک فتاقت ولدت سببیۃ الا سلمۃ بعد وفات زوجھا بنصف شھر فحکمھا رجلا من اہل
مناہ واکثر کھل فخطبت الی النبی فقال اکلھن کم یحکم وکان اھلھا عینا فساکنھا احباء**

**اھلھا ان یؤدوہا فجاءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال قد حلت فاکھن من شہرت
مترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پھر کسی نے ابو ہریرہ اور ابن عباس سے سنا اس عورت کا جس کا نام**

**مرحباؤس اور عالمہ بن عباس نے فرمایا دونوں مدتوں میں جو در ہوا کرے اور ابو ہریرہ نے فرمایا جو وقت
بچے آوے گی مدت اسی وقت پوری ہوگی پھر ابو سلمہ جب کہ انس رضی اللہ عنہ کی بی بی ام سلمہ کے بیان اور پھر چاروں سے یہ مسئلہ ہو گیا**

**ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب سببیہ سلمیہ نے اس وقت کہ اس کے خاوند کو مر کر آنا مہینہ گذرنا تھا پھر وہ حضور کا پیغام نکاح
کا آیا تو میں نے ایک جوان تھا اور دوسرا دہڑوہ چلی جوان کی طرف اور پسند کیا اس جوان کو اور پھر نے کہا ابھی تو**

**حلال نہیں ہوا ابھم نکاح کرنا بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سببیہ کے گھر والے لوگ موجود تھے تو اوپر سے یہ خیال کیا
کہ جہاں کے لوگ آویگے تو شاید وہ سبھا کر سببیہ کو بھیجے و لہذا دین پھر وہ بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور فرمایا**

**تو حلال ہو گئی جسکو چاہے اوس نکاح کرے **عن ابی سلمۃ ابن عبد اللہ عن عائشۃ قال قال ابن عباس فی امرأۃ
وضعت بعد وفات زوجھا بعشر نر لیسۃ ایصلھ لھا ان تزوج قال لا الاخر الا جلین قال قلت قال****

**اللہ تبارک وتعالی واولاد الا حلال اجلھن ان یضعن حاکھن فقال انما ذلک فی الطلاق فقال
ابو ہریرۃ انا مع ابن ابی نعیم ابی سلمۃ فادرسنا علامہ محمد بن قسطلانی قال انہ سببیۃ فساکنھا لکان**

سیدہ سلمیہ سے جب دریافت کیا گیا تو سیدہ نے بیان کیا ہے میں نکاح میں سعد بن خنک لے لی اور وہ سعد بنی عامر بن لہی کے قبیلہ میں کا تھا اور بکر بھی تھا اور سکی وفات ہوئی کچھ اوراق میں سجدہ بیان کرتی ہے اس وقت میں ملہ تھی پر مرنے سے تھوڑے دن کے بعد بچہ جنے جب پاک ہو گئی سیدہ نفاس سے توبہ آگیا اس نے پیغام والوں کے لئے بیٹھہ ارادہ کیا نکاح کا ایسے وقت میں ان پونچھ ابوسائل بن بکلاک ابوسائل ایک آدمی تھا عبدالدار کے قبیلہ میں سے اس نے سیدہ سے کہا کیا وجہ ہے تمہارے سنگ دار و بناؤ کر نیکی شنایہ تمہارا ارادہ نکاح کر نیکی ہوگا اللہ کی قسم ہے مجھ کو نہیں جاؤں ہے نکاح کرنا تجھ کو جب تک نگزد جاوین جاؤں جاؤں میں نے سیدہ کہتی ہے جب اس نے یہ بات کہی میں نے شام کی وقت کپڑے پہنے اور گئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بس پر پوچھا میں نے یہ مسئلہ اپنے فتویٰ دیا مجھ کو انوار تیری عدت جہی پوری ہو گئی جب تو نے توجہ بنا اور فرمایا یا مجھ کو نکاح کر کے اگر تیرا جی چاہے عمن رفق نہ کرنا

[illegible]

الْأَرْقَمُ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ دَخَلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَاسْتَأْذَنَهَا عَمَّا أَذْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُبْلَيْهَا قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَاسْتَأْذَنَهَا فَخَبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ
سَعِيدِ بْنِ خُوَلَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شُهَدَاءِ بَنِي النَّوْثَرِ فِي سَنَةِ إِفْجَاءِ
الْوُدَّاعِ قَوْلًا لَيْتَ قَبْلَ أَنْ تُخْبِرَ لَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُمٍ عَشَرَ أَثْنَيْنِ وَقَالَتِ رَفِجْهَا فَلَمَّا تَلَعْتُ مِنْ ثَقَاسِهَا دَخَلَ
عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَرَأَاهَا مُتَجِلِّدًا فَقَالَ لَعَلَّكَ تَرِيدِينَ بَيْنَ السَّحَاحِ قَبْلَ أَنْ
تَمُرَّ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةَ أَشْهُمٍ عَشَرَ قَالَ لَيْتَ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ أَبِي السَّنَابِلِ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ بڑے حل وایان کی عدت یہ ہے کہ کچھ جتنے اوس آیت کے بعد وتر ہی جیسے میں خاوند کی موت کی مدت کا بیان ہے
 تو حاملہ عورت جب بچہ جنم دے وہ نکاح کر سکتی ہے اور جاہل نہیں دین میں ان کا حکم حاملہ عورتوں کے حق میں نسخ ہے **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سُوْرَةَ النِّسَاءِ الْقُرْآنِ نَزَلَتْ بَعْدَ الْفِرْقَةِ تَرْجُمَةً لِمَنْ سَمِعَ رَوَاهُ عَنْ جَوْدِ بْنِ سَازِلٍ
 بعد سورہ بقرہ کے **فَ** یعنی سورہ طلاق بعد نزل ہوئی ہے اور سورہ بقرہ پہلے اتری ہے **وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ**
وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا لَا يَرْجُونَ بَلَائَهُمْ إِنَّ لَهُمْ مِنْكُمْ جَزَاءً كَثِيرًا یہ آیت سورہ بقرہ کی ہے میں نے اور جو لوگ مر جا دیں
 تم میں جو اور جو چھوڑ جا دیں عورتیں وہ عورتیں انتظار کرادیں اپنے تئیں چار مہینے اور دس دن اور اولادت اچھا حال
 اچھا ہے **إِنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ** یہ آیت سورہ طلاق کی ہے یعنی اور جبکہ پیٹ میں بچہ ہے اونکے عدت یہ ہے کہ جن میں
 پیٹ کا کچھ سیدہ کے قفسے سے بچہ بات معلوم ہوتی ہے کہ چار مہینے اور دس دن انتظار کرنا کچھ ضرور نہیں اور بھی بات
 اولادت اچھا حال اچھا ہے **إِنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ** سے ظاہر ہے لیکن سورہ بقرہ کی آیت جو یہ حکم مخالف ہے کیونکہ اوس میں
 تو میں فرمایا ہے **وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا لَا يَرْجُونَ بَلَائَهُمْ إِنَّ لَهُمْ مِنْكُمْ جَزَاءً كَثِيرًا** حاملہ
 کہ جبکہ خاوند مر جاوے اور وہی عدت چار مہینے اور دس دن میں ان دونوں میں ایک کو پہلے اور دوسرے کو چھ مہینے کہنے سے
 یہ غرض ہے کہ سورہ بقرہ کی آیت نسخ ہے سورہ طلاق کی آیت سے **عَنْ** **عَلِيٍّ** کہ اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا **إِنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ**
 یہاں اگر کسی عورت کا خاوند اس کو ساتھ ہم ہوتا ہو پہلے مر جاوے تو اوس کی مدت کیا ہے **عَنْ** **ابْنِ سَعْدٍ** کہ مثل
عَنْ جَوْدِ بْنِ سَازِلٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا قَامَ ابْنُ سَعْدٍ لَمَّا قَامَ ابْنُ سَعْدٍ لَمَّا قَامَ ابْنُ سَعْدٍ
نَسَا لَهَا لَدَا كَسٍّ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ ابْنُ رِسَانَ لَا شَيْءَ فَقَالَ قَتْنَةُ
فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَوَاحِشِ بَيْتِ وَاشِقٍ بِأَمْرٍ أَكْبَرُ مِنْهَا مِثْلُ مَا قَضَيْتُ فَرَجَّ ابْنُ سَعْدٍ
 ترجمہ ابن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دریافت کیا اوس سے کسی نے یہ مسئلہ ایک آدمی نے نکاح کیا کسی عورت سے
 نکاح کر نیکنے وقت اس کا ہر ترقب پہنچا اوس مرد کو اوس عورت سے جل کر باہمی نصیب ہوا اور گیا ابن سعد
 نے فرمایا اوس عورت کو ہر مثل بنا چاہئے یعنی اوس عورت کے گنبد میں جو اور عورتیں ہیں اونکا جو مہر ہے اوس کے موافق
 اس کو بھی دلادینا چاہئے نہ کم نہ کرنا چاہئے اور نہ زیادہ دینا چاہئے اور اوس عورت کو عدت میں بیٹھنا چاہیے اور مرد کو مال
 سے اس کو حصہ بھی دینا چاہئے معقل بن سنان بھی نے یہ سن کر کہا فیصلہ کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ہمارے قوم میں ایک عورت کا اوس کا نام مبروح تھا اور اس کے ایک نام واثق تھا وہ فیصلہ بھی ایسا ہی تھا جیسا تم نے کیا
 عبداللہ بن سعد دیکھ بات سن کر خوش ہوئے **فَ** یہاں عدت سے مراد عدت چار مہینے دس دن کی ہے کیونکہ آیت میں
 یہی حکم ہے جن عورتوں کے خاوند مر جا دیں اونکی عدت چار مہینے دس دن میں مرد کا وطی کرنا کچھ شرط نہیں فقط نکاح میں
 آنا چاہیے **بَابُ لَا أَحَدًا** باب سو گ کر نیکنے بیان میں **عَنْ** **عَلِيٍّ** کہ اللہ تعالیٰ عنہما

فرماتے تھے جو عورت یقین لائی انٹرپرائز اور پچھلے دن پر اس کے لیے درست نہیں کہ سوگ کرے لہذا ہمیں اور دوسرے
بے تیسری حدیث کے بیان میں بیوی زینب فرامین میں تھیں اتم شک کو فرما چکی تھی سنا فی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ تیسری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اور اسکی آنکھیں کبھی لگیں اگر فرما سکی تو سرہنگا یا کروں
اوسکی آنکھوں میں اپنے فرمایا است لگاؤ اور فرمایا مجھ تو چاہے میں اور دوسرے میں جاہلیت کے زمانے میں ہر ایک عورت
میں گئی پہنکتی تھی سال تمام ہوئے چھ مہینے نافع کہتے ہیں میں نے زینب سے پوچھا میں گئی پہنکتی سے کیا مطلب ہے زینب
بیان کیا جاہلیت کے زمانے میں جس عورت کا خاوند مر جاتا تھا وہ عورت ایک چوٹی سی کوٹھری اور نہایت تنگ تاریک کمر
جاگہ تھی اور بڑے بڑے کپڑے پہن لیتو تھے اور ایک سال گزرنے تک خوشبو وغیرہ کچھ نہ چھوٹی تھی بعد ایک سال
کے کوئی جانور لاتے کہ یا بکری یا کوئی پرندہ پہر گر کھاتی اپنی جلا اور بدن کو اس سے جس جانور کو وہ ملتی اور گر کھاتی تھی وہ
جانور جایا کرتا تھا بعد اس کے باہر نکلتی اس میں سے اس وقت اسکو ایک اونٹ کی سیگنی دیتی اسکو ہینک دینی
کے بعد صبر فاد اسکا جی چاہتا میلان کرتی تھی یعنی باہر سے خوشبو لگا دے یا اسکو کوئی کام کرے اسکو اختیار ہو جاتا
اور مالک نے کہا احادیث میں خوف غفص کا لفظ ہی اس کے معنی ہیں کہ ملے اپنے بدن کو اس پر اور محمد کی روایت میں

فرمایا ہے اور بعض روایتوں میں نعم من الله ورسوله بھی آیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہودیہ اور نصاریہ پر اس قسم کا سوگ کرنا واجب نہیں ما یجئکم احادیث من الشیاطین المصبغة سوگ کرنا ولی عورت کو نہ عین کی طرح سے یہ نہیں

کرنیکا بیان حسن ام عطیہؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحد احدکم علی شئ من شئ من غیرہ
 علی رزق فانہا حدٌ علیا رجبہ اشھر عشر او لا تلبس ثوبا عصبوا ولا توب عصب ولا تکتحل ولا تعشط
 ولا تمس طینا الا عندکما حین نظر مینا یعنی قطع کر اظفار سوچو کہ ام عطیہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے نہ سوگ کرے کوئی عورت کسی کے لئے تین دن استنزاؤد و مرغواؤد کے لئے کیونکہ اس کے واسطے سوگ کرنا جاہل
 جہنیہ اور دس دن تک ہے اور نہ پہنے سوگ والی کپڑا رنگین اور نہ پہن کر کپڑا عصب یعنی جبکاسوت رنگ کرکے بعد بنا گیا نہ
 جیسے سوسی یا چینٹ یا اور ریشمی کپڑے اور نہ سرہنگاؤے اور نہ کنگھی کرے اور نہ خوشبو لگاؤے لیکن جب حیض سے
 پاک ہو جایا کرے تب تھوڑا سا قسط اور اظفار لگا کر کونچہ مضائقہ نہیں و کنگھی کرنے سے بناؤ سنگار کرنا خوشبو لگا کر
 مالون میں اچھے اور قسط ایک چیز ہوتی ہے اس ملک میں اور عرب میں بھی ہوتی ہے اور اظفار بھی ایک خوشبو کی چیز ہوتی ہے

بالون میں ہے اور اسے ایسا پروردگار کی جانب سے بھیجا گیا ہے کہ اسے
 سورت پر جوئی ہے **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ
 مِنَ الشَّيْءِ لَا أَمْتَنُ وَلَا أَمْتَنُ وَلَا تَخْشَى وَلَا تَخْشَى وَلَا تَخْشَى وَلَا تَخْشَى وَلَا تَخْشَى وَلَا تَخْشَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جس عورت کا خاوند مر جائے وہ عورت نہ پہنچو کہم کے رنگ کا کپڑا اور سرخ پہلوں سے رنگا ہوا اور خضاب نہ کرے

اور سرنگا دے ف بینی سرخ رنگ کرنا ہون کو ہندی سے ڈا ہون کو گنگا نامندی ان سب باتوں سے منع کیا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے **بَابُ الْخَضَابِ لِلْحَادِثَةِ** باب سوگ والی کے خضاب کرنے کے بیان میں حسن **عَنْ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْلِ لِمَرْأَةٍ تَمُرُّ بِاللَّيْلِ وَالنَّوْمِ إِلَّا خِرَانٌ يُخَذُّ عَلَى مَتْنِهَا تَقْوَى تَلَوَاتٍ
بِوَأَدَلِي النَّبِيِّ وَلَا تَجْلِ وَلَا تَخْتَصِمْ وَلَا تَلْبَسُ نَعْلًا مَضْبُوعًا ترجمہ امہل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز ہے کسی عورت کو اگر ایمان رکھتی ہے اس پر اور پچھلے دن پر یہ بات کہ سوگ کرے
اور پرتین دن سے زیادہ کو اپنے غاوند اور نہیں درست سوگ والی کمرہ لگا نا اور نہ خضاب کرنا اور نہ رنگ ہوا کپڑا پہننا
الْخَصِيَّةُ لِلْحَادِثَةِ أَنْ تَمْتَشِطَ بِالسِّدْرِ اس میں بیان ہے اس بات کو کہ سوگ والے لئے خصیت ہر
سورہ ہر نیکے پیروی کے ہون سے **عَنْ** **أُمِّ حَكِيمَةَ بِنْتِ أُسَيْدٍ عَنْ أُخْتِهَا أَنَّ رَجُلًا تَوَفَّى وَكَانَتْ تَشْفِئُكَ عَلَيْهِ**
فَتَكْتُمُ الْخِيْلَاءَ فَأَرْسَلَتْ نَوَاحِيَهَا إِلَى أُمِّ سَكْمَةَ فَسَأَلَتْهَا عَنْ كَيْفِ الْخِيْلَاءِ فَكَانَتْ لَا تَكْتُمُ الْخِيْلَاءَ مِنْ
أَمْرِ بَدَنٍ كَحُلِّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سَكْمَةَ وَكَانَ جَعَلَتْ عَلَى عَيْنَيْهَا
قَالَ مَا هَذَا يَا أُمَّ قُلْتُ إِنْهَا هُوَ صَبْرٌ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ شَيْطَانٌ قَالَ إِنَّكَ كَيْشُ الْخِيْلَاءِ فَلَا تَجْعَلِيهَا بَيْنَكَ
وَلَا شَيْطَانِي بِالطَّبِيبِ وَلَا بِأَخِي خَتَاءَ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ يَا نِسَاءَ شَيْءٌ أَمْتَشِطُ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالْإِسْدِ نَغْلِيكَ
بِهِ رَأْسُكَ ترجمہ امہل رضی اللہ عنہا میں ہے کہ عورت کرتی ہے کہ غاوند کو رنگ کر گیا تھا اور اون دن اون کی آنکھیں دیکھتی تھیں
تو وہ جلا کا سر (یعنی شامہ جو بچوں کو جلادیتا ہے) لگا یا کرتی آخر اس نے اپنی آزادگی جوئی لوٹدی کو ام المؤمنین ام سلمہؓ کے
پاس پہنچا کہ پوچھا ان سے روغنی اور بشار کے سنے کے لئے بی بی ام سلمہؓ نے فرمایا تم لگا کو کوئی سانسہ مگر جو بوقت
کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آئے تو مضاف نہیں کیو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی اون دن اون جب ابوسلمہؓ مر گئے
پھر پچاس اور میں نے اپنی آنکھ پر اپوا لگا یا تھا اپنے پوچھا کیا چیز ہے اسی ام سلمہؓ میں نے کہا ایلو ابے یا رسول اللہ اور میں
خوشبو نہیں اپنے فرمایا اس سے منہ کو چمک ہوتی ہے اسے ام سلمہؓ پر رنگ میو اس کو رنگا منظر جو تورات کو نکالنا اور نہ دیکھنا
یا رسول اللہ اپنے فرمایا کہ پتا لگا کر اپنے سر کو بینی ہری کے پتے سے سر ہو کر لگی کی کیا کرو **الَّتِي عَنْ الْكُحْلِ**
لِلْحَادِثَةِ سَوَّكَ كَرِيْهُو الْكُحْلُ سَوَّكَ نَكِيْكَ مَا نَفَتْ كَابِيَانِ عَنِ **أُمِّ مَكْلَةَ قَالَتْ جَاءَ رَسُوْلُهُ** **فَتَمَسَّحَتْ بِرَأْسِهَا**
يَا رَسُوْلَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي رَمَدَتْ فَأَتَا كُحْلَهَا وَكَانَتْ مُتَوَفَّى عَنْهَا قَالَ لَا أَرَبْعَةَ أَشْهُرٍ عَشْرًا قَالَتْ
إِنْ أَتَاكَ عَلَى بَصَرِكَ فَقَالَ لَا أَرَبْعَةَ أَشْهُرٍ عَشْرًا قَالَتْ كَأَنِّي لَأُحْدِثُكَ فِي نَجَائِمِ اللَّهِ يُخَذُّ عَلَى رَجُلٍ
مَدَّةً ثُمَّ تَوَرَّجُ عَلَى رَأْسِ الْمَشْنَةِ بِالْبَعْرِ ترجمہ ام سلمہؓ سے روایت ہے امی ایک عورت قریش میں کی اور جو لگی
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کی آنکھوں میں درد ہے فرمائے تو سورہ نکاح دن قریشی اور عورت کی بیٹی غاوند
کے منے کی مدت میں اپنے فرمایا چار مہینے دن پرے ہوئے بعد لگا نا پھر اس عورت نے کہا مجھے وہی بیٹی کی جو بائیک

عَنْ

خوف ہے پہر اپنے فرمایا یا رہنے میں اس کو بغیر نہیں مقرر فرمایا تم میں کی ہر ایک عورت جاہلیت کے زمانے میں
سوگ کرتی تھی خاندان کو برس روز تک پہر برس نام ہوتی جسے بیگانگی پہنچتی تھی **حسن** حبیبت بن نافع عن زینب بنت
ابی سلمہ عن امیر ائمہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اربعہ امات زوجھا وھی حشر
قال قد كانت احد لکن من اهل الشدة ثم تری بالبعث علی راس الحول واما اھی اربعہ امات حشر وھی حشر
حمید بن نافع نے بیان کیا ابن عباس سے کہ زینب بنت ابی سلمہ سے یہ سب نے اپنی ماں سے اونکی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ائی
ایک مدت بنی ہاشمیہ و سلم پر اور پوچھا اس نے اپنی بیٹی کے لئے جس کا خاندان گر گیا تھا اور اسکی آنکھیں دکھتی تھیں پوچھا فرمایا
ہر ایک عورت تم میں سے سوگ کیا کرتی تھی برس دن تک پہر برس ہوتی جسے بیگانگی پہنچتی تھی تو جاہلیت میں دس ہی دن میں **حسن**
امیر ائمہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اربعہ امات زوجھا وھی حشر
زوجھا و قد خفت علی عینھا وھی خزید الحول فقال قد كانت احد لکن من اهل الشدة ثم تری بالبعث علی راس
الحول واما اھی اربعہ امات حشر اقول لریب ما راس الحول قالت كانت امیر ائمہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اربعہ امات زوجھا وھی حشر
ہلاک زوجھا عند مثالی شریعت لکھا تجلست فیہ حتی اذا امرت بها ستم خرجت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ائی ایک عورت قریش میں سے بنی ہاشمیہ و سلم پر اس کو ہر گلی میری بیٹی کا خاندان گر گیا
ہے اور میں قی ہوں اسکی آنکھوں پر کچھ صدمہ نہ جائے بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسکا ارادہ یہ تھا کہ آنکھوں میں
سرمہ لگانے کی اجازت دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فرمایا پہلے تم میں سے ہر ایک عورت میں سے
پہنچا کر ائی ہر سال تمام ہوتے پر یہ تو جاہلیت میں دس ہی دن میں حمید بن نافع نے زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
پوچھا اس کا کیا قصہ ہے زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانے میں جب کسی عورت کا خاندان گر گیا
تھا وہ عورت اپنے گھروں میں بیٹھ کر رہتی تھی جب سال تمام ہو جاتا تھا باہر نکلتی تھی اپنی بیٹی پر پیچھا کرتی
پہنچ کر **حسن** زینب بنت امیر ائمہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اربعہ امات زوجھا وھی حشر
امیر ائمہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اربعہ امات زوجھا وھی حشر
اذا توفی عنھا زوجھا اکامت سنہ ثم کدت خلفھا ببعث ثم خرجت واما اھی اربعہ امات حشر وھی حشر
حتی یتقوا ما کمل ترجمہ بی بی زینب بنت ابی سلمہ سے روایت ہے پوچھا کسی عورت سے تمام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ام حمیدہ سے
خاندان کے لئے عورت گذارنے والی کو عمر لگانا درست ہے کہ نہیں اور انہوں نے بیان کیا وہ حدیث جو ابوبکر صدیق نے فرمائی
النسب والافکار لکھا تسبیحی کث ورافقا کے متعلق کر لیا بیان سوگ والی کے لئے
عن ام عیوبہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ رخص للفقیر علی غنھا عند کھانہ النسب والافکار
ترجمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت بنی ہاشمیہ و سلم نے اس عورت کو جس کا خاندان گر گیا ہوا اس پر کثرت قسط

اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک تین طلاق والی عورت کو گھر سے نکل کر باہر نہ لے کر دینا اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے
 فاطمہ کے قصے کو غلط کہا ہے اور فاطمہ کی بات کو جو ہر جگہ جانا ہے عن فاطمۃ قالت قلت یا رسول اللہ زوجی
 طلقنی ثلاثاً لا انا اطلقتہم علی فاطمہ ہا فتیحت لک ترجمہ فاطمہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے طلاق دی کہ تین طلاقیں میں رتی ہوں نہ آج و نہ میرے پاس کوئی چور وغیرہ ایسے حکم دیا کہ
 وہ وہاں سے علی بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا کہ علی فاطمہ بنت قیس فسا لکھا عن قضا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم علیہا فقالت طلقها ذروها البتہ فاصمتہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی الشکی والتفقت قالت فلم یجعل لی سکنی ولا نفقة وأمرنی ان اختلف فی بنی ہاشم ام مکتومہ
 ترجمہ سے یہ ہے کہ آئی میرے پاس فاطمہ بنت قیس جو چاہا میں نے اس کو وہ فیصلہ جو کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اس کے مقدمہ میں پھر بیان کیا اس قصے کو فاطمہ نے جب کہ کیا میں نے اس مقدمہ میں اپنے حاور کے کھل
 سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس درگفتگو کی میں نے مکان اور نفقہ کے لئے فاطمہ زہرا بیان کرتی میں دلا گیا
 مجھے مکان اور نفقہ اور حکم کیا جبکہ عدت گزارنے کے لئے ابن ام کثوم کے گھر میں عن الشعمی عن فاطمہ
 بنت قیس قال لقی زوجی فاردت للفقلة فأتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال استخیری الی
 بنی ہاشم عن ابن عمر انہما سمعا کما سوتا وکان ویلاک لمرقتی عیشل هذا
 قال عمر ان جئت بشاھدین یقولان ان انھما سمعا کما سوتا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکلا
 لمرقتی لکتاب اللہ یقولان انھما سمعا کما سوتا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واکلا
 ترجمہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے طلاق دی فاطمہ نے مجھے میں نے ارادہ کیا اس کے گھر
 چلے جائیگا اور آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے حکم دیا عمرو بن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارنے کے
 لئے یہ منکر سود نے فاطمہ کو لکڑوئے مارا اور کہا خرابی ہو تیرے کیوں ایسا سلہ بیان کرتی ہے اور کہا حضرت عمر
 رضی اللہ عنہم کے گھر لاؤ گی تو دو گواہ ایسے کہ گواہی دیوں وہ دونوں کہ مجھے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 بول کر دو گواہ تیرے ہی بات کو کہیں تو ہم چھوڑیں گے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ایک عورت کے کہنے پر اور وہ کہتی
 کتاب میں جو حکم ہے وہ سچا ہے لا یقولون یقولون ولا یخبرون ان ین ین لکتاب اللہ یقولون یقولون ولا یخبرون ان ین ین
 یعنی مست نکالو انکو ان کے گھر سے اور وہ بھی نہ نکلیں مگر جو کرین مرجع حیائی یعنی عورت کو گھر سے
 زبردستی کر کے مرد کا لے لے دے خود باہر نکلتے ان اگر کوئی کام حیائی کا کہو گے اس وقت نکال دینا مضائقہ ہے
 حضرت عمر نے اس آیت کو دلیل پر کرنا اس عورت سے کہا تو اپنے دعویٰ پر دو گواہ لائی گی تو ہم مانیں گے ورنہ
 آیت کے موافق جو حکم معلوم ہو جائے اس پر عمل کریں گے اور محدثین کے نزدیک فاطمہ بنت قیس کی حدیث صحیح ہے

اوس میں کچھ کلام نہیں حاصل یہ ہے مطلقہ مبتوت یعنی جسکو تین طلاق قطعی ہو گئے ہوں اوس کے لئے نفقہ ہے اور
 نہ سکے اور مطلقہ رجعیہ کے لئے نفقہ بھی ہے اور سکے **بَابُ خُرُوجِ الْمُتَوَكِّفِ عَنْهَا بِالْمَهَارِ** دن کو کر
 انکما اور عسرت کا جسکا خاوند نہ گیا ہو یہ بَابِ اس بات کے بیان میں ہے **عَنْ** چاہے کہ **لَقِيَتْ خَالَتَهُ فَأَذَاتُ**
أَنْ خَرَجَ إِلَى نَخْلٍ لَهَا فَلَقِيَتْ دُجْلَةَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْرُجِي
فِي غَدَاةٍ غَدَاةٍ لَكَ أَنْ تَصَدَّقِي وَتَقْعِي مَهْرًا ترجمہ ماہرہ سے تیرے طلاق ہوئی اور مکی خالہ کو اور مکی
 خالہ نے چاہا کہ ماہرہ اپنے کھجوروں کے بیغ کو ملاؤ کہ کوئی آدمی منع کیا اوس نے باغ کے جانے سے پرہیز کیا
 روز کے خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے فرمایا اور سکو جا کر توڑیو باہر مکی کھجور دیکھا البتہ تو صدقہ اور خیرات کر گئی
 اور دی گئی اوس میں سے لوگوں کو بطور احسان کے **بَابُ نَفَقَةِ الْبَائِسَةِ** بائس کے نفقہ کا بیان ہے
أَسْ بَابُ مِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَابْنُ سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ خَالَتِ طَلْقَتْنِي
رُفُوحِي فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سَكْنً وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَوَضِعَ لِي عَشْرَةً أَقْفَرَةً عِنْدَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ
شَعِيرَةً وَخَمْسَةً قَائِلَتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَلْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَ وَأَمَرَنِي
أَبْنُ عَمْرٍو بِنْتِ فُلَانٍ وَكَانَ رُفُوحًا طَلَقَهَا أَطْلًا قَابِلًا مِثْلًا ترجمہ ابوبکر بن حفص سے روایت کیا میں اور
 ابوسلمہ فاطمہ بنت قیس کے پاس ہا میں کیا فاطمہ نے ہمسے طلاق دی مجھے میرے خاوند نے اور مذہب مجھ کو رہنے کا
 گہرا اور نہ کہا نیکی کے خرچ اور کہہ دیے دس ناپ اپنے بچا کے بیٹے کے یہاں پانچ ناپ جو کے اور پانچ کھجور کے
 پہرائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بیان کیا میں نے یہ حال اپنے فرمایا وہ جو کہتا ہے وہی سچ ہے اور
 حکم کیا مجھے عدت کا فلا نیکی گہرائی اور اوس کے خاوند نے اوسکو طلاق بائن دی تھی **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَتَبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرٍو بْنَ عُمَانَ طَلَّقَ ابْنَةَ ابْنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَمَّا حَمْنَةُ بِنْتُ قَيْسٍ
الْبَيْتَةِ فَأَمَرَهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ بِالْإِسْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ وَبِذَلِكَ
فَارْصَلَ إِلَيْهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى مَسْكِنِهَا حَتَّى تَقْضِيَ عِدَّتَهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تَخْبِيرُهُ أَنَّ خَالَتَهَا
فَاطِمَةَ قَالَتْهَا بِذَلِكَ وَأَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْنَاهَا بِالْإِسْتِقَالِ مِنْ طَلْقِهَا
أَبُو عَمْرٍو ابْنُ حَفْصٍ ابْنُ خُرَيْمٍ فَأَرْسَلَ مَرْوَانَ قَبِيصَةَ ابْنَ رُوَيْبِ إِلَى فَاطِمَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَزَعَمَتْ
أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مَرْوَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ عَبْدِ اللَّهِ خُرَيْمٍ مَعَ
فَارْصَلَ إِلَيْهَا بِطَبْلِيْقَةٍ وَهِيَ بَيْتِيَّةٌ طَلَقَهَا فَأَمَرَهَا الْحَارِثُ ابْنُ هِشَامٍ وَعَبَّاسُ بْنُ أَبِي رَيْثَةَ
بِتَقْعِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى الْحَارِثِ وَعَبَّاسٍ تَسْأَلُهُمَا النِّفَقَةَ الَّتِي أَمَرَهَا رُفُوحًا فَقَالَا وَاللَّهِ مَا لَنَا عَلَيْكَ
نَفَقَةٌ إِنْ كَانَ تَكُونُ عَلَيْهِمَا مَا لَهَا أَنْ تَسْكُنَ فِي مَسْكِنِنَا إِلَّا بِإِذْنِنَا فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهَا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ

نہیں آتا تو نظر رکھ جب دے تب جو تو کو یعنی حیض اوس وقت نماز میں پڑھا کہ جب گذر جائیں حیض کے دن اور مسرت پاک
 ہو جائے کہ سے تو راوی بیان کرتا ہے اپنے اوسکو فرمایا امین دونوں حیض کو نماز پڑھا کہ **ف** یعنی جب حیض کی برکت
 دن اور بیاہن دونوں میں نماز پڑھ دینا چاہئے اور باقی دونوں میں نماز پڑھنا جائز ہے اور قرآن کے سنیے حیض کے بیان
 فرمائے ہیں اس حدیث میں **بَابُ تَسْنِيَةِ الْمَرْأَةِ بَعْدَ الطَّلَاقِ ثَلَاثَ سِنِينَ** یعنی ثلاث کے
 بعد جمع کر کے سنوں میں تین کا بیان ہے اسباب میں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي تَوْفِيهِ مَا تَسْنِيَتْ مِنْ آيَةٍ وَتُسَيِّهَا**
ثَلَاثَ سِنِينَ بِحَقِّهَا أَوْ شِبْهِهَا وَقَالَ إِذَا بَدَلْنَا آيَةَ مَكَانٍ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُزِيلُ آيَةً وَقَالَ لَيَسُو
اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُذَيِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ فَأَوَّلُ مَا تَسْنِي مِنْ لِقَاءِ الْقَبْلَةِ وَقَالَ وَالْمُطْلَقَاتُ
يُزَيِّعْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لِهِنَّ أَنْ يَتَّكِمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِلَى تَوَلُّدِ
أَوَّلِ ضَلَالَةٍ بَأَنِ الرَّجُلِ جَكَانَ قَالَ الطَّلَاقُ عَمَّا كَانَ فَاِمَسَاكُ مَعْرِفَةٍ أَوْ سَرِّهِمْ بِأَنَّهُ
 ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تفسیر میں اس آیت کے **مَا تَسْنِيَتْ مِنْ آيَةٍ وَتُسَيِّهَا** انات بتخلیہ میں
 اَوَّلِ ضَلَالَةٍ یعنی جو موقوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بٹلا دیتے ہیں تو بیعتی تے ہیں اوس سے بہرہ اور اسکے برابر بیان
 کیا ابن عباس نے اس کے بعد دوسری آیت کو یعنی **وَإِذَا بَدَلْنَا آيَةَ مَكَانٍ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُزِيلُ** قالوا
لَئِنَّمَا أَنْتَ مُصَفِّي بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ یعنی اور جب بدلے تو ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت کو
 اللہ بہتر جانتا ہے جو اوتارنا ہے تو کہتے ہیں تو تو بنالانا ہے یوں نہیں پرانہ ہوں کو معلوم نہیں **ف** شایین
 عباس نے کی غرض یہ ہے کہ مسنی ہو نہ کیا عرفہ یاغالی کو معلوم ہے اور دوسرے بات ہو کہ اوسکو اپنے حکم میں تبدیل و تفسیر کا
 اختیار ہے بسا دوسری آیت میں فرمایا ہے **فَتَقُولُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُذَيِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ** یعنی مانتا ہے
 جو چاہے اور کہتا ہے اور اسی پاس ہے اصل کتاب اوس کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پہلے جو حکم قرآن میں
 سے سنو جو اوادہ قبلہ تھا اور کہا ابن عباس نے **وَالْمُطْلَقَاتُ يَتَزَيِّعْنَ ثَلَاثَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ**
لِهِنَّ أَنْ يَتَّكِمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعُولُنَّهُنَّ أَحْسَنَ بَرٍّ
وَدُنٍّ لِمَنْ بَدَلْنَاهُنَّ اور طلاق والی عورتیں انتظار کروادیں اپنے تین میں حیض تک اور انکو حلال
 نہیں کہ چپا کہیں جو پیدا کیا اللہ نے اونکے پیٹ میں اگر ایمان کہیں اللہ پر و بچنے میں پر اور اونکے خاندان کو کہ چپتا ہے
 بہرہ لینا اونکا اتنی دیر میں اگر نیا میں صلح کرنی اس آیت کو بیان کر کر فرماتے ہیں یہ معاملہ یوں تھا کہ جو آدمی اپنی
 جو رو کو طلاق دیتا تھا وہی آدمی اوسکو اپنے نکاح میں لائیکا یا دہ مستحق تھا اگرچہ تین طلاق میں ہی دیتا تھا بہرہ
 میں شائے نے سنو کیا اس حکم کو اور فرمایا **طَّلَاقُ عَمَّا كَانَ فَاِمَسَاكُ مَعْرِفَةٍ أَوْ سَرِّهِمْ بِأَنَّهُ** یعنی طلاق
 ہا کہ بہرہ کرنا موافق دستور کے یا رخصت کرنا نکلی سے **ف** یعنی تین طلاق کے بعد جمع کرنا باہنیں وہ

خلفی رحمہ کر سکتا ہے یہاں اس حدیث کو اسی غرض کے واسطے لاؤ کہ عینی میں طلاق کے بعد جموع پہلے تھا اب جموع
جو الطلاق مرتب کے فرمانے سے **بَابُ الرَّجْعِ** باب رجوع کر نیکے کے بیان میں عورت کی طرف **عَلَى** عین

عمر قال خلقت أُمّ رَافٍ وهي حَافِضٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ وَكَرَّ ذَاكَ فَكَرَّمَهُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرٌّ أَنْ يُرَاجِعَهَا إِذَا جُهِرَتْ بَعْنِي فَإِنْ كُنْتُ لِي طَلِقَهَا قُلْتُ بَيْنَ عَمْرٍاءَ خَسْبَتْ

مِنْهَا فَقَالَ كَيْفَ يَمْنَعُهَا اِنَّ عَجْرًا وَاسْتَحَقَّ مُحَمَّدٌ بْنُ عَرَفَةَ اللّٰهُ مِنْ رِثَاةٍ هِيَ وَوَكَيْتُهُ مِنْ طَلْقِ دِي

میں نے اپنی جور و کوشش کے ایام میں یہ بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے فورا پاس

سے کہہ کر بے یار جب وہ ایک ہو جاوے گی تو اس کو اختیار ہے چاہے کہے اور اس کو طلاق دیدیوی ابن عمر رضی اللہ عنہما

عن کے شاگرد نے پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا، و سئل عن طلاق کا بھی حساب کیا جاوے گا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کون سی

غیر مانع ہی حساب کرنے سے تو سمجھ کر کوئی ملو جاؤ یا حماقت کرے جو خلاق دیکھ رہے وہ تو حساب میں آدگی فیہی

گر رجوع کر نیسے عاجز ہو گیا، اور اس عورت کو ایسی نادانی اور حماقت سے غلطو فہم سے بڑھا تو غلطو فہم پرانے گمان سمجھا لیگی

۱۰۸

لکھنؤ میں آگئی۔ حکم
برائے اٹالیا، آخر آئے وہی حاضریٰ فدا کر کے عرض کیا کہ اللہ عزوجل نے

لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَالِدُ أَحَدٍ مَعَهُ كَقَوْلِهِ خَصَّةٌ أَوْ حِي فَادِ أَطْعَمُهُ رَسْدًا فَنَشَأَ الْمَلِكُ وَالْإِنْسَانُ

مُسْكًا قَاتِلًا لِلطَّلَا وَالنَّجَسِ أَمَّا اللَّهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّعَاسُ فَطَلَّقَهُ هِيَ لَعْنَتُهُ رَحِمَ اللَّهُ عَبْدَهُ مُحَمَّدًا

سب سے پہلے کہ طلاق و حرج امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی جہاد کو جنت کے عوض دیا۔ یہ بات مذکور کہ جنت شیعہ رضی اللہ عنہ نے

سواء ان شاء الله تعالى من غير ان يكون له في ذلك يد ولا دخل ولا يملك ان يملكه ولا يملك ان يملكه

پیشتر یہ کہ جس نے اس کے لئے کوشش کی ہے۔

[illegible]

خلفو من بعدی یمنی ملای و او نو محمد پرست خدای دو عدد پیرین میں ہیں یہیں پہلے درجہ

پیس کی میں اس کے اور اس پس میں سرخوئی کی ہجرت روح کفران پس نافع ہاں گے ان بن عمراد پس

كُنْ رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فَاصْبِرْ عَلَى مَا جَاءَكَ مِنْهُنَّ وَأَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ مَعِ الصَّابِرِينَ

و الله عليه وسلم امره ان يراجعه ثم يسلكها حتى يخرج خيضا خري ثم يطرأها بين

فِيهَا أَتَرَكْتُ بِكُمْ مِنْ طَلْقِ أَسْرَاتِكُمْ وَبِأَمْنٍ

مَرْحُومَةُ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ سَيِّدَتُنَا نَسْرَةَ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ كَانَتْ تَزَوَّجَتْهُ دُونَ ثَلَاثِينَ سَنَةً وَكَانَ لَهَا مِنْهُ وَلَدٌ وَبَنَاتٌ

حضرت عیسیٰ ابن مریم فرماتے ہیں کہ اگر وہ کسی دینی بے ایک طلاق دے دے یا دو تو ایسی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سکھیاں فرمایا ہے جو جمع کر لے وہ دمی اپنی جہت کی طرف یعنی اوٹ کو اپنے سے جدا کر کے بلکہ روٹکا و مسکو دے کہ

بعض آئے تک پہنچ رہے ہیں کہ اگر کسی کو غیب اور اگر اوس آدمی نے تین شلاقیں

ویدیں ایک بار حیض کے ایام میں اوسنو بیشک نافرمانی کی اللہ کی اوس امر میں جس کا اوسکو حکم کیا تھا اللہ نے یعنی عورت کو طلاق دینے کا طریقہ اوسکو بتایا تھا اوس نے اوسکے موافق کام نہ کیا لیکن عورت تین

سے باطل ہر گز بھی **حکم** کیا پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما اُتوا اُمّ ایمنہ وھما ینقضان فاحرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویکبر ویکبر فاحرک اجمعا ثم حرم اس ٹکریا اوپر کی حدیث سے منع ہے **حکم** ابن طاووس عن اُمّ ایمنہ اللہ سمیع

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لئن لم یخبرنا عن عمر بن الخطاب ما نزلنا من عند ربنا ان یؤخرنا عن طلاق امرائنا ما یضمانا فانی عمر السجیہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحرکوا الخیر فاحرکوا ان یؤخرنا

طریقہ وکما استعذت یزید علی هذا ثم حرم علیہ اوس ایسے باپ سے روک کر تے ہیں ابھی باپ نے سنا عبداللہ بن عمر سے اوس وقت جب یہ چاہا گیا مسئلہ اوس آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی عورت کو حیض میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

نے یہ چاہیوے کہ کہا تو عبداللہ بن عمر کو یہ چاہتا ہے کہ کہیں اوس نے کہا مان یہ چاہتا ہوں ابن عمر نے بیان کیا اوس کو چہنچہ والے سے اصرار کہ عبداللہ بن عمر یعنی میں نے طلاق دی تھی اپنی عورت کو حیض میں اس بات کی

خبر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر سے رجوع کرے پاک ہوتے ہیں اس عورت کو روک بیان کرتا ہے اس زیادہ نہیں بیان کیا اوس نے مجھے **ف** جیسے پہلی روایتوں میں اور باتیں زیادہ

ہیں واما روایت میں نہیں تو یہ مختصر ہے **حکم** ابن عمر رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کلن حصصہ لکم راجعہا واللہ اعلم ثم حرم ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے روکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق کو حصصہ کو ہر رجوع کر لیا تھا **ف** ابن قیمر نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام میں رجعت کا لفظ تین معنی پر آیا ہے ایک تو نکاح کے منہ کے لیے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ

لے فان طلقہا فلا جناح علیکم ما ان تکون ارجع فیہا اگر وہ شخص اوسکو یعنی عورت کو طلاق دی تب گناہ نہیں مان دو نون پر کہ ہر لمجا دینے اگر عورت کو دوسرے خاوند نے طلاق دی تو پہلا خاوند اس سے نکاح کرے

گناہ نہیں اب بیان حجت کے مقصد نکاح کر نیکی سے اور دوسرے معنی یہ ہیں لوٹنا چیز کو طرف اوس مال کے جس مال پر پہلے تھی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو نعمان بن شیعہ کو فرمایا تھا رجوع کر بیٹھے پہلے تو غلام

جو دیا ہے تو نے اپنے ایک بیٹے کو اور دوسرے بیٹوں کا اوس میں تو نے حق نہیں رکھا ابن قیمر فرماتے ہیں یہہ رد کرنا ایسی چیز کا ہے جس میں ہر یعنی بخشش کرنی جائز نہیں اور تیسرے معنی رجعت کے بعد میں جو بعد طلاق

کے ہوا کرتی ہے جیسا کہ اوپر کی حدیثوں میں بیان ہوا **آخر کتاب الطلاق** تمام سہ کی کتاب طلاق کے **کتاب الخیال** کتاب کہوڑوں کے بیان میں **حکم** ابن قیمر رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لئن لم یخبرنا عن عمر بن الخطاب ما نزلنا من عند ربنا ان یؤخرنا عن طلاق امرائنا ما یضمانا فانی عمر السجیہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحرکوا الخیر فاحرکوا ان یؤخرنا

کنت بکما عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یخجل فاما رسول اللہ اذال الناس یخجل

انترام کرو میت گویا ایسے کا جسکے پیشانی اور گلے پچھلے یا کون سفید ہوں یا کال رنگ کا کوجسکی پیشانی سفید اور
 اگلے پچھلے یا کون بھی سفید ہوں **الشکال فی الخیل** گھوڑوں میں سے شکال گھوڑیکا کہنا کیسا ہے
حسن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکد الشکال من الخیل ترجمہ ابی ہریرۃ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے سے کراہیت کرتے تھے **ف** شکال دس گھوڑے کو کہتے
 ہیں جسکے تین یا کون سفید ہوں اور چوتھا پاؤں اور رنگ کا ہو **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
 اللہ علیہ الشکال من الخیل قال ابو عبد اللہ الشکال من الخیل ان یلکون ثلاث نواصر
 منجلد وواحد مطلقہ او یلکون الثلاث مطلقہ ورجل منجلد وولیس یلکون الشکال کا
 فی رجل ولا یلکون فی الید ترجمہ ابو ہریرۃ سے روایت ہے ناپسند کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال
 گھوڑے کو اور ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں شکال دس گھوڑے کو کہتے ہیں جسکے تین یا کون سفید ہوں اور چوتھا
 کسی اور رنگ کا ہو یا تین پاؤں اور رنگ کے ہوں اور ایک پاؤں سفید ہو جسے اصل ہی کہتے ہیں شکر
 پیشانی پر سفیدی نہ ہو اس قسم کا گھوڑا محسوس ہوتا ہے اس میں کوئی عیب ہوتا ہے جس سے ضرر پہنچیکا اور شکال
 پاؤں میں ہوتا ہو تاہم میں نہیں ہوتا **باب شوم الخیل** گھوڑوں کی شوم و نجس ہونیکا بیان ہے
عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشوم فی ثلاثۃ لیلۃ و
 الفرس والدار ترجمہ سالم بن ابی ہریرۃ سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شومی اور نجس
 تین چیزوں میں ہوتی ہے محرت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں **ف** گھوڑے کی شومی اور نجس یہ کہ عیدالہ ہو
 یعنی کائے یالات مارا اور عورت کی شومی یہ کہ زبان و راز یا بدخلق ہوا اور گھر کی شومی یہ کہ اچھی پڑوس میں نہ ہو
 یا دھوپ اکو حار سے اور بسات و غیرہ کا آرام نہ ہو **عن** عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 الشوم فی الار والفرس والدار ترجمہ دونوں حدیثوں کا قریب قریب ہے گویا ایک ہی ہے **عن** جابر
 عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان یاک فی شئی من شئی من التبعۃ والمارۃ والفرس ترجمہ جابر سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نجس کچھ ہو تو مکان اور عورت اور گھوڑے میں ہوگی (اور جو ہو تو کسی چیز
 نہیں ہے) **باب بركة الخیل** گھوڑے کی برکت کا بیان ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرک فی نواصر الخیل ترجمہ ابی ہریرۃ سے روایت ہے فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے **باب قتل ناصیۃ الفرس**
 گھوڑوں کی پیشانی کو گوندنے کا بیان **عن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل
 ناصیۃ فرس بکعبۃ الخیل معقوف فی نواصیہا الخیر الی یوم القیمۃ اکبر والغنمۃ

درست

ترجمہ حریر میں سے روایت ہے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے تھے کہوڑے کی پیشانی کے بلوں
 لاپنی انگلیوں سے اور فرائے تھے بازو کی ہے خیر کہوڑوں کے ماتھے میں قیامت تک وہ خیر اجر و غنیمت ہے
عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
 ترجمہ اور پھر پکا **عَنْ** عُرْفَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي
 نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَرْجُمَةٌ أَوْ رِجْلُهَا **عَنْ** عُرْفَةَ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ مَرْجُمَةٌ
 أَوْ رِجْلُهَا **عَنْ** عُرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا
 الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ خَيْرٌ مِنَ الْمَغْنَمِ **عَنْ** عُرْفَةَ ابْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ مَرْجُمَةٌ وَنَوَاصِيهَا
 بِي كَلْبٍ جَاءَ تَأْوِيلُ الرُّسُلِ فَرَسُهُ أَوْ بَدَأَ دُمِي أَشْجَعُ كَهْوَسَ كَوَسَاتٍ كَالْيَانِ هُوَ **عَنْ**
 خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الْجَنْجَنِيِّ قَالَ كَانَ غَضَبَةُ ابْنِ عَامِرٍ يُكْرَهُنَّ يَقُولُ يَا خَالِدُ إِنَّا أَوْجَعُ بِنَا نَزَعِي فَلَمَّا
 كَانَتْ ذَاتُ يَوْمٍ أَبْطَأَتْ عَنْهُ فَقَالَ يَا خَالِدُ لَللَّهِ عَلَى أَحْبَرِكَ يَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَأَصْلَ فَلَا تَذْكُرُنَّ
 الْجَنَّةَ صَانِعَهَا يَحْتَسِبُ فِي حَبِيبِ الْخَيْرِ وَالْزَّاحِي بِهِ وَبِتِجْلِهِ وَأَرْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ
 مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا أَوْ لَيْسَ اللَّهُ وَفَرَا فِي ثَلَاثَةِ تَأْوِيلِ الرُّسُلِ فَرَسُهُ وَمَلَأَتْ عَنْتَهُ أَقْرَأَتْهُ وَوَقِيَهُ
 يَقُولُهُ وَتَبْلِيهِ وَمَنْ تَرَكَ الزَّوْحَى بَعْدَ مَا عَلِمَتْهُ رَغْبَةُ عَنْهُ فَإِنَّهَا رَجَعَتْ كَقَرْمَاةٍ أَوْ قَالَ كَقَرْمَاةٍ
 ترجمہ خالد بن یزید جہنی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے عقبہ بن عامر نے گزرتے تھے میرے نزدیک سوار اور کہتے اے خالد
 چل ہم سارے تیرا نغزی کر نیگے ایک روز دیر کی میں نے کہا مجھے اے خالد امین سناؤں تجھ کو وہ بات جو وہابی
 تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ وائل کر لیا ایک تیر کے سب سے تین دسیوں کو غنیمت میں بنایا اسلئے لوگو
 اوسنے اس کے بنانے میں نیکی کی نیت کی ہوگی اور پسینے والے کو اوس تیر کے ادر ہواں لگانے والی کو اور نغز
 تیر نغزی کرو اور سواری کرو اور میرے نزدیک تیر نغزی محبوب ہے سواری کر نیسے اور تین کہیلوں کے سوائے
 کوئی کہیل نہ کہیلنا چاہیے اول یہ کہ ادب کو آدمی اپنے کہوڑے کو اور دوسر کہیلنا اپنی جو رو سے اور تیس کہیل
 تیر و مکان کا اور جس نے چھوڑ دی تیر نغزی سکنے کے بعد نفرت سے اوس نے شکر کی کی ایک نعت کی یا
 فرمایا اوس نے شکر کی کی اوسکی **بَابُ دَعْوَةِ الْخَيْلِ** کہوڑے کی دعا کا بیان (یعنی وہ کیا دعا کرتا ہے)
عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَفِي إِلَّا يُؤَدِّنُ لَهُ عِنْدَ الْكَلْبِ

وَرِيَّةَ وَبَوَّكُهُ وَزَوَّجَتْهُ حَسَنَاتٍ فِي مِثْلِهَا ۖ ثُمَّ جَاءَهُ أَبُو بَرٍّ يَزِيدُ بْنُ زُرَّاءَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا رَأَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى
حَيْثُ نَسَبَ بَنُو نَاكُوهٍ ۖ فَارْتَدَّتْ كَيْ رَاهُ مِنْ أَهْلِ بَرَّانٍ ۖ كَلَّكَ دَوَاوَسُكَ وَعَدَدُونَ كَوَشَّجَا جَانِكُ كَهَانَا ۖ أَوْ بَانِي بِنِيَا ۖ أَوْ بِنِيَا كَانِي ۖ وَ
لَيْدُ كَرْنَا ۖ أَوْ سِ كَهْوَ رِيَا ۖ نِي كِسِين ۖ هُوَ كَرُفْلُ هُوَ كَمُكُ تَزَاوُ مِثْلُ كَسُكَ ۖ فَبَعْنِي قِيَامَتُكَ مَن جَبَ لَوْ كُونُ كَسُ مَالِ
تَوَلَّى جَاوِي كُكُ ۖ أَوْ سَوْ قَتَانِ خَيْرُونَ كَسُ وَفَزَنُ كَسُ ۖ بَرَّابَرُ نِي كِسِين ۖ سَلَّ دُمِي كُو دِي جَاوِي ۖ كِي ۖ أَوْ سِ كَهْوَ رِيَا ۖ نِي كِسِين ۖ هُوَ كَرُفْلُ
كَامُ هُوَ كَسِي ۖ نِي كِسِين ۖ يَا هُوَ مِثْلُ دُمِي ۖ هُوَ بَرَّابَرُ دُمِي ۖ هُوَ كَسِي ۖ نِي كِسِين ۖ يَا هُوَ مِثْلُ دُمِي ۖ هُوَ بَرَّابَرُ دُمِي ۖ هُوَ كَسِي ۖ نِي كِسِين ۖ
هُوَ كَرُفْلُ ۖ يَا هُوَ مِثْلُ دُمِي ۖ هُوَ بَرَّابَرُ دُمِي ۖ هُوَ كَسِي ۖ نِي كِسِين ۖ يَا هُوَ مِثْلُ دُمِي ۖ هُوَ بَرَّابَرُ دُمِي ۖ هُوَ كَسِي ۖ نِي كِسِين ۖ
وَبِسْمِ سَابِقِ بَيْنِ الْخَيْلِ ۖ يَرْسِلُهَا مِنْ الْحَفِيَاءِ ۖ وَكَانَ أَمْلَاهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ ۖ وَسَابِقُ بَيْنِ الْخَيْلِ

الَّتِي لَمْ تَقْمَرْ كَانَ أَعْلَاهَا مِنَ الشَّيْئَةِ إِلَى السَّجْدَةِ بِأَيْ ذِكْرِ نَبِيِّ تَرْجُمَهُ بَنُ عَرَفَةَ لَمْ يَكُنْ مِنْ رُتَابِهِ
 گہوڑو ڈرائیو رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے چوڑا گہوڑوں کو (کہ) حنفیہ سے نام ایک موضع کا ہے (اور تہو نہایت اور مقام گہوڑو
 اون گہوڑوں کی واسطے) ثنیۃ الوداع کہ نام ہے ایک محلے یا پہاڑ کا قریب مدینہ طیبہ کے **ف** حنفیہ سے ثنیۃ تک
 پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے **ت** اور گہوڑو ڈرائی اوں گہوڑوں کی جو ہمار نہیں گئے تھے ثنیۃ سے
 نبی زریق کی مسجد تک **ف** ثنیۃ سے نبی زریق کی مسجد ایک میل ہے **ک** **بَابُ ضَمَائِ الْخَيْلِ** انصار کی
 عادت دان گہوڑوں کو **ح** **بَابُ حُرَاكِ النَّسُولِ** اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أَضْمَرَتْ

من الحياء وكان مدها شنيعة الوداع وسابق بين الخيل اني لم تظم صبر الغيبة الى مسجدا زرين
 وان عبد الله كان فيمن سابق بها ترجمه ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت گہوڑ دوڑ کر انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اون گہوڑوں کی جنگو اظہار کر کے لاغادر دہلا کر کہا تھا اور یہی مد گہوڑ دوڑ کی حسیا سے لیکر شنیۃ الوداع
 تھا ایسے گہوڑوں کے لئے اور گہوڑ دوڑوں گہوڑوں کی جنگو اظہار نہیں کیا تھا شنیۃ سے بنی زریق کی مسجد تک لڑائی تھی
 اور عبداللہ اس گہوڑ دوڑ میں شامل تھے **باب السبق** گہوڑ دوڑ کے بیان میں ہے یہاں تک کہ

ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا سبک الا فی نصل او خف او حافر ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں شرط مگر تیرا اونٹ یا گھوڑے میں نصل یا خف یا حافر نہ ہونا کر نیسے غرض ہی اور خف باؤں اونٹ کا لیکن یہاں مراد اونٹ سے ہے اور حافر گھوڑے کے سہم کو کہتے ہیں گھوڑا مارا اگر غرض یہ ہوتا ہے حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی گھوڑہ دوڑ کر نا اور سہمیں شرط لگانا بطور حجاز کے جائز ہے اور شرط بطور حجاز حقیقت میں شرط نہیں بلکہ انعام ہوتا ہے جسے خلیفہ حکم سے دو شخصوں کو تم میں جو کوئی بیٹھ جائیگا اور کوئی تہی روئے انعام ملیگے یا اور کوئی شخص کے یا دونوں شخصوں میں ایک آدمی اپنے دے پر کچھ مقرر کرے اور مار جائے تو دوسرے کو اتنے روپے دیدیوے علیٰ ہر نزلۃ قال لا یجوز السبک الا علی خف او حافر ترجمہ

اور بیان ہو چکا ہے **الْجَلْبُ** بَابُ بَيَانٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَنْبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا شُعَاكَ فِي الْأَسْلَامِ وَمَنْ أَتَاهُ مِنْ أَهْلِكَ فَلَيْسَ مِنْكَ تَرْجُمَةُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَمَنْ هُوَ
ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جالب جب اور شعاع نہیں سلام میں اور جس آدمی نے لوٹ کی وہ آدمی نہیں
ہر سے میں کہ **جالب** بچہ کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے گھوڑہ و زمین کسی آدمی کو جو اس کو دُشمن بنا رہے اور وہ جلدی
دوڑے اور جب بچہ کہ اپنے پہلو میں دوسرے گھوڑہ رکھے جب سو کہ گھوڑہ اُڑے تب تک تو اوپر چڑھے اور دشمن کا بیان
نکل کر **الْجَنْبُ** جب کا بیان **عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَالْجَنْبِ**
وَالْجَنْبِ وَلَا شُعَاكَ فِي الْأَسْلَامِ تَرْجُمَةُ دِیْر بَیَانِ ہو چکا ہے **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مِنْ لَدُنْكَ لِقَائِي كَفَى ذَٰلِكَ فَقَالَ حَتَّى عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْءٌ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ اللَّهُ تَرْجُمَةُ
اس حدیث کا بھی بیان اوپر گذر چکا ہے مگر اس میں دشمنی کا ذکر نہیں تھا یہی کہ آپ نے شرط کی ایک گنوار سے وہ جیت گیا
صحابہ بخیرہ ہو تو آپ نے فرمایا جو کوئی جڑہ جاو تو خدا اس کو ضرور بگھساتا ہے **بَابُ سَهْمَانِ الْخَيْلِ**
كَأَدْبَرِ حَصَّةٍ اسباب میں اس کا بیان ہے **عَنْ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَضْرِبْ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ لِلرَّبِّ بِلَا تَمْنٍ الْحَقَامِ رَجَعَهُ اسْتَهْمِ سَهْمَهُمْ لِلرَّبِّ يَوْمَئِذٍ
لَدَى النَّفَرِ لِيَصْفِيَهُ بَنَتْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ أُمُّ الْيَزِيدِ وَسَهْمَانِ لِلْفَرَسِ تَرْجُمَةُ عُبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْيَزِيدِ
اپنے داد سے روایت کرتے ہیں اور ان کا داد بیان کرتا تھا تقسیم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کے سال میں جا
حصے دے زیرین عوام کو ایک حصہ دینا اور ایک حصہ انے والو کا واسطے صفیہ بنت عبد المطلب کے وہ صفیہ جو ان
بہنیں زیرین عوام کی اور دو حصے گھوڑے کے **كِتَابُ أَحْبَابِ** کتاب بیان میں وقف کرنے کے
اپنے مال کو ان کی راہ میں **عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَا**
وَكَاذِبُهَا وَلَا عَمَلًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَعَثَهُ الشَّهْبَاءُ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسَلَّاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ ثَمِيَّةٌ مَرْثَةً أُخْرَى صَلَّاهُ تَرْجُمَةُ عَمْرِو بْنِ حَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَ رَوَاهُ بَعْضُ مَنِ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا را در نہ ہر اور نہ غلام نہ لونڈی مگر ایک سفید خیر حبیب سوار کرتے تھے اور تہیہ را در زمین
کہ دی تھی اللہ کے راہ میں مصنف فرماتے ہیں دو سہ ماہ میرے اوستا وقتیہ نے بیان کیا کہ ان چیزوں کو صدقہ
ردیا تھا **عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ لِيَقُولَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَعَثَهُ الْبَيْضَاءُ**
وَسَلَّاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَلَّاهُ تَرْجُمَةُ عَمْرِو بْنِ حَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَ رَوَاهُ بَعْضُ مَنِ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید سفید کے اور تہیہ را در زمین کے جسکو صدقہ کر گئے تھے **عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ لِيَقُولَ**

[illegible]

عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ نَظَرَنِي وَجُفَا وَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَعَلَ هَذَا خَصَمًا لِي خَصَمَ اللَّهُ لَهُ يَسْتَعِي
جَنَّتِ الْعُقُوبُ وَ جَعَلَ تَهْمُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ عَقْلًا وَ لَا حِطَامًا فَكَانُوا
اللَّهُمَّ نَعْمُ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدَ اللَّهُمَّ اشْهَدَ تَرْجَمَهُ اخْتَفَ بَن تَيْسَ

روایت ہے نکلے ہم گھر سے حج کرنے کے ارادے سے اور پہنچے ہم مدینہ
طیبہ کو ہم لوگ اپنے اہل خانہ میں اپنا اسباب اذکار رہے تھے اتفاقاً ایک
اومی آکر کہنے لگا لوگ مسجد میں جمع ہو رہے ہیں اور گہرا گئے ہیں پھر گئے
ہم تو کیا دیکھتے ہیں چند لوگ بیچ میں ہیں اور اونکے پاس اومی جمع ہیں علی
اور دبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص بھی اونہی میں تھے ہم کو کچھ
دیر نہیں ہوئی تھی سہنے میں حضرت عثمان بن عفان آئے اونکے اور ایک
زور چادر تھی اوس سے ڈانکے ہوئے تھے سہ اپنا آکر کہنے لگے کیا
یہاں علی رضہ ہیں کیا یہاں طلحہ ہیں اور دبیر اور سعد بن ابی وقاص
کو بھی ایسے ہی پوچھا ادھون نے کھانا ان ہم موجود ہیں حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہا میں قسم دیتا ہوں تم کو اللہ کی جس
کے سوائے کوئی معبود پر حق نہیں تم نہیں جانتے کیا اسباب کو جو فرمایا
تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون خریدتا ہے مرید فلانے لوگوں کا
اللہ مغفرت کرے اوس کے خریدار میں نے اوس جگہ کو بیس ہزار میں
پھر آیا میں بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور خبر دی آپ کو اس
کے حشر دینے کی آپ نے فرمایا وقف کر دے تو اوس کو ہماری مسجد
کیا واسطے بٹھکوا دے گا اجر ہو گا اوس صاحبون نے کہا اللہ کا نام
لیکراں پھر کھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میں قسم
دیتا ہوں تم کو اس اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود نہیں کیا
تم کو معلوم نہیں یہ بات کہ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کون خریدتا ہے میرا وہ کو اللہ مغفرت کرے اوس کی
پھر خریدار میں نے اوس کو اتنے مال سے پھر آیا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور کھا میں نے آپ کے دو برو آکر میں

خیر پیدا ہے اوس کو اتنے دامن سے اپنے فرمایا وقت کروے
 اوس کو سہا زون کے پانی پینے کے لیے اوس کا جبہ کھینچ کر
 اوس سب صاحبوں نے کھا پھر کھا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے میں قسم دیتا ہوں تم کو اس کی جس کے سوائے کوئی معبود
 نہیں کیا تم کو سلووم نہیں وہ وقت جس وقت لوگوں کا منہ دیکھ کر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کون تیاری کرتا ہے
 ان لوگوں کی بیٹے شکر عسرت کی پھر تیاری کراوی میں نے اوس
 کی اور باقی نہ رکھے اوس کے لیے حاجت ایک دسی کی جس سے ہاتھوں
 باندھے ہیں جانور کا اور بھار رہا ہے ہین اونٹوں کے ادھون نے کہا
 بان بیشک تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ لِّکُمْ
 اشْهَدْ یٰنِیْ اِیُّ اِسْمِ تُوْکُوْاہ رَہْ اِسْمِ اِسْمِ تُوْکُوْاہ رَہْ اِسْمِ تُوْکُوْاہ رَہْ
 بَنِ حَنِیْنٍ اِنِ الْفُقَیْرِ یُّ قَالَ شَہَدْتُ الذَّارِجِیْنَ اَشْرَفَ عَلَیْہُمْ
 عُثْمَانُ فَقَالَ اَشْہَدُکُمْ بِاَللّٰہِ وَبِاَلْاِسْلَامِ ہَلْ تَعْلَمُوْنَ
 اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ وَلَیْسَ
 بِہَا مَاءٌ یُّشْبَعُ ذَبِ عِثًا یَبِیْرُ رُفُومَہُ فَقَالَ مَنْ یُّشْتَرِیْ
 یَبِیْرَ رُفُومَہُ فِیْہَا دَلُوْاہ مَعَہْ کَلَاہِ الْمُسْلِمِیْنَ یَحْنِیْرُ
 لَہُ مِنْہَا فِی الْجَنَّةِ فَاَشْتَرٰ مِنْہَا مِنْ صُلَیْبٍ مَّارِیْ فَعَمَلْتُ
 دَلُوْیْ فِیْہَا مَعَہْ کَلَاہِ وَ اَشْتَرٰ مِنْہَا مِنْ صُلَیْبٍ مَّارِیْ فَعَمَلْتُ
 مِنْہَا حَتّٰی اَشْرَبْتُ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ قَالُوْا اَللّٰہُمَّ نَعَمْ قَالَ
 فَاَشْہَدُکُمْ بِاَللّٰہِ وَبِاَلْاِسْلَامِ ہَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ جَہَدْتُ جِیْشَ
 الْعُسْرِیَّةِ مِنْ مَّارِیْ قَالُوْا اَللّٰہُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَشْہَدُکُمْ بِاَللّٰہِ وَ
 بِالْاِسْلَامِ ہَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ الْمَیْحَدُ صَاقِ بِاٰہِلِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ
 اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ مَنْ یُّشْتَرِیْ مِنْ بَعْثَہٗ اِلٰی فَلَانٍ فِزَیْدٍ
 ہَا فِی الْمَیْحَدِ یَحْنِیْرُ لَہُ مِنْہَا فِی الْجَنَّةِ فَاَشْتَرٰ مِنْہَا مِنْ
 صُلَیْبٍ مَّارِیْ فِیْ دُنْہَا فِی الْمَیْحَدِ وَ اَشْتَرٰ مِنْہَا مِنْ اَنْ اَصْلَ

رَبِّهِ رَكْمَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَسَمَ قَالَ فَأَتَشَدُّكُمْ بِأَلِهِ وَالْإِسْلَامِ
 أَنْ سَأُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثِيَابٍ نَبِيٍّ
 مَعَكُمْ وَمَعَهُ أَتَقِي بِكَيْدِ عُمَرُ وَأَنَا فَتَحْتَكِ أَجْبَلُ كَيْدِ
 سَأُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ بَيْنَ
 قَوْمًا عَلَيْكَ بَيْتٌ وَجِدَائِقُ وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَسَمَ

قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدَاؤُنِي إِلَى شَهِدَاؤِنِي يَعْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ
 إِنَّ شَهِيدَا تَرْجُمِهِ فَمَامِدُ بْنُ خَزْنٍ ثَمَرِي سَ رَوَايَتِ سَ مِّنْ حَاضِرِ
 تَهَا كَسَرِ مِّنْ حَضَرِ ثَمَانِ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَهِ اَدَسِ وَاقْتِ
 بِرِ جَبِ اَدِرِ سَ جَاهِنَا كَ حَضَرِ ثَمَانِ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَ لَوْنِ
 كُو اَدِرِ كَسَا مِّنْ بِرِ جَهْتَا هُونِ تَم كُو بِقِ اَسَدِ كَهِ اَدِرِ اَسْلَامِ كَهِ كِيَا تَم نَهِنِ
 جَابِسْتِ بِهَ بَاتِ جَبِ آئِ رَسُوْلِ اَسَدِ صَلَّى اَسَدُ عَلَيْهِ وَاَلَا وَسَلَمَ بِسَمِيْنِ كُو دَانِ
 مَبِ حُطَا بِاَنِي نَهَا كَسِي كُنُو مِّنْ مِّزِ سَوَا كَهِ بِسِرِ رُوْمِ كَهِ اُسَ نَ خَرَا يَا تَهَا كُونِ
 خَرِيْدَا سَ بِسِرِ رُوْمِ كُو اَسِ طَرِ جَرِ كَهِ اُسَا لَ اَدِلِ اِنَا سَلَامُوْنِ كَهِ
 اَدِلِ كَهِ سَا حَقِ هَ يِنِ مَوْلِ يُوْمِ سَ اَدِرِ سَلَامُوْنِ كَهِ يَ
 وَاقْتِ كَرِ دَ وَ هَ جُو كُو اِي اِيَا كَرِ يَ كَالِ لَ كَا اَدِرِ كُو جَنَّتِ مِّنْ اَسِ
 سَ بِهَرِ اَدِسِ دَقْتِ خَرِيْدَا مِيْنِ اَدِسِ كُو اُسَ نَ ذَاتِي مَالِ سَ بِهَرِ
 كَرِ دَا مِيْنِ نَ اِنَا اَدِلِ سَبِ سَلَامُوْنِ كَهِ اَدِلِ كِي بِرَا بِرِ يِنِ اِنَا دَعُوْ
 اُسَ بِرِ كَهِ نَ كَهِ اَحَرِ تَم مَنَعُ كَرِ تَ هُو اَدِسِ مِيْنِ كَا بِاَنِي بِسَمِيْنِ سَ بِهَرِ
 مِيْرَا بِرِ جَالِ سَ بِرِ مِيْنِ بِتَا هُونِ بِاَنِي سَمِيْدَا كَا سَا كَهِ اَدَا سَبِ لَوْنِ نَ
 كَهِ اَللَّهُمَّ نَسَمَ يِنِ اَنِ جِيَا تَم كَهِ تَ هُو اَدِرِ سَطَرِ هِي بِهَرِ كَهِ حَضَرِ
 ثَمَانِ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَ مِيْنِ سَوَالِ كَرِ تَا هُونِ تَم سَ خَدَا اَدِرِ اَسْلَامِ
 كَا اَدِرِ سَطَرِ دَ كَرِ كِيَا تَم كُو مَسْلُوْمِ نَهِنِ كَهِ مِيْنِ نَ نَمَارِي كَرَا اِي سَ تَ
 تَشْكِي كَهِ زَا نَ مِيْنِ شُكْرِ كِي اِنِ مَالِ سَ بِرِ كَهِ كَهِ اَنِ كَرَا اِي هِي بِهَرِ
 كَهِ حَضَرِ ثَمَانِ رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِيْنِ دِيَا فَنَتِ كَرِ تَا هُونِ تَم سَ اَدِرِ
 اَسْلَامِ كَا اَدِرِ سَطَرِ دِيَا كَرِ كِيَا تَم كُو مَسْلُوْمِ نَهِنِ جَبِ مَسْجِدِ مِيْنِ لَوْنِ كِي كَثَرَتِ سَبْغَاتِشِ

نہیں رہی تھی اوس وقت فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی مول لیوے جگہ فلاںے لوگوں کی اور ملا دیوے اوس جگہ کو مسجد میں۔ اس نیکی کے بدلے جگہ ملے گے خریدنے والے کو بہشت میں میں نے مول لی وہ زمین اپنے ذاتی مال سے اور ملا دیا۔ اوس زمین کو مسجد میں اب تم منع کرتے ہو بھوکو دور کھینچنا ہزار پڑھنے سے اوس میں بے کہا مان پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میں پوچھتا ہوں تم سے اللہ اور سلام کو درمیان لیکر اوس روز کی بات جبروز کھڑے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ بڑے بچے نام شبیر سے اور آپ کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میں اس بچے پر کھڑے تھے اوس وقت وہ بچے گناہ گار تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کھنکھ کر اوس کو لات مادی تھی کہ تمہارا ہی شبیر تیرے پر ہائینا نبی اور صدیق اور دو شہید بنے کہا مان پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ اکبر کہہ کر کھنکھایا ان لوگوں سے گواہی دو۔

سیرے باب میں گواہی دو۔ کہیے کے رب کی قسم میں شہید ہوں

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عُثْمَانَ أَتَى رُفَّ عِيْلَهُ حِينَ

مَضَى سِرُّهُ فَقَالَ ائْتِدْ يَا اللَّهُ بِرَجُلَةٍ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْحُجْبَلِ حِينَ أَهْنَيْ قَرِيْبَهُ فِي جِلْدٍ

وَقَالَ ائْتِدْ يَا اللَّهُ بِرَجُلَةٍ كُنْتُ سَمِعْتُكَ إِذَا نَبَيْتُ أَقْرَبَ نَفْسٍ أَوْ شَيْئَانِ

وَأَنَا مَعَهُ فَأَمْسَدَ لَهُ رِجَالُكَ ثُمَّ قَالَ ائْتِدْ يَا اللَّهُ بِرَجُلَةٍ

شَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ

يَقُولُ حَلِيَّةُ يَدِ اللَّهِ وَهَلِيَّةُ يَدِ عُثْمَانَ فَأَمْسَدَ لَهُ رِجَالُكَ

ثُمَّ قَالَ ائْتِدْ يَا اللَّهُ بِرَجُلَةٍ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ حَلِيَّةُ الْمُسْرَةِ يَقُولُ مَنْ يُفْقِ نَفْسَهُ مُقْبِلَةً

مُخْرَجَةً نِصْفَ الْحَبَشِ مِنْ مَالِي فَأَمْسَدَ لَهُ رِجَالُكَ ثُمَّ قَالَ

اَشْهَدُ بِاللّٰهِ مَا جَلَدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 مَنْ يَزِيْدُ فِيْ هَذَا الْحَدِيْثِ يَكُنَّ فِيْ الْحَبْكَةِ فَاشْتَرَيْتُكَ
 مِنْ مَّائِلٍ فَاشْتَدَّ لَكَ رَجَاكَ ثُمَّ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ مَا جَلَدَ شَهِيدُ
 رُفُوْمَةٍ نُّبَاغٍ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَّائِلٍ فَاجْتَمَعَا لِابْنِ السَّبِيْلِ
 فَاشْتَدَّ لَكَ رَجَاكَ ترجمہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت
 ہے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہانکا مکان پر سے لوگوں
 کی طرف جسدن کہ گھیر لیا تھا۔ لوگوں نے اونکا گفہ اور
 کہا میں سوال کرتا ہوں اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جبل کے روز کا کلام وہ کلام جو فرمایا
 تھا پھاڑ کے ہٹنے کے وقت اور فرمایا تھا اوس پر لات مار کر پھٹہ
 اسے پھاڑ کیونکہ تیرے پر نہیں ہے کوئی سوائے نبی یا صدیق یا
 دو شہید دن کے اور میں بھی اوس وقت ساتھ تھا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوگوں نے اون کی بات کی تصدیق کی
 پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امین دریافت کرتا
 ہوں اوس آدمی سے جو حاضر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے پاس بیت رضوان کے دن فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یہ بات کہ ہے اور یہ ہاتھ عثمان کا ہے سب لوگوں نے
 اس بات کی تصدیق کی پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 نے میں پوچھا ہوں اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے عیش عسرت کے دن فرماتے تھے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کون ہے ایسا جو خرچ کرے مال مقبول کو میں نے یہ بات
 شکر تیار ہی کرادی ہتی آو ہے شکر کے اپنے مال سے سب لوگوں نے
 حضرت عثمان کی بات کا اقرار کیا پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ نے میں کہتا ہوں اوس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے کہ کون آدمی ہے ایسا جو بڑا دے اس

مسجد کو جنت کے گھر کے بدلے میں پھر مول کے لیامین نے اس میں گواہی
مال سے پھر لوگوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بات و تصریق کی
پھر کما حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میں دریافت کرنا ہوں اس
آدمی سے جو حاضر تھا پھر رومہ کے مول لینے کے وقت میں نے خریدا
تھا اس کو اپنے مال سے اور نہاج کر دیا تھا سانسہ دن کے لیے
لوگوں نے اس بات کی بھی تصدیق کی مگر آئی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ لَنَا حَصْنُ بْنُ حِثْمَانَ فِي دَارِهِ إِخْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهِ قَالَ فَأَشْرَفْتُ
عَلَيْهِمْ وَرَأَيْتُ سَاقَ الْحَدِيثِ تَرْجُمُهُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَلَمَى سَعْدٍ رَوَيْتُهَا سَعْدٍ
جب بند کیے گئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے غدا بنے گھر میں جمع
ہو گئے لوگ گھر پر اون کے چار و طرف اس وقت جہانک کر دیکھا
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو اور بیان کیا ابو جہلہ خان
نے ساری حدیث کو جو اوپر گزر چکی ہے حضرت عثمان
پر جو پلوہ ہوا وہ مشہور ہے اس کے بیان کرنے کی کچھ ضرورت
نہیں ہے یہاں اس حدیث کو وقف کے بیان کرنے کے لئے لائے ہیں

کتاب الوصایا

الْاَكْرَاهِيَّةُ فِي تَاخِيرِ الْوَصِيَّةِ

کے بیان میں اور بات کے بیان میں کہ دیر
کرنا وصیت میں کر دے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ رَجُلًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ آتَى الصَّدَاقَ أَخْطَمُ أَجْعَلْ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَكَانَتْ
صَحِيحٌ يَحْيَى تَحْتَى النَّفْسَ وَتَأْمِلُ الْبَشَاءَ وَتَأْمِلُ الْفُضْلَ حَتَّى
إِذَا بَلَغَ السُّقُومَ قُلْتَ لِمُلَاوِينِ صَدَقًا وَكَذَلِكَ كَانَ لِفُلَانٍ

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور پوچھا کہ

خیرات میں اجر اور ثواب بڑھ کر ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا۔
 صدقہ کرے تو ایسی وقت پر کہ حاصل ہو مجھ کو صحت اور حرص پر
 تھکوال کی اور ڈر ہو محمدی کا۔ اور میرے ہو زندگی اور بقاء کے
 اور دیر پر کرے تو اس وقت تک جب جان خلق میں جاوے تو
 کہنی گی اتنا فلائے کو دنیا وہ تو فلائے ہی کا تھا رہنے کرتے وقت صدقہ
 دینا اتنا ثواب نہیں ہے۔ **مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَالٌ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ
مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا مَلَكَ الْيَهُودُ مِنْكُمْ وَابْنُ إِسْرَءِيلَ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ

مِنْ مَالِهِ مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ وَشِمَالُكَ وَارِثُكَ مَا أَخَّرْتَ ترجمہ
 محمد اللہ کے ترجمے سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نسا آدمی تم میں ایسا ہی جس کو وارث کا مال

زیادہ دوست اور پیارا ہے اپنے مال سے تو گوں نے عرض کیا ہم میں
 سے تو ایسا کوئی نہیں یا رسول اللہ جس کو وارث کا مال دوست اور
 پیارا زیادہ ہونا ہے مال سے اپنے فرمایا تم سب چھو سببات کو بلکہ تم

میں سے ہر ایک آدمی ایسا ہے کہ اس کو پیارا ہے وارث کا مال اس
 کے مال سے جاننے کی بات یہ ہے انسان کا مال وہ ہے جس کو اپنے
 روپ و ہجج دیا اور وارث کا مال وہ ہے جس کو چھوڑ گیا اپنے پیچھے

ہ اس سے معلوم ہوا جس کو دیوانا منظور ہو اپنے رد و
 دیوانہ دینے دو سکر کے بہرہ سے نہ چھوڑ جاوے اسی واسطے
 روایت میں تاخیر کرنا چھپا نہیں۔ آدمی کو اس حدیث کے نکتہ
 کی طرف غور کرنا چاہیے **مُحَمَّدٌ مَوْلَايَ هَذَا النَّبِيُّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَسْتُ بِمَوْلَايَ مَوْلَايَ مَوْلَايَ
النَّبِيِّ قَالَ يَقُولُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ مَوْلَايَ مَوْلَايَ مَوْلَايَ

اَكَلْتُ كَافَتِيَّتَ اَوْ لَيْسَتْ كَاثِلِيَّتَ اَوْ تَصَدَّقْتُ كَا مَضِيَّتَ مَرْجُمَةً
 نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْهَکْمُ
 الذَّکَاؤُ وَحَقُّ شَرْئِئِ الْمَقَاتِلِ یعنی غفلت میں رکھا تم کو بہتایت
 کی حرص نے جبکہ جاوید کہین قبر میں یہ نہ ماکریوں نہ مایا انسان
 کہتا ہے میرا مال میرا مال تیرا مال تو ابھی انسان وہ ہے جو تو نے کہا کہ
 فنا کر دیا یا پس کر پیرا کر دیا یا خیرات میں دے دیا اور جو سنت کر رکھ
 چھوڑا وہ تیرا مال نہیں ہے۔ **مَرْجُمٌ** کہنے کی جِئَةُ الطَّاعَةِ قَالَ اَوْ ضَعُ
 رَجُلٌ اِيْدَكَ نَزِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ رَجُلٌ اَبُو الدَّزْدَاذِ حَدَّثَنَا عَنْ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الذَّائِمِ يُعْتَقُ اَوْ
 يَقْتَصَدُ عِنْدَ مَوْتِهِ مَثَلُ الذَّائِمِ يَهْدِي بِمَدَامَا
 يَشْبَعُ **مَرْجُمٌ** ابوجہیمہ طائی سے روایت ہے کسی شخص
 نے وصیت کی کچھ نہ اس کی راہ میں دینے کی ابوذر دار صحابی
 سے پوچھا اس مسئلہ کو اونہوں نے بیان کی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے جو آدمی کہ بروہ آؤا کرتا ہے یا صدقہ دیتا ہے موت
 کے وقت اوس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ہدیہ دیوے
 پیٹ بھر کر کھالینے کے بعد **ف** یعنی جب پیٹ بھر گیا اوس وقت
 کسی کو دیا تو کیا دیا خوبی اور بڑائی کی تو وہ بات ہے کہ اپنے حاجت
 کے وقت دوسرے کو دے اس سے معلوم ہوا کہ مرنے سے
 پہلے ہی وصیت کرنا چاہیے **عَنْ ابْنِ عَسْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ فِي
مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يَتَّقِي فِيهِ اَنْ يَكُنِيَ لِيَكُنِيَ
اِلَّا وَفِي حَيْثُ مَا كُنْتُ بِيَدِهِ عِنْدَكَ **مَرْجُمٌ**
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

دُرِّ حَمَامَةٍ تَرَجَّمَهُ اس حدیث کا بھی یہی ہے جو اوپر گزرا۔ اگر اس حدیث میں ایک ستماء دیکھ دینا اور
 رہم کا لفظ ذکر کیا اور دوسری اس ستماء کو نہیں لکھا گیا اللہ کی جزا دی بہت بڑی خیر۔ ان محدثوں کو
 کیا محنت اور محبت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لفظ مبارک کو یاد کرتے ہی سحیح عائشہ قَالَتْ
 يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ الْخَلْقِ مَرَّحَنِي اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ دَخَلَا بِالْمَكَةِ
 لِيُؤْمِلَ يَوْمَئِذٍ مَا فَاتَا خَشَشَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اسْتَعْرَفَا لِيَوْمَئِذٍ تَرَجَّمَهُ حَضْرَتُ عَائِشَةُ
 روایت ہو لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دھبی کیا علی رضہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی حالت اس وقت ایسی تھی کہ منگوا یا گیا آپ کے پیشاب کرنے کے لیے بیٹھتے اس کے بعد آپ
 کی روح مبارک پرواز ہو گئی اور میں تو نہیں جانتی کہ آپ کسی کو وصیت کی ہو سحیح عائشہ قَالَتْ خَرَجْتُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرِي قَالَتْ وَدَعَانِي بِالْمَكَةِ تَرَجَّمَهُ حَضْرَتُ عَائِشَةُ
 روایت ہو ذات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہیں تھا آپ کے پاس کوئی اور بیان کیا ہی
 بی بی عائشہ نے منگوا یا گیا تھا طشت اس وقت بِأَسْبَابِ الْوَصِيَّةِ يَا ثَلَاثُ بَابِ تَهَامِي مَالِ
 کی وصیت کر حکمران بن سحیح عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّضْتُ مَرَضًا اسْتَفْنَيْتُ عَنْهُ
 دَانِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَكُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا أَكُونُ
 يَوْمَئِذٍ لَكَ ابْنِي أَوْ أَتَصَدَّقُ بِبُكْلِي مَا لِي خَالَكَ أَقُلْتُ يَا لَطِيفُ قَالَ لَا قُلْتُ يَا ثَلَاثُ قَالَتْ
 أَثَلْتُ وَالْثَلَاثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذُرَّكَ وَمِنْ ثَمَّكَ أَغْنِيَاءُ حَتَّى كُنَّ مِنْ أَنْ تَذُرَّكَ هُمْ عَالَةً
 يَكْفُفُونَ النَّاسَ تَرَجَّمَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ ابْنِ بَابِ روایت کرتے ہیں کہ بیمار ہوا میں سخت بیمار قریب
 المکہ ہو گیا تھا تو آئے میرے عیادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے عرض کیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت بیمار اور میری ایک لڑکی کے سوا اور کاش کوئی وارث نہیں آپ فرمادیں تو دو تہائی مال اس
 میں جو خیرات کروں آپ کو فرمایا دو تہائی میں مت خیرات کر میں کہا آؤ مال سب سے فرمایا اور ابھی نہیں پھر
 میں کہا ایک نہائی خیرات کروں آپ کو فرمایا ان ایک تہائی اور ایک تہائی بھی بہت ہو اس لیے کہ اگر
 تو اپنی وارثوں کو مالہ اور جوڑ جائے تو بہتر ہے اس سے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کی سائے
 پائے پیلاستے پھریں یعنی ہیک نامکین اور سوال کریں سحیح سَعْدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْضِعْ مَالِي حَيْثُ قَالَ لَا قُلْتُ يَا لَطِيفُ قَالَ لَا قُلْتُ يَا ثَلَاثُ قَالَتْ
 قَالَ ثَلَاثُ وَالْثَلَاثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذُرَّكَ وَمِنْ ثَمَّكَ أَغْنِيَاءُ حَتَّى كُنَّ مِنْ أَنْ تَذُرَّكَ هُمْ عَالَةً يَكْفُفُونَ
 النَّاسَ فِي أَيَّامِهِمْ تَرَجَّمَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ ابْنِ بَابِ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کر لیا

اون دنوں میں کہ بنی قریظہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک فرماؤ میں سارا مال اپنا خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا
سارا مال ست خیرات کر میں تمکے ہاتھ ہائی خیرات دیتا ہوں اپنے فرمایا تہائی خیرات کر دے اور تہائی ہی
بھت ہے تو اپنی وارثوں کو غنی اور سب پر داد چھوڑ جاوے تو بہتر ہو اس سے کہ وہ جاوین تیرے بعد
محتاج لوگوں کے ہاتھ دیکھتے ہیں **عمر بن سعد بن عقیل** عن **ابنہ** قال قال **النبی صلی اللہ علیہ**
و سلم یؤدک وھو یمسکک وھو یمسکک ان یموت یا لا یرض النبی ھا حیا ھنھا قال **النبی**
صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ سعد بن عقیل وبن جسد اللہ سعد بن عقیل وکذبت لہ الا
ابنتہ واحدک قال یا رسول اللہ اونی و مالی کلمہ قال لا اقلک التتبع قال لا اقلک التلت قال
التلت و التلت کثیری و انک ان تدع و مرمتک اغنی عنک من ان تدعھم حالہ یتکففت
الناس صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عام بن سعد بن ابیہ روایت کرتے ہیں بنی حنیملہ اسد علیہ السلام دن کی
عیادت کو اس تہ جب وہ مکے میں تھی اور بری جانتے تھے اس بات کو جس کو مجھ سے ہجرت کرین پھر وہ بن
بنی حنیملہ اسد علیہ السلام نے اذکو فہادی اس طرح کہ اسے اسد سعد بن عقیل پر اسد رحم کرے سعد بن
عقیل پر اور نہیں تھے اذکو کچھ دلا و سوسٹے ایک بیٹی کے کہا اور انہوں نے یا رسول اللہ میں نصیت کر
جاتا ہوں اپنی ساری مال میں اپنے فرمایا نہ ساری مال میں نصیت کر میں نے کہا آپ میں کہوں یا رسول
اللہ اپنے فرمایا تہائی میں کیونکہ تم تہائی بھی بہت ہی پھر آپ نے اذکو نصیت فرمائی اور بیان کیا تو اپنے
وارثوں کو غنی اور مال دار چھوڑ جاوے تو اچھا ہے اس سے کہ اذکو محتاج اور دوسرے دن کا دست بگر چھوڑ
جاوے **عمر بن سعد بن عقیل** عن **ابنہ** قال قال **النبی صلی اللہ علیہ وسلم** یؤدک وھو یمسکک وھو یمسکک ان یموت یا لا یرض النبی ھا حیا ھنھا قال **النبی**
صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ سعد بن عقیل وبن جسد اللہ سعد بن عقیل وکذبت لہ الا **ابنتہ** واحدک قال یا رسول اللہ اونی و مالی کلمہ قال لا اقلک التتبع قال لا اقلک التلت قال **التلت** و التلت کثیری و انک ان تدع و مرمتک اغنی عنک من ان تدعھم حالہ یتکففت **الناس** صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عام بن سعد بن ابیہ روایت کرتے ہیں بنی حنیملہ اسد علیہ السلام دن کی عیادت کو اس تہ جب وہ مکے میں تھی اور بری جانتے تھے اس بات کو جس کو مجھ سے ہجرت کرین پھر وہ بن بنی حنیملہ اسد علیہ السلام نے اذکو فہادی اس طرح کہ اسے اسد سعد بن عقیل پر اسد رحم کرے سعد بن عقیل پر اور نہیں تھے اذکو کچھ دلا و سوسٹے ایک بیٹی کے کہا اور انہوں نے یا رسول اللہ میں نصیت کر جاتا ہوں اپنی ساری مال میں اپنے فرمایا نہ ساری مال میں نصیت کر میں نے کہا آپ میں کہوں یا رسول اللہ اپنے فرمایا تہائی میں کیونکہ تم تہائی بھی بہت ہی پھر آپ نے اذکو نصیت فرمائی اور بیان کیا تو اپنے وارثوں کو غنی اور مال دار چھوڑ جاوے تو اچھا ہے اس سے کہ اذکو محتاج اور دوسرے دن کا دست بگر چھوڑ جاوے

ہا کہ اور خیرات کر دے آپ نے فرمایا اور بنی حنیملہ اسد علیہ السلام نے اذکو فہادی اس طرح کہ اسے اسد سعد بن عقیل پر اسد رحم کرے سعد بن عقیل پر اور نہیں تھے اذکو کچھ دلا و سوسٹے ایک بیٹی کے کہا اور انہوں نے یا رسول اللہ میں نصیت کر جاتا ہوں اپنی ساری مال میں اپنے فرمایا نہ ساری مال میں نصیت کر میں نے کہا آپ میں کہوں یا رسول اللہ اپنے فرمایا تہائی میں کیونکہ تم تہائی بھی بہت ہی پھر آپ نے اذکو نصیت فرمائی اور بیان کیا تو اپنے وارثوں کو غنی اور مال دار چھوڑ جاوے تو اچھا ہے اس سے کہ اذکو محتاج اور دوسرے دن کا دست بگر چھوڑ جاوے

جب وہ لوگ آگئی آپ اپنا پاپ کر اون لوگوں کو دینے لگے یہاں تک دیا کہ اوکریا اسد تعالیٰ نے نانت
 یعنی شکوہ میری باب پر تھا اور دین اپنی جی میں اسی تھا اس بات پر کہ کسی طرح میرے باب کا قرض و سہرہ
 تو تھا ہے اس میں ایسی برکت ہوئی گو یا کہ ایک کچھ بھی اس میں نہ گھسی **ف** اس حدیث کے بیان
 کرنے سے بیخبر ہے کہ وصیت اور میراث قرض ادا کرنے کے بعد ہی **باب** **فَضْلُ الدِّينِ قَبْلَ**
الْمَالِ **اِنَّ قَرْضَ الدِّينِ** اور اگر مقدم میراث پس باب میں اس کا بیان **وَلَمْ يَكُنْ لِحَدَّثِ**
الْفَاوِزِ النَّاقِلِينَ **لِحَبْرٍ جَابِرٍ** اور جابر رضی اللہ عنہ کی خبر نقل کرنے والوں نے جو اس خبر کے نطق میں نہ تھا کیا
 ہے سبب میں اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ نِسَاءَهُ وَنِسَاءُ بَنِي النَّظَرِ قَالَتْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي بِقَرْضٍ
أَتَيْتُكَ بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي بِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْفَعُ مِثْلَ مَا أَخَذَ قَرْضًا حَرَجًا حَرَجًا سے روایت ہو ذات پائی
 ان کے باب نے اور ان قرض تھا لوگوں کا جابر کہتے ہیں یا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا میں نے
 میرا پاپ مرگیا اور اس پر لوگوں کا قرض ہے اور کچھ روغن کا باغ کی آمدنی کھوئے کچھ چھوڑ کر نہیں گیا اور دینی جی
 اتنی نہیں کہ کسی برس کے ورے ادا کرے اور اس قرض کو **اب** چلیے یا رسول اللہ میرے ساتھ کچھ نہ مان
 درازی نہ کریں قرض و سہرہ میرے یہ بات شکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دورہ کرنے کے ہر روز میرے
 اور سلام کیا ہر ایک کے گرد یہ پہنچے گئے اوس کے اوپر اور قرض الون کو بلا کر دینا شروع کیا پس پورا کر دیا گیا
 قرض اور باقی رہ گیا اتنا ہی تھا **وہ** لے گئے **ف** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم تک
 کی برکت سے اس میں کچھ کمی نہ ہوئی بلکہ جتنا تھا اتنا ہی باقی کے بجز ہے **سَبَبٌ** **عَنْ جَابِرِ بْنِ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ قَالَ قَالَ وَتَرَكْتُ دِينًا فَاسْتَشْفَعْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَشْرَةِ
أَنْ يَنْتَفِعُوا مِنْهُ شَيْئًا فَطَلَبَ إِلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَقَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ
قَالَ لِي أَخِي أَبُو الْيَمَانِ عَلَى حِدَّةٍ وَعَدَ ابْنُ زَيْدٍ عَلَى حِدَّةٍ وَأَصْبَحَ أَهْلُ الْبَيْتِ إِلَى مَا قَالُوا فَفَعَلْتُ
حِجَابًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فِي أَعْلَاهُ أَوْ قِي أَوْ سَوِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ لِقَوْمٍ
قَالَ فَسَرَّعْتُ لَهُمْ حَتَّى أَقْبَضْتُهُمْ ثُمَّ بَقِيَ ثَمَنٌ لِي كَانَ لِي يَفْقُصُ مِنْهُ شَيْءٌ تَرَجِمَ جَابِرُ بْنُ
 سے روایت ہو ذات پائی عبد اللہ بن عمر بن حارم نے اور باقی راویوں نے لوگوں کا میں گیا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم پس اس لیے کہ لوگوں کو کچھ قرض تخفیف کر دین چاہا آپ نے اذکر ہا کہ اس بات کی

طہر نہ کر سکی کچھ کم کر وادن لوگوں نے انکار کیا اور وقت آپ سے فرمایا جاتا وہی جابر اور عبد اللہ کہ شہر سے
 کچھ روزوں کو یعنی عجم کو جہاد کہ قسم ہے کچھ روز کی را اور عذق بن بکر کو عجمہ کہ اسی طرح سب قسموں کو جہاد کہ
 انسا کام کے میرے پاس می پہنچ جابر نہ کہتے ہیں میں سننے آپ کے فرمانے کے سزا میں کیا میرے سوا اس
 صاحب علی اسد علیہ وسلم اور بیٹھ گئے سب اعلیٰ و میرے باپ بیٹھے ڈھیر پر راوی کا شک ہو یعنی اعلیٰ کہا یا وسطا و بیٹھ
 جانے کے بعد آپ فرمایا آپ کر دے لوگوں کو جابر نہ کہتے ہیں میں باپ آپ کر دے گا و کو بیٹا تک کہ
 پور کر دیا و کا فرض جو کچھ تھا اور باقی رہ گئیں گویا کہ کچھ دن میں گھٹا ہے نہیں مگر حکایت بنی عبد اللہ
 قَالَ كَانَ يَهُودِيٌّ عَلَى آتِي تَمْرًا فَشَهِدَ يَوْمَ أُسْتُعِثَ وَكَرَّكَ حَتَّى يَفْتَنَ يَوْمَ الْبَيْتِ وَرَوَى يَسْمَعُ
 مَا فِي الشَّكْرِ يَقْتَنِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ الْعَامَ نِصْفَهُ وَ
 تَقُصَّ نِصْفَهُ فَأَبَى الْيَهُودِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ الْبَيْتَ
 فَأَذِنَ فَأَذِنَتْهُ فَجَاءَهُ هُوَ وَابْنُ بَكْرِ فَشَهِدَ يَوْمَ أُسْتُعِثَ وَكَرَّكَ حَتَّى يَفْتَنَ يَوْمَ الْبَيْتِ وَرَوَى يَسْمَعُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْغُولُ بِالْبُرْكَ حَتَّى قَتَلْنَا جَبْرِيْعَ حَتَّى مِنْ أَصْغَرِ الشَّكْرِ يَفْتَنَ
 فَمَا يَحْسِبُ كَمَا شَهِدَ لَيْتُهُمْ بِرُطَبٍ عَلَى مَاءٍ فَأَكَلُوا وَشَرَبُوا ثُمَّ قَالَ خَدَّامُ الْقَيْسِ
 الْكَرْبِ شَهِدُوا أَنَّ عَنَّةَ تَرْجِمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ سَبْعِينَ رَأْسًا بِسَيْفٍ بَابُ سَبْعِينَ رَأْسًا بِسَيْفٍ
 كَبِيرٍ قَرْضَ لِي تَبِينَ أَوْ قَرْضَ إِذْ هُنَّ مَوْتَاهُ وَهُوَ أَصْلُ الْإِلَهِ مِثْلُ مِثْلٍ لِي تَبِينَ أَوْ قَرْضَ لِي تَبِينَ
 رَهْ كُنْتُ أَوْ قَرْضَ لِي تَبِينَ أَوْ قَرْضَ لِي تَبِينَ أَوْ قَرْضَ لِي تَبِينَ أَوْ قَرْضَ لِي تَبِينَ أَوْ قَرْضَ لِي تَبِينَ
 يَهُودِيٌّ وَكَوْفَرِيَا كَمَا اتَّيَتْهُ أَمْلَتْ وَبِكَتَابِهِ لَوْ كَادُوا أَنْ يَمِينُ لَمْ يَكُنْ قَرْضَ لِي تَبِينَ أَوْ قَرْضَ لِي تَبِينَ
 انکار کیا اس نے فرمایا جابر نہ کہ کائنات کے وقت مجھ پر کر گنا ہے میں نے آپ کو خبر دی ہے جابر اور ابوبکر نہ
 اس سے اور باپ کر دینا شروع کیا کچھ کے نیچے سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکت ہونے کے لیے
 دھار رہے تھے نہایت کہ پور کر دیا گیا سارا حق اور گناہاری طرف سے چھوڑنے باغ میں جو را اور
 بڑا باغ سالمہ پر رہا بہر برکت تھی جابر نہ کہتے ہیں بہر لایا میں دن کے پاس کچھ برکت لائی اور پانی بہنے
 کے لیے جب سب کہا پی چکے اپنے فرمایا یہ نعمت ہو جس کو تم سے ہو گا مگر حکایت بنی عبد اللہ قَالَ
 تَرَفُّقَ آتِي وَعَلَيْهِ دِينَ فَصَلَّيْتُ عَلَى عَمْرٍاءَ أَنْ يَأْخُذُوا الْقَمَرَةَ مَا عَلَيْهِ فَأَمَّا وَكُنْتُ وَفَافِي
 وَكَمًا فَانْكَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ ذَلِكَ قَالَ دَاخِلًا دَخَلَتْهُ فَوَضَعَهَا
 فِي الْإِنِّ يَذْغُولُ فَلَا جَدَّةَ لَهُ وَوَضَعَتْهُ فِي الْإِنِّ يَذْغُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ
 وَمَعَهُ ابْنُ بَكْرِ وَحَمْرٌ فَكُنَّ عَلَيْهِ وَكَرَّكَ عَلَى بِالْبُرْكَ ثُمَّ قَالَ دَعِ عَمْرٍاءَ لَكَ فَأَوْفَرْتُمْ قَالَ

کہ اے نبی خدا کے رسول اللہ شیخا ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو شخص
 اور نبی آیت و انذار عَشِیْرَتِکَ الْاَقْرَبِیْنَ یعنی قرابتی احمد اپنے قریبہ داروں کو اللہ کے عذاب سے
 اپنے ملاق حکم کے تعمیل کے اور فرمایا لوگوں کو آخر قریش کی حاجت والو تم مجاہد اپنی جانوں کو اللہ سے یعنی اللہ
 کے عذاب سے نہیں کام نہ لو تمکا تمھارے خدا کی پکڑ کے سامنے رقی برابر ای عبد المطلب کے اولاد کے لوگوں میں کام
 نہ لو تمکا تمھارے اللہ کے عذاب کی رو برو زد بھرا ہی عباس عبد المطلب کے بیٹے میں کام میں نہ لو تمکا تیرے
 اللہ کی گرفت کی وقت اس صید تو پہنچ ہی ہے رسول اللہ کی جب وقت پھر ہے پھر اللہ کے درو میں کام میں
 نہ لو تمکا تیرے اس وقت میں کچھ اسی فاطمہ تو بیٹی ہے محمد کی تنگ جو تیرا چچا ہے لیکن کام نہ لو تمکا تیرے
 اللہ کے آگے محض اِنِّیْ حُرِّیْرٌ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جِئْتُ اَنْزِلَ عَلَیْکُمْ
 وَاَنْذَرُ عَشِیْرَتِکَ الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ یَا مُعَشِّرُ رِیْثِیْ اَشْتَدُّ اَلْفَسْکُ مِنْ اللّٰہِ کَا اَعْنِیْ مُنْکُمْ
 مِنْ اللّٰہِ سُبْحٰنَا یَا اَبِیْ عَبْدِ مَنَاظِہَ اَعْنِیْ عَنْکُمْ مِنْ اللّٰہِ سُبْحٰنَا یَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ المَلِکِ
 اَعْنِیْ عَنْکَ مِنْ اللّٰہِ سُبْحٰنَا یَا صَفِیَّةُ حَمَّہُ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَعْنِیْ عَنْکَ
 مِنْ اللّٰہِ سُبْحٰنَا یَا فَاطِمَہُ سُبْحٰنِیْ بَا شَتَّیْ کَا اَعْنِیْ عَنْکَ مِنْ اللّٰہِ سُبْحٰنَا یَا حَبِیْبُ رِیْثِیْ
 یَا حَبِیْبُ عَاشِرَہُ بَنَاتِیْ لَسْتُ خَدِیْعَہُ الْاَمَیْہُ وَاَنْذَرُ عَشِیْرَتِکَ الْاَقْرَبِیْنَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَا فَاطِمَہُ نَبِیْتُ مُحَمَّدٍ یَا صَفِیَّةُ بِنْتُ عَبْدِ المَلِکِ کَا اَعْنِیْ عَنْکُمْ
 مِنْ اللّٰہِ سُبْحٰنَا یَا سَوْدٰہُ بِنْتُ حِمْیَرٍ اَلِیْ بَا شَتَّیْ تُمْ تَرْجَمُوْہُ رُوْہُ رُوْہُ کَا اَعْنِیْ عَنْکُمْ
 زیادہ ہے اور عبد المطلب یہ ہے نیز میرے آل میں بھی کچھ تم جا پودہ مانگو میں دیکھتا ہوں اور میری
 حکومت چلتی ہے لیکن اللہ پر میرا دور نہیں چلتا ہ تمام خواہاں ہاں سے والوں کیواسے وصیت کرنا
 اس سے معلوم ہوا ہے والوں کے لیے وصیت بھی ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچاؤ
 اِذَا مَاتَ الْفَخَّاءُ ۚ کُلُّ نَحْبٍ ۚ اَھْلَہٗ اَنْتُمْ کُلُّ فُحْا عَہٗ
 اگر کوئی شخص بیکار مر جائے تو کم داروں کو اس کی طرف سے صدقہ نہ دیجئے یا نہیں اس باب میں
 اسکا بیان ہے مَحْضُ عَاشِرَہُ اَنْ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنِّیْ اَفْطَمْتُ
 نَفْسَہَا وَنَفْسَہَا لَوْ کَانَ نَفْصَدَتْ اَفَا نَصَدْتُ عَنْہَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّم نَعَمْ فَصَدَّقَتْ نَفْسُہَا تَرْجَمَہُ حَضْرَتُ عَاشِرَہُ یہ روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ
 اللہ علیہ وسلم سے میری ناک کا ایک دم نکل گیا میں جانتا ہوں اگر وہ بات کر سکتی تو البتہ خیرات کرتی یا نہیں
 تو میں خیرات کروں اس کی طرف سے آپ نے فرمایا ہاں پھر صدقہ دیا اس نے اس کی طرف سے بھی

پہلے اپنے فرمایا اور کہ تو ایسی سعادتیں ان کی طرف سے اس نذر کو حکم معذرت عبادۃ اللہ
 استغفری اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علیہ فمات قبل ان تقضیہ
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقصہ عنہا ترجمہ دو نو حدیثوں کا ایک ہی ہے
 عن ابن عباس قال استغفری سعد بن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
 نذر کان علیہ فتوفیت قبل ان تقضیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اقصہ عنہا ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر کی حدیثوں سے ظاہر ہے

ذکر الاختلاف علی سفیان

ذکر اختلاف کا جو واقعہ ہوا ہے سفیان پر عن ابن عباس ان سعد بن عبادۃ
 استغفری اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ فتوفیت
 قبل ان تقضیہ فقال اقصہ عنہا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے فتوے پوچھا سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کے باب میں
 ہئی وہ نذر سعد بن عبادہ کی والدہ پر اور وہ مرگئیں تھیں اس نذر کے
 ادا کرنے سے پہلے جب سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا
 ذکر کیا اپنے فرمایا تو ادا کر دے نذر کو اپنی مان کی طرف سے اس
 حدیث کے لفظوں میں اور اوپر کی حدیثوں کے لفظوں میں ذرا سا فرق ہے
 چنانچہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے عن ابن عباس عن سعد اللہ قال
 ماتت امی وعلیہا نذر فالت الشیء صلی اللہ علیہ وسلم فامرت فی
 ان اقصیہ عنہا ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد
 بن عبادہ کہتے تھے مرگئی تھی میری مان اس پر نذر تھی میں نے پوچھا
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے حکم کیا مجھ کو کہ ادا کر تو اس کی طرف
 سے وہ نذر ہے عن ابن عباس قال استغفری سعد بن عبادۃ اللہ نضاری
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ فتوفیت
 قبل ان تقضیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقصہ عنہا
 ترجمہ اوپر گزریا ہے عن ابن عباس قال جاء سعد بن عبادۃ الی الشیء
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امی ماتت وعلیہا نذر قال کما تقضیہ

دو آدمیوں کی اور دلی نہوجو مال پر تقسیم کے **ف** اس پر معلوم ہوا کہ سرداری اور ولایت سے مال تقیم کی پرہیز کرنا چاہیے خصوصاً جو شخص لیاقت نہ رکھے اس کام کے نبھانے کے **مَالِ الْوَحْيِ مِنْ مَّالِ الْيَتِيمِ إِذَا قَامَ عَلَيْهِ** کیا وحی کو بھی کچھ ہو سکتا ہے یتیم کے مال میں سے جب کہ وہ مقرر ہووے اس مال پر **عَنْ**

عَمْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لِكَيْسٍ لَيْسَ شَيْءٌ وَارِثِي يَتِيمٍ قَالَ كُنْ مِنْ مَّالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُتَرَفٍّ وَلَا مُبَاذِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ ثُمَّ نَجَّحَ عَبْدُ اللَّهِ

عمر بن ابی اس سے روایت ہے کیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہنے لگا میں فقیر ہوں نہیں میرے پاس کچھ چھینا اور میرے پاس یتیم بھی ہے آپ نے فرمایا اس کو کہا لیا کہ مال میں سے یتیم کے لیکن ابراہیم نہ کرنا اور بے جا کھانا اور اپنے لیے مال نہ جوڑنا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَرَكَ هَذِهِ الْأَيَّةَ وَكَأَنَّ**

تَقَرُّبًا إِلَى مَالِ الْيَتِيمِ إِلَّا بِاتِّفَاقٍ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَكَانَ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَالُ الْيَتِيمِ وَلَهُمَا قَوْلِي لَكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَتَنَكَّمَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا لَ اللَّهِ وَيَسْمَعُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ حَيْثُ إِلَى قَوْلِي لَا تَغْنَمُكُمْ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ

سے روایت ہے جس وقت یہ آیت اتری **وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِاتِّفَاقٍ** **أَحْسَنُ وَأَنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا** اور پاس سجا یتیم کے مال کے بجز جس طرح بہتر ہو **ف** مگر جسطرح بہتر ہو میں نے اس کے مال کو سوار سے تو مضائقہ نہیں

ت اور جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کے ناحق وہ نہیں کھاتے میں اپنے پیٹ میں گراگن ان یتیموں کو سنکر لوگ ڈر گئے اور کناراہ اور پرہیز کرنے لگے مال سے

یتیم کے اور کھانے سے یتیم کی پس من پرہیز شکل اور کھن ہو گیا مسلمانوں پر آخر حکایت بیان کی لوگوں نے اس تکلیف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو دینا تیری

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت **وَيَسْمَعُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ حَيْثُ لَا تَغْنَمُكُمْ** ایک سینے اور پوچھتے ہیں **ج** یتیموں کا حکم تو کھانا اذنا کا بہتر ہے اور اگر خرچ ملا کہہ اذنا تو تھارے بھائی میں اور بعد کو معلوم خرابی کرنے والا اور سوار

والا اگر چاہتا اسدؓ پہ شکل ڈالتا اسدؓ بدست ہے قیدیر والا ف تیمون کے
حق میں پہلے تقید اترنا کہ جو کوئی اونکا مال کھاوے اوس نے اپنے پیٹ میں کٹر
بھرے پھر جو کوئی تیمون کے رکھنے والے تھے اونکے مال اور خرچ کھانے پینے
کا جدار کہنے لگے کہ ہمارے خرچ میں کوئی چیز نہ ڈالے پھر سخت شکل پڑی کہ ایک خیریتیم
کے واسطے طیار کی اوس کے کام میں نہ آئے تو ضائع ہوئے یہ حکم اترنا کہ خرچ اپنا
اونکا طیار کہو تو مضائقہ نہیں۔ کہ ایک وقت اون کی چیز آپ خرچ کی تو دوسرے
وقت اپنی چیز اون کے کام لگائے لیکن نیت چاہیے سنوارنے کی اسدؓ نیت
دیکھتا ہے (وضع القرآن) اس فائدے سے حدیث کا مطلب بخوبی واضح
ہو گیا ہے اور کچھ کہنے کی حاجت نہیں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ لَا تَكُنْ**
الَّذِينَ يَكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا قَالُوكَ يَكُونُ
فِي جَنَّةٍ الرَّجُلُ الْيَتِيمَ يَقْضِي لَهُ لَهْ طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَإِنَّهُ
كَلِمَةٌ ذَالِك عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَذْرًا جَلًّا وَإِنْ تَحَايَ الطُّغَمَاءُ
فَلَا تَحْزَنُوا لَهُمْ فِي الدِّينِ قَالُوا لَوْ جَلَّ لَهْمُ خَلَقَتْهُمْ تَرْجَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ
رہنے اسدؓ تناب لے عن سے روایت ہے بیان میں اور شان نزول میں
اس آیت کے **لَا تَكُنْ الَّذِينَ يَكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا** میں
جو لوگ کہہاتے ہیں مال یتیموں کے ظلم سے ابن عباس فرماتے ہیں اس
آیت شریف کے اترنے کے بعد جس آدمی کی پردریش میں یتیم تھا اوس نے
اوس یتیم کا کھانا اور پہنا اور برتن سب جیسے کر دیے آخر یہ بات
شکل ہو گئے مسلمانوں پر اوس وقت یہ آیت اوماری اسدؓ عزت اور بزرگی والے
نے **وَإِنْ تَحَايَ الطُّغَمَاءُ فَلَا تَحْزَنُوا لَهُمْ فِي الدِّينِ** میں اگر خرچ طیار کہو
اونکا تو تمھارے بہائی ہیں دین کے ابن عباس نے اسدؓ عن فرماتے ہیں
پھر اسدؓ تناب لے سے اخذ دی اون کو کہ یتیموں کو شامل کر میں اپنے کھانے
پینے میں **أَجْمَرْتَنَابُ أَكُلْ مَالَ الْيَتِيمِ** یتیم کا مال کھانے
سے پرہیز کرنا چاہیے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ أَجْمَرْتَنَابُ الشَّبَعِ الْمُؤَيَّقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

مَا هِيَ قَالَ النِّزَكُ بِاللَّهِ وَالتَّحْسُّرُ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ
إِلَّا بِالْحَقِّ وَ أَكَلَ مَالِ الزَّوْجِ وَ أَكَلَ مَالِ الْيَتِيمِ وَ التَّوَلَّى بَقِيَّةَ
الزَّخْفِ وَ قَذَفَ الْمُحْصَنَاتِ الْفَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْإِصْحَافِ
الْقَصِيَّةِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزیں آدمی کو ہلاک کرتے ہیں
اون سے بچتے رہو کسی نے پوچھا وہ کون سے چیزیں ہیں۔ یا رسول اللہ اپنے
فرمایا کسی کو اللہ کا شریک بنانا اور دوسرے جادو کرنا اور تیسرے مار ڈالنا جان
کا وہ جان جس کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر کسی حق کے سبب مار ڈالی
جاد سے وہ جان تو مضائقہ نہیں۔ اور چوتھا سود کھانا۔ اور پانچواں یتیم کا
مال کھانا اور چھٹوین بٹھ دینی لڑائی کے وقت اور ساتوین دنیا کی ہمت گھانا
پاک دامن عورتوں کو جو بے خبر میں بری باتوں سے اور ایمان و ایمان میں

تمام سوا وصیت کا بیان

کتاب النحل

ذِكْرُ اخْتِلَافِ الْفَاطِمَاتِ الْثَّانِيَيْنِ كَحَبْرِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ
وَالنَّحْلُ کتاب عطیہ و بخشش کے بیان میں اور ناقلین نے نعمان بن بشیر
کی خبر لفظوں میں جو اختلاف کیا ہے اوسکا بھی ذکر کیا گیا ہے اس کتاب میں بحکم
النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَا كَانَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُشْهِدُهُ فَقَالَ أَكَلْ وَلَكَ نَحْلٌ قَالَ لَا قَالَ فَأَرَدُوهُ وَالْفِطْرُ مُحَمَّدًا
ترجمہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اون کے باپ نے عطیہ و بخشش کے طور پر دیا
اؤں کو ایک غلام نے پھر اُسے نعمان بن بشیر کے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دسلم پاس سے کہ گواہ کریں آپ کو اس عطیہ پر آپ نے فرمایا کیا تو نے سب
بیٹوں کو بخشش کے ہے اوس نے جواب دیا کہ نہیں سب کے لیے تو بخشش میں
نے نہیں کے اپنے رد کر دیا اور بخشش کو اور اللہ کے اس حدیث میں دو اسناد میں اسی حدیث
بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں لفظ محمد کے میں قسیمیہ کے نہیں بحکم
النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَا كَانَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم پاس اور ذکر کیا اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے مکر وہ سمجھا اور سہرگواہ
 ہوئے کہ حق بے شک اُنہ کے لئے عذاباً قاتلاً فی الشیء صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم فاراد ان یشہد الشیء صلی اللہ علیہ وسلم فقال اکل وکذلک
 حکمتہ مثل ذلک قال لا قال فاراد ان یشہد الشیء صلی اللہ علیہ وسلم
 سہم اوہون نے دیا اپنے بیٹے کو ایک غلام بخش میں پھر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس اس ارادے سے کہ گواہ کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر آپ
 نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو اسے طرح دیا ہے تو نے اوہون نے کھا
 نہیں اپنے فرمایا رو کر لے اوس کو اپنے رت و سے وہ غلام اوس کو بخش
 عنہ و عن ایہ ان یشہد ان الشیء صلی اللہ علیہ وسلم فقال یائے
 اللہ حکمت النعمان حکمہ قال اعطیت لایحوتہ قال لا قال فاراد ان یشہد
 ترجمہ عروہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں اُسے بشیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 پاس اور کہا یا نبی اللہ میں نے دیا ہے نعمان کو کچھ بخش کے طور پر
 آپ نے فرمایا اوس کے بھائیوں کو بھی کچھ دیا ہے اوس نے کھا
 نہیں اپنے فرمایا پھر لے اوس کو حکم النعمان قال انطلق یہ ابوہ حکمہ
 الی الشیء صلی اللہ علیہ وسلم قال اشهد انی حکمت النعمان من مانی
 کذا وکذا قال کل یناک حکمت مثل الذی من حکمت النعمان ترجمہ نعمان
 سے روایت ہے لیگے باپ اوس کے اذکورہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا
 اوس کے باپ نے میں بخش دیا ہوں نعمان کو اپنے مال میں سے فلان فلان
 چیز اور آپ کو اوس پر گواہ کرتا ہوں اپنے فرمایا کیا سب بیٹوں کو اسی قدر دیا
 ہی جیسا کہ نعمان کو دیا ہے تو نے حکم النعمان ان اباہ اتی بید الشیء
 صلی اللہ علیہ وسلم یشہد علی کل حکمہ ایماہ فقال اکل وکذلک
 حکمت مثل الذی من حکمتہ قال لا قال فلا اشهد علی شے فی الیئس کیشک
 ان یشہد الیک فی الیئس سواہ قال بلہ قال فلا اذا ترجمہ نعمان سے روایت
 ہے لایا باپ اذکورہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس لیے کہ گواہ کر لے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کو اوس سے ہوئے بڑو نعمان کو دیا تھا اپنے فرمایا کیا تو نے اپنے اور اذکورہ

اسی قدر دیا ہے اونھوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا میں نہیں گواہ ہوتا اسپر آپ نے نمان
 کے باپ کو کہا تجھ کو خوش نہیں آئے کہ سب نبی و ساتھ احسان برابر کریں اونھوں نے کہا کیونکر
 آپ نے فرمایا تو پھر ت کر ایسا کام ممکن تھا کہ ان ائمہ ائینہ رواحہ سالت آیاہ بعض النوا حبت
 من قالہ لا ینہا قالوا یمیسا ستم ثم یدالہ فوہبہا لہ فقالت لا ارضی حتی تشہد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ائمہ ہذا ائینہ رواحہ قالینہ
 حل النی من وحببت لہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بئینہ الکت وکت
 سونہ ہذا قال نعم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم لہ وحببت لکم
 مثل الذین وحببت لکم ہذا قال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا
 تشہد فی اذاکم اشد علی جود ترجمہ نمان روایت ہر نمان کی مان روادہ کی بی
 نے سوال کیا نمان کے باپ سے کہ کچھ دیوے اپنے مال میں سے اوس کے بیٹے نمان کو نمان
 کے باپ نے ملتوی اور ڈھیل میں رکھا برس روز اسکو بھر کچھ جی میں آیا اوس کے نو دیے
 لگا نمان کو وہ بخشش کی تھے نمان کی مان نے کہا میں نہیں مانتی جیٹک کہ اسپر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کرے تو نمان کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 اگر کھایا رسول اللہ اس ٹکے کی ان یعنی روادہ کی بیٹی لڑتے ہے مجھ سے بہات پر اور بخشش
 کرنا چاہتی ہے مجھ سے اس ٹکے کے لیے کہنے فرمایا اسی بشیر تیری اور لڑکا ہی ہے کیا اس کے
 بیوا وہوں نے کہا ان ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کو بھی اسی طرح دیا ہے جیسا اس ہے
 نیے کو جبہ کرنا ہے وہوں نے کہا نہیں اے یہ سن کر فرمایا تو مجھ کو گواہ نہ کر اسپر کیونکر میں مسلم پر
 گواہ نہیں ہر محسن النمان قال سالت افعی انی بعض النوا حبت فوہبہا لہ فقال لا
 ارضی حتی تشہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال فاحذ انی
 یدے وانا حذکم فانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
 یا رسول اللہ ان ائمہ ہذا ائینہ رواحہ طلیت بعض النوا حبت
 و قد اعجبہا ان اشہدک حک ذلک قال یا بئینہ الکت
 انی عنہ ہذا قال نعم قال فوہبت لہ مثل ہذا قال لا قال
 فلا تشہد فی اذاکم اشد علی جود ترجمہ نمان رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے مانگا میری مان نے میری باپ سے بخشش اور میرے طور پر اوس نے یہ کیا

اور دینا چاہا مگر اس وقت میری آن سے کہا میں اپنی مرضی نہ ہوں گی جتنک گواہ نہ ہوں پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہر ایک آپ اٹھ کر گڑھ لایا جھگڑے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور میں اپنی وفقوں لڑا کرتا ہوں اور اگر کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لئے کہ ان کے ساتھ کئی ایسی کچھ ہوا جو عجب شے کے طور پر لگتی ہے اور اس کی خوشی اس میں ہرگز میرے لئے نہیں پراگواہ ہوا جو دین اپنے فرمایا اسی بشیر کیا تھا مگر اور بتایا نہیں اس کو سوا بشیر کے کہا ان ہر اپنے فرمایا تو میں نے اس کو بھی اس طرح دیا ہے کہ نہیں بشیر دینے کہا نہیں آپ نے فرمایا ایسا ہے تو میری گواہی سے ہے

کے ذکر میں گواہ نہیں ہوتا ظلم کی بات پر محض عامرؓ قال ان یستبرئ من سعید ابی الیہی صلی اللہ علیہ وسلم فقال
یا رسول اللہ ان امرأتی بنت رسولہ انت زوجہ الصدوق علیہ السلام بصدقہ کو امرتو ابی

أَشْهَدُكَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ لَيْسَ بِي شَيْءٌ قَالَ بَعَثْتُ رَسُولًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَخْطَبُكُمْ
مِثْلَ مَا أَخْطَبْتُ لِهَذَا أَقَالَ لَا قَالَ فَكَأَنَّهُ يَهْدِي عَلَى جَوْدَةٍ رَجَعَهُ عَامِرٌ مِنْ سُرٍّ وَارْتَجَى شَيْئًا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ

اصلاحی اندویشوں سے اپنے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میری جود و عمرہ نامی رواج کی بیٹی کہتی ہے کچھ حد تک کرنا اور میرے بڑے نمان کو دے اور کہتی ہے اس سے یہ ہے ہوسے پرگراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرنا اپنے

بشیر سے بوجھا کتیری اور بیڑ میں اس کے سوا یا نہیں! اس نے کہا نہیں! اپنے فرمایا اوس کو جھک کر اوست بننا ظلم پر
 ﴿كَوْنُوا لِلّٰهِ اِغْنَاءَ﴾ **مَنْ مِّنْكُمْ يَرْزُقُ أَهْلًا مِنْ دُونِهِ فَلْيَمْسِكْ زَيْدًا** **وَإِلَى اللَّهِ الشَّيْءُ**
 ﴿فَلْيَمْسِكْ زَيْدًا﴾ **وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ**

صلى الله عليه وسلم فقال استشهد علي بن أبي بصير فقام فاشهد فقال له ذلك ولما عيسته قال نعم
قال اعطيتهم كما اعطيتني قال لا قال استشهد علي بن أبي بصير فقام فاشهد فقال له ذلك ولما عيسته قال نعم

ایا ایک آدمی بھی صلہ رحمہ علیہ وسلم باس اور چھجروا بتا دین نصف لے ادلی بردایت میں جا کر کالغظ نہیں بلکہ اتنی کالغظ سے اور سختی دونوں کے ایک میں اور اس کی کمی نظر کر کہا۔ میں نے دیا پھر اپنی بیسے کو کچھ پاب گوا رہا ہو

اس پر کہ فرمایا جہلو اور دلا بھی ہے جس سے سو اوس نے کہا مان بھرا اب سے دیا یا اوس کو تو سے ادن کو بھی سی
طرح دیا یہ یا نہیں اس نے کہا نہیں اس پر فرمایا جھگو گواہ کرنا ہے ظلم پر سچا لنگھان بن بشتہ یقول ذھب فی

[illegible]

اب نے ہاتھ سناٹا یہ دکر کے ہتھایا کہ سب لوگوں کو برابر کہنا چاہیے (ایک کو دنیا ایک کو نہ دنیا ظالم ہے) عین

فَقَالَ لَكَ بَعْنُ رِوَاهُ قَالَ فَقَدْ قَالَ سَوِيَّةٌ بَيْنَ تَمْرٍ حِمِيٍّ لِمَنْ بَنِي بَشِيرٍ مِنْ رِوَايَةِ هِرَاقُودِ

پڑھ رہے تھے بیان کی ادھون سے یہ حدیث لکھ لیا تھا میرا باپ مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پائیں اس لیے گواہ
 کرتے آپ کو بخود یہ ہوئے پروردہ بخش پھر کی تھی جیسر آپ کی گواہی چاہتا تھا آپ نے فرمایا اس کو تیرے وارث
 بھی میں اس کے سوا کہ نہیں اس نے کہا ان میں اپنے فرما کے ساتھ برابر جو کچھ کہی تو سب جاکر میں تیرے
 الْمُفَضَّلُ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اغْدُلُوا بَيْنَ ابْنَيْكُمْ ثُمَّ اغْدُلُوا ابْنَيْكُمْ ثُمَّ اغْدُلُوا ابْنَيْكُمْ ثُمَّ اغْدُلُوا ابْنَيْكُمْ ثُمَّ اغْدُلُوا ابْنَيْكُمْ ثُمَّ اغْدُلُوا ابْنَيْكُمْ
 کرتی میں سائیں نعمان بن بشیر سے رہنمائی میں وہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برابری اور
 عدل کو کام میں لاؤ تم ہی لوگو اپنی اولاد کے معاملہ میں دوبار کہا اسی طرح **كِتَابُ الْحَجَرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ**
 کہ جس کا بیان **حَقَّقَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِذْ أَبَتْ وَقَدْ هَوَّارَيْنَ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّا أَصْلُ وَنَحْنُ شَيْخُكُمْ وَقَدْ تَرَكْنَا مِنْ أَيْدِيهِ مَا لَا يَحْفَى عَلَيْكَ
فَأَمِنْتُ حَلِيئًا مَرَّ اللَّهُ عَلَيْكَ فَقَالَ اخْتَارُوا مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَأَوْشَاءَكُمْ فَقَالُوا اخْتَرْنَا بَيْنَ لَحْنَانَا
وَأَمْوَالِنَا بَلْ خُتِرْنَا نَا وَأَبْنَانَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا مَا كَانَ لِي بِسَيِّدِ الْمَطْلَبِ
فَهُوَ لَكُمْ فَإِذَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فَهَوُّوا فَهَوُّوا إِنَّا سَتَيْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَى الثَّوْنَيْنِ أَوْ الثَّلَاثِينَ
فِي يَسَاءٍ نَا وَأَمْوَالِنَا فَكَلِمَا صَلُّوا الظُّهْرَ فَأَمُّوا فَقَالُوا ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَمَا كَانَ لِي وَلَا لِي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَقَالَ اللَّهُ جَارُونَ وَمَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفَرَحُ
بِنِجَاسٍ أَمَّا أَنَا وَبَنُو تَيْمِمْ فَلَهُ وَقَالَ عِيْنَةُ بْنُ حُصَيْنٍ أَمَا أَنَا وَبَنُو قُرَادَةَ فَلَهُ وَقَالَ
الْعَنَاسُ بْنُ مُرْدَاسٍ أَمَا أَنَا وَبَنُو سُلَيْمٍ فَلَهُ فَقَامَتْ بَنُو سُلَيْمٍ فَقَالُوا كَذَبْتَ مَا كَانَ
لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
رُدُّوا عَلَيْهِمْ لِسَانَهُمْ وَأَنَا أَنَا هُمْ قَدْ قَسَمْتُكَ مِنْ هَذَا النَّفْسِ يَنْتَوِي فَكَلِمَةُ قَرِيشٍ مِنْ
أَوَّلِ شَيْءٍ يُقَالُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَتَمَكُّبُ رَحْلَتِهِ وَرَحْبَةُ النَّاسِ أَهْمُ عَلَيْهِ نَامَتَنَا فَاجْعَلُوا
إِلَى شَجَرَةٍ فَخَطَفَتْ رِدَاءَهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ رُدُّوا عَنِّي دِيَارِي فَوَاللَّهِ لَوْ أَنَّ لَكُمْ فَيْحًا
تَهَامَتَ تَمَامَتُهُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ لَمْ تَلُفُوا فِي حَيْدَلِهِ لَوْ أَحْبَبْنَا كَوَاكِدُهَا ثُمَّ لَمْ تَلُفُوا فِي بَعِيرٍ إِذْ خَدَّ
مِنْ سَنَامِهِ وَبَرْدُ بَيْنِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ هَا أَنَّهُ لَيْشَ لِي مِنَ الْفَيْحِ شَيْءٌ قَالُوا لَا فَاجْعَلُوا
فِي الْخُمْسِ مَرْدُودًا فِيكُمْ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ بِكَبْشَةٍ مِنْ شَعْبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اخْذْ هَذِهِ
لَا صَلَاحَ فِيهَا بَرْدُ عَةٍ بَعِيرٍ لِي فَقَالَ أَمَا مَا كَانَ لِي وَبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ أَوْ بَعْتَ

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

بہر جو کوئی کرے یہ کام میں مثل اس کے مثال کوئی ہے کہ ہاں ہر پھر سے کرو تیا ہے پھر کھا لیتا ہے اس کے
ذکر الاختلاف بحکم عبد اللہ بن عباس عبد اللہ بن عباس کی روایت
 جو اس بیان میں ہے اس کے اختلاف کا بیان ہر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

صلی اللہ علیہ وسلم یزج فی صدقہ کمثل الکلب یزج فی قیتہ فاککک ترجمہ ابن عباس سے
 روایت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر پھر لینے والا کتے کی مانند ہے کیونکہ کتا اوّل دیتا ہے
 اپنے کھائے ہوئے کو پھر کھا لیتا ہے اس کو عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مثل الذی یصد

بالصدقہ کمثل الذی یزج فی صدقہ کمثل الکلب فاء ثم عاد فی قیتہ فاککک ترجمہ ابن عباس سے
 روایت ہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر چھپتا ہے اس کی مثل ایسی جیسی کتے کی مثل ہے قے
 کرنا ہر اور آپ اپنی قے کو کھا لیتا ہے عن عبد اللہ بن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

مثل الذی یزج فی صدقہ کمثل الکلب یقو ثم یعود فی قیتہ ترجمہ ابن عباس
 سے روایت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دیکر پھر لینے والا کتے کی مانند ہے کتے کا کام ہے
 تے کرنا اور اس کو کھا لینا عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العائد فی ہبتہ کانکائد

فی قیتہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہی ہی سو ہی چسپ کو لوٹنا
 لینے والا تے چاہنے والے کی مانند ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العائد
 فی قیتہ کانکائد فی قیتہ ترجمہ ابن عباس سے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم لیس لک مثل الشو کانکائد فی ہبتہ کانکائد فی قیتہ ترجمہ ابن عباس سے روایت
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بری مثال ہمارے یسی نہیں دیکر لینے والا اپنی چیز کو اپنی قے کو کھا
 لینے والے کی مانند ہے ف یعنی مسلمان کو چاہیے کہ بری شی سے اپنی مشابہت نہ پیدا کرے عن

ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس لک مثل الشو کانکائد فی ہبتہ کانکائد
 فی قیتہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چاہیے ہمارے
 لیے بری مشابہت پھر لینے والا دیکر اپنی چیز کو کتے کی مانند ہے قے کے کھانے میں نیز جیسا کتا اوّل سوئی
 چیز کو کھا جاتا ہے ایسی ہی دیکر پھر لینے والا ہی ہوا **ذکر الاختلاف علی**

طاؤس فی الراجع فی ہبتہ ذکر اس اختلاف کا جو راویوں نے طاؤس کی روایت
 میں کیا ہے عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العائد فی ہبتہ
 کانکائد فی قیتہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العائد فی ہبتہ کانکائد فی قیتہ کانکائد فی قیتہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چاہیے ہمارے لیے بری مشابہت پھر لینے والا دیکر اپنی چیز کو کتے کی مانند ہے قے کے کھانے میں نیز جیسا کتا اوّل سوئی چیز کو کھا جاتا ہے ایسی ہی دیکر پھر لینے والا ہی ہوا ذکر الاختلاف علی طاؤس فی الراجع فی ہبتہ ذکر اس اختلاف کا جو راویوں نے طاؤس کی روایت میں کیا ہے عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العائد فی ہبتہ کانکائد فی قیتہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چاہیے ہمارے لیے بری مشابہت پھر لینے والا دیکر اپنی چیز کو کتے کی مانند ہے قے کے کھانے میں نیز جیسا کتا اوّل سوئی چیز کو کھا جاتا ہے ایسی ہی دیکر پھر لینے والا ہی ہوا

تو وہ اس دوسری کے مکان پر چلا گیا اور جیسے والا پہلے مر جاوے تو نیز والا اس کو پہر لگا دے اس کو
 اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر رہتا ہے (اسی طرح جائز نہیں عمری ہی ان
 عمرے اس کو کہتے ہیں کوئی شخص دوسرے سے کہے میں نے تجھ کو اپنا گھر عمر بھر کے واسطے دیا ہے
 فرمایا جو کوئی کسی شے کو عمرے کے طور پر دیوے پس وہ اس کی ہر جگہ عمری دیا گیا اور جس شخص
 نے رقبے میں دی کوئی شے تو وہ رقبے لینے والی کی ہو گئے اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ رقبے
 اور عمرے کرنا مخالفت کے ہے لیکن جب کر دیا ہو واپس ناجائز نہیں کیونکہ دینے کے بعد اس کا ہر گنا
 جسکو دید یا سکن ابن عباس قال لا تضلوا العمری واما الزحفی فمن استحب شیتا او اذقبة فانته
 انتم واذقبة حیوۃ و موتہ ارسلہ حنظلہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے صحت کی بنا
 نہیں عمرے کرنا اور رقبے کرنا پھر جسکو دی گئی کوئی چیز عمرے یا رقبے میں وہ چیز اسی کی ہو گئی حیات
 میں اور موت میں خطرہ نے اسکو مسل کیا ہے و آخر سند میں سے حدیث کے بعد ہی کے اگر کوئی
 راوی گم ہو جاوے اس حدیث کو بدل کہتے ہیں عن حنظلہ انہ سمعوا رسولاً و ساقیہ قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل الزحفی من اذقبت برقی فهو یبطل العمری ترجمہ حنظلہ سے
 روایت ہے کہ کھانڈن رضی اللہ عنہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حال نہیں ہے
 کہ زنا پھر جس کسی کو رقبے کے طور پر کوئی چیز دی گئی اسکا رقبہ ہی میراث کا فائدہ دینے والا
 اس میں کچھ حق نہیں بلکہ لینے والے کے وارثوں کو دیا جاوے گا عن زید بن ثابت قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری میراث ترجمہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت
 ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے سے بیٹے زمین یا گھر لینے والے کے وارثوں کی میراث چاہا ہے
 عن زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمری میراث ترجمہ زید بن ثابت سے روایت
 ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری میراث ہے وارثوں کی عن زید بن ثابت عن النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم العمری میراث ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے عمرے کرنا جائز ہے عن زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری
 میراث ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 العمری میراث ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے باب العمری کے بیان میں عن زید بن
 ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمری میراث ترجمہ زید بن ثابت سے روایت
 ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے سے حق وارث کا کہ عن زید بن ثابت ان رسول

[illegible]

ہو جاتا ہے وہ بیخود و برباد ہو سکتی وہ چیز دینے والے کی طرف سے اس لئے کہ اس نے ایسی بخشش کی ہے
 اور اس میں میراث ہو گئی ہے لینے والے کے وارثوں کے لئے بخیر اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 اَخَذَ مِنْ اَمْرِ رَجُلًا عَمْرٍو کہ وَلَیْسَ بِہٖ فَاَوَّلَ الَّذِیْنِ فِیْہِ اَمْرٌ ہَاہُیْرَ تھَاوِنَ صَاہُیْرَ اَلَّذِیْنِ
 اَخَذَ اَصَاہُیْرَ وَفَعَلَ مِمَّنْ ذُو اَرِیْثٍ اللّٰہُ وَکَلِیْمَہٗ تَرْجِمہ جابر رضی سے روایت ہے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جس شخص سے دیا کسی کو کچھ عرصے کے خیر پر اور مالک کر دیا اس کو اور پہلے وارثوں کو اس عرصے
 کا تو مالک ہو گیا وہ آدمی اس چیز کا اب اس کے وارث پر جب اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصوں کے اس
 عرصے کو لیں گے اور دینے والے کو کچھ نہ ملے گا سَتَجِدُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 فِیْ مَنِّ اَمْرِ مِّنْ جُلُوسِہٖ کہ وَلَیْقَبِہٖ فِیْہِ لَہٗ بَیْئَہٗ لَا یُخْذُ لَیْسَ فِیْہِ اَمْرٌ طَوَّافٌ لَّیْسَ اَمْرٌ اَنَّ اَبُو سَلَمَہٗ
 رَوٰی اَنَّہٗ اَخَذَ اَصَاہُیْرَ طَوَّافٌ وَفَعَلَ فِیْہِ الْمَوَارِیْثُ فَقَعَلَتْ الْمَوَارِیْثُ شَرْطَہٗ تَرْجِمہ جابر رضی سے روایت
 ہے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے خدے میں جس نے عرصے میں ہی اپنی چیز
 دوسرے آدمی کو اور اس آدمی کے وارثوں کو جو بھیچے رہ جاوین اس کے مرنے کے اور وہ حکم یہ ہے
 آپ نے فرمایا وہ بتلے ہے یعنی وہ ایسی بخشش اور عطیہ جو دینے والے کو نہیں مل سکتی اور دینے
 والے کو جائز نہیں کوئی شرط لگانا اس میں اور نہ استثنائے کرنا اور نہ فرماتے ہیں وہ عطیہ اس
 نہیں ہے کہ اس دینے والے نے ایسی شرط بخشا اور دیا ہو کہ اس میں لینے والے کے وارثوں کی میراث
 ثابت ہو گئی ہے پھر قطع کر دیا وارثوں نے اس کی شرط کو فیر کر دیا کہ وہ شرط لگا دے کہ پھر یہ چیز میں
 لے لے سکتا ہوں مگر وہ شرط لغو ہے کیونکہ اس نے خود کہہ دیا کہ یہ عرصے بہت تیز چلی اور تیری وارثوں کے
 لیے سَتَجِدُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اَمَّا رَجُلٌ اَمْرٌ رَجُلًا کہ وَلَیْقَبِہٖ قَالَ فَاَذْهَبْ اَمْرًا
 وَتَقْبَلْ مَا یَقْبَلُ مِنْکُمْ اَمْرًا فَاَرْتَحِلْ اِلٰی اَخِیْطِیْرَہَا وَلَا تَرْجِعْ اِلٰی صَاہُیْرَہَا مِّنْ اَمْرٍ اَخَذَ اَخَا
 سَلَامَہٗ وَکَلِمَہٗ فِی الْمَوَارِیْثِ تَرْجِمہ جابر رضی سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی
 نے عرصے کیا کسی کے لیے اور اس کے وارثوں کے لیے اور کہا اس میں لینے والے نے دوسرے کو بخشا
 میں نے تجھ کو وہ گہرا اور کچھ چیز اور بخشا تیرے بھیلوں کے لیے جبکہ ان میں سے کوئی تیری رہی تو اب
 وہ گہرا اس کے لیے ہو گیا جس کو دیا اس میں لینے والے سے اب وہ نہیں واپس لے سکتا ہے دینے والے
 کی طرف اس طرح کہ اس دینے والے نے اس پر بخشش کی کہ واقع ہو کہ میں اس میں میراث نہیں
 لینے کے میں وارثوں کو لگیا اب اس کا پتہ دینے والے کی طرف مجھ نہیں سکتی بخیر اِنَّ
 رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَخَذَ اَمْرًا مِّنْ اَمْرِ رَجُلٍ اَمْرًا وَلَیْقَبِہٖ وَلَیْسَ فِیْہِ اَمْرٌ

عَلَّامٌ قَاطِبٌ بِمَا عَمِلَ الْاَمْلَکُ بْنُ مَرْوَانَ تَرْجِمَہ تَمَادَہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے عطاء بن ابی رباح سے
 اور انہوں نے بیان کیا کہ جابر بن عبد اللہ نے حدیث سنائی اچھو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 عمرے جائز ہے یعنی جیسا عمرے دینے والا شرط کرے اسی کے موافق عمل ہوگا استقامت قنادرہ زہری
 سے منکر بیان کرتے ہیں کہ خلفائے اس کے موافق حکم نہیں کیا یا یعنی ابوبکر اور عمر نے عمرے کے عباد کا
 حکم نہیں دیا۔ مگر عطا کہتے ہیں کہ عبد الملک بن واثق نے اس کے موافق حکم دیا وقت جب عبد الملک بن واثق
 بنی امیہ میں سے ایک خلیفہ تھا اس نے عمرے کے جائز ہونے کا فتوے دیا مگر خلفائے راشدین نے

عمرے کو ناجائز رکھا اور وہی صحیح ہے **حُطَّتِ الْمَرْأَةُ بِغَيْرِ اَذْنِ زَوْجِهَا**
 اپنے خاوند کے بے پوچھے کسی کو کچھ دیوے اور لایا یا ہے **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ**

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ کہ روایت بیان کرتے ہیں فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز عورت کو سب اور بخش کرنا اپنے مال میں سے اس وقت

کہ جس وقت مالک ہو گیا مرد اور اسکی عصمت کا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ** کہ روایت بیان کرتے ہیں فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز عورت کو سب اور بخش کرنا اپنے مال میں سے اس وقت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ کہ روایت بیان کرتے ہیں فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز عورت کو سب اور بخش کرنا اپنے مال میں سے اس وقت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ کہ روایت بیان کرتے ہیں فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز عورت کو سب اور بخش کرنا اپنے مال میں سے اس وقت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ کہ روایت بیان کرتے ہیں فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز عورت کو سب اور بخش کرنا اپنے مال میں سے اس وقت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ کہ روایت بیان کرتے ہیں فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز عورت کو سب اور بخش کرنا اپنے مال میں سے اس وقت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ کہ روایت بیان کرتے ہیں فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز عورت کو سب اور بخش کرنا اپنے مال میں سے اس وقت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ کہ روایت بیان کرتے ہیں فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز عورت کو سب اور بخش کرنا اپنے مال میں سے اس وقت

اہم کے نام کے سوا کسی قسم کہانے پر شدت کرنا بیان صحیح بن عمرؓ کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مَرَّتْ بِأَحَدِنَا فَلَا يَنْتَفِلِ إِلَّا بِأَلْفٍ وَكَانَتْ قُبَيْشٌ تَخْلُفُ يَابَا بَارِئًا فَقَالَ لَا تَخْلُفُ يَابَا بَارِئًا عَنَّمِ
 ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہا یا کرے تو اس کے
 نام کے سوا کسی قسم نہ کہا یا کرے اور قریش کی عادت تھی اپنے باپوں کے نام پر قسم کہانے کے آپ نے
 منع کیا کہ باپوں کی قسم مت کہا یا کر و صحیح ابن عمرؓ بقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 إِنْ خَلِفُوا يَابَا بَارِئًا كُنْتُمْ عَرَضِيَّيْنِ عَنِ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرتا ہے تم کو اسہ تو اے باپوں کی قسم کہانے سے حصہ بیفرم کہانے
 میں غیر کے نام کہانہ کی ہے خدا کے برابر اور غیر کے نام کی اتنی بڑی کرنا کفر ہے اسی واسطے علما نے کہا ہے
 غیر کی قسم کہا کر ہے **أَخْلَفَ يَابَا بَارِئًا** باپوں کی قسم کہانے کا بیان صحیح سالم بن عبد اللہ عن ابن
 عمرؓ کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **وَهُوَ يَخْلُفُ وَيَا بَارِئًا** فقال إِنْ خَلِفُوا يَابَا بَارِئًا
 إِنْ خَلِفُوا يَابَا بَارِئًا كُنْتُمْ عَرَضِيَّيْنِ مَا خَلَفْتُ بِهَا بَعْدَ ذَلِكَ لَأَنْتُمْ أَتْرَحِمُهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ
 روایت کرتے ہیں وہ حضرت عمرؓ سے سنا ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے ایک بار دہائی کا کلمہ
 باپ کی قسم مجھ کو باپ کی قسم مجھ کو آپ نے اون کو فرمایا اللہ منع کرتا ہے تم کو باپ کی قسم کہانے سے
 حضرت عمرؓ کہتے ہیں اس کی قسم یہ مسئلہ سننے کے بعد میں نے پھر کسی باپ کی قسم نہیں کہا سنی نہ آپ نے
 کسی اور سے نقل کے صحیح ابن عمرؓ کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال إِنْ خَلِفُوا يَابَا بَارِئًا
 إِنْ خَلِفُوا يَابَا بَارِئًا كُنْتُمْ عَرَضِيَّيْنِ مَا خَلَفْتُ بِهَا بَعْدَ ذَلِكَ لَأَنْتُمْ أَتْرَحِمُهُ حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ منع کرتا ہے تم کو باپوں
 کی قسم کہانے سے حضرت عمرؓ نے کہا قسم خدا کی بیچ میں نے یہ سنا تو پہر میں نے قسم نہیں کہا فی باپوں
 کی نہ اپنی طرف نہ اور کسی کی بات نقل کے صحیح ابن عمرؓ کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 إِنْ خَلِفُوا يَابَا بَارِئًا كُنْتُمْ عَرَضِيَّيْنِ مَا خَلَفْتُ بِهَا بَعْدَ ذَلِكَ لَأَنْتُمْ أَتْرَحِمُهُ
 لَأَنْتُمْ أَتْرَحِمُهُ اِدْرِغَزَا **أَخْلَفَ يَابَا بَارِئًا** اُن کی قسم کہانے کا بیان صحیح
 ابن عمرؓ کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **لَا تَخْلُفُوا يَابَا بَارِئًا** كُنْتُمْ عَرَضِيَّيْنِ
 وَا بَارِئًا كُنْتُمْ عَرَضِيَّيْنِ وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے
 روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم نہ کہا یا کر و باپوں کی اور ماؤں کی اور شیعوں کی
 کی جینے بنوں کی اور اس کے سوا کسی کی قسم نہ کہا یا کر و اور اس کی قسم ہی کہا تو سچی کہا یا کر و اس کی

قہر کو سچا کرنا اور سلام کا جواب دینا **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قُرَیْبٍ** قُرَیْبُ ابْنِ قُرَیْبٍ
 کسی بیگم کہاں کسی چیز کے کرنے پر یاد کرنے پر بعد قسم کے اسی کو خوب اور بہتر پایا تو کیا کرے وہ اسی
 ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا عَلَيَّ دُخَانٌ مِنْ دُخَانٍ مِنْ دُخَانٍ فَارَى غَيْرَ هَاجِرًا
 مِنْهَا إِلَّا كَيْتَهُ تَرْجَمَهُ ابْنُ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 دھن پر ایسی نہیں ہے اگر میں قسم کہاؤں اس پر پھر بہتر جانوں میں اس کے سوا کو تو وہی کام کر دن میں جو
 بہتر ہے ف یعنی قسم کا کفارہ دیکر وہ کام کر دن تاکہ اچھی بات سے انکار کرنا لازم نہ آوے **الْأَخْبَارُ**
فَبَلَ الْخَنْثَثُ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کا بیان **عَنْ ابْنِ مَوْسَى الْأَشْجَرِيِّ قَالَ أَيْتُ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثِي رَهْطًا مِنْ الْأَشْجَرِيِّينَ لِيَسْتَحِلَّهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا
أَخْلُكُمْ وَمَا عَثَرْتَنِي مَا أَخْلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَرَانِي بِأَبِلٍ فَأَمَرْنَا بِأَنْ لَا نَقْرُوهُ
فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ يَعْضَا لِيَعْضُ لَا يَبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْلُوا
لَخَفْتُ لَا يَخْلُكُنَا قَالَ أَبُو مَوْسَى فَأَيُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ
فَقَالَ مَا أَنَا خَلْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ خَلَّكُمْ لِي وَاللَّهِ لَا أَخْلُفُ عَلَى مِثْلِ قَارِي غَيْرَ هَا
 خیراً مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ مِثْلِي وَأَيُّهَا الَّذِي هُوَ خَيْرٌ تَرْجَمَهُ ابْنُ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے ایک سال نہیں بلکہ اپنی قوم کی جماعت میں ملکر
 آیا تھا اور اسے تپہ ہم ب اس غرض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگیں آپ نے
 ہم کو گرن کو فرمایا اور میں تم کو سواری نہ دے گا اور میرے پاس سواری کی چیز تمہارے لیے نہیں
 ابوموسیٰ فرماتے ہیں ہم بھڑکے تھے جتنی دیر اللہ نے چاہی اتنی میں آئے کچھ اونٹ پھر حکم ہوا ہمارے
 لیے تین اونٹ دینے کا جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو لوگ آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ یہ سواری ہم
 کو مبارک نہ ہوں گے کیونکہ جب ہم نے آپ کے پاس اگر سواری میں گئی آپ نے قسم کہاں اور فرمایا کہ تم کو سواری
 نہ دیے گئے ابوموسیٰ فرماتے ہیں ہم آئے آپ کے پاس اور تذکرہ کیا آپ سے اس بات کا جو ہم نے آپس
 میں کی تھی آپ نے فرمایا میں تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور فرمایا یہ بات اللہ کی
 قسم میں جو قسم کہاں ہوں اور یہ بہتر دیکھتا ہوں اس کے بغیر کہ اس سے تو کفارہ دیتا ہوں پھر قسم لاؤ
 کہ تمہوں وہ کام جو بہتر ہوتا ہے اس قسم سے ہٹا پہلے کفارہ دینا اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے فرمایا میں
 کفارہ دیتا ہوں اور پھر اس کام کی طرف آتا ہوں جبکہ بہتر جانتا ہوں **عَنْ ابْنِ مَوْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَّفَ عَلَى مِثْلِ قَارِي غَيْرَ هَاجِرًا

۱۲۲

۴

کیا اسد نے تجھ پر چاہتا ہے رضامندی اپنی عورتوں کی اور اسد کج فتنہ والا ہے مھر جان ٹھہراو یا اسد سے منگو
کہول ڈالنا اپنی قسموں کا اور اسد صاحب ہر تہار ادبی ہے سب جانتا حکمت والا اور جب چہا کر کے بنی نے
اپنی کسی عورت سے ایک بات پھر جب سے خبر کر دی اوسکی اور اسد نے بتا دیا بنی کو جہا بنی نے اور کز
سے کچھ اور ملا دے کچھ پھر جب وہ بتایا عورت کو بولے شہجہ کو کس نے بتایا کہا جہا کو بتایا اوس خبر والے
واقف نے اگر تم دونوں کو برتیاں تو جھک پڑے میں دل تمھارے فتنہ حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف
کر دی یا ایک بی بی کے ہاں ہر شخص دنیا موقوف کر دیا خاطر سے اور بی بی کی اس پر اسد تعالیٰ نے یہ فرمایا ر
یعنی سی بنی کیون حرام کرتا ہے جو حلال کیا اسد نے تجھ پر آخر تک آیت کے اور قسم کا کہولنا کفارہ دیو سے
یعنی پھر چو اسد تعالیٰ نے فرمایا تم کو کھڑا دیا اسد نے کہولنا اپنی قسموں کا (تو کہولنا قسم کا کھو کہ کفارہ دی
بنی قسم کا۔ اور اب جو کوئی اپنے مال کو کھو کھ پھر حرام ہے تو قسم ہو گئی کفارہ دیو سے تو اسکو کام میں لا کر
کہانا ہو یا کپڑا یا نوڈھی) یعنی کفارہ میں کہانا یا کپڑا یا نوڈھی کو کسی سے چیر دیو سے تو جائز ہے (یہ فائدہ
عبد القادر کا ہے لیکن اس میں کچھ زیادتی ہے کی گئی ہے اور جہاں جہاں زیادتی کی ہے وہاں یہ
اٹھان کر دیا ہے اور جن فائدے سے آگے کی آیت کا مطلب کھلتا ہے وہ یہ ہے فتنہ بعض کہتی ہیں
اوس حرم کا موقوف کرنا حضرت حفصہ کو کہا اور خبر کرنے سے منع کیا اور اس کے ساتھ کچھ اور بھی تھا پھر
ادبیتوں نے حضرت عائشہ کو خبر کر دی کہ دونوں باتوں میں مطلب تہا دونوں کا) یعنی چہا کر جو بات کسی تہی
بنی مسئلہ اپنی کسی عورت کو یہی بات تہی جو فائدے میں بیان ہوئی اور جب حضرت حفصہ نے اس کی خبر
دی حضرت عائشہ کے پاس (یہ وحی سے معلوم کر کہ حضرت نے بی بی حفصہ کو الزام دیا حرم کی بات کا اور
دوسری بات ذکر میں لائے) جہا اس نے یعنی حضرت حفصہ نے باوجود منع کرنے کے اس بات کی خبر
عائشہ تک پہنچا دی اسد نے بتا دیا بنی کو کہ حفصہ نے ذکر دیا اوس بات کا جس سے اسکو منع کیا تھا تم
فی اند دونوں فائدوں میں آیت کا مطلب ظاہر ہوتا ہے اس واسطی انسی طہالت کی جو فتنہ راوی بیان کرتا
ہر آیت میں دونوں کے نوہ کرنے کا ذکر آیا ہے اور ہر مراد عائشہ رضہ اور حفصہ رضہ ہیں اوس آیت میں
یہ جو فرمایا کہ جب چہا کر کہے بنی نے اپنی کسی عورت کی ایک بات اس چہا بات سے کہ بنی نے عائشہ کا
کہنا مراد ہے یعنی میں نے اور کچھ نہیں پایا سوا کج فتنہ یہاں حدیث میں ایک چیز کا ذکر کیا ہے
اور فائدے میں دونوں باتیں بیان کے لئے ہر غیر شہاد اور حرم حرام کرنا دونوں میں سے ایک بات
بیوی سے فرمائی تھی اپنے اذاکھلف لایاتیم فاکل خبر ارجل اگر کسی
قسم کہا بنی کہ میں سالن کے ساتھ روٹی کھاؤں گا اور کہا بنی روٹی کے کچھ کھانے کو کیا حکم ہے اسکا حکم

جاء قال دخلت مع النبي صلى الله عليه وسلم بيته فإذا قلبي وحل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل فنعلم أنكم أنتم من أهل البيت روايت هر دخل هو ابن بنی صلی الله علیه وسلم کے ساتھ گھر میں آپ کے دہان دیکھا تو خلق مینے روئی کا ٹکڑا اور سر کے موجود تھا اپنے فرمایا کہا تو کیونکر کہہا سالتی ہر کے کو سالن فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سالن کے ساتھ کہا نہ کہانے کی قسم کہا ہو سے اور ہر کے کے ساتھ کہا وہ سے اس کی قسم ٹوٹ جاوے گے **وَالْكَذِبُ وَالْكَذِبُ** یعنی بیعتی تقدیر **الْيَمِينُ** بقلیب جو شخص دل سے قسم نہ کہا وہ بے جگہ زبان سے کہے تو اس کا کیا کفارہ ہے **عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عَزْرَةَ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ نَارُ سُبُلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَنَنْ يَنْبَغُ كَسْمًا نَا بِاسْمِ هُوَ خَيْرٌ مِنْ رَسْمِنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ ارْأَوْ هَذَا النَّبِيَّ يَخْضَعُ لَكُمْ الْكَذِبُ وَالْكَذِبُ كَشَوْبُوا بَيْنَكُمْ بِالصَّدَقَةِ تَرْجُمُ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَزْزَةَ سَمِعْتُ رَوَايَتِ يَرْجُمُ كَوَلُوكُمْ مَسَارِيعِي دَلَالٌ كَبَارَتِي تَوَاسِيًا بِهَمْ كَبَرِ رَجَبِ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْفِيعُ لَبْسِي وَأَوْفَرَا يَابِهَا نَامُ سَمِ سَبِيهِ لِيَكْرَهُ سَوْدَاكُرُو بَحْنِي مِينَ قَسَمِ بِي كِهَانِي كَاتِفَاقِ بَوَاتِ هِ أَوْ جَوِ شَبِي لُونِي كَارُ كُولِ سَبِي بُولُو تَوَلَدَا كِرُو بِنِي خَرِيدُ وَفَرَحَتِ مِينَ صَدَقَةُ كَرِيعِي كَبَرِ تَدَا كِرُو تَوَجُّعُ كِنَاهِ سَبِي بُولُو **عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عَزْرَةَ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ نَارُ سُبُلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَنَنْ يَنْبَغُ كَسْمًا نَا بِاسْمِ هُوَ خَيْرٌ مِنْ رَسْمِنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ ارْأَوْ هَذَا النَّبِيَّ يَخْضَعُ لَكُمْ الْكَذِبُ وَالْكَذِبُ كَشَوْبُوا بَيْنَكُمْ بِالصَّدَقَةِ تَرْجُمُ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَزْزَةَ سَمِعْتُ رَوَايَتِ يَرْجُمُ كَوَلُوكُمْ مَسَارِيعِي دَلَالٌ كَبَارَتِي تَوَاسِيًا بِهَمْ كَبَرِ رَجَبِ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْفِيعُ لَبْسِي وَأَوْفَرَا يَابِهَا نَامُ سَمِ سَبِيهِ لِيَكْرَهُ سَوْدَاكُرُو بَحْنِي مِينَ قَسَمِ بِي كِهَانِي كَاتِفَاقِ بَوَاتِ هِ أَوْ جَوِ شَبِي لُونِي كَارُ كُولِ سَبِي بُولُو تَوَلَدَا كِرُو بِنِي خَرِيدُ وَفَرَحَتِ مِينَ صَدَقَةُ كَرِيعِي كَبَرِ تَدَا كِرُو تَوَجُّعُ كِنَاهِ سَبِي بُولُو **عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عَزْرَةَ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ نَارُ سُبُلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَنَنْ يَنْبَغُ كَسْمًا نَا بِاسْمِ هُوَ خَيْرٌ مِنْ رَسْمِنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ ارْأَوْ هَذَا النَّبِيَّ يَخْضَعُ لَكُمْ الْكَذِبُ وَالْكَذِبُ كَشَوْبُوا بَيْنَكُمْ بِالصَّدَقَةِ تَرْجُمُ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَزْزَةَ سَمِعْتُ رَوَايَتِ يَرْجُمُ كَوَلُوكُمْ مَسَارِيعِي دَلَالٌ كَبَارَتِي تَوَاسِيًا بِهَمْ كَبَرِ رَجَبِ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْفِيعُ لَبْسِي وَأَوْفَرَا يَابِهَا نَامُ سَمِ سَبِيهِ لِيَكْرَهُ سَوْدَاكُرُو بَحْنِي مِينَ قَسَمِ بِي كِهَانِي كَاتِفَاقِ بَوَاتِ هِ أَوْ جَوِ شَبِي لُونِي كَارُ كُولِ سَبِي بُولُو تَوَلَدَا كِرُو بِنِي خَرِيدُ وَفَرَحَتِ مِينَ صَدَقَةُ كَرِيعِي كَبَرِ تَدَا كِرُو تَوَجُّعُ كِنَاهِ سَبِي بُولُو

علیہ السلام ایک روز وہ نام لیا سہارا البیڑ نام کے ساتھ جو بہتر تھا اس نام سے جو ہم نے اپنے لیے کہا تھا اور بہتر تھا
 اس سے ہو لوگ ہم کو کہہ کر لیتے تھے اور فرمایا یا معاشر التجار کہ یہ کسی سوداگری کرنیوالے کو کہ تمہارے
 سوداگری اور تجارت میں جو کچھ اور تمہیں بھی ہوتے ہیں تمہاری لپی ضرور ہے صدقے کا ملاؤ کہ تمہارا اس تجارت
 میں فائدہ جو نفع حاصل ہوا اس میں سے صدقہ دیتی رہنا تاکہ جو ہند اور غلو کا کفار ہو جاؤ **الکافی**
عن النضر بن نزار ومنت ما نئی کی مانت کا بیان **عن عبد اللہ بن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال **اِنَّهٗ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ وَّ اِنَّهٗ لَا يَسْتَحْجِرُ بِهٖ** من لیکنیل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے
 روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر اور منت ماننے سے اور نذر یا نذر سے انسان کی کچھ
 پہلائی اور بہتری نہیں ہوتی۔ بلکہ نذر اس لیے ہے کہ بخیل کے ہاتھ سے کچھ نکلے **عن عبد اللہ بن عمر** قال
لَقَدْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَنْ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّہٗ لَا یَنْتَیْزِلُ اِنَّمَا یَسْتَحْجِرُ بِہٖ من لیکنیل
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منت ماننے سے اور فرمایا وہ نذر نہیں
 رد کرتے کسی چیز کو نذر فقط اس لیے ہے کہ بخیل کے مال میں سے کچھ خرچ کر دیا جاوے **عن النضر بن نزار**
 ومنت ما نئی کہ منت ماننے والا خدا سے گویا ایک شرط کرتا ہے اور کہتا ہے اگر خدا اٹنی تعالیٰ میری بیماری اچھی
 کر دیکھا تو میں اتنا صدقہ کر دوں گا اس کے نام سے اور اگر ایسا نہ کرے گا تو نہیں دوں گا اور ایسا عقیدہ بخیل کا بھی ہو سکتا ہے
 تو کہ یا نذر بخیل کے حق میں اس کے مال کے خرچ کرانے کے لیے ہوتے ہیں اور سخی صدقہ دین والے کو نذر ماننے
 کی کہا جاوے جو وہ تو بے نذر کے ہی خرچ کرتا ہے نذر ماننا گویا اپنے بخیل کہلانا ہے سخی کے حق میں نذر کرنا کر دوسرے
 اور بخیل کے لیے خدا کی طرف سے جو ماننے کے خوب پروری منت ماننے والے کو چاہیے جس پسینہ کے دین کا خدا سے
 اور نذر کیا ہے اس چیز کو اپنی اور دوسرے جانے کام ہو یا نہ ہو کہ بخیل کے صفت سے پاک ہو جاوے اور صدقہ اللہ
 کی رضا کے لیے ہر جادے بقصون نے کہا کہ اس حدیث سے نذر کی مانت منظور نہیں ہے بلکہ غرض ہے
 کہ لوگ نذر خالص خدا کے لیے کریں نہ اپنی غرض کے واسطے جیسا کہ بخیل لوگوں کی عادت ہوتی ہے **الکافی**
عن النضر بن نزار ومنت ما نئی کہ منت ماننے والے کو کہیے کہ میں نہیں کرتی اور پیچھے کی چیز کو اگر کہ نہیں
 کرتی **عن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **اَلنَّذْرُ کَالْبَيْدِ مَثْبُوتًا وَّ کَالْبَيْدِ مَثْبُوتًا وَّ کَالْبَيْدِ مَثْبُوتًا**
 ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کسی چیز کو کہ
 اور پیچھے نہیں کر سکتی نذر بخیل کا مال خرچ کرانے کے لیے ہی ہے **عن النضر بن نزار** ومنت ما نئی کہ منت ماننے والے کو کہیے کہ میں نہیں کرتی
 ومنت ما نئی کہ منت ماننے والے کو کہیے کہ میں نہیں کرتی **عن النضر بن نزار** ومنت ما نئی کہ منت ماننے والے کو کہیے کہ میں نہیں کرتی
 من لیکنیل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہیں لاتی نہ اس کے

یہ کہ کوئی چیز اور نہیں الگ کرتی آدمی کو کسی شے والا جو اس کے تقدیر میں نہیں لیکن نذر ایک چیز ہے جو خیر کرائی
ہو نازل ہو کہ **النَّذْرُ لَيْسَ شَيْخًا مِنْ الْخَيْلِ** نذر اس لیے ہے کہ خیر کرا یا جاوے اس سے

نازل ہو کہ **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ دُونَ الْإِقَانِ النَّذْرُ لَا يُلْغِي**

مِنْ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يَسْتَحْجَرُ بِهِ مِنَ الْخَيْلِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے مت مت مانا کر دیا کہ نذر اور مت تقدیر کے لیے ہیں کہ نذر کام نہیں کرتی جو ہونے والے ہوتا

ہو اور کو نہیں روکتی وہ تو اس لیے ہے کہ نازل ہو کہ **النَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ** کسی عبادت

کے لیے نذر مانے کا بیان **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ**

اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يُعْصِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نذر مانے کہ وہ نذر داری کرے گا اللہ تعالیٰ کی تو چاہیے کہ وہ فرمانبرداری

کرے اور اس کی اور جو کوئی نذر مانے کہ میں نافرمانی کروں گا اللہ تعالیٰ کی تو چاہیے کہ وہ نافرمانی

نہ کرے اور اس کی اور جو نذر داری کرے یعنی پورا کرے نذر کو اور نافرمانی اور بے حکمی نہ کرے یعنی

ناافرمانی کا کام نہ کرے اور قسم کو پورا کرے اور اس کا کفارہ دے **النَّذْرُ فِي الْعَصِيَّةِ**

گناہ کے کام میں نذر کرنا بیان **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**

مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يُعْصِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نذر کرے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی

تو چاہیے کہ وہ اس کو اطاعت کرے جو خدا تعالیٰ کے اور جو شخص نذر مانے گناہ کی گناہ کرے اللہ تعالیٰ کا

اور نافرمانی کرے اور اس کی اور جو کچھ بات ضروری کہ باز آوے نافرمانی کے کام میں اور نہ کرے نذر مانے ہوئی کو۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ

وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يُعْصِ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نذر کرے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی تو چاہیے کہ وہ اس کو

اطاعت کرے اور جو شخص نذر مانے گناہ کی گناہ کرے اللہ تعالیٰ کا اور نافرمانی کرے اور اس کی اور جو کچھ

بات ضروری کہ باز آوے نافرمانی کے کام میں اور نہ کرے نذر مانے ہوئی کو۔

ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی نذر کرے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی تو چاہیے کہ وہ اس کو اطاعت کرے اور جو شخص نذر مانے گناہ کی گناہ کرے اللہ تعالیٰ کا اور نافرمانی کرے اور اس کی اور جو کچھ بات ضروری کہ باز آوے نافرمانی کے کام میں اور نہ کرے نذر مانے ہوئی کو۔

حُصَيْنَةُ ابْنِ الثَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْكُرْ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِي مَا كَانَتْ ابْنُ
 أَدَمَ تَرْجُمَهُ عِرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَے روایت ہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
 جائز نذر کرنا اس کی نافرمانی اور گناہ کے چیز میں اور نہیں جائز اوس چیز میں جس کا مالک نہیں میں
 مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَعَ مِلَّةَ يَهُودِيٍّ
 مِلَّةَ أَهْلِ إِسْلَامٍ كَذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ كَيْفِيَّةً فِي الدُّنْيَا عَذِيبٌ بِهِ يَقْرَبُ
 الْقِيَامَةَ وَكَأَنَّهُ عَلَى بَجَلٍ نَذَرْتُ فِي مَا كَانَتْ تَرْجُمُهُ نَابِتُ بْنُ ضَمَّاحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَے روایت ہر فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قسم کہا دے کسی ملت کی سوائے ملت اسلام کے اور جھوٹا ہو
 اپنی قسم میں تو ہو جاوے گا وہ آدمی لیا ہے جیسا اوس نے اپنے تئیں کہا اور جس نے قتل کیا اپنے
 تئیں دنیا میں کسے چیز سے عذاب کیا جاوے گا وہ آدمی اسی چیز کے ساتھ جس چیز سے اوس نے
 اپنے تئیں ملاک کیا تھا قیامت کے روز اور نہیں ہوتی نذر اوس چیز میں جس کا مالک نہیں آدمی و
 سوائے ملت اسلام کے قسم کہا یا اس طرح پر کہ اگر میں نہ لانا کام نہ کروں تو میں نصرانی ہوں یا یہودی وغیرہ
 لغو و بامعنی اور جس چیز کا آدمی مالک نہیں اوس کی نذر کرنا جائز نہیں جیسے کوئی کہے اگر میری بیوی
 اچھی ہو جاوے تو فلاں غلام آزاد کروں گا اور حالانکہ وہ عتلام اوس کی ملک میں نہیں **عَنْ نَذَرْتُ**
أَنَّ يَكُنِيَ الْيَتِيمَ اللَّهُ تَعَالَى جو کوئی نذر کرے کہ میں بیت اللہ کو پیدل چکر جاؤں گا
 تو اوس کے لیے کیا حکم ہے **عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرْتُ أَنْ تَكُنِيَ الْيَتِيمَ اللَّهُ تَعَالَى** فَا مَرَّ ثِيْبِي
لَا أَنْتَ خَفِي لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَيْتَمِي وَأَلْتَمَّ كَيْتُ تَرْجُمَهُ عِقَبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَے روایت ہر نذر کی میری بہن نے کہ پیدل چکر جاؤں گے
 بیت اللہ کو اور حکم کیا مجھ کو کہ بچھا اس مسئلہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر میں نے پوچھا اوس
 کے لیے یہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا پیدل چلے اور سوار ہو جا کر سے **فَإِنْ يَفْقَهُ قَطْرًا**
 چلنے کی نذر نہ کرنا اپنی زبان پر تکلف بے فائدہ اوٹھانا ہے **إِذَا أَحْلَفْتَ الْمَرْأَةَ لَيْتَمِي**
مَحَارِفَةً خَيْرٌ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِي اگر قسم کہا دے کوئی عورت تنگے پاؤں اور تنگے سر چکر جانے
 کے کہے جو کرنے کے لیے تو کیا حکم ہے اوس کے لیے **عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّكَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَحْظَةٍ لَهَا نَذَرْتُ أَنْ تَكُنِيَ خَارِفَةً حَتَّى تَخْتَمِرَ فقال له النبي
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مُرَّهَا فَلْيَخْتَمِرْ فَلَنْ تَكُنِيَ وَلَمْ تَكُنْ إِلَّا مَرَّةً** تَرْجُمَهُ عِقَبَةُ بْنُ عَامِرٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَے روایت ہر اوہوں نے پوچھا اپنی بہن کے لیے مسئلہ کہ اوس نے نذر فرمائی ہے تنگے پاؤں سے

سہرے کے جانے کی اپنے فرمایا کہ گرا بیٹھ کر اور پڑھنے اور سوار ہو کر چار سو سے اور کچھ تین روزہ
تین دن تک صوم گزارا کرے۔ **تَمَاتُ قَبْلَ أَنْ تَصُومَ** میان میں
اوس آدمی کے کہ نذر مانی اوس نے روزی کہنے کے پہر وہ مر گیا شخص اور روزے رکھنے نہ پایا ممکن

ابن عباس قال کُتِبَ امْرَأَتُ بْنُ الْحَجَّاسِ فَذَكَرَتْ أَنَّ تَصُومَ كَثَرًا فَامَرَّهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا
اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَاَمَرَّهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک عورت سوار ہوئی تھی دریا میں اور نذر مانی تھی اوس نے ایک چھوٹے
روزے رکھنے کی بجز مر گئی وہ عورت روزہ رکھنے سے پہلے اُسے اوسکی بہن بنی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور ذکر کیا کہ روبرو دیکھ حال اور کہا اپنے حکم کیا اوسکو روزے سے رکھنے کا اوسکی طرف سے صوم

تَمَاتُ وَحَلَّتْ نَذْرُهَا بیان اوس شخص کا جو مریا سے اور اوس کے ذمے پر نذر ہو چکا ابن
عباس ان سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ اسْتَفْضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرِكَ

عَلَى امِّهِ قَوِيَّتَ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ اخْضِيهِ عَنْهَا تَرْجِمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَوَايَتِهِ
سعد بن عبادہ نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس نذر کے باب میں جو تھی اوس کے

مان کی اور وہ مر گئی پہلے ادا کرنے سے فرمایا اُسے سعد بن عبادہ کو ادا کر تو اوس نذر کو اپنی مان
کی طرف سے صوم ابن عباس قال اسْتَفْضَى سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَأَلَهُ فِي نَذْرِكَ عَلَى امِّهِ قَوِيَّتَ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اخْضِيهِ عَنْهَا تَرْجِمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَكُلَّمَا تَقَضَّيْتُ قَالَ
اخْضِيهِ عَنْهَا تَرْجِمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَوَايَتِهِ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَبِيَّ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان کیا کہ میری مان گئی اوساوس نے ایک نذر مانی تھی اور وہ نذر ادا نہیں ہوئی اوسکو ذمے ہے
اپنے فرمایا اون کو ادا کر تو اوسکو اپنی ان کی طرف سے صوم معلوم ہوا۔ ان حدیثوں سے جو نذر

کہ موجب قربت اور ثواب کی ہو اوس نذر کو اگر وارث ادا کرے تو ادا ہو جاتی ہے جیسے روزہ رکھنا اور
پردہ آزاد کرنا وغیرہ اور جو نذر ہے فایده ہو جیسی شکر پاؤں اور شکر سر میل چلنے کی نذر ماننا اس نذر

کو پورا کرنا واجب نہیں ہے کہ کسی اور کو سے توخیر کر دیکر کے کو پہنچنا شرط کسی طرح بھی ہو جیسا اوپر
کی حدیث میں عقید بن عامر کی بہن کو حکم کیا پس دل ہی چل اور سوار بھی ہو جایا کر اِذَا نَذَرْتَ شَيْئًا

قَبْلَ أَنْ يَكُونَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ فَاجْزِئْ بِهَا بِيَوْمِ نَذْرِكَ

ابن عمر عن عمر انه كان عليه ليلة نكاح في المأجورين يعنيهما فقال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم فامر ان يفتنك تركت ترجمه ابن عمر بن عبد الله عن روایت ہر حضرت
 عمر بن العزرائی ہی جاہلیت کے زمانے میں بیت السدرین میں اشکاف کرنے کے فرمایا اپنے
 اذکار کے اشکاف کریں تاکہ نذروری ہو جاوے سے سخن ابن عمر کا کہ ان کے عمر نذر
 عتیکاف ایلہ فی المسبح والحدیث رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر ان يفتنك
 ترجمہ ابن عمر بن سے روایت ہر نذرمانی ہی حضرت عمر بن نے رات بھر اشکاف کرنے کے سجدہ
 میں توبہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھلا اپنے حکم دیا اذکار اشکاف کر لیا سخن ابن عمر
 ان سے کہ ان کے علی علیہ یفتنک ترک فی المأجورین فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ویکلف من ذلك فامر ان يفتنک ترجمہ ابن عمر بن سے روایت ہر حضرت عمر بن نے نیت کی ہی
 جاہلیت کے زمانے میں ایک دن کے اشکاف کی پھر ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ
 حکم کیا اپنے اذکار اشکاف کرنے کا اس کے بعد محمد بن عبد اللہ بن کعب بن مالک عن ابن عمر
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حين نكح عليه يا رسول الله اني اخجل من
 مكان صدقة الى الله ورسولي فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم امسك
 عليك بعقرب مالك فهو خير لك ترجمہ عبد بن کعب بن مالک ابن ابی بکر سے روایت ہے
 میں جب توبہ قبول ہوئے اذکار کہا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ میں
 آگ ہو جا ہوں اپنے مال سے اور کر دیتا ہوں اس کے بعد خدا بہ ہون اس کو اور اس کے رسول
 کی طرف اپنے فرمایا اور کچھ رک کے اپنے مال میں سے تاکہ اس سے تیر کام چلو اور کرام ہو چکے کہ
 اھدا سے مالہ علی جیم الذکر اگر یہ کہتے کوئی اپنے مال کو نذر کے طور پر تو کیا حکم ہے
 اور کیا سخن عبد اللہ بن کعب قال سمعت كعب بن مالك يحدث عن حذيفة بن حذيفة
 عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في حق وديك قال فكانت حذيفة بين يديك قلت
 يا رسول الله ان من توحي ان تخليهم من مال صدقة الى الله والى رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الله صلى الله عليه وسلم امسك عليك بعقرب مالك فهو خير لك قلت واني امسك
 سمعني من سمعت من ترجمہ عبد بن کعب روایت کرتے ہیں حسنات میں نے کعب بن مالک
 جب انہوں نے بیان کیا اپنے پیچھے رہ جانے کا حال تو انہوں نے کاجن سے میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم تو کہ کی برائی کو تشبیہیں لیکر کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ جب میں مہیا

آچھے کہا جاتا ہے یا رسول اللہ میری توبہ میں سے یہ بات بھی ہے کہ جب ہواؤں اپنے مال سے اور گردن میں سے
 صدقہ اور بھون اور سودا اور سودا کو اسلے اپنے فرمایا اور سودا کو کہ لے اپنے نزدیک تہوڑا مال
 یہ بات اچھی ہے تیرے لیے وہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ لیا ہے میں نے اپنے لیے وہ حصہ جو خیر میں ہے
 یہ روایت مختصر بیان کی گئی ہے وہ یہ صدقہ تھا اور یہ نذر نہیں تھی پس کعب بن لکھ نے
 اسکو نذر کے طور پر اپنے دل میں نہان لیا نہا یہ کہ ضرور بالضرور اپنے مال کو اسکو اس کے رسول
 کی رضا مندی میں صرف کر دینا اسی واسطے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس میں سے
 کچھ مال رکھ لے اگر نذر ہوتی تو سب مال کا دینا واجب ہوتا اور دوسری اس کی یہی معلوم ہوا ہے
 تہا نذر نہ تھی کہ انہوں نے کہا میں گردن اور سودا کو صدقہ اتھا اور اس کے رسول کیوٹا کیونکہ نذر
 سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لیے جائز نہیں بلکہ حرام ہے چنانچہ دوسری حدیثوں سے صاف
 ظاہر ہے اور اسی واسطے امام شافعی ابو عبد الرحمن نے فرمایا ہے ہر دنیا بطور نذر کے اور اس کا
 باب باندھا ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ زَيْدٍ السَّجَمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ مِنْ قَوْلِكَ أَنْ تُخْلِعَ مِنْ قُلُوبِ صِدْقَةٍ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَيُؤَخِّرَكَ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ عَلَى سَبِيلِ
الَّذِي سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَعْبَ بْنَ
زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَتُخَارِفُ بِالْصِدْقِ وَإِنَّ
مِنْ قَوْلِكَ أَنْ تُخْلِعَ مِنْ قُلُوبِ صِدْقَةٍ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَيُؤَخِّرَكَ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ عَلَى سَبِيلِ
 روایت ہر سنن میں نے اپنے باب کعب بن لکھ سے وہ بیان کیا کرتے تھے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ
 اس غزوت اور بزرگی والے نے نجات دی جبکہ ہر کے سبب سے اور میری توبہ میں سے کچھ بھی ہے کہ جدا
 گردن میں اپنے مال میں صدقہ اسکو اور سودا کو اسلے اپنے فرمایا رکھ لے اس میں سے کچھ مال
 اپنی یہ بات بہتر تیرے خیر میں کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ لیا ہے اپنی لیے وہ حصہ میں نے
 جو خیر میں ہے **هَلْ تَدْخُلُ الْأَرْضُونَ فِي الْمَالِ ذَانْدَرِ الْإِلْ كَذَا ذَكَرَ لِي**
 زمینیں بھی اس میں داخل ہوجاتی ہیں زمینیں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ مَرْثَدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی مِیْمٰنٍ فَقَالَ اِنَّمَا اللہُ فِعْوًا بِاخْتِیَارِ اِنْ شَاءَ اَعْضٰی
 اَنْتَ کَانَ لَكَ تَرْجُمَانٌ مِنْ عَرَبٍ سَمِعَ رَوَايَتَهُ فَرَمَا رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو کوئی قسم کہا اور
 کسی خیر یا دیر بعد انشاء اللہ کہہ لیا ہے اور سکو اختیار ہی چاہے وفا کرے چاہے نہ کرے اس
 بات کو اِذَا حَلَفَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّمَا اللہُ فِعْوًا لَمْ اَسْتَشْنَأْ اَلَا کَرُوْی اَدٰی
 قسم کہا دوسرے اور دوسرا دوی اوس کے لیے انشاء اللہ کہے تو دوسرا کیا انشاء اللہ کہنا اوس کے لیے
 مقبر ہے یا نہیں عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی عَرَبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ یَقُولُ اَنَّ اللہَ عَلَیْہِ
 اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا طَرَفَ فِی الْاِیْمَةِ عَلٰی رِجْلِیْنَ اَوْ اُمَّةٍ کُلُّهُنَّ
 تَأْتِی بِفَاوِیْضٍ اَیْہِ فِی سَبِیْلِ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُہُ اِنَّمَا اللہُ فِعْوًا لَمْ یَقُلْ اِنَّمَا اللہُ
 فَطَافَ بِہُمَا فَاَمَّا یَحْمِلُ اِلَیْہِ اَمْرًا وَّوَاحِدًا جَلَسَتْ بِنْتُ نَحْلٍ وَاَیْمُ اللہِ الَّذِیْ نَفْسُ
 مُحَمَّدٍ بَیْہِ لَوْ قَالَ اِنَّمَا اللہُ فِعْوًا لَمْ یَقُلْ اِنَّمَا اللہُ فِعْوًا لَمْ یَقُلْ اِنَّمَا اللہُ فِعْوًا لَمْ یَقُلْ اِنَّمَا اللہُ
 بن اعراب ابو ہریرہ سے سکر روایت کرتے ہیں کہا ابو ہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے
 کہا تھا ایک روز سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے حال کا میں ایک رات میں اپنے نو سے بیسیو پاس
 ہر ایک جتنے گئے ایک سوار کو جو جہاد کرے گا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان کے ساتھ والے نے کہا
 ان کے لیے انشاء اللہ کا جملہ اور سلیمان علیہ السلام نے نہ کہا پھر گئے سلیمان علیہ السلام اپنی بیویوں
 کے پاس اور جماع کیا سب سے کوئی عورت ہی حاملہ ہوئی سوائے ایک کے اور وہ ایک ہی ایسی حاملہ
 ہوئی کہ اوپر ابچہ پیدا ہوا اور سکو چھپہ فرمایا اپنے قسم ہے اوس لاک کی جسکو ہاتھ میں محمد کی جانب ہے
 اگر وہ انشاء اللہ کہے تو البتہ جہاد کرتے اور ان کے سبب اللہ تعالیٰ کی راہ میں وف سے
 معلوم ہوا اگر غیر کے انشاء اللہ کہنے سے استثناء نہیں ہو سکتا **كَفَّارَةُ الذَّنْبِ** نذر کے کفارہ
 کا بیان عَنْ عَقْبَةَ بْنِ حَرَامٍ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ كَفَّارَةُ الذَّنْبِ كَفَّارَةُ
 اَلْیَمِیْنِ تَرْجُمَانٌ مِنْ عَرَبٍ سَمِعَ رَوَايَتَهُ فَرَمَا رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نذر کا کفارہ ہے
 کفارہ ہے قسم کا سَعْدُ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَلَا تَقْدَرُ فِی مَعْصِیَةِ
 ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے گناہ کی بات میں نذر نہیں
 ہوا کرتی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا تَقْدَرُ فِی مَعْصِیَةِ اللہِ كَفَّارَةُ
 كَفَّارَةُ الْیَمِیْنِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہیں
 ہوا کرتی نذر گناہ کے کام میں اور کفارہ اوس کا کفارہ قسم کا ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللہِ

صلی اللہ علیہ وسلم لا ینذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارتہ الیمین ترجمہ اور بیان ہوتا ہے
 عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارتہ
 الیمین ترجمہ اور بیان ہوتا ہے عن عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینذر فی معصیۃ
 وکفارتہا کفارتہ الیمین عن عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینذر
 فی معصیۃ وکفارتہا کفارتہ الیمین ترجمہ دونوں حدیثوں کا اور بیان ہوتا ہے
 خالفہ غیر واحد من اصحابی کے بن ابی کثیر فی ہذا الحدیث
 بھی بن کثیر کے بہت سے اصحابوں نے اس حدیث کو مختلف طور پر روایت کیا ہے چنانچہ اگے
 بیان ہوتا ہے عن عمر بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینذر
 فی معصیۃ وکفارتہ کفارتہ الیمین عن عمر بن حصین رضی اللہ عنہما قال قال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینذر فی معصیۃ وکفارتہا کفارتہ الیمین ترجمہ
 دو حدیثوں کا اور بیان ہوا عن عمر بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لا ینذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارتہ الیمین ترجمہ عمران بن حصینؓ سے روایت ہو گیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نذر غضب میں خدا کے اور کفارہ اور کفارہ قسم کا ہے عن
 عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارتہ
 الیمین عن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینذر فی معصیۃ وکفارتہ
 کفارتہ الیمین ترجمہ دو حدیثوں کا اور ابھی حدیث کا ایک ہے عن
 عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا ینذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارتہ
 الیمین فی حکایۃ اللہ فذلک اللہ وذلک الوفاء وذلک ان من تذر فی معصیۃ وکفارتہ فذلک
 اللہ فذلک اللہ وذلک الوفاء وذلک ان من تذر فی معصیۃ وکفارتہ فذلک اللہ فذلک اللہ
 ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذرین دو طرح کی ہوئے ہیں جو نذر کہہ ہو سستہ اللہ تعالیٰ
 کی حاجت اور فرمانبرداری کے لیے ہیں نذر اللہ کی سستہ ہے اور اسی کے پورا کرنے کا حکم جو
 اور جو نذر ایسی ہو جس میں گناہ ہے وہ نذر شیطان کے لیے ہے اور پورا کرنا اس کا کچھ ضرر نہیں اور
 نذر کا کفارہ دیا جاتا ہے جیسا کفارہ قسم کا عن عمران بن حصین عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الصلوۃ فی معصیۃ فذلک اللہ فذلک الوفاء وذلک ان من تذر فی معصیۃ وکفارتہ فذلک اللہ فذلک اللہ
 لا ینذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارتہ الیمین ترجمہ عمران بن حصینؓ سے روایت ہو گئی اور بھی

کہا اس نذر نامی ہے کہ شریف پیدل جانے کے اپنے فرمایا اور تعالیٰ اس طرح کے عذاب اور ایذا پہنچانے سے کچھ نہیں کرتا کچھ کم کیا اور سکوار ہونے کا فہم یعنی اتنا عذاب اوٹھانے سے اسکو کچھ قریب اور قواب کی زیادتی نہ ہوگی۔ کیونکہ قواب حج کا پیادہ پار موقوف نہیں اور ان حدیثوں میں کچھ نہیں بیان کیا کہ جو شخص اپنے نذر پوری کرنے سے عاجز ہووے اور اسکا کیا حکم ہے لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جو شخص نذر کرے بیت اللہ جانے کی پیدل چلتا ضرور نہیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور بعض علما کا قول ہے کہ عاجز ہونے کے وقت کچھ دینا نہیں آتا اور نذر کا کفارہ اور قسم کا کفارہ ایک ہی اور قسم کا کفارہ دینا ہے کہ دس محتاج کو کھانا یعنی ہر ایک کو اناج دینا دس سیگہ گھوڑوں یا چار سپیر اناج جو یا دو کلو سپیرا دینا جس میں بدن کم کھلا ہو یا پرہیزگراؤ کرے اور ان تین چیزوں میں سے کسی کا مقدور نہ ہو تو تین روز سے رکھے تمام ہوئی کتاب جو تہی قسمن اور نذر ون کے بیان میں ہے

كِتَابُ الشُّرُوطِ فِي الْمَزَارَعَةِ وَالْوَثَائِقِ

کتاب شرطوں کے بیان میں اور اس میں بیان ہے زمین کو فراغت یعنی بنائی ہوئے کا اور غفلت اور
شیطان باندھنے کا معنی اگر مستحید قال اذ استأجرت أجيلاً فأعيلة لبحر کہ ترجمہ ابو سعید
سے روایت ہے جو صوف تو مزدوری کرنا چاہے کسی مزدوری جناب سے مزدوری اوسکی اوسکو عین
الحسن انکے کہ ان لیستأجر الرجل حتی یؤتله أجداً کہ ترجمہ جس سے روایت ہے کہ وہ جانتے
وہ اس بات کو کہ مزدوری کرادین کسی آدمی سے بے معلوم کرانے مزدوری کے فتن بیٹو مزدوری کہتے
تھے کہ شہکداتی مزدوری وہ لگا جب وہ قبول کرلیتا تب اوس سے کام لیتے سخن حجاج وحق ابن ابی
سلیمان انکے سبیل عن ترجمہ ان استأجر أجيلاً علی طعامہ قال لا حتی یؤتله ترجمہ جابر بن
ابی سلیمان سے روایت ہے اور ان سے پوچھا کسی نے سئلہ کسی آدمی نے مزدور رکھا اس طرح کہ کہا کہا یا
کر کر تو کیا حکم ہے اوسکا ادھون نے جواب دیا اوسکو کہ بے مزدوری معلوم کرانے کے نہ رکھنا چاہیے فتن
کیونکہ بغیر خبرت معلوم ہوئے اجارہ فاسد ہے اور آخر کو جب گئے اور فساد کا باعث ہوتا ہے سخن
حماد وقنادۃ فی رجل قال لیجلی استعز فی منک الامم بکذا او کذا فان سیرت
شہر او کذا او کذا استعزنا منک فکذا زیادۃ کذا او کذا حکم یہ یا بہ یا ساق
کے یہاں ان یقول استعز فی منک بکذا او کذا فان سیرت استعز من شہر
نقصت من کرائت کذا او کذا ترجمہ حماد وقنادہ سے روایت ہے بیان میں ادان وادان کے
کہا ایک نے دوسری کو کہ یہ کہتا ہوں تیری سے کہے تک کا اتنی کچھ دھون پر اگر جلا میں نصیر بھیجنا اس سے

تخردن یا اسے بزرگتر عرض معین کیا دونوں کو اور کہا اس سے کہ تجھ کو اتنا کرایہ زیادہ دیں گے حماد اور قتادہ کہتے تھے اس میں کچھ منافع نہیں اور مردہ جانتے تھے یہ بات اگر کہے کوئی شخص کسی کو یوں کرایہ کرتا ہوں بڑے سے اتخردامون پر اگر میں سے مہینہ سے زیادہ مدت لگائی چلنے میں تو اس قدر کمی کیا جاوے گا نیز جو کرائے میں سے نصف الیغیر کر دے اور مدت دونوں کو معین کرنے میں کچھ منافع نہیں اور اگر دونوں چسپند و زمین سوا ایک سچے معین نہیں کیا اور عرف اور رضا پر چڑ دیا تو اس بات کو حماد اور قتادہ دونوں صاحب بکروہ جانتے تھے

عَنِ ابْنِ جُرَيْمٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ عَبْدُ أَرْجَرُهُ سَنَةً يَطْعَامُ سَنَةً أَخْرَجَكَ وَكَانَ أ-

السَّعْفَةِ قَالَ إِنَّكَ لَا تَحْكُمُ بِمَا أَقْضَىٰ تَرَجِمُهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَطَا سَعْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَمَّا عَطَا سَعْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ فَكَانَ مِنْ أَهْلِ كُوفَةِ وَكَانَ يَكُونُ يَوْمَئِذٍ يَتَوَلَّى عَطَا سَعْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَمَّا عَطَا سَعْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ فَكَانَ مِنْ أَهْلِ كُوفَةِ وَكَانَ يَكُونُ يَوْمَئِذٍ يَتَوَلَّى

نئے کہا کچھ مہضنا بقیہ نہیں اور کافی ہے فیرا مشروط کر لینا کہ اتنے دنوں تک نوکر رکھیں گا اگر سال میں سو
بچھ دن گزر گئے ہیں، ہاں، کمد ہو سکے کہ جو دن گزر گئے اسکا حساب نہیں، ذکّر الکیادیت المکتبہ

بجھڑن لدر کے بن دیون ہندو کے دھرم دیون لدر کے صاحب زمین و مال کا دیون اختلاف
فی الہی کے بنی الاخص بالذات اربع و اختلاف الفاظ الناقولین للثبوت و جدیدین مختلف
ما جو وار د ہوئی ہے کہ تہائی یا ماہر تہائی ہندو اور سرکار ہندو کے ماہر لغت میں عا ج اُسٹا دیو

فَقَالَ اللَّهُ رَبُّهُ إِلَى قَوْمِهِ الْكَافِرِينَ هَٰذَا يَأْتِيكُمْ كَارَتُهُ ۖ فَكَذَّبُوا بِآيَاتِهِ ۚ فَجَاءَهُمْ سَخِرَةٌ مَكْرَتُهُ ۖ فَلَقِيَ كِهْلًا مُؤْتَبِرًا ۚ

ذَٰلِكَ رِيبًا لِّبَنِي إِسْرَٰءِيلَ ۚ قَالُوا لَآ خَالٌ لَّآ خَالٌ وَكُنَّا لَكَرِهُيَا يَا رَبِّ ۚ فَقَالَ لَآ رُكُومًا لَّكَرِهُيَا

بما علی الذبیح الشافی قال لا اذرعها اذ اضعها آخاک ترجمہ سعید بن ظہیر رحمہ اللہ عنہ
سے روایت ہے وہ آئے اپنی قوم والوں کی طرف اور اگر کہا اسی پہنے حارثہ کے لوگوں نے ہمارے اوپر

یہ دن کہ بدلے اپنے فرمایا نہیں کچھ کہا کہ ہم دیکھیں کسی پیداوار کو جو سینڈون پر ہوا ہے فرمایا نہیں اور
 فرمایا کہبتے کر لے تو اس میں اچھڑائی کر اپنے بہائی پر آخر بخشش کے طور پر دی اور کوفہ بنے

شریف ایک کپڑے کے دانہ انسانی لوگوں کے پاس میں ہندو تھی مگر آید پر دیتی ہے لوگوں کو گناہ کی تباہی

بنائی پر اور گنبد کی چوڑھائی کی بنائی پر اور وقت آتے پر دیا ہوا لوگوں کو یا تو خود زحمت کیا کرو یا یہاں

مصر رہا اس پر شیخ نے اسکو جاز نہیں کیا اور وہ حق ایک ناپسندیدہ صانع کا اور صلح اور صلح بھرتا ہے
اور صلح آدھ میر کا ہوتا ہے **عَنْ سَيِّدِنَا تَهْذِيبٍ قَالَ قَالَ أَنَّى عَلَيَّ مَا رَفَعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ وَمَا أَفْضَلُ**
فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى كُمْ عَنْ أَفْرَكَانَ يُفْتَعُكُمُ وَكَاعْتَرِ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ مِمَّا يُفْتَعُكُمُ نَهَى كُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
الْفَحْلِ وَالْمَحْلِ الزَّارِعَةَ بِالْأُثْلِ وَالْأُثْلُ مَرْكَانَ لَهُ أَرْضٌ فَاسْتَعْنَى عَنْهَا فَكَلِمَةً فَكَلِمَةً
أَخَاهُ أَوْلَيْدَعُ وَنَهَى كُمْ عَنْ الزَّائِنَةِ وَالزَّائِنَةِ الرَّجُلُ يَجْعَلُ إِلَى الْفَحْلِ الْكَثِيرِ
بِالْمَالِ الْغَنِيِّمْ فَيَقُولُ خَذُوا بَعْدًا وَكَذَا وَكَذَا وَاسْتَفَاضَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ الْعَامَ تَرْجِمَهُ سَيِّدُ
بن خدیجہ سے روایت ہوا ہے ہمارے پاس رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور کہنے لگے کچھ میرے فہم میں نہیں
آیا پھر کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تم کو ایک امر سے تھا وہ امر تمہارے نفع کا۔
لیکن اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے تمہاری حقین اس نفع سے اور منع کیا تم کو محفل
سے اور محفل کہتے ہیں کہ کہیتی یا باغ کو تہائی یا چوتھی ٹھہرا کر دوسرے کو دیدنا رادی بیان کرتا ہے
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ پاس اتنے زمین ہو کہ اسکو کچھ پرواہ نہیں ایسی میں تم مسلمان
بہائی کو بخش دینا چاہیے یا چھوڑ دینا بہتر ہے بھائی پر دینے سے اور کہا رادی نے منع کیا تم کو منوت
سے اور رادی بیان کرتا ہے نہایت وہ ہے کسی مال دار آدمی کے پاس بہت سے درخت کھجور کے ہوں
وہ کہے دوسرے آدمی کو پہلے اس باغ کو اتنی کھجوریں دیدنیا مجھ کو اس پس میں **عَنْ زَيْدِ بْنِ خَدِيجٍ**
قَالَ نَهَى كُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْرَكَانَ لَنَا نَاهَضًا وَكَاعْتَرِ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ لَنَا قَالَ مَرْكَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَدْعُهَا فَإِنْ جَعَلَ عَنْهَا
فَلْيَزِرْغَهَا أَخَاهُ تَرْجِمَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ روایت ہر منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایسے امر سے تھا وہ امر فائدہ کا ہمارے واسطے لیکن اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ فائدہ مند
ہماری لیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پاس میں ہو زرعہ کی وہ آپ زرعہ کرنا اس
میں اگر اس سے ہوں گے تو اپنے بہائی مسلمان کو دیدیو سے تاکہ وہ زرعہ کر لے اوسمیں **عَنْ زَيْدِ بْنِ**
بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَتَبَ عَلَى عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ قَابُ حَاوُسُ
فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو گرا پر دینے سے طائوس نے انکار کیا اور کہا میں نے سنا ابن عباس
سہرہ اس میں کچھ مضائقہ نہ جانتے تھے **ف** مجاہد کہتے ہیں میں طائوس کا ناقدہ پکار کر رافع بن

خدیج کے بیٹے کے پاس لایا اور انہوں نے اپنے باپ سے سنی ہوئی حدیث بیان کی لیکن انہوں نے اس کی روایت کا اعتبار نہ کیا اور کہا کہ ابن عباس باوجود اتنے قبیحہ ہونے کے اس میں کچھ مضائقہ نہیں جانتے تھے اور اس روایت کی حدیث کو ابی عوانہ نے ابی حصین سے اور انہوں نے مجاہد سے اور انہوں نے رافع بن خدیج سے بطور ارسال کے بیان کیا جو عن مجاہد قال قال رافع بن خدیج تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: **لَا تَكُنَّا كَأَهْلِ قَوْمٍ قَالُوا لَا نَحْبُذُكَ إِلَّا بِمَا نَحْبُذُكَ** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر سے جو فائدہ مند تھا ہماری لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہمارے سر اور انہوں پر ہے منع کیا ہمسکو کہ قبول کرین ہم زمین اس کی تمہاری باجوہ تھائی پیداوار پر (یعنی بٹائی پر) **عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ مَرَّ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَرْضٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ عَرَفَ أَنَّهُ مُحْتَاجٌ فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ الْأَرْضُ قَالَ لِحُلُمٍ أَعْطَانِيهَا يَا أَخْبَرُ فَقَالَ لَوْ مَتَّحَهَا أَحَاؤُهَا لَانْصَارَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْكُمْ عَنْ أَمْرِ كَانَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةً رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعَكُمْ** ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہو گزری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کی زمین پر سے اور وہ آدمی انصاری تھا آپ کو معلوم ہوا کہ یہ شخص محتاج ہے اپنے فرمایا کسی ہے یہ زمین عرض کیا ایک لڑکے کے ہے اس نے مجھے اجرت پر دی جو یہ سنکر اپنے فرمایا اگر یہاں مسلمان کو یوں ہی دیدیتا تو چاہتا یہ حکم سنکر رافع آئے انصار کے پاس اور کہا ان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ تم کو ایک امر کی تھا وہ امر تمہارے نفع کا اور اطاعت اور فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت فائدہ مند ہے تمہاری سی عن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ** ترجمہ اوپر بیان ہو چکا عن رافع بن خدیج قال خرج الينا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففہمنا عن امیرک ان لکنا ارضا فقال من کان له ارض فلیذر عھا او یفصحھا او یدھا ترجمہ اوپر کے بیان سے ظاہر ہے عن رافع بن خدیج قال خرج الينا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففہمنا عن امیرک ان لکنا ارضا قال امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حَتَّىٰ لَمَّا قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اَرْضٌ فَلْيُذَرَّ عَهَا اَوْ لِيَمْسُحَهَا** ترجمہ اس کا بھی اوپر گزرا ہو عن عمر بن دینار قال کان طائفتان منکم اذھبتا الی ابنی رافع بالثھب والفضة ولا یریدان بالتھب والفضة فقال لھ فھما اذھبتا الی ابنی رافع

بن خدیج کانتم منہ سدیدۃ فقال ایہی واللہ لو اعلم انک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لکنی عنہ ما اکتلتہ واکبرن حدیثی من ہو کلمۃ ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال لعلکم انما قال لان یمنع احدکم اعطاء ارضہ حدیثی لا یمین ان یأخذ علیہا خراجا
 منہ لکن ترجمہ عربی وینار سے روایت ہر طاؤس براجا نتر تہ سبات کو کہ دیوین بنی زمین گرایہ پرستے
 یا چاندی کے بدلے لیکن تنجائی یا چوتہائی ناجہ کی بٹائی پر دینے کو مضایق نہیں سمجھتے تھے مجاہدین
 کہا طاؤس کو چل رافع بن خدیج کے بیٹے پاس اور سن اس سے حدیث طاؤس نے کہا قسم اللہ کی اگر میں جانتا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے سبات سے تو نہ کرتا میں اس کا نام کو اور سنی ہے حدیث
 عبد اللہ بن عباس سے اور وہ بڑی عالم تھے وہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون
 فرمایا نہایون ہی بے اجرت دیدار کو تم زمین اپنی اپنے مسلمان بہائی کو زرعیت کرنے کے لیے کوئی نیکو
 بات تمہارے عقید میں اچھی ہے اجرت معین کر گریہ نرسی فت یعنی جس کو اللہ تعالیٰ نے مقدور دیا ہے
 وہ اپنے بہائی مسلمان کے ساتھ احسان کرتی تو چھاپے سبات کو سنی پیغمبر کہ اجرت پر دنیا حرام ہر تو اب
 مطلب ہر ہر اسخہ نیچر بخش کر ادا لی ہے اور اجرت پر دنیا جائز ہے طاؤس یہاں سٹے اجرت پر پیغمبر بٹائی پر
 دینے کو جائز کہتے تھے اور عبد اللہ عباس کے قول سند پڑتے تھے اور جبکہ نزدیک ہی ثابت ہر اور زمین
 گرایہ پر دنیا بھی جائز کہتے ہیں وہ یون جواب دیتے ہیں کہ خبی بہت دار اسلام میں سبب جنگی کے کی گئی تھی
 جب تک رضہ ہو گئی یہ حکم بھی نفع ہو گیا سخن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 من کان لہ ارض فلیردعھا فان یجدن ان یردعھا فلیمنعھا انھا للکم ولا یکریرھا ایاہ
 ترجمہ اوپر کے بیان ہر ظاہر ہے سخن عطاء عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من کان لہ ارض فلیردعھا اولیس منہا احکام ولا یکریرھا ترجمہ عطاء جابر رضہ روایت
 کرتی ہیں جابر کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے پاس زمین ہو وہ آپ زرعیت کرے اور اس
 میں اپنے بھائی کو دینے اور گرایہ پر دینے کی کوئی سخن عطاء عن جابر قال کان للناس فضیول
 ارضین یکررونها بالتضییع والثلث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
 کان لہ ارض فلیردعھا اولیس منہا ترجمہ عطاء جابر رضہ سے روایت کرتی ہیں کہ تھے لوگوں کے
 پاس زمین فضول یعنی زیادہ حاجت سے اس کو گرایہ دیا کرتے تھے انہی یا تہائی یا چوتہائی کے بٹائی پر
 اپنے فرمایا جس کو اس زمین ہو وہ آپ زرعیت کرے یا کھ لے کر بے زرعیت کے لینے کسی کو گرایہ دینے
 سخن مکرر جابر بن عبد اللہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من کان لہ

أَرْضَ فَلْيَذْزِعْهَا أُولَئِكَ يُبْخِرُهَا وَلَا يُؤْمِرُهَا

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں
خبطہ پیر کا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا جسکو پائیں سے زیادہ حاجت ہو اس میں
میں اسی شخص کو چاہیے تراعت کرنا جسکی وہ زمین پر یا دوسرے سے تراعت کرنا راوی کہتا ہے اتنا لفظ
فرمایا اسکی ساتھ **فَلْيَذْزِعْهَا** کا کلمہ بھی زیادہ کیا **وَلَا يُؤْمِرُهَا** کا ترجمہ یعنی اجرت پر نہ دیا کر **عَنْ**
مطہر عن جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی منع کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اپر پر دینے سے **وَأَنَّكَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرْجُجٍ عَلَى النَّبِيِّ عَنْ**
کی ہے **الْأَرْضُ** ترجمہ تراعت کی نظر کی عبد الملک بن عبد العزیز بن جریر کے لئے منی کی حدیث میں **ف**
یعنی عبد الملک بن عبد العزیز کے بھی یوں ہی روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا زمین کو
اپر پر دینے سے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخُفَايَا وَالْمُحَاكَلَةِ**
وَبَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يُطْعَمَ الْأَعْرَابُ یا ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زمین
کو بیابانی پر دینے سے اور فراموش اور محنت کر نیس اور اون پہلوں کے بیچنے سے جو کہانے کی قابل نہیں ہوتی
مگر غرایہ کے لیے اجازت ہے بیع مزید کی **ف** عرایہ کے معنی کھجوروں کے درخت جو عاریت کے طور پر دیے
جاوین کسی مسکین کو تاکہ وہ اسکا میوہ اپنے تصرف میں لاوے اور مخارہ بھی کہ زمین ایک کی اور تخم دوسرے
کا جب کہیتی کہے تو زمین الا اوس سے کچھ حصے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى**
عَنِ الْخُفَاكَةِ وَالْمُحَاكَلَةِ وَالْمُخَايَا **وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محاکلہ کرنے سے اور مزید کہ نیسے اور مخارہ کر نیسے اور ثنیا کر نیسے **ف**
ثنیا کے معنی کچھ کھیتی چیزیں سے بلا تعین کچھ نکالنے کی شرط کرنا جیسو کہے میں تیرے ہاتھ یہ **عَنْ**
بیعتا ہوں مگر کچھ اس میں سے نکال لوں گا تو جابر نہیں جب تک تین نہ کرے کیونکہ بغیر تین کے جھگڑا
ہوگا **وَقَدْ رَوَى النَّبِيُّ عَنْ الْمُحَاكَلَةِ بِرِثَانٍ نَعِيْدُهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ** ترجمہ
اور یزید بن نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے بیع محاکلہ کے منع ہونے کے روایت ہے **ف** یعنی جیسا عطاء
جابر سے روایت کی ہے دیا ہے یزید بن نعیم نے ہی جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے لیکن عطاء
کی روایت میں اتنا قصور ہے کہ عطاء نے جابر بن عبد اللہ سے حدیث میں **كَانَ لَكَ أَرْضٌ فَلْيَذْزِعْهَا** کے
نہیں سنی اور دلیل نہ سمجھنے کے یہ ہے جو ہام بن عقی نے روایت کی ہے **عَنْ هَكَايَةَ بْنِ يَحْيَى قَالَ سَأَلَ**
عَوْنًا سَلَمَةَ بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ
لَهُ أَرْضٌ فَلْيَذْزِعْهَا أُولَئِكَ يُبْخِرُهَا وَلَا يُؤْمِرُهَا ترجمہ ہام بن عقی سے روایت ہے

تھے مناسب نہیں اور امت کو اسوائے حقین آدمیوں کے اول مالک کو دوسرے اوس آدمی کو جسکو زراعت
 کرنے کو دی گئی ہو وہ زمین مفت میں حسان اور ثواب کی نظر سے اور تیسرے اوس شخص کو جس نے
 لیا میدان اجاری پر دے کے بدلے ف زہری نے کلام اول کو سعید بن سب سے روایت کیا اور اس
 کیا اور اسے ایسا کو اور حادث کہتے ہیں میں سنا قاسم سے اور انہوں نے مالک سے اور مالک نے ابن
 شہاب سے اور ابن شہاب نے سعید سے سعید بن سب کہتے ہیں منہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی سمر مجاہد سے اور بیع مزانہ سے اور روایت کیا اسکو محمد بن عبد الرحمن ابن سب سے سعید بن سب
 سے اور سعید بن سب سے کہا سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے یہ روایت چون کہ یہ عبارت حدیث کی
 نہ تھی بلکہ حدیث کی تحقیق تھی اس واسطے اصل عبارت کو نہیں کہا فقط ترجمہ لکھ دیا حاصل اس ترجمہ کا یہ
 ہے کہ زہری نے اس روایت کو مرسل کہا ہے اور محمد بن عبد الرحمن نے صحابی کا نام بتا دیا ہے تو
 اب مرسل زہری یہ روایت چنانچہ آگے آتی ہے **عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي السَّيِّبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ**
قَالَ كَانَ أَهْلُ الْبَارِئِ يَكْرَهُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَزَارِعَهُمْ
بِمَا يَكُونُ عَلَى السَّارِقِ مِنَ الزَّرْعِ خِجَاؤًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَصَفَوْا فِي
بَعْضِ ذَلِكَ مَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَكْرَهُوا بِلَاكٍ وَقَالَ أَكْرَهُوا
بِالدَّهْبِ وَالْفِطْرَةِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سَلِيمَانُ عَنْ دَرَّاجٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ مَحْمُودِيَّةِ
 ترجمہ سعید بن سب سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے کہتی کہ نے دالے لوگ کہ یہ پردہ کرتے تھے پھر
 کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس ناچ کے بلے جو میڈون اور نالیوں کے کنارے پر
 اٹھتا پھر آئے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جھگڑا کر لیا تھا انہوں نے اوس میں کے بعض
 مقدمات میں پھر منع کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کہ یہ پردہ کرنے سے نہایت کے اور
 فرمایا کہ یہ کیا کر رہی ہے کہ بلے روایت کیا اس حدیث کو سلیمان نے رافع بن خدیج سے اور
 انہوں نے کسی شخص سے جو تھا اوس کے چچاؤن میں **عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا خَائِلًا**
بِالْأَرْضِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نَهَيَّا بِالثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ
الْمُسْمَى لِحَاءً ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ مَحْمُودِيَّةٍ فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَمْرِ كَانَ كُنَّا نَفْعُوهُ وَكَوَا عَيْتُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ أَفْعُو كُنَّا نَهَيَّا نَا أَنْ نَحْا قُلْ بِالْأَرْضِ
أَنْ نَكْرَهُ بِالثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسْمَى وَكَوَا رَبِّ الْأَرْضِ أَنْ يَرْدَعَهَا أَقَى
 ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے

حدیث بیان کی چھٹے سے میرے چچا لے اور کہا کہ ہم کرایہ پر دیا کرتے تھے زمین کو زمانے میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس پیداوار کے بدلے جو نالیوں پر ہو اور کچھ انار کے بدلے جو زمین نالی کا ہوتا پھر
 منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے رافع بن خدیج سے اون کے شاگردی نقدی
 پر کرایہ کرنا کیسا ہے انہوں نے جواب دیا کچھ مضائقہ نہیں دینا اور دوسرے ہوں سے کرایہ کرنے میں عین
 حَظْلَةُ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالْوَرِيقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِكَ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُوجِرُونَ عَلَى الْأَذْيَانِ وَأَقْبَالَ الْجَدَاوِلِ فَيَسْلِمُ هَذَا وَيُضَلِّكُ هَذَا وَيُسَلِّمُ هَذَا
 وَيُضَلِّكُ هَذَا أَفَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ حُرْمَةٌ إِلَّا هَذَا فَذَلِكَ زَجَجَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَغْلُومٌ
 مَغْلُومٌ فَلَا يَأْسَ بِهِ تَرْجِمَةُ حَظْلَةَ بْنِ قَيْسٍ نَهَسَ رِوَايَتُهُ بِوَجْهِهِ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ
 زَمِينَ كَوَ كَرَايَةٍ بِرَدِّهِ كَالْمَسْلُومِ دُونَ يَاجَنْدِي كَسَاةً يَفْعَلُ قَدْحِي كَسَاةً يَفْعَلُ قَدْحِي كَسَاةً يَفْعَلُ قَدْحِي
 زَمِينَ كَاجَانَسَ يَاجَنْدِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ نَهَسَ قَرَايَا جَانَسَ كَاجَانَسَ يَاجَنْدِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ
 اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں زمین کو اوس پیداوار کے بدلے دیا کرتے جو بانی بہنی کے جگہوں
 پر اور مینڈوں کے سردن پر ہوتی پھر کبھی دھان پیداوار ہوتی اور جگہ ہوتی اور کبھی اور جب گھوڑے
 دھان نہ ہوتی لیکن لوگوں کا یہی حصہ تھا اس لیے اسکی ممانعت ہوتی اور اگر کسی کے بدلے کوئی
 شے میں اور مقرر ہو جبکہ کوئی ضمانت ہو تو قباحت نہیں عَنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَرَايَةِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهَا
 بِمَا تَحْتَجُّجُ الْأَرْضُ مِنْهَا فَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَا بَأْسَ تَرْجِمَةُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَفَعَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ
 منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے رافع بن خدیج کے خواگد نے پوچھا اون
 سے سونے یا چاندی کے ساتھ کرایہ کیا حکم ہے۔ رافع بن خدیج نے کہا کرایہ پر دنیا اون چیزوں کے بدلے جو پیدا
 ہوتی ہیں زمین سے منع ہے اور سونے اور چاندی کے ساتھ دنیا کچھ مضائقہ نہیں عَنِ حَظْلَةَ بْنِ قَيْسٍ
 قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كَرَايَةِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ حَلَالٌ لَا
 بَأْسَ بِهِ ذَلِكُ كَرَايَةُ الْأَرْضِ تَرْجِمَةُ حَظْلَةَ بْنِ قَيْسٍ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَفَعَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ
 سونے یا چاندی کے ساتھ کرایہ کو دنیا زمین جو صاف میدان ہو کیسا ہے اونہوں نے کہا حلال ہے
 سونے یا چاندی کے ساتھ کرایہ کرنا یہ حصہ درحق ہے زمین کا عَنِ حَظْلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
 قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَرَايَةِ الْأَرْضِ وَلَكِنْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ ذَهَبٌ

وَلَا فَضْلَ لَكَ فِيكَانَ الرَّجُلُ يُكْسِرُ مِمَّا كَسَرَهُ مَاعْلَى الرَّبِّعِ وَلَا قَبَالَ وَاشْتِمَا مَعْلُومَةً
وَسَاكَةً تَرْجُمُهُ خُفْلَهُ بِنَاقِيسٍ سَے روایت ہو کہ رافع بن خدیج نے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے زمین کو ریاہ پر دینے سے اور نہ زمین تھا اون دنوں سونا اور چاندی کو گولیاں کے پاس اس نے مانے میں
کرایہ پر دیتا تھا آدمی اپنی زمین کو جس میں کہیتی ہوئی جاتے تھے بھرون اور نالیوں پر جو ناجہ پیدا ہو اس
کے بدلے اور اس کے سوا اور چیز میں بھی نہیں پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک یعنی جیسی اور گزری حکم

سَلَامٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرِي أَرْضَهُ حَتَّى يَلْقَاهَا أَنَّ دَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ
كَانَ يَنْهَى عَنْ كَرِّ الْأَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا دَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ مَاذَا تَحَدِّثُ عَنْ

بِرْسِيِّ لِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَرِّ الْأَرْضِ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عُمَرَ وَكَانَا
شَرَّهَا بَنَاتًا سَيَحْدِثَانِ أَهْلُ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عَنْ كَرِّ الْأَرْضِ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَاقْدَرْتُ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَرْضَ
تُكْرَى مِمَّا كَسَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا فِي ذَلِكَ

شَيْئًا لَكِنْ يَكُنْ يَكُنْ فَتَكُنْ كَرِّ الْأَرْضِ تَرْجُمُهُ الْم بِنَاقِيسٍ سَے روایت ہو کہ عبد اللہ بن
عمر کرایہ پر دیا کرتے تھے اپنی زمین تو پہونچی اور نہ کوئی خبر کہ رافع بن خدیج منع کرنے میں کرایہ پر دینے سے

زمین کو عبد اللہ بن عمر نے رافع بن خدیج کو اور کہا اذیکو اسی افہ بن خدیج کون سے حدیث ہے خبر
کو تم روایت کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کے کرایہ کرنے کے باب میں افہ بن خدیج نے کہا

عبد اللہ بن عمر سے سنایا میں نے اپنے چچاؤں سے اور وہ دو صاحب بدری ہیں وہ بیان کرتے تھے
حدیث کہ والدین کے رد پر کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے عبد اللہ بن

عمر یہ سن کر کہنے لگے میں خوب جانتا ہوں کہ کرایے پر دی جاتی تھی زمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں
وقت میں پھر رسی عبد اللہ بن عمر اس کو فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں

کچھ اور نہ معلوم ہو اذیکو اس خیال سے ترک کیا زمین کو کرایہ پر دنیا ف یعنی عبد اللہ بن عمر زیادہ
ترکوشش کرتے تھے سنت کی پیروی میں اور اطر اوہون نے جتیا لڑ کر کیا اس کام کو عین

الزَّهْرِيُّ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ دَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يَحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ وَكَانَا يَكْرِي عَمَّ شَرَّهَا أَبَدًا مَّا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عَنْ كَرِّ الْأَرْضِ تَرْجُمُهُ زَهْرِي سَے روایت ہو کہ پہونچی ہے

ہم کو رافع بن خدیج سے روایت جسکو بیان کیا اوہون نے اپنے چچاؤں سے اور اوہون نے قول ہے
کہ وہ دو نوچاؤں کے بدری تھے اون دنوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ ریاہ پر

زمین میں سے ہے اور عثمان بن سعید سے ہے اسکو روایت کیا ہے لیکن عیہ کا لفظ انکی روایت میں
 نہیں ہے پھر اس کے آتی ہے روایت میں **عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ**
بْنُ الشَّيْبِ يَقُولُ لَيْسَ بِشَيْءٍ كَرِهَ إِلَّا دَفَنَ بِالْأَعْيِبِ وَالْوَرَقِ بَاشٍ وَكَانَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ
يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ عَنْ فَرْشِكَ تَرَحُّمَ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ سے روایت ہے
 اور ہونے سے نہ شے کہہا نہ ہری نہ کہ سعید بن اسیب کہتے تھے زمین کو سونے پاندی کے ساتھ کرایہ
 کرنے میں کچھ ڈر نہیں اور رافع بن خدیج بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے
 کرایہ پر دینے سے **عَنْ عُبَيْدِ بْنِ كَرِيمٍ عَنْ لُحَارِثِ بْنِ عَيْنِ بْنِ شُهَابٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّ وَجَلَّ كَرَى الْكَامْرَضُ قَالَ ابْنُ شُهَابٍ فَسُئِلَ رَافِعٌ بَعْدَ ذَلِكَ كَيْفَ
كَامْرَضُ كَرَضُونَ قَالَ يَشْكِي بِمِزْنِ الطَّعَامِ مُسْتَعْيٍ وَيَشْكِي طَائِفَةُ كُنَّا مَأْكُتِي
مَادِيَانًا كَرَضُوا قَالُوا لَيْسَ كَرَضٌ إِلَّا تَلَاكُؤُا لِمَنْ يَمُرُّ بِهِ تَرَحُّمَ عَبْدِ اللَّهِ كَرِيمٍ سے روایت ہے رافع بن خدیج کہتے تھے
 منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے سے زمین کو ابن شہاب کہتے ہیں کسی نے پوچھا رافع بن
 خدیج سے بعد اس کے کیسے کرایہ دیا کرتے تھے لوگ زمین کو اور انھوں نے کہا کچھ اناجر میں کے
 ساتھ اور شرط کر لیتے تھے جو کہتے ہر دن پہر یا دس میں یا سین جو آتی ہوں اور میں سے اپنا حصہ
 لین گے ہم ہفت یا نو یا بیس دین دیتے تھے اور یوں شرط کر لیا کرتے تھے کہ جو زمین ہزوں کے
 کنارے پر ہر دس میں سے اتنا حصہ یا گواہات میں کسی قسم طرف ثانی کو سارہ ہوتا ہے اسو سطر اسکو
 منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **عَنْ مُمْنِ بْنِ عَفْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ**
أَخْبَرَ عُبَيْدَ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَضُوا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ عَنْ فَرْشِي الْمُرَارِعِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ
كَانَ ضَاحِكٌ مَنَ كَرَضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّ لَهُ مَا
عَلَى النَّبِيِّ التَّحَارُّقُ الْإِنَّمَا يَنْفَعُ مَثَلُهُ الْإِنَّمَا وَطَائِفَةٍ مِنَ الْتَابِ كَأَدْرِفِي كَمَّ حَى تَرَحُّمَ
 موسے بن عقبہ سے روایت ہے کہ نافع کہتے تھے رافع بن خدیج نے بیان کیا عبد اللہ بن عمر سے اپنے
 بچاؤں کی روایت وہ اے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب لوٹ کر گئے کہہ کر لوگوں سے بیان کیا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کرایہ پر دینے سے کہیں تو عبد اللہ بن عمر نے کہا ہم خوب جانتے
 ہیں کرایہ پر دیتے تھے کہیں والے کہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس شرط پر کہ
 والے کا حصہ اس نعمت میں ہوگا جو ہر دن کے کنارے پر ہو اور اس ہر سے اس میں کوئی پہنچتا ہے

اور تھوڑے گہانس کے بلے کر ایسے دیا کرتے تھے معلوم نہیں اس کے مقدار کہ کتنی گہانس بیکرتی تھے
 ابنِ حنّون عن نافع کان ابنُ عمر یأخذُ کَرِی الْأَمْخَضِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ عَنْ
 کَاسِخٍ بَیْدِی فَنَشَى إِلَى رَافِعٍ وَأَنَامَهُ فَخَدَّاهُ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَنْ كَرِی الْأَمْخَضِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيْمَةَ بْنِ جَوْنٍ نَافِعٍ سَمِعَ رَوَايَتَهُ مِنْ ابْنِ عُمَرَ بَاكَرَ تَمَّ
 تَمَّ كَرَايَةِ زَمِينٍ كَأَنَّهُ بَاتَ سَنَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ كِي نَافِعٍ كَبْتُهُ مِنْ بَكْرِ امِيرَاتِهِ وَرَافِعُ
 بْنُ خَدِیجٍ بَاسٍ أَوْ مِیْنِی مَعَهُ هُوَ مَاوْنُ كِي رَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ نَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ كِي حَدِیثُ ابْنِهِ حَاجَا كِي نَافِعُ
 كِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ كِي زَمِينٍ كَالْوَسْدِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
 كَرَايَةِ لَیْنِ جَوْرٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ كَانِ ابْنُ عُمَرَ كَرِی الْأَمْخَضِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ عَنْ
 عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِی الْأَمْخَضِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ
 تَرَجَمَهُ أَوْ رَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ ابْنُ عُمَرَ كَانِ ابْنُ عُمَرَ كَرِی الْأَمْخَضِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ عَنْ
 أَنَّ رَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ یُحِبُّ فِیْهِمَا نَبِیُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَا هُوَ وَأَنَامَهُ
 فَسَأَلَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَنْهَى عَنْ كَرِی الْأَمْخَضِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ
 ابْنِ عُمَرَ بَعْدَ فَكَانَ إِذَا سَأَلَ عَنْهَا قَالَ رَعِمَ رَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ ابْنُ عُمَرَ كَرِی الْأَمْخَضِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ
 عَنْهَا تَرَجَمَهُ نَافِعُ سَمِعَ رَوَايَتَهُ مِنْ ابْنِ عُمَرَ كَرَايَةِ زَمِينٍ كَأَنَّهُ بَاتَ سَنَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ
 كِي رَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ نَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ كِي حَدِیثُ ابْنِهِ حَاجَا كِي نَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ كِي حَدِیثُ ابْنِهِ حَاجَا
 أَوْ مِیْنِی مَعَهُ هُوَ مَاوْنُ كِي رَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ نَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ كِي حَدِیثُ ابْنِهِ حَاجَا كِي نَافِعُ
 مِنْ كَرَايَةِ زَمِينٍ كَأَنَّهُ بَاتَ سَنَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ كِي حَدِیثُ ابْنِهِ حَاجَا
 بَوَیْهَاتِهِ وَه كَبْتُهُ تَمَّ كَرَايَةِ زَمِينٍ كَأَنَّهُ بَاتَ سَنَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ
 كَرَايَةِ لَیْنِ جَوْرٍ وَرَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ كَانِ ابْنُ عُمَرَ كَرِی الْأَمْخَضِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ عَنْ
 تَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِی الْأَمْخَضِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ عَنْ
 فَسَأَلَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِی الْأَمْخَضِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ
 تَرَجَمَهُ نَافِعُ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَمِعَ رَوَايَتَهُ مِنْ ابْنِ عُمَرَ كَرَايَةِ زَمِينٍ كَأَنَّهُ بَاتَ سَنَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
 بَیَانُ هُوَ أَوْ مِیْنِی مَعَهُ هُوَ مَاوْنُ كِي رَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ نَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ كِي حَدِیثُ ابْنِهِ حَاجَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ كِي حَدِیثُ ابْنِهِ حَاجَا كِي نَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ
 كَانَا هُوَ أَوْ مِیْنِی مَعَهُ هُوَ مَاوْنُ كِي رَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ نَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ كِي حَدِیثُ ابْنِهِ حَاجَا
 كَرَايَةِ زَمِينٍ كَأَنَّهُ بَاتَ سَنَى عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَافِعُ بْنُ خَدِیجٍ كِي حَدِیثُ ابْنِهِ حَاجَا

بن خدیج نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخایر سے سے منم کیا ہے **ف** یہ اختلاف روایت میں عمر و بن دینار کی طرف سے ہے اور مخایرہ بیکہ کہ زمین کو چوتھائی یا تہائی وغیرہ پر دینا اور مخایرت اور مزارعت میں اتنا ہی فرق ہے کہ مخایرت میں تخم حاصل کی طرف سے ہوتا ہے اور مزارعت میں ٹاک کی طرف سے **حق**

حجابه قال قال ابن خديج سمعت عمر بن دينار يقول اشهد لسمعت ابن عمر وهو يسئل عن النبي فيقول ما كنا نرى بذلك ناسا حتى احببنا عابدا الا اول ابن خديج انه سمع النبي

حکمی اللہ علیہ وسلم نے بھی عن النبیؐ ترجمہ حجاج سے روایت ہے ابن عبید کہتے ہیں کہ تمہیں سنائیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے گواہ ہوں البتہ میں نے سنایا ابن عمر سے جب ان کی پوجتھا تھا کوئی مسئلہ مجاہد سے کا وہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک تو مخبرہ کرنے میں کچھ قباحت نہیں لیکن خبر باوی ہم نے اول سال میں رافہ ابن جریج سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے ہیں کہ مخبرہ کرنے سے یعنی ہائی پر دینے سے زمین کو ف اس حدیث میں سجا غلام کے خبر ہے اور معنی اس کے

وہی ہیں جو بخاری کے میں عن عمر بن الخطاب قال سمعت ابن عمر يقول كُنَّا لَا نَسْمَعُ بِالْخَبَرِ بِأَسَاحِقَىٰ كَانَ عَامَ الْأَوَّلِ فَزَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

أَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَائِرَةِ وَالْأَسْبَةِ تَرْجُمَانِ
كَلِمَتُكََا دِيرْكَرْجَا سَبَّ عَنِ عَمْرِؤِ بْنِ قَيْسٍ وَابْنِ مَحْمُودٍ وَجَارِيَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ عمرو بن ابی عامر سے روایت کرتی ہیں منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ سچے سے پہلوئے جبکہ کہ وہ چہی مراد کو نہ پہنچ جاوین اور کہا۔ مے کے قابل بہو جاوین اور منہ کیا بناو
 پروین سے اور کر ایر کرنے سے زمین کا تہائی یا چہتہائی پر **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ رَافِعٍ**

خَدِيجٌ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِيعُ أَوْاجِرُونَ حَمَالِكُمْ فَلْتِ نَمُ بِرَسُولِ
اللَّهِ نُؤَكِّدُكُمْ عَلَى الرُّبُوعِ وَعَلَى الْأَنْسَارِ مِنْ الشَّعْبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَكُونُوا كَالْأَنْبِيَاءِ الْمُرْسَلِينَ وَلَا كَالْأَنْبِيَاءِ الْمُرْسَلِينَ وَلَا كَالْأَنْبِيَاءِ الْمُرْسَلِينَ وَلَا كَالْأَنْبِيَاءِ الْمُرْسَلِينَ

۴ نفعوں اور دعوں کا اور تحریروں کا اور اس کے ساتھ ساتھ ابوجہی کی روایت پر بیان کی جگہ

لیا کرتے ہیں ہم اپنے فرمایا کرتے کہ وہ ایسا کام خود زراعت کیا کرو یا کسی کو عاریت اور انکی دید یا کر دیا کرتے
 تو کہہ لو اپنی زمین کو وہ ایسا ہی بی زراعت کے معنی رافع قال انا ظہیر بن رافع فقال تعارف
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن امیرکات کنا نافعاً فلک وما ذاک قال امر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو حکم سائے کیف تصنعون فی حجاز قلاکے نہ فلک
 نواجرها علی الریغ واکافی ساقی من الشبی والشعبیر قال فلا تفعلوا اذ رعوها اوف
 اذ رعوها اوف امیرکات ہا ترجمہ رافع رضی سے روایت ہوا اے ہمارے یہاں ظہیر بن رافع اور
 کہنے لگے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امر فائدہ مند سے ہنسنے پر چاہا کیا بات
 ہے وہ جسے منع کیا کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اور آپ کا فرمانا حق ہے
 پر چاہا میرے سے کیسی کرتے ہو تم اپنی کہیتوں کے معاملے میں ظہیر بن رافع کہتے ہیں میں نے
 عرض کیا جو تہائی کے حصہ پر دیدیتے ہیں اور کہیں کئی دس کچھ روٹ اور جو دن پر بھی اجرت ہوتا
 کہ معاملہ کیا کرتے ہیں ہم اپنے فرمایا ایسا مت کیا کرو خود زراعت کرو یا دوسری کو کرتے دو یا
 خالی رکھو چھوڑو معنی اسید بن رافع بن خدیج ان السخا رافع قال لیسوا لیسوا قد طعن رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم النواجر عن شکر کے اذکے کا فائدہ و امر طاعة و حنیف
 طعن الحقل ترجمہ اسید بن رافع بن خدیج رضی سے روایت ہو کہ رافع کے بہائی نے کہا اپنی قوم
 سے آج منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شے سے کہتی وہ چیز تمہارے فائدہ کی اور حکم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طاعت اور بہتر ہے سب فائدہ دن سے اور جس سے منع کیا وہ حقل ہر
 وقت حقل کے معنی لغت میں کہیتی کے ہیں اور کہیں محافلہ زراعت کے لیے خاص کہول تے ہیں
 اور نہ ان کا پہلون کے لیے استعمال کرتے ہیں اور یہاں حقل سے مراد کہیت کو چننا گہون کے ساتھ
 یا بائی پر دینے سے مراد ہر معنی عبدالرحمن بن ہریر قال سمعت اسید بن رافع بن خدیج
 بن الاخصاری یذکر انہم منعوا السخا فلک و حی ارضی ان ریم علی بعض ما ختمنا ترجمہ
 عبدالرحمن بن ہریر سے روایت ہے میں نے سنا اسید بن رافع بن خدیج ہمدانی سے وہ بیان کرتی تھے
 کہ اون لوگوں کو ممانعت ہوئی محافلہ سے اور محافلہ اسکو کہتے ہیں کہ زمین یوں کہیتی کرنے کے لیے
 اور اسکی پیداوار میں ہر ایک حصہ ہمدانی میں کے بدلے عن عیسیٰ بن سہیل بن رافع بن
 خدیج قال انی لکنتم فی بحر مجذلی رافع بن خدیج وبلغت رجلاً وھجیت معہ حجازی
 عن ابن سہیل بن رافع بن خدیج

یہ قول بن رافع بن خدیج فقال یا اباہما کذا قد اُسرنا ارسنا فلا ننہما فی ردہم فقال
 یا بنی ادع ذاک فان الله سیجعل لکم رزقا عین کانت رسول الله صلی الله علیہ وسلم
 قد لقی عن سکرى الکرض ترجمہ عیسی بن سہل بن رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ میں تمہارا پرورش
 پاتا تھا اپنے دادا رافع بن خدیج کی گود میں حبیب میں جو ان ہوا اور ان کے ساتھ چھ گیا تو میرا باپ عمر بن
 سہل بن رافع آیا اور کہنے لگا امی باپ رہیں دادا کو ہم نے اپنے فلا فی زمین دو درم کو کر کے پڑی
 ہوا ہونوں نے کہا بیٹا چوڑ دے اس معاملے کو اللہ تعالیٰ دوسرے پر روزی دیگا کیونکہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے زمین کو کر کے پڑنے سے **عن عقیق بن کعب بن الرزید قال قال رزید بن حنی**
ثابت یقصر الله لیرافع بن خدیج انما والله اعلم یا لحدیث منہ انما کان رجلاً یفتنہ فقال
 رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان کان هذا شأنکم فلا تمکن والذاریع فسمعت قولہ فلا
 تمکن والذاریع ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے زید بن ثابت نے کہا اللہ بخیر رافع بن خدیج کو میں ان
 سے زیادہ اس حدیث کو جانتا ہوں اصل قصہ یہ ہے کہ دو شخص لڑے آپس میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا اگر تمہارا یہی حال ہے تو تم کو انہی دو بیکروں میں سے کوئی ایک کو رافع بن خدیج نے انساہ بن بیکرت کر دیا کہ وہ
 کہتے کہ وہ اور بھی نہ خیال کیا کہ منافعت کا سبب کیا تھا تو زید بن ثابت بائیں کو درست جانتر ہے **قال**
ابن عبد بن الجریج کتابہ من راعیہ علی ان النبذہ والذاریع علی صاحب الکرض والذاریع
ما یحیہ الله عز وجل عنہا امام نسائی نے کہا مزاحمت کا معاملہ کہنا اس شرط پر کہ غم اور خوض زمین
 کے مال کا ہے اور جو تھے تو ان کا پیدا و زمین سے جو تھائی حصہ ہے **هذا کتاب**
کتبہ فلان بن فلان بن فلان فی صحیح منہ وحوار امرہ لفلان بن فلان انک دکت الی
جمیع ارضک الی بموضع کذا فی مدینہ کذا من راعیہ وھی الکرض الی تعرف بکذا و
تجمعها حدیثک اربعہ یحیط بها کلها واحداً منک لکرموز یا شریہ لزیق کذا والثانی و
الثالث والثابع دکت الی جمیع ارضک حدیثک لحدودہ وھذا الکتاب یحد وھذا المخطو
بھا و یحتمل حقیقہا و شریہا و انھا رھا و سوا فیہا ارضاً بیضاء فارعم کاشیہ فیہا
من شریہ و کذا راعی سنتہ کما مرقا لھا منہ کل شہر من کذا من سنتہ کذا و اخرھا
السلامہ شریہ کذا من سنتہ کذا علی ان اذرع جمیع ہذا و الکرض الحدود و فی ہذا الکتاب
المؤنوف من جمیع ہذا فیہ السنۃ المؤقتہ فیہا من اولھا الی اخرھا کما اذکت و ہذا
ان اذرع فیہا من جمیع شہر و شہر و سوا منہ و لریہ و قطان و قطان و باقی و حص

سنہ کے تمام ہوتی ہے جو کا اس شرط پر کہ زمین مذکورہ بالا زمین میں جسکو حدود
 اس تمام سال میں جب چاہوں جو زراعت کروں گیتھوں یا جو یا تل یا دھان یا کپاس یا باغات یا باقلا یا
 چنا یا کوبیا یا سوریا کہیرے یا کلمسی یا خرپوزہ یا کاجر یا شلجم یا مولی یا پیاز یا لہسن یا ساگ یا سیل جھول وغیرہ
 کی جو جگہ ہو جاوے یا گرمی میں مگر تیری تخم سے شکاری کا ہو یا غلے کا۔ سب تخم وغیرہ تیرے اوپر ہی رہا
 کام صرف عنت ہے اپنے ہاتھ سے یا جس سے میں چاہوں اپنے دوستوں یا فردروں سی اور بیل اور ہل سیر
 طرف ہی میں زراعت کروں گا اور کاد کروں گا جسطرح سے نشوونما ہو اور درست کروں گا زمین کو اور ہل جو توں کا
 اور گہائیں صاف کروں گا اور جو کہیتی سینچنے کی محتاج ہو اوسکو سینچوں گا اور جو کھا دی کی محتاج ہو اوسکو کھاؤں گا
 اور نہرین اور زالیہین جو ضرور ہیں انکو مھو دوں گا اور جو میوہ چنے کا ہی اوسکو چنوں گا اور جو کاشنے کا ہو
 اوسکو کاشوں گا اور اڑا کر صاف کروں گا مگر ان سب باتوں پر جو خرچ ہو وہ تیرا ہی البتہ کام اور عنت میاں طرف ہے اور
 سیری اگر کوں کہ طرہ تیری نہیں ہے اس شہر طرہ کو جو اسد جل جلالہ ان سب کاموں کے بعد اس میں جسکا کو
 اوپر ہوا شروع سے لیکر اخیر تک دلو اوے اوس میں سے تین چوتھائی زمین اور پانی اور بچ اور خرچی کے بلکہ
 تیری ہی۔ اور ایک چوتھائی میری میری زراعت اور کام اور عنت کی بلکہ جو میں اپنی ہاتھ سے کروں گا اور میرے
 لوگ کرینگے یہ سب زمین جنکی حدیں اس کتاب میں موجود ہیں مع تمام حقوق اور منافع کے تو نے مجھے دی اور
 میں نے اوس سب پر قبضہ کیا فلان فلان مھینوف لان سال سے اب یہ سب میں مع منافع اور حقوق میرے
 قبضہ میں آگئے مگر سیری ملک نہیں ہے اوس میں سے کوئی چیز اور نہ مجھ کو اوس میں سے کسی کا دعویٰ یا بلکہ
 اگر صرف کھیتی کرینگا جسکا بیان اس کتاب میں ہے ایک ہی معین سال تک جسکا ذکر ہوا پھر اوس مدت گزرنے
 کے بعد تیری زمین میں سب کچھ کو۔ اے گی اور تیری قبضہ میں جاوے گی اور مجھ کو اختیار ہو کہ مدت گزرنے کے
 بعد مجھ کو اوس میں سے بیڈل کر دے یا اوس شخص کو جو میری وجہ سے خل رکتا ہو اقرار کیا اس سب مضمون فلان
 اور فلان نے یہاں پر دونو کے دستخط یا مھر چاہیے اور اس کی دو نقیین کھجی جاوین گی را یک توزین کے

مالک پاس رہو گی اور دوسری میں لینے والے پاس ذکر اختلاف الاکفار
 الْمَا تَوَكَّرَ فِي الْمَرْكَةِ بِيَانِ اَوْنِ خَلْفِ عِبَارَتُونِ كَا جَوَزَاعَتِ كَيْ بَابِ مِيْنِ مَقُولِ مِيْنِ
 مَعْنَى ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ كَيْفَ كَيْفَ يَقُولُ الْاَمْرُ مِنْ عَمْدٍ مِثْلُ مَالِ الصَّارِبَةِ مِمَّا صُلِحَ فِي
 مَالِ الصَّارِبَةِ صُلِحَ فِي الْاَمْرِ وَمَا كَيْفَ صُلِحَ فِي مَالِ الصَّارِبَةِ لَمْ يَصْلَحْ فِي الْاَمْرِ قَالَ
 وَمَا كَانَ لِي بِأَنَّ اَنْ يَدْ فَعْلَ اَرْضَكَ كَلَّهَا اِلَى الْاَكْبَارِ عَلَى اَنْ يَمْثَلَ فَيُحَايِبُ نَفْسَهُ وَجَلَدِي
 وَخَوَانِي وَبَعْدِي وَكَانَ يَنْفَعُ شَيْئًا كَيْ يَكُونَ النِّفَقَةُ كَيْ كَلَّهَا مِثْلُ الْاَمْرِ فِي رَحْمَةِ ابْنِ عَوْنٍ

کہ اگر اس نے خیانت نہیں کی تھی تو سید بن الحنفیہ قال لا یاس یا جلدوہ الاخر البیضا بالذکر
 والفضیۃ وقال واذفع رجل الی رجل مالا قاصدا فارد ان یتکب علیہ یدلک بکتابک
 هذا کتابک کتبہ فلان بن فلان طوعا مینه فی صحیحہ مینه وجرارا مینه یفلان
 ابن فلان انک دفعت الی منہ کل شہر کذا من سنتہ کذا عشرۃ الاف درہم فی صحیحہ جیادہ
 ورنہ سبعتہ قاصدا علی تقوی اللہ فی النیر والعلانیۃ واداء الاکمانۃ علی ان اشتریک
 بہا ما شئت منہ اکل ما ارى ان اشتریکہ وان اهرقہا وما شئت منها فیما ارى ان
 اصبر فیہا فیہ من صنوف التجارات واخرج بہا شئت منها حیث شئت وابتیع ما ارى ان
 ابعہ ما اشتریہ بقیہ رايت ام بیسیۃ وبعین رايت ام یعز علی ان اتحل فی جمیع
 ذلک کلہ برأی واکل فی ذلک من رايت وکل لارزق اللہ فی ذلک من فضل قریح
 بعد ان المال الذی دفعتہ الذکور الی اللہ مبلغہ فی هذا ان کتابہ من یونی ویک
 نصفین لک ومنہ النصف حصہ رايس مالک ولی منہ النصف تا ما یعلم فیہ وما کان
 فیہ من وجہیۃ فلی رايس المال فقبضت منک ہذہ العشرۃ الاف درہم النظم الجیاد
 منہ کل شہر کذا فی سنتہ کذا وصارت لک فی یدک قاصدا علی الشرط المستطاع فی
 هذا ان کتاب اقل فلان واذ اراد ان لا یطلق ان یشتریک ویتبع بالنسیۃ
 کتب و قال لہ یونی ان اشتریک وابتیع بالنسیۃ ترجمہ سید بن الحنفیہ کہا خالی زمین کو کر کے
 پر دنیا کچھ برابریں سونے یا چاندی کے بدلے اور جو کوئی شخص کہے کہ کچھ مال مضاربت کے طور پر دی
 ف جسکو قرض ہے کہتے ہیں وہ یہ کہ روپیہ ایک لاکھ اور محنت دوسری کی اور نفع میں دونوں شریک
 ہوں ف پھر چاہیے کہ نوشتہ کر لے اور پھر تو اس طور سے لکھی ہے کہ کتاب ہے جسکو فلان نے قرض
 کا بیٹا ہے لکھا ہے اپنی خوشی سے صحت اور جو انرا کمال میں فلان کے لیے جو فلان کا بیٹا ہے تو نے
 جبکہ دے فلان ہنر فلان منہ کے شروع ہوتی ہی و تنظر اور دم جو کھر سے اور چو کھر ہی ہر دس م ساٹ
 شقال وزن کے بطور مضابیت کے شرط پر کہ میں اب تعالیٰ سہارا ہر نگاہا ہر اور باطن اور دانت اور اگر
 اور اس شرط پر کہ جو مال میں چاہوں گا ان درہم ہوں سے خرید کر دوں گا اور صرف کروں گا یعنی اور درہم ہوں
 سہارا ہوں اور چہرہ کر دوں گا جہاں مناسب دیکھوں گا جس تجارت میں چاہوں گا اور جہاں مناسب ہو گا وہاں لیاؤں گا
 اور جو مال میں خرید کر دوں گا اسکو نقد یا دو مار جیسا مجھ مناسب معلوم ہو گا بیچوں گا اور مال کے قیمت میں نقد بیچوں گا
 دوسرا مال لوں گا ان سب باتوں میں میں اپنے رائے کے مطابق عمل کر دوں گا اور جسکو چاہوں گا اپنی طرف سے دلیل

از روغنا پھر جو تھیلے نفع وی وہ اصل مال کے بعد جو تو نے بچھو دیا ہو اور جس کا ذکر اس کتاب میں ہو چکا آدھون
 آدھ مجھ در پھر میں تقسیم ہوگا تجھ کو آدھا نفع تیرے مال کے بدلے ملے گا اور مجھ کو آدھا نفع میرے محنت کے بدلے ملے گا
 اگر تجارت میں کچھ نقصان ہو تو وہ تیرے مال کا ہوگا اس شرط پر یہ دیکھو ضرور کہ میرے جو کچھ میں نے اپنی قیصر
 میں کی فلاں مہینے کے شروع سے فلاں منہ میں اور یہ مال بطور قراض مضاربت کے ان سبھ طون پر جو
 اس کتاب میں مذکور ہو میں میرے ہاتھ میں آیا اس بات کا اور کیا فلاں در فلاں ہے مگر صاحب مال کا پھر آدھ ہو کہ
 مضارب آدھا اور کار کا سودا کرے تو کتاب میں میں کچھ تو نے بچھو منع کیا ہو اور کا خرید و فروخت سے شریک ہے
عَنْكَانَ بَيْنَ شَرِكَتَيْنِ بیون میں شرکت عثمان ہو تو اس کا غلہ کیکر کھا جاوے فشرکت
 چار قسم ہے ایک شرکت مفاد نہ جب شخص مال شرکت اور تصرف اور دین میں برابر ہوں اور اس شرکت میں ہر
 شخص دوسری کا دلیل اور کفیل ہو یا ہو اور دوسری شرکت عثمان جس میں صرف وکالت ہوتی ہو اور کفالت
 نہیں ہوتی اور اس میں بعض مال میں شرکت ہو اور بعض مال میں ہو یا ایک مال زیادہ ہو اور دوسری کا کم لیکن نفع
 برابر ہو یا مال دونوں کے برابر ہوں اور نفع برابر نہ ہو یا اختلاف جنس ہو یا یک نمہ رو پیہ دیا ہو دوسری نے اشرفیان
 ہر طرح درست ہو تیسری شرکت صنائع اور قلیل کہ دو کاری گر مثلاً دو درزی خواہ ایک درزی اور ایک زرگری اس
 شرط پر شریک ہوں کہ دونوں مشترک کام کیا کریں اور مزدوری جو کچھ ملے اس کو دونوں بانٹ لیا کریں برابر یا جس
 طرح چاہو مقرر کریں چوتھی شرکت وجود اس کی صورت یہ ہو کہ دو شخص بیون مال کے شریک ہوں اس طرح کہ اپنی پسند
 سے مال لاویں اور بیچیں اور اصل قیمت مال کے حوالے کے جو کچھ نفع ہو وہ بانٹ لیں **هَذَا مَا اشْرَكَ**
عَلَيْكَ فَلَا تَكُنْ فِي حَقِّهِ عَقُولًا و **يَجُوزُ اَمُودِهِمَا اشْرَكَ لَاشْرَكَكَ** عَنكَ لَاشْرَكَكَ

مُفَاوَضَةً بَيْنَهُمْ فِي ثَلَاثِينَ يَوْمًا دِ ذِهِمْ حَقُّوْهَا جَمِيعًا فَمَنْ دَفَعَهَا الثَّلَاثِينَ يَوْمًا دَفَعَهَا
اَبَدِيًّا وَ مَنْ عَقَلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا اَعْلَا اَنَا عَلَى اَنْ يَّعْلُوَ اَمِنْهُ يَتَقَرَّى اللهُ وَ اَدَارُ الْاَمَانَةَ مِنْ
كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَ يَشْتَرُونَ جَمِيعًا بِذَلِكَ وَ يَمْلِكُ اَوْ مِنْهُ اشْتَرَا اَوْ يَتَقَدَّرُ وَ يَشْتَرُونَ بِالْاَسْمَةِ
عَلَيْهِمَا اَوْ اَنْ يَشْتَرُوا مِنْ اَنْوَاعِ التَّجَارَاتِ وَ اَنْ يَشْتَرِيَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَقَّ حِدَّتِهِ دُونَ
صَاحِبِهِ بِذَلِكَ وَ يَمْلِكُ اَوْ مِنْهُ مَا رَأَى اِشْتَرَى مِنْهُ بِالْاَسْمَةِ وَ يَمْلِكُ اَوْ مِنْهُ اِشْتَرَى عَلَيْهِ بِالْاَسْمَةِ
يَعْلُونَ فِي ذَلِكَ كَلِمَةً فَجَمِيعِينَ يَمْلِكُ اَوْ اَوْ يَمْلِكُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مَنَعَرَا يَهُ دُونَ صَاحِبِهِ مَا
رَأَى جَائِزًا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي ذَلِكَ كَلِمَةً عَلَى نَفْسِهِ وَ كَلِمَةً مِنْ صَاحِبِهِ وَ يَمْلِكُ اَوْ مِنْهُ اِشْتَرَى عَلَيْهِ
وَفِيهَا اَنْفَرُ وَ اَرِيَهُ مِنْ ذَلِكَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ دُونَ الْاُخَرِينَ مَا لَزِمَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي
ذَلِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَكُنْ كَذِبًا فَهَذَا لَزِمَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبِيهِ وَ هُوَ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ جَمِيعًا

و اگر تجارت میں کچھ نقصان ہو تو وہ تیرے مال کا ہوگا اس شرط پر یہ دیکھو ضرور کہ میرے جو کچھ میں نے اپنی قیصر میں کی فلاں مہینے کے شروع سے فلاں منہ میں اور یہ مال بطور قراض مضاربت کے ان سبھ طون پر جو اس کتاب میں مذکور ہو میں میرے ہاتھ میں آیا اس بات کا اور کیا فلاں در فلاں ہے مگر صاحب مال کا پھر آدھ ہو کہ مضارب آدھا اور کار کا سودا کرے تو کتاب میں میں کچھ تو نے بچھو منع کیا ہو اور کا خرید و فروخت سے شریک ہے

اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَكَ كَذِبٌ فَإِذَا دُعِيَ بِكَ شَيْءٌ فَاتَّبِعْهُ وَلَا تَخَافُ إِلَّا تَخَافُ الْكَافِرِينَ
 حَدَّثَنَا اللَّهُ فَإِنْ أَهْلُكُمْ إِلَّا يُقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ فَرَأَى اسد نے
 تم کو درست نہیں خود تون پر ہیر لیا اپنا دیا ہو اگر جب دولوں دریں کہ اسد کے قاصر ہوئیں نہ کہہ سکیں
 بہر جب ایسا ڈر ہو تو عورت پر گناہ نہیں کہ کچھ بکر اپنی کو چھڑا دیو سے **ہذا کتابک کتبہ فلائہ**
بِنتُ فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ فِي صِحَّةٍ مِنْهَا وَجَوَّازُ امْرِئٍ لِفُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ اِنْ كُنْتُ
مِنْ وَجْهِكَ لَكَ وَكُنْتُ دَخَلْتُ بِنِ فَافْتَضَيْتُ اِلَيْكَ شَرَّ اِنِّي اَكْرَهُتُ فَحُبُّكَ وَكُصْبُكَ مُفَارَقَتُكَ
عَنْ غَيْرِ اضْرَارٍ مِّنْكَ بِنِ وَكَ سَعْدَتِي لِحُجَّتِي فَاجِبٌ اِنِّي عَلَيْكَ وَرَاقِي سَأَلْتُكَ عِنْدَ مَا خِفْنَا اَنْ
يَقْبَلَ حُدُودَ اللَّهِ اِنْ تَخَلَّصْتِي فَمَتَّبِعْنِي مِنْكَ بِطَلْفَةٍ بِجَمِيعِ مَا اِنِّي عَلَيْكَ مِنْ صَدَقَةٍ وَرُحُو
كَذَا وَكَ اِدِيَانِ اِحْيَاءِ اَمْتَارِ قِيلَ وَيَكُنْ اَوْ كَذَا اِدِيَانِ اِحْيَاءِ اَمْتَارِ قِيلَ اَعْطَيْتُكَهَا عَلَى ذَلِكَ
سَوِيٍّ مَا فِي صَدَقَةٍ فَعَمَلْتُ اَللّٰهُ سَأَلْتُكَ مِنْهُ فَطَلَفْتِي بِطَلْفَةٍ بَابِ جَمِيعِ مَا كَانَ
بِكُمِّي عَلَيْكَ مِنْ صَدَقَةٍ اَللّٰهُ مَبْلُغُهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ وَبِالدَّيْنَيْنِ السُّمَاءُ فِي سَوِيٍّ ذَلِكَ
فَقِيلْتُ ذَلِكَ مِنْكَ مُسَافِرَتُكَ عِنْدَ غَاظِيَّتِكَ اِنَّا بِنِ وَنَحْنُ وَابَّةٌ عَلَى قَوْلِكَ مِنْ
قَبْلِ نَصَادِرِنَا عَنْ مَطْلُوعِنَا ذَلِكَ وَكَ فَعَمَلْتُ اَللّٰهُ جَمِيعِ خَدِيَةِ الدَّيْنَيْنِ السُّمَاءُ مَبْلُغُهُ فِي
هَذَا الْكِتَابِ اَللّٰهُ خَالَفْتَنِي عَلَيْهَا وَفِي سَوِيٍّ مَا فِي صَدَقَةٍ فَصَرَفْتُ بَابِيَّةً مِّنْكَ
مَا لَكُمْ كَمَا مَرِي بِهَذَا السُّلْعِ الْوُضُوءِ اَمْرُهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ فَلَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيَّ وَلَا مَطْلَبَ
وَلَا مَرْجَعَهُ وَقَدْ قَبَضْتُ مِنْكَ جَمِيعِ مَا يَحِبُّ بِلَيْسَ مَا دَعَمْتُ فِي عِدَّةٍ مِّنْكَ وَجَمِيعِ مَا اَمْتَارُ اَللّٰهُ
مَا يَحِبُّ لِبَطْلَةٍ اَللّٰهُ تَكُنْ فِي مِثْلِ اَحَالِي عَلَى رُوحِهِ اَللّٰهُ يَكُونُ فِي مِثْلِ اَحَالِكِ فَمَنْ يَكُنْ لِكُلِّ وَاحِدٍ
مِّثْلًا قَبْلَ صَاحِبِهِ كَقَوْلِي وَكَ لَا دَعْوَى وَلَا طَلِبَ كُلِّ مَا اَدْعَى وَاحِدًا وَمِثْلًا قَبْلَ صَاحِبِهِ مِنْ حَقِّ مِثْلٍ
دَعْوَى وَمِنْ طَلِبٍ بِرُوحِهِ اَللّٰهُ فَهُوَ فِي جَمِيعِ دَعْوَاهُ مُبْطِلٌ وَصَاحِبُهُ مِنْ ذَلِكَ اَجْمَعُ
بِرُوحِي قَدْ قَبْلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّثْلًا كُلِّ مَا اَقْرَهُ بِي صَاحِبُهُ وَكُلِّ مَا اَتَى اَكْرَهُ مِنْهُ يَمِينًا وَصِدْقًا
هَذَا الْكِتَابُ مِثْلًا قَبْلَ غَاظِيَّتِهِ اِنَّا قَبْلَ نَصَادِرِنَا عَنْ مَطْلُوعِنَا وَافْتَرَاؤِنَا عَنْ خَلْقِنَا
الَّذِي جَرَى بَيْنَنَا فَاَفَرَقْتُ فَلَا اَنْ تَرَجِمَهُ يَدُ كِتَابٍ بِرَجْمٍ كَمَا فَعَلْنَا فِي عَوْرَتِ نِسْوَةٍ جَرَى
 فتن شخص کی اور وہ بیٹا ہو خاندن شخص کا اپنی حالت صحت اور جوار تصرف میں فلان شخص کے لیے جو فلان
 کا بیٹا ہے کیا میں نیزی بی بی امی اور وہ نے مجھ سے صحبت کی تھی اور دخول کیا تھا مجھ سے تیری صحبت بری معلوم
 ہوئی اور میں نے تجھے جدا ہونا پسند کیا تو نے مجھ کو طر حاکم نقصان نہیں پہنچایا نہ میرے حق کو جو مجھ پر تھا

تو نے روکا اور میں تجھ ہی درخواست کی جب ہم کو ڈر ہوا کہ ہم اس سے بچیں نہ رہیں گے کہ جو یہی
 خلع کر لے اور جو ایک طلاق بائن وید سے اس سب بھر کے بدلے میں جو میری تیری ذمہ رہی اور وہ اتنی
 دینار میں کہہ کر اتنے شغال کے اور اتنی دینار کہہ کر اتنے شغال کے اور جو میں نے چھوٹا لیا ہے سو میری بھر کے
 پہ تو نے میری درخواست قبول کی اور مجھ کو ایک طلاق بائن وید سے اس سب بھر کے بدلے جو میری تیرے پر باقی تھا
 اور جسکی تعداد اس کتاب میں لکھی ہے اور اول دن و تینار دن کے بدلے جسکی تعداد اوپر بیان ہوئی سو اب بھر کے پھر
 میں نے یہ قبول کیا تیرے سامنے جب تو میری طرف مخاطب تھا اور میں تیری بات کا جواب دیتی تھی قبل اس بات
 کے کہ ہم اس گفتگو سے فارغ ہوں اور میں نے دیدی کہ تیرے سب دینار جسکی تعداد اوپر مذکور ہوئی ہیں کتاب میں
 خلع کے بدلے تو نے خلع کیا پوری پوری بھر کے سو اب میں تجھ سے بائن رجدا ہو گئی اور اپنی مرضی کی آپ
 مالک ہوئی بعد اس خلع کے جسکا ذکر اوپر ہوا اب تیرا میرے کچھ حجت یا رہنمائی کچھ مطالبہ میری بھی رجوع کا ہوتا ہے
 (یعنی طلاق جی نہیں ہے کہ پھر اگر چاہے تو مجھ کو بی بی بنالے بلکہ بائن ہی) اور میں نے تجھ سے لی یہی سب وہ
 حقوق جو میری مثل عورت کے ہوتی ہیں جب تک میں تیری عدت میں ہوں) یعنی نفقہ عدت وغیرہ اور میری
 دو چیزیں میں نے بھر میں جو مانند میری طلاق علی عورت کے لیے درکار ہوتی ہیں اور دنیا ہوتی ہیں خاندان
 کو مانند تیرے اب کسی کو ہم میں سے دوسری کی طرف کوئی حق یا دعویٰ یا مطالبہ باقی نہیں اگر کوئی ہم میں سے
 دوسری پر کیسے حکام حق یا دعویٰ یا مطالبہ کسی طور کا ہو پیش کرے تو اس کا سب دعویٰ باطل ہو اور میرے دعویٰ کیا
 وہ بالکل بری ہے ہم میں سے ہر ایک نے اپنی ساتھی کا آزار اور اس کا ابراہینی سہی کرنا قبول کیا جسکا ذکر اوپر
 کتاب میں ہوا و بعد و سوال جواب کی وقت قبل اس بات کے کہ ہم اس گفتگو سے فارغ ہوں یا اس مجلس اور کھڑے ہوں
 جہاں یہ افراد ہوئے ہیں غرض و نذر و جوڑو کے طرف سے یعنی ہمارے دونوں کی چیز میں **الکتاب**
 غلام یا نوٹدی کو کتاب کرنا جسکی تفسیر کے اتنی ہر فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الْكِتَابَ مِنَّا
 مَلَائِكَتُكُمْ أَتَيْنَهُم مِّنْ أَمْرٍ مُّشْتَرِكٍ حَيْثُ أَیَعْنُوهُم بِالْمُؤْمِنِينَ کتاب ہونا یا ہوتی ہیں تو
 کتاب کرو اور انکا اگر تم جانو کہ وہ اس آیت ہیں۔ جب کتاب کرے تو یہ افراد نہ کہے **هَذَا كِتَابٌ**
 كِتَابُهُ فَلَانٌ بِنِ فَلَانٍ فِي حَقِّهِ مَعَهُ وَجَوَازُ لِحْرِ لِقَاءِ التَّوْبَةِ إِلَیْهِ یُسْمَى فَلَانًا وَهُوَ یَوْمَئِذٍ
 فَمِنْكُمْ وَیَدْعُهُ إِنَّ كَاتِبَتِكَ عَلَى ثَلَاثَةِ آيَاتٍ دَرَجَتٍ عَلَى صَفْحَةٍ حَيَاةٍ كَذُنْ سَبْعَةٍ مُّجَدَّةٍ عَلَیْكَ سِتٌّ
 سَبْعِينَ مِثْقَالًا أَوْ لَهَا مِثْقَالٌ شَمْرُكَ مِنْ سَبْعَةٍ كَذَلِكَ عَلَیْكَ أَنْ تَقْرَأَ هَذَا الْمَالَ الْمُسَمَّى
 مِثْلَهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ جُزْءًا فَإِنَّ حَرْفَ مِثْقَالٍ مَا لَا تُحَدِّدُ عَلَیْكَ مَا عَلَیْكُمْ فَإِنْ أَخْلَکَ
 شَيْءٌ مِّنْهُ عَنْ عَمَلِهِ بِكَلِمَاتٍ الْحَيَاةِ وَكُنْتَ رَافِعًا لِّكَلِمَاتِهِ لَكَ وَقَدْ قِيلَتْ مِثْقَالُكَ

یا باورچی نے اپنی صحت عقل اور بدن کی حالت میں کہ جو کچھ اس کتاب میں لکھا ہے وہ سب حق جیسا لکھا ہے اور بیان کیا گیا ہے **میں نے** اُڑا کرنا۔ جب غلام یا نویدی کو آزاد کرے تو یوں لکھ دے کہ **هَذَا كِتَابُكَ**

کِتَابُكَ فَلَا تُبْنِ فُلَانٌ كُفُوًا فِي حَقِّهِ مَنَّهُ وَبَعَا ذَاكَ فِي شَهْرِكَ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا

لَعَنَ اللَّهُ الرَّذِيَّةَ الَّتِي تَسْمَى فَلَانٌ هُوَ مَيْمُونٌ فِي مِلْكِهِ وَيَكْفِيهِ إِنْ أَعْتَقْتُكَ تَقَرُّ بِأَلِي

اللَّهِ عَنِّي فَجَلَّ وَابْتِغَاءَ عِزِّ جِبْرِيلَ قَوْلِي بِهِ عَتَقًا بَنًا لَا مَشْتَوِيَّةَ فِيهِ وَلَا مَجْعَدَ لِي عَلَيْكَ فَانْتَ حُرٌّ

لِوَجْهِ اللَّهِ وَالذَّارِ الْآخِرُ لَا لَا سَبِيلَ لِي وَلَا لِحَدِّ عَلَيْكَ إِلَّا إِلَهُكَ فَإِنَّهُ لِي وَلِعَصْبَتِي فَمَنْ يَبْكُ

ترجمہ یہ وہ کتاب ہے جو جس کو لکھا فلان اور فلان نے اپنے خوشی سی حالت اور جو آزاد تصرفت میں فلان مجھ سے اور فلان

سال میں اپنی ردی غلام کے لیے جو کچھ نام بھی ہو اور وہ ۱۰ ہجرت تک اس کے ملک اور تصرفت میں ہو کہ میں نے

تجہ لکھ کر آزاد کیا اس کا قرب حاصل کرنے کی لیے اور اس کا پڑا ثواب چاہنے کی لیے اور اسی قطعی جس میں کوئی

شرط نہیں نہ جو کہ لاحق ہے اب تو آزاد ہو اس کی طرح اور آخرت کی ثواب کی لیے یہ سب تجھ کے ہتھ پر نہیں اور

نہ اور کسی کو ملے و لا کے لیے وہ میری ہی اور میری طرف میں کی ہے میری عبادت تمام ہو سی وہ روایت جو شیخ علی بن قتی

کتاب التَّحَارِيرِ کتاب لڑائی کی **مختصر** اللہ غفر لکھنے کی نیک نیت سے

الْأَمْرُ نَزَلَ إِلَيْكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَشْهَدُوا

أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ يُحِبُّوا مُحَمَّدًا عَبْدًا وَرَسُولَهُ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا

رَسُولُ اللَّهِ وَصَلُّوا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَكَلَّمُوا ذَا بَاحِنًا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ دِمَاؤُهُمْ

وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا تَرْجُمَةُ اَنْس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا

مشرکوں سے لڑنے کا جب تک وہ گواہی نہ دیں کہ سب بات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہوا اس کے اور بیشک حضرت

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوئے ہیں اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی طرح اور ہمارے

قبلہ کی طرف منہ کریں نماز میں اور ہماری قبر کی طرف سے جانور کہا وین جب یہ سب باتیں کرنے لگیں تو مجھے حکم

ہو گیا اُن کے خون اور مال پر کسی حقد کے لیے یعنی حد یا قصاص میں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک کافر کسی

مال کے ایمان قبول نہ کریں نہ وقت تک اُن کی جان اور مال محفوظ نہیں ہے یہ ایک مسلمان اُن کو قتل کر سکتا ہے اُن

کا مال لوٹ کر لے سکتا ہے **عَنْ** اَنْسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ

أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ يُحِبُّوا مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ

إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَكَلَّمُوا ذَا بَاحِنًا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ دِمَاؤُهُمْ

وَعَلْيَهُمْ مَا عَلَيْكُمْ وَتَرْجُمَةُ اَنْس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا

گزارش از یاد دہر کہ اوں کے یہی ہر جو مسلمانوں کی یہی اور اوں پر ہر جو مسلمانوں کو سپہ سالار مینوں
 بَرَسِيَّاهُ اللَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْيِي مَدَامُ الشَّلْمِ وَمَالَهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَاسْتَقْبَلَ قَبْلَتَنَا وَصَلَّى صَلَوَاتَنَا وَكَلَّمَ بَيْتَنَا فَهُوَ
 مُسْلِمٌ إِلَهُ الْمُسْلِمِينَ وَعَيْنُهُ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ ترجمہ میں بن سیاہ نے انس بن مالک سے پوچھا اسی جملہ
 مسلمان کی خون اور مال کو کیا چیز حرام کرتی ہے اور انہوں نے کہا جو شخص گواہی دیوے اس بات کی کہ
 سوا اللہ کے کوئی لائق عبادت کے نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بھیجی ہوئے ہیں اور ہمارے قبلہ کی طہارت
 سننے کر ہی اور ہمارے طریق نماز پڑھنے اور ہمارے جو کیا ہوا جانور کھاوے تو وہ مسلمان ہو اوس کے لیے ہیں وہ
 سب حق جو مسلمان کو ملی ہیں اور اوس پر ہیں وہ سب حق جو مسلمان پر ہیں **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلَ**
نَبِيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا أَرْبَعًا فَقَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَعَارَى
الْعَرَبُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى
يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَبِقِيَمَةِ الصَّلَاةِ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَاللَّهُ لَقَدْ
مَنْعُونِي عَنْهَا قَائِمًا كَأَنِّي لَيُعْطُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَاتِلُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا
 اسد علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو بعضی عرب اسلام سے پھر گئی حضرت عمرؓ نے کہا اسی ابو بکرؓ تم عربوں سے
 کیونکر لڑو گے (حالانکہ وہ لالہ الا اللہ کے قائل ہیں) ابو بکرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دنیا
 مجھے حکم ہوا لوگوں سے بڑھیکہ جنگ و گواہی دین اس بات کی کوئی عبادت کے لائق نہیں سوا اللہ کے
 اور میں اسد کا ہیجا ہوا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور زکوۃ دینا قسم خدا کی اگر وہ ایک بکر کی بجائے دین گے جو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اوں سے لڑتا ہوں حضرت عمرؓ نے کہا جب میں نے ابو بکرؓ کی ماے
 کھلی کھلی دیکھی تو میں نے جانا کچھ حق ہے **فَإِذَا سَمِعْتُمْ سِرَّ بَاطِلٍ سَوِيَا خِيَالِ اَوْنِ جَابِلُونَ كَاجِرٌ كَتَبُوا بَيْنَ نَفْطِ**
 لالہ الا اللہ پر یقین کرنا اسلام کے لیے کافی ہے اگرچہ وہ پیغمبروں کو نہ مانے قرآن کو نہ مانے قیامت کو نہ مانے
 فرشتوں کو نہ مانے جس حدیث میں یہ بات آئی ہے کہ جو شخص لالہ الا اللہ کہے وہ جنت میں جاوے گا اوس سے مراد
 یہی ہے کہ اور عقاید اور اصول اسلام کو مان کر صدق دل سے توحید پر عقیدہ رکھے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ**
نَبِيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ وَكَثَرُ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ
لَا بِي بِكَ كَيْفَ تَعَارَى النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى
يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَنَزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ مَالِهِ وَلَقَدْ بَرَأَ إِلَهًُا يَحْقِرُ وَحَسَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ

اِنَّمَا اَمَرْتُ اَنْ اُفَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ فَقَاذًا قَالُوْهَا عَصَمْتُ مِثْقَى مِثْقَى دِمَائِهِمْ وَاقْتُلْتُمُوهُمْ
 اَلَا يَحْجِبُهَا وَجْهًا بَدُوْهُمْ عَلَى اللَّهِ تَرْجُمُهُ نُبَّانُ بْنُ بَشِيرٍ سَبَّ رُوَايَتِ بِرِ سَمِ رَسُوْلِ اَسَدٍ صَلَّى اَسَدٌ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي سَاكُ
 اُسَیْنِ اِیْکِ شَخْصِ اَیْچُکُو سَی اَب سے کچھ کہا اُس پر فرمایا قتل کرو اوسکو پھر آپ نے فرمایا کیا وہ گواہی دیتا ہو اس
 بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی عبادت کی لائق نہیں وہ شخص بولا ہاں مگر اپنے بچانے کے لیے کہتا ہی درود دل
 میں اوسکو یقین نہیں اپنی فرمایا مست قتل کرو اوسکو کیونکہ مجھ پر حکم ہوا ہے لوگوں سے کہیں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ
 کہیں بہر جب وہ یہ کہیں تو انھوں نے بچا لیا اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ سے مگر کسی جنگی وجہ سے اور حساب

اَوَّلُهَا اَسَدٌ بِرِ سَمِ رَسُوْلِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُفْنُ فِي قُبَّةٍ فِي
 مَدِيْنَةِ الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ فَبِعِزَّةِ اللَّهِ اَنْ اُفَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ مَسْخُوْهُ تَرْجُمُهُ
 اِیْکِ شَخْصِ سَبَّ رُوَايَتِ بِرِ سَمِ رَسُوْلِ اَسَدٍ صَلَّى اَسَدٌ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاس سے اور ہم مدینہ کی مسجد میں ایک قبر کی اندر
 تھے اپنی فرمایا مجھ پر ہی کہ لڑو لوگوں سے یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں اسی طرح جیسی اب پر لڑا سکا
 اُوْسِ يَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُفْنُ فِي قُبَّةٍ وَاسَافُ لِحْدِيْثِ تَرْجُمُهُ
 اُس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم ایک نبی کے اندر تھے ہم بیان کیا اوی
 حدیث کو سَمِ النَّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَوْسًا يَقُوْلُ اَنْبِئْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 وَفَدٍ يَفِيْقُ فَاَنْتَ مَعَهُ فِي قُبَّةٍ فَنَامَ مِنْ مَنَ اَنْ فِي الْقُبَّةِ غِيْبَةٌ وَغِيْرُهُ فَنَجَّاهُ رَجُلًا فَسَاتَرَهُ
 فَكَانَ اَذْهَبَ فَاَقْبَلَهُ قَالَ اَلَيْسَ لِيْ شَهَدٌ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَنْ رَسُوْلَ اللَّهِ قَالَ يَشْهَدُ فَقَالَ

رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفِيْقُ ذَرَّةً ثُمَّ قَالَ اَمَرْتُ اَنْ اُفَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ
 فَقَاذًا قَالُوْهَا مَحْزَمَتٌ دِمَائِهِمْ وَاقْتُلْتُمُوهُمْ اَلَا يَحْجِبُهَا قَالَ خُفْنُ فَاَقْبَلْتُ لِمَعْبَدَةِ الْاَلِيْسَ فِي
 لِحْدِيْثِ الْاَلِيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَنْ رَسُوْلَ اللَّهِ قَالَ اَطْلَعْتُهَا مَعَهَا وَادْرَى تَرْجُمُهُ
 بن سالم سے روایت ہے میں نے اوس سے سنا کہ تھی تھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں کو ساتھ
 پھر میں آپ کے ساتھ تھا ایک قبر میں سب لوگ سو گئے فقط میں اور آپ جاگتے تھے میں ایک شخص آیا اور چکی
 سی کچھ باتیں کہیں آپ سے اپنے فرمایا جا قتل کرو اوسکو پھر اپنی فرمایا کیا وہ گواہی دیتا اس بات کی کہ
 کوئی پر حق معبود نہیں سوا اللہ کے اور میں اوس کا رسول ہوں وہ بولا کیون نہیں گواہی دیتا ہوا اس باب اللہ کے
 اپنی فرمایا چوڑی اوسکو پھر فرمایا مجھ پر حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب انہوں
 نے یہ کہا تو ان کی جانیں اور مال ختم ہو گئے مگر کسی جنگی بدلے ۔ محمد نے کہا میں نے شعبہ سے پوچھا کیا یہ حدیث
 میں نہیں ہے ایشیخہ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ وانا نبی کہا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اور میں نہیں جانتا

سلطنت میں یعنی فلان بادشاہ یا حاکم کی مدد کے لیے چند سال کہا پھر اس کو کیونکہ یغول منافق نہیں ہوگا
 صحیح مسلم بن ابی حنیفہ ان ابی حنیفہ اس سے روایت ہے کہ من کل منعتہا شکر قاتل وامن رجل صلی
 حرمہ اللہ فقال ابن عباس وانی لہ الثوبۃ سمعتہ عن عبد اللہ بن عمر وسمعتہ عن عبد اللہ بن عمر
 منعتہا بالانفال لشعب واداجہ واما فیقول انی دیت سئل حذافیم فکان شکر قال واللہ لقد
 انزلہا اللہ لکرمہا ثم جہرہ سلم بن ابی جہرہ روایت ہے ابن عباس ہی بوجہا گیا کہ جس شخص نے
 مومن کو قصداً قتل کیا پھر توبہ کیا اور ایمان لایا اور نیک عمل کیے اور بدایت پر آیا تو اسکی توبہ قبول ہے یا نہیں
 اور ہونے کے کہا مسلمان کو قتل کرنی والی توبہ کہاں قبول ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
 اب فراتی تھے مقتول قاتل کو پکڑی ہوئے اور گیارہ قیامت کی روز اور اس کی رگوں سے خون بہتا ہوگا وہ
 کہیگا اے اب بوجہ اس سے منہ پھیر کس گناہ میں قتل کیا پھر کہا ابن عباس نے اللہ تعالیٰ نے اس آیت
 کو اتارا اس قاتل کو مٹا مٹا دیا اور اسکو سوزہ نہیں کیا اسباب میں دو آیتیں ہیں۔ ایک پہلی آیت
 سورہ فرقان میں جو کہی ہو واللہ یرعون مع اللہ کہا آخر ولا یقیلون انش اللہ حرم اللہ بالابحی
 نہیں نکلتی کہی لفس کو جسکو حرام کیا اللہ نے مگر خشکی بدلی اور جو ایسا کری گناہ گار ہوگا قیامت میں اسکو
 دوزخ عذاب ہے اور ہمیشہ رہیگا اس میں فیلیل مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اللہ اسکی
 برائیوں کو نیکو کرنے بدلے دے گا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہے۔ یہ ایک دوسری
 آیت سورہ مائدہ میں جو بدنی ہے بعد کو دوسری میں یقتل من یقتل منہا متعہ۔ آخر وہ جہنم خالد فیہا وغصب
 علیہ ولعنه واعدلہ عذاباً عظیماً یعنی جو کوئی مسلمان کو قصداً قتل کرے تو دوزخ کا بدلہ جہنم میں ہمیشہ اس میں رہیگا
 اور اللہ نے اس پر عرصہ کیا اور لعنت کی اور اسکو اپنی بڑا عذاب تیار کیا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان
 کے قاتل کی توبہ قبول نہیں ہے آیت اختلاف کیا ہے علمائے بعضوں نے کہا کہ پہلی آیت مشوخ ہے دوسری
 آیت ہے اور بعضوں نے کہا کہ پہلی آیت اون لوگوں کی شان میں ہے جو جہنم میں کفر کجیالت میں مسلمانوں کو
 قتل کیا پھر ایمان لائے اور مسلمان ہو گئے تو ان کی توبہ قبول ہے اور دلیل اسکی بھی ہے کہ اس آیت میں
 الا من تاب وامن وعمل صالحاً ہے اور دوسری آیت اس شخص کے باب میں ہے جو مسلمان ہو کر مسلمان
 کو قتل کرے اسکی توبہ قبول نہیں اور بعضوں نے کہا کہ دوسری آیت میں ہمیشہ جہنم میں ہے جو کسی بھیہ مراد ہے
 کہ نہ ان میں رہے یعنی بہت دنوں تک اور توبہ مسلمان کو قاتل کی قبول ہے اور بھی قول ہے جوہر علماء کا واللہ
 عن سیدہ بن جابر قال اختلف اهل الکوفۃ فی ہل وہ الا یہ ومن یقتل مؤمناً متعمداً
 فدخلت الی ابن عباس فقال لکذا انزلت فی اخر ما انزل کرمہا ثم جہرہ سلم بن ابی جہرہ

بن جبریر نے کہا کہ وہ لوگ نے اختلاف کیا ہے اس آیت میں میں وقت قبل مرہو نہ تھا بعد اخیر تک کہ یہ منہ
 ہی رہا نہیں تو میں ابن عباس سے کہا اور ان سے پوچھا وہ انہوں نے کہا یہ آیت اخیر میں اور نہ ہی اسکو کسی نے
 نسخہ نہیں کیا **عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ مِنْ مَوْثِقٍ أَنَّ مَعْدَانَ**
تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَفَرَأَيْتَ عَلَيْهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْقُرْآنِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَكَأَنَّهُ
يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هَذِهِ الْآيَةُ مَكِيدَةٌ لَكُمْ مَكِيدَةٌ أَيْ مَدِينَةٌ وَمَنْ
يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مَتَعِدًا عِجْرًا أَوْ سِجْرًا ثُمَّ يَتُوبْ إِلَى اللَّهِ وَرَبِّهِ يَكْفُرْ روایت ہے کہ ابن عباس سے کہا جبر جبر
 کو قتل کر کے قصداً اسکی توبہ قبول ہو یا نہیں انہوں نے کہا نہیں مگر وہ آیت پر ہی جو سورہ فرقان میں
 ہے وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ بِالْحَقِّ خَيْرٌ مِمَّنْ لَا يَفْعَلُونَ
 کی ہے یعنی کہ میں اور تری اور اسکو نسخہ کر دیا ایک آیت فی جود میں ہے رہنمائی میں کہ میں وقت قبل مرہو نہ
 تھا **عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِي أَيْلَى أَنْ أَشْكَالَ ابْنِ**
عَبَّاسٍ عَنْهَا ثَلَاثِينَ الْآيَاتِينَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعِدًا عِجْرًا أَوْ سِجْرًا ثُمَّ يَتُوبْ إِلَى اللَّهِ وَرَبِّهِ يَكْفُرْ
ثَلَاثِينَ الْآيَاتِينَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي
حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ تَرَكْتُ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ تَرْجِمَةَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ روایت ہے کہ جبر جبر
 بن ابی لیلی نے ابن عباس سے پوچھا ان دونوں آیتوں کو میں قاتل مرہو نہ تھا بعد اخیر تک کہ یہ منہ
 تو انہوں نے کہا اسکو کسی آیت نے نسخہ نہیں کیا پھر اس آیت کو وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ
 لَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ بِالْحَقِّ انہوں نے کہا یہ آیت شریکین کے حق میں اور نہ ہی تو اس
 آیت کے خلاف وہ نہ ہوگی کیونکہ وہ مرہو نہ تھا بعد اخیر تک کہ یہ منہ **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَعْدَانَ كَانُوا قَاتِلِينَ**
وَمَنْ يَكْفُرْ فَاكْتَرُوا فَاتَّعَتْهُمُ أَهْلُ الْبَيْتِ حَتَّى أَهْلَكَ اللَّهُ وَرَبِّهِ يَكْفُرْ **وَلَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ**
إِلَهًا آخَرَ إِلَى قَوْلِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ قَالَ يُبَدِّلُ اللَّهُ نَفْسَهُمْ إِيْمَانًا وَكَافَرًا
 احصا کافر و کافر کی یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم **الآیة** ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے
 ایک قوم تھی عرب کی جس پر بہت خون کی تھی اور بہت ناکامی تھی اور خوب حرام کام کی تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پاس گئے اور کہنے لگے ہے محمد تم جو کہتے ہو اور جس طرف جاتے ہو وہ پھانسی ہے مگر یہ کہ ہم نے جو کام کیے ہیں
 انکو کچھ کفارہ ہو رہی (یعنی معاف ہو سکتی ہیں) تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا
 آخَرَ فَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ انہوں نے کہا کہ میں وقت قبل مرہو نہ تھا بعد اخیر تک کہ یہ منہ

کو ایمان ہی اور ان کی دنیا کو پاکی سے اور یہ آیت اتری یا عبادی الدین اسے فرما علیٰ انفسہم اخیر تک یعنی اس
 میری ہندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے یعنی گناہ کیسے میں امت ناہید ہوا سد کی صحت سے
عن ابن عباس ان کاسا من اهل البیت انما ائمتنا محمد افقوا لوالد الذی نقول وندعوا لیسہ
 الحسن بالحقین انما ائمتنا کفارہ فذلک والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر وان لکل
 یا عبادی الذین اسئروا علی انفسہم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ہر کچھ لوگ شکرین میں ہی رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ آپ جو فرماتی ہیں اور حضرت دعوت کرتی ہیں وہ ہمارے
 جیسی اوپر کرنا **عن ابن عباس** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یغنی القتل بالقاتل یم القیامہ
 ناصیۃ وراسۃ فی یدہم کا وہ اچھے کشتب دما یقول یارب فکرتی حتی ید نیر من العرش قال
 فذکر فی الامۃ عتاس بن النوبۃ قتلاہ ہذہ الایۃ ومن یقتل مؤمنا متعیدا قال ما سبحت منذ
 نزلت واکفی لہ النوبۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی
 دن مقتل قاتل کو لا دیگا او کی پیشانی اور اسکا سر اسکی ہاتھ میں ہوگا رہیں مقتول کے اور اس کی گون
 سرخون بہتا ہوگا وہ کہیگا یارب اس نے مجھ کو قتل کیا بہت تک کہ عرش کے پاس سجدہ کیا جسکی اوپر پروردگار رہی
 ہادی نے کہا پھر لوگوں نے ابن عباس سے توبہ کا ذکر کیا وہ انہوں نے یہ آیت پڑھی من یقتل مؤمنا متعیدا اور کہاجا
 یہ آیت اتری اور میں سوئم نہیں ہوئی اور اسکی توبہ کہاں قبول ہے **عن زید بن ثابت** قال نزلت ہذہ الایۃ
 ومن یقتل مؤمنا متعیدا فجاءہ کافرا لایہ کلمہا بعد لایۃ الی نزلت فی الفرقان
 بسبب اشہر ترجمہ زید بن ثابت نے کہا یہ آیت من یقتل مؤمنا متعیدا چھ مہینوں بعد اتری ہے اس آیت
 کے جو سورہ فرقان میں اتری **عن زید بن ثابت** قال لہ ومن یقتل مؤمنا متعیدا فجاءہ کافرا لایہ کلمہا بعد لایۃ الی نزلت
 ہذہ الایۃ بعد الی فی تبارک الفرقان بمائینۃ اشہر الذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ولا
 یقتلون النفس الی حرم اللہ الی بالحق ترجمہ وہی جو اوپر کرنا اگر اس میں چھ مہینوں کے بعد لایہ ہندو میں
عن زید کہ قال نزلت ومن یقتل مؤمنا متعیدا فجاءہ کافرا لایہ کلمہا بعد لایۃ الی نزلت فی الفرقان
 فذلک الایۃ الی فی الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ولا یقتلون النفس الی
 حرم اللہ الی بالحق ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ یہ آیت اتری اور میں مقتول مؤمنا متعیدا فخر وہ جنم خالد
 فیہا تو ہم فرمادے کہ مسلمان کو قاتل کے لیے ہمیشہ جہنم ہے پھر یہ آیت اتری والذین لا یدعون مع اللہ الہا اخر ولا
 یقتلون النفس الی حرم اللہ الی بالحق یعنی سورہ فرقان کی آیت تو ہمارا ذکر ہو کہیگا کہ اس آیت سے قاتل کی توبہ قبول
 ہونا معلوم ہوتا ہے مگر یہ روایت مخالف ہے اگر اگلی دو روایتوں کے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ من یقتل مؤمنا متعیدا

بعد اوردی اسلی بن عباس کی روایت مسلم ہی معارضی اور اسی پر اعتماد ہے **ذکر الکبائر**
 کبیرہ گناہ بیان **ف** جن کا ذکر پروردگار نے اس آیت میں کیا ان تحتہ کبائر ماتہون عنہ کفر عنہم تا نکرم
 وندخلکم مدخل کریم یعنی اگر تم کبیرہ گناہوں ہی بخو گے تو باقی برائیاں ہم معاف کر دیں گے اور تم کو عزت کی جگہ
 لیجائیں گے **عن ابی یوسف** انما نصاری انما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جاء یغیر اللہ
 ولا یشیر لہ بہ شئاً ولا یقیم الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویجتنب الکبائر کان کفراً لم یجدہ فسالہ
 عن الکبائر فقال الاشرک باللہ وقول النفس النسیۃ والیحدلہ یؤکل الخ حنفی ترجمہ ابوایوب
 انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کو پوجتا ہے اور اس کے ساتھ شریک نہیں
 کرتا اور نماز پڑھتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اس کے لیے جنت ہے لوگوں نے پوچھا
 کبیرہ گناہ کیا ہیں آپ نے فرمایا شرک کرنا اللہ کے ساتھ اور قتل کرنا مسلمان یا عورت کو اور بہانہ کا فردن کے
 ساتھ بلے سے **عن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الشریک باللہ وعقوق
 الن والدین وقول الزور ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کبیرہ گناہ یہ ہیں شرک کرنا اللہ سبحانہ کے ساتھ یہ تو بگات ہو شہنشاہ کی ساتھ اور ایسا قصد ہی
 کہ معاف نہیں ہو سکتا دوسری نافرائی کرنا والدین کی رجا نہ کاموں میں اتیسری سلمان کو ناحق قتل کرنا
 چوتھی جھوٹ بولنا **عن عبد اللہ بن عمر** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکبائر الاشرک
 باللہ وعقوق الن والدین وقول النفس والیمنی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہیں شرک کرنا نافرائی کرنا ان باب کی ناحق خون کرنا چوتھی
 قسم کہاں **عن عبد بن عمر** انہ حدیثہ ابوہ وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان
 رجلاً قال یا رسول اللہ ما الکبائر قال هن سنن اعظم من اشرک باللہ وقول النفس الن
 حقیقاً وقول الزور ترجمہ ترمذی میں ہے بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کبائر کیا ہیں آپ نے فرمایا سات گناہ سب سے
 بڑے یہ ہیں شرک کرنا اللہ کے ساتھ اور ناحق خون کرنا اور مقابلے کے دن کا فردن کے سامنے نہ ہو بہانہ حدیث
 مختصر ہے **ذکر اعظم الذنب** بڑا گناہ کونسا ہے **عن عبد اللہ** قال قلت یا رسول
 اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ نداً وهو خلقک قلت ثم ماذا قال ان تقتل ولدک
 خشیۃ ان یطعم معک قلت ثم ماذا قال ان تزانی بحیلۃ لہ بدارک ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
 ہے بنی کہا یا رسول اللہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ تو اس کے ساتھ کسی کو برابر کر سی را اس کے

طرح اور سبکی تعلیم کرے اور سبکی عبادت کرے اور سکودور اور علم والا سمجھے اور سبکو مشکل کے وقت پکارے اور اس سے مدد پڑے
 اور ان کاموں میں جو خاص اس کی اختیار میں ہیں (میں نے کہا) پھر کونسا گناہ آپ کو فرمایا تو اپنی اولاد کو مار ڈالے اس
 دوسرے کو دوسری کہا نے میں میں کیا ہوں گے سبکی کہا پھر کونسا گناہ آپ نے فرمایا تو اپنی پردوسی کے عورت سے بے
 کرے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوِ الذَّنْبُ أَكْثَرُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلْقَكَ**
قُلْتُ ثُمَّ أَيْ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ مِنْ أَهْلِكَ مَنْ يَطْعَمُ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيْ قَالَ فَتُخْرَجَ تَزَانِ
يَحْلِلُكَ جَارِيَتُكَ تَرْجِمُهُ دُحَى جَوَادٍ رُكْرَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ الذَّنْبِ أَكْثَرُ قَالَ الشِّرْكَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً وَأَنْ تَأْتِيَ بِحِلْيَةٍ جَارِكَ وَأَنْ تَجْعَلَ وَلَكَ
خَفَافَةَ الْفَقْرِ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ سَمِعَ اللَّهُ الْهَاءَ الْحَرَّ تَرْجِمُهُ
 عبد اللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا گناہ بڑا ہے آپ کو فرمایا شریک بنی اسے
 کے بڑے کیسے کرنا اور زنا کرنا اپنی پردوسی کی عورت سے اور قتل کرنا اپنی اولاد کو مغسلی کے ڈر سے کہ وہ ساتھ کہا
 کی پھر بڑا عبد اللہ نے اس آیت کو والدین لایہ عون سم عبد اللہ انہما آخرت تک۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت
 غلط ہے اور صحیح پہلی روایت ہے اور زید نے اس میں بجایو اصل کے حاصم کا نام غلط سے لیا ہے **ذِكْرُ**
مَا يَحِلُّ بِيَدِ دَمِ الْمَرْءِ كَنْ يَتَوَنُّ كَيْدُ جُوسِي سَلَامَانَ كَاخُونِ دَرَسَتْ جَابَا بِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ عِندَهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدَانِ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَئِنْ رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا كَلْتُمْ تُفَرِّقَانِ الْقَارِكَ لِلْإِسْلَامِ مُعَارِفُ الْجَمَاعَةِ فِي الشَّرِيبِ
 الزانی والنفس بالنفس ترحمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہو اس کی
 جسکی سو کوئی عبادت کے لائق نہیں مسلمان کا خون کرنا درست نہیں جو گوہی دینا ہو اس بات کی کہ
 سوا اللہ کے کوئی بھوت مبدو نہیں اور میں اور سکا رسول ہوں مگر تین شخصوں کا ایک تو جو مسلمان اسلام کو چھوڑ
 کر مسلمانوں کی جماعت سے جدا ہو جاوے (جسکو ترک کہتی ہیں یعنی اسلام سے پھر جانو الا اب خواہ کوئی اور
 دوسرا دین اختیار کرے جیسی یہودی یا نصرانی یا بت پرست ہو جائی یا سب دینوں کو چھوڑ کر مجذبی بنیں بخاوی
 دوسرے نکل ہو جانے کے بعد زنا کرنے والا اور اسکو پتھروں سے مار ڈالنا چاہیے) میرے
 جان کی ہرے جان (میں نے نصوص میں) اعمش نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ میں نے
 یہ حدیث ابراہیم سے بیان کی تو انہوں نے اسود بن اسود کو عائشہ سے روایا یہی حدیث کیا **عَنْ عُمَرَ بْنِ**
عَلَاءٍ قَالَ فَالْتَّعَاشَةُ مَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا

رَجُلٌ كَذَنَ بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ أَوْ الْفَنَسَ بِالْفَنَسِ تَرْجِمَهُ عَمْرُو بْنُ عَبْسٍ رَوَيْتُ عَنْ هِرْ حَضْرَتِ
 عَائِشَةَ نَعْنِي كَمَا كَيْتَبُكَوْ مَعْلُومٌ نَهَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرِيَّاهُ بَيْنَ جُلَّالٍ سَبَّخُونِ كَيْسِي مُسْلِمًا
 أَوْ مِي كَاكَرُ دَسْ شَخْصٍ كَاوْجُ حَصْنٍ هُوَ كَرْنَاكَرُ سِي مُسْلِمَانٍ هُوَ كَرُجِيْكَرُ كَاوْجُ حَاوْجُ سِي يَاوْ دُوسَرِي كِي حَاوْجٍ لِيُوْ سِي
 سَعْدِي عَمْرُو بْنُ عَبْسٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا عَمْرُو أَمَا أَتَاكَ ذَلِكَ أَتَاكَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ يَرْوِي كَذِبًا
 الْفَنَسُ بِالْفَنَسِ أَوْ رَجُلٌ كَذَنَ بَعْدَ مَا احْتَصَنَ وَسَاءَ الْخَبْرُ تَرْجِمَهُ حَضْرَتِ عَائِشَةُ نِي عَمْرُو سِي كَمَا
 أَمِي عَمْرُو تَوَجَّاهُ سِي كَيْسِي أَوْ مِي كَاوْجٍ كَرْنَا دَرَسْتِ نَهَيْتُ مَكْرَتِيْنَ شَخْصًا مَكَا يَا حَاوْجَانِ كَيْسِي بَدَلِي حَاوْجٍ يَاوْجُ شَخْصٍ نَا
 كَرِي حَصْنٍ هُوَ كَرُورِيَانِ كَمَا حَدِيثُ كُوْ حَمْرُو الْأَمَامَةِ بْنِ سَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ
 قَالَا كَتَامُ عُمَانٍ وَهُوَ مَحْضُوكٌ وَكَتَامٌ إِذَا دَخَلْنَا مَكًا خَلَا لَسَمْعُ كَلَامٍ مِّنَ الْبَلَاءِ ط
 فَدَخَلَ عُمَانُ يَوْمًا تَخْرُجُ فَقَالَ رَتُّهُمْ لِيَقُوْا عَدُوِّيْ بِالْقَتْلِ فَلَمَّا يَكْفِيْكَ كَهُمْ اللَّهُ قَالَ
 فَلَمَّا يَكْفِيْكَ لَوْ تَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ إِلَّا
 بِإِخْدٍ وَكَلْبٍ رَجُلٍ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ أَوْ ذَنِيَ بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بَعِيْنًا نَفْسًا فَوَلَّى اللَّهُ
 مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّتِيْ وَلَا إِسْلَامِيْ وَلَا مُنِيَّتِيْ أَلَيْ بِدِينِيْ بَدَلًا مِّمَّنْ هَدَانِي اللَّهُ وَكَأَنَّكَ
 نَفْسًا أَفَلَا تَقْتُلُوْنِيْ تَرْجِمَهُ أَبُو بَايَسَةَ بْنُ بَصَلٍ أَوْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَبْعَةٍ رَوَيْتُ عَنْ هِرْ حَضْرَتِ حَاتِنِ
 كَيْسِي سَاهِي تَهِيْ جَبِ وَهْ كُفْرِيْ هُوَ سِي رَايَعِيُونِ نَعْنِي أَوْ كُوْ كُفْرِيْ تَهَا) أَوْ سَمِ جَبِ كَيْسِي كَلْبِيْ أَوْ كُفْرِيْ تَوَلَّطِ
 دَاوْنِ كِي بَاتِيْنِ سَنِي رَايَطِ اِيْكَ كَلْبِيْ كَا نَامِ هُوَ مَدِيْنَةُ مَنُورِهِ مِيْنُ ثَانِ مَفْسِدِ جَمْعٍ تَهِيْ) اِيْكَ رَاوْ دَرِ حَضْرَتِ
 عُمَانِ أَوْ كُفْرِيْ كُفْرِيْ بَايَرِ نَكَلِيْ أَوْ كَمَا وَهْ لُوْكَ مَجْرِيْ قَتْلِ كَرْنِيْ كُفْرِيْ مِيْنِ سَمِي نَعْنِي كَمَا دَاوْنِ كَيْسِي كَاوْجِيْ
 رَايَعِيْ أَوْ كُوْ سَاوْ كُفْرِيْ لِيْ) حَضْرَتِ عُمَانِ نِي كَمَا وَهْ مَجْرِيْ كِيُونِ قَتْلِ كَرْتِيْ مِيْنِ مِيْنِ نَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْنَا بِيْ ذَوَاتِيْ تَحُوْ مُسْلِمَانِ دَاوْجُونِ كَرْنَا دَرَسْتِ نَهَيْتُ مَكْرَتِيْنِ سَبَبِيْ اِيْكَ تَوَجَّاهُ سَلَامِ
 لَّا كَرُجِيْكَرُ كَاوْجُ حَاوْجُ سِي يَا حَصَانِ كُوْ بَعْدَ نَاكَرُجِيْ (إِحْصَانِ كُفْرِيْ مِيْنِ نَكَامِ هُوَ كَرُطِيْ كَرْنِيْ) كُوْ يَا كَيْسِي كَيْ
 جَانِ حَاتِنِ لِيُوْ سِي تَوْقَمِ اسْمِيْ مِيْزَانِ نَهَيْتُ كِيْ نَدَ جَاهِلِيَّتِيْ كَرْنَا نَهْ مِيْنِ نَهْ اسْلَامِ لَانِيْ كَيْسِي بَدَاوْ رَايَعِيْ
 نَعْنِي أَرُوْ كِيْ كَيْسِي مِيْنِ كُوْ بَدَاوْنِ جَبِيْ اسْمِيْ نَعْنِي مَجْهِيْ هَدَايَتِيْ كِيْ أَوْ رَايَعِيْ مِيْنِ كَيْسِي كَاوْجِيْ قَتْلِ كَيْسِي كَاوْجِيْ
 وَهْ مَجْرِيْ كِيُونِ قَتْلِ كَرْتِيْ مِيْنِ قَتْلِ مَنْ قَاتَى الْجَمَاعَةَ يَوْ سَلَامُونِ كِيْ جَاعَتِ سَوْجِيْ حَاوْجِيْ كُوْ
 قَتْلِ كَرْنَا عَمْرُو بْنُ عَبْسٍ عَمْرُو بْنُ عَبْسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ
 يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّهُمْ سَيَكُونُونَ بَعْدِيْ هُمَا هُمَا هُمَا رَأَيْتُ قَوْمًا قَاتُوا الْجَمَاعَةَ أَوْ رَايَعِيْ
 كَفَرُوا أَمْرًا مَحْمُودًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَارِيًا مَرَكًا قَاتَلُوْهُ فَإِنَّ يَدَ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَن فَاذَلِكُمُ الْيَاقُوْهُ كَرُحُصٍ تَرْجِمُهُ عَنْ مَّغْبَرَةٍ شَرِيْحٍ سِي رُوَايَتِ هِرْمِيْنِ رَسُوْلِ اَمِيْنٍ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 دیکھا آپ نمبر خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا میری بعد نشی نہیں باتیں ہوں گی دیا مشرور فساد ہوں گے) تو جو کہ تم دیکھو
 اوستی جماعت کو جو ہر دیا رہے مسلمانوں کو گروہ سے الگ ہو گیا یا اوس نے محمد کی امت میں ہیوٹ ڈالنا چاہا
 تو جو کوئی ہوا اسکو قتل کر دے لیکن کہ اسد کا ناہتہ جماعت پر ہی رہتی جو جماعت اتفاق پر ہی وہ اسد کی مخالفت میں ہی
 اور اوسکی بجائے اوسین اور شیطان اسکو ساتھ ہی جو جماعت سے جدا ہوا اسکو ملت مار کر نہ لگاتے ہیوٹ جماعت کو ہر
 اور ایک امت کو اتفاق کو تفریق کے ساتھ برلنا یعنی پھوٹ ڈالنا اس سے بڑھ کر کوئی گناہ اور کوئی بری بات نہیں ہے
 اسی ہیوٹ کی بدولت مسلمان تباہ ہو گئے اور انکی حکومت جاتی رہی کا فردن کے محکوم ہو گئے مگر اب تک عذر نہیں گتے
 اور اپنی حالت کو درست کرنی میں اور اتفاق پھیلانے میں کوشش نہیں کرتی اور کا فر مسلمانوں کی نا اتفاقی دیکھ کر ہنستی
 ہیں اور خوش ہوتے ہیں بلکہ اسلام کے دین کو ذلیل سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں جن دین کا اثر اوس دین والوں پر ایسا پڑا ہے
 کہ اوس دین ات دن لٹی جھگڑتے ہیں و شخص ملکر نہیں ہستی وہ دین کیا ہو گا حالانکہ اسلام ایسا دین تھا جس نے
 بڑی ہیوٹ ہیوٹ قوم کو جو ملکر نہ ہو گئے ہو گئے تھے اور ایک دوسری کا دشمن تھا مگر ایک کر دیا جیسا کہ فرماتا ہے
 وَ اَذْكُرُوا اَنِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَكَفَّ بَيْنَكُمْ وَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ اَعْدَاءً اَلَيْسَ بِذٰلِكَ
 کہ اسد کی احسان کو جب تم اکیہ دوسرے کے دشمن تھے پھر تم بھون کر دل میں امت ڈالی اور ایک دوسری کو بہاری
 ہو گئی اگر کوئی یہ کہے کہ مسلمانوں میں فریق بہتے ہیں جیسے شیعیہ یعنی خارجی و ابوبی عرشی زشی وغیرہ اس وجہ سے
 نا اتفاقی ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ نصاری میں بھی بہت سے فرقی ہیں مگر وہ غیہ قوم کی متابلی کی وقت یکدل تھے ہیں
 اور اپنی دین کے ختم کو کو وہ کتنا ہی مخالفت ہو غیر قوم کی نسبت ہمیشہ پسند کرتی ہیں ایسا ہی مسلمان کو بھی چاہیو
 کہ جو کوئی ہماری پیغمبر کا قاتل ہو اور قرآن کو اسد کا کلام مخرج سمجھتا ہے وہ کتنا ہی مخالفت ہو اسکو مسلمان سمجھیں
 جب کسی غیر قوم سے جھگڑا ہے یا اپنا کوئی عام کام ہو جس میں سب مسلمانوں کا فائدہ ہو جیسی مسجد کا بنانا یا مدرسہ
 تیار کرنا یا اور کوئی قومی کام تو سب ملکر متفقانہ کوشش کریں اگر آپ کریں گے تو اور چند روز تک اور کا دین لگنا نہ سب
 قائم رہے گا ورنہ کا فردن کا نام تک سیٹ دینے کو استعداد تیار میں اور رات دن اس کے لیے کوشش کرتے ہیں یا اسد
 تو مسلمانوں کو سمجھ رہی کہ وہ اپنی عقل سے کام لیں **عَنْ عُرْفَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ**
اَتَمَّ اسْتَكُوْنُ بَعْدِي هَٰذَا فَهَٰذَا وَ ذَرَفَ يَدَيْهِ فَنَحْنُ رَافِقُوْهُ يَوْمَ يَدُكُمُ فَاِذَا رَمَتْهُ فَحُلِّ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ
وَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ جَمِيْعًا فَاقْلُوْهُ کان میرا اس ترجمہ عن مجاہد بن شریح سہی روایت ہر رسول اسد صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد فساد ہوں گے اور اپنی اٹھو کو اور ہا یا تو جس کو تم دیکھو وہ محمد کی امت میں ہیوٹ
 ڈالنا چاہے جب وہ متفق ہوں تو قتل کر دے اسکو چاہی کوئی ہو لوگوں میں سے **سُحْرُ حُرِّحَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ**

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَكُنُ بَعْدَ هَٰؤُلَاءِ هَٰؤُلَاءِ مَنْ أَكْرَأَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرًا مِّنْهُمْ
 جَمِيعًا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ اللَّهِ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ اللَّهِ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ اللَّهِ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ اللَّهِ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ اللَّهِ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُلُوسُ يَفْرَقُ بَيْنَ أُمَّةٍ فَاصْبِرُوا عَنقُفَةً
 ترجمہ سامع بن شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری امت میں بھٹوٹ والی
 کو شکستہ اور کسی گردن مارو گا ویل کہول اللہ عزوجل انما جلا الذین یجاریون اللہ ورسولہ
 وَكَثِيرُونَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا إِنَّ يُفْتَلُوا أَوْ يُصَلُّوا أَوْ يَفْعَلُوا كَيْدِيَهُمْ وَأَمَّا جُلُوسُهُمْ مِنْ خِلَافِ
 اَلَّذِينَ يَفْعَلُونَ مِنْ الْأَرْضِ وَفِي مَنَازِلِ تَرْجَمَةُ سَأَلَتْ كَيْ تَفْسِيرُهَا خِزَابُ الَّذِينَ يَجَارُونَ السَّوْدُ رُوِيَ الْخَيْرُ
 یعنی اون لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کی رسول سے لڑتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ملک میں فساد پھیلادین یہ ہے
 کہ وہ قتل کیے جاویں یا اوکو سولی دیا جاسے یا اون کو ہاتھ اور پاؤں اولٹ کر کاٹے جاویں یعنی داہنا ہاتھ تو پایا
 پاؤں یا دور کیے جاویں ملک سے اور کن لوگوں کی شان میں بھی آیت اتری ہے کہ بیان ہے
 اَللّٰهُ يَفْرَقُ بَيْنَ الْأُمَمِ قَدْ مَوَّاهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَوْصُوا الْمَدِينَةَ وَاسْمِعُوا
 لِحُكْمِهِمْ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَخْضَعُوا مَعَ رَأْسِنَا وَإِلَيْهِ
 فَصَبِرُوا مِنْ الْبَارِئَةِ وَأَبْوَ إِلَيْهَا قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرُّوا مِنْ الْبَارِئَةِ وَأَبْوَ إِلَيْهَا فَفَعَلُوا
 سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فَأَخَذَهُمْ فَأَفْرَقَ بَيْنَهُمْ فَفَعَلُوا كَيْدِيَهُمْ وَأَمَّا جُلُوسُهُمْ
 وَاسْمَاعِيلُ لَهُمْ وَنَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا تَرْجَمَةُ النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ سے روایت ہے کہ جبہ لوگ کل کے
 جو ایک قبیلہ عربین (اللہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہے) انکو مدینہ کی ہوا سے ملنے سے روکی اور پھر
 ہو گئے اور ہونے شہادت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے فرمایا تم ہمارے چر داسے کہ ساتھ جاؤ گے
 انہوں میں رہا ہر کی ہوا کہانے کو اور انکا دودھ اور موت پیر گئے (جو ہمارے ہمار کی دواسے) وہ بولے ان
 پھر وہ گئے اور دودھ اور موت اور انکا پیا اور تندہ ہونے جب اچھے ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 چوہا سی کو قتل کیا اور اوڑن لی ہا گئے) اپنے اوڑن کو چھو لوگوں کو اور وہ ان کو گرفتار کر لے گئے اپنے اوڑن
 ہاتھ اور پاؤں اولٹ کر کٹ لے اور ان کی آنکھوں کو گرم سلائی سے اندھا کیا پھر ان کو دھوپ میں اوڑا دیا تاکہ
 کہ وہ گرمی میں نہ رہے اور ان کو جوڑن کر دیا اور احسان کر دے بڑی کر سے اور پھر دین سے یہ جادوئی حسن
 اَلَّذِينَ يَفْرَقُ بَيْنَ الْأُمَمِ قَدْ مَوَّاهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَوْصُوا الْمَدِينَةَ وَاسْمِعُوا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتُوا بِإِلِ الْبَدَنَةِ فَشَرُّوا مِنْ الْبَارِئَةِ وَأَبْوَ إِلَيْهَا فَفَعَلُوا كَيْدِيَهُمْ وَأَمَّا جُلُوسُهُمْ
 وَاسْمَاعِيلُ لَهُمْ وَنَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا تَرْجَمَةُ النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ سے روایت ہے کہ جبہ لوگ کل کے

کہ میں رسول کا ذکر نہیں عن ابن قال قدیم تابعی من عمر بنہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتہوا
 المدینۃ فقال لکم الشیء صلی اللہ علیہ وسلم لکن خضتم الی ذودنا فہریتہم من البکاء قال وقال
 فنادیوا بالبکاء فاجتہوا الی ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما حشوا کفروا بعد اسلامہم
 وقاتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤمناتہا استأفوا ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وانطلقوا محاربین فاکرسل فی حلہہم فاحذوا فہطع ایدیہم وارجلہم وسماعینہم ترجمہ یہی
 اوپر گرا۔ اس میں نماز یاد ہو کہ گویا تھے ہرے عن ابن قال اسلم یعنی اناس کہ میں عمر بنہ فاجتہوا
 المدینۃ فقال لکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکن خضتم الی ذودنا فہریتہم من البکاء
 قال حنینہ وقال فنادی عن ابن واکتوا ففعلوا فلما حشوا کفروا بعد اسلامہم وقتلوا
 راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤمناتہا استأفوا ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھذا
 محاربین فاکرسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ایدیہم فاحذوا فہطع ایدیہم وارجلہم
 وسماعینہم وترکوا فی الحرقۃ حتی ماتوا ترجمہ وہی جواب پر گرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ چھوڑ دیا جو وہ
 جو ایک زمین پتھری ہے مدینہ کے پاس میں ہاتھ کہ وہ مری عن ابن بن مالک انک اناس اقی
 رجاء کہ منہ کل او عمر بنہ قد موال علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقاتلوا رسول اللہ انا اھل
 حدہ وکرکن اھل ریف فاستوحوا المدینۃ فامر لکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذودہ
 لراح فامر لکم ان یخضوا فیہا فہریتہم من البکاء واکتوا ففعلوا فلما حشوا کفروا بعد اسلامہم
 وقاتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤمناتہا استأفوا ذود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فی انارہم فاتی بہم فہمل عنہم وقطع ایدیہم وارجلہم ثم ترکہم فی الحرقۃ علی کھنہم
 حتی ماتوا ترجمہ وہی جواب پر گرا۔ اس میں پھر کہ کچھ لوگ کل یا عمر بنہ کے اے رسول سے صلوات علیہ وسلم
 اس اور بولے یا رسول اسہم تہن ہاں تھے یعنی جانور کہ تھیں اور انکا دودھ پیتے تھے اور میں والی
 یعنی کہیں والے نہ تھے تو انکو نماز میں بھی ہوا مدینہ کی خبر تک عن ابن ان لکم من عمر بنہ فاجتہوا
 الحرقۃ فاقوا الشیء صلی اللہ علیہ وسلم فاجتہوا المدینۃ فامر لکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم ان یخضوا فی اہل الصدقۃ وان یشرکوا من البکاء واکتوا ففعلوا فلما حشوا کفروا بعد اسلامہم
 عن ابن اسلام واستأفوا اہل ریف فہطع ایدیہم وارجلہم وسماعینہم فی انارہم حتی یقطع
 ایدیہم وارجلہم وھمل عنہم وقاتلوا راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقاتلوا رسول اللہ انا اھل
 الحدیث یعنی یہ سند شاخیں حتی ماتوا ترجمہ وہی جواب پر گرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ اس نے کہا میں نے

میں سے ایک کو دیکھا جو اپنی زمین سرگرداں تھا پیاس کے مارے یہاں تک کہ گئی سخن انس بن مالک قال
 قَدِمَ أَخْرَابَ مِنْ عَرَبِيَّةٍ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَأْذَنُوا فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ حَتَّى اصْغَرَتْ لُوْنُهُمْ
 وَغَضَبَتْ بَصُوْنَهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَتَرَبَّصُوا مِنْ
 الْبُيُوتِ وَأَيُّهَا حَتَّى يَخْرُجُوا فَعَمِلُوا دَعَاتِهَا وَاسْتَأْذَنُوا فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي طَلَبِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَخَطَمَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّاهُمْ قَالَ امِيتُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ
 وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهَذَا الْحَدِيثُ بِكَفَرٍ كَوْنِ نَسَبٍ قَالَ بِكَفَرٍ تَرْجِمُهُ هِيَ جَوَابُ رِكَزَا - اس میں
 یہ ہے کہ عرب کے چند گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پائے اور مسلمان ہو گئے پھر مدینہ کی ہوا ان کو
 ناموافق ہوئی یہاں تک کہ ان کی زبان زرد ہو گئی اور پیٹ ہو گئے اپنے دودھ والی اونٹنی کے پاس ان کو بھیجا
 اخیر تک - عبد الملک نے انس سے یہ حدیث بیان کرتی وقت پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نرا ذکر
 قصور کے بلے میں لے کر ان کے ادھون کی کہانہ کر کے بلے سخن سعید بن بن السائب قال قَدِمَ نَاسٌ
 مِنَ الْعَرَبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلُوهُ عَنْ مَرَضَاتِهَا فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحٍ لَيْتَهُ بَوَامِنَ الْبُيُوتِ فَكَانُوا فِيهَا ثُمَّ عَدَّ قَالِي الرَّبِّي عِلْمَهُ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوا وَاسْتَأْذَنُوا لِلْقَاحِ فَرَحِمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ
 عَطَشٌ مِنْ عَطَشِ الْحَدِيدِ الْبَيْتِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَاجْتَوَوْا فَخَطَمَ
 أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَكَلَّاهُمْ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ أَنْ سَعَاوِيَةَ قَالَ يَعْنِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ
 اسْتَأْذَنُوا إِلَى الْأَرْضِ الرَّبِّي تَرْجِمُهُ سَعِيدُ بْنُ السَّيِّبِ مَرْسَلًا رَوَيْتُ عَنْ كَافَّةٍ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سلم پائے اور مسلمان ہو گئے پھر پیاس کے مارے تو اپنے ان کو بھیجا دودھ والی اونٹنیوں میں سے ایک کو ان کو
 دودھ پینے دے مین یہاں تک کہ ان کی نیت چرواہی پائی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا ان کو
 قتل کیا اور اونٹنیوں کو بانگ لے گئے لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ خیر سن کر فرمایا یا
 پیاسا کہ اس شخص کو جنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں داخل ہے رات بھر پیاسا رہا پھر پئے ان کے
 دھونڈنے کے لیے لوگوں کو بھیجا وہ پکڑے گئے اپنی اون کے ہاتھ دبا تو ان کاٹے اور ان کی ہڈیوں کو درگرم
 سلائی سے) اندہ کیا اس لیے کہ ادھون نے بھی چرواہے کو اس طرح مارا تھا یعنی آدمی دوسروں سے کچھ
 زیادہ بیان کرتی مگر عادیہ سے اس حدیث میں یہ کہا ہے کہ وہ لوگ اونٹنیوں کو مشرکوں کے ملک میں آگے
 لے گئے عَائِشَةُ قَالَتْ أَخْبَرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُمْ فَخَطَمَ أَيْدِيَهُمْ
 وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّاهُمْ تَرْجِمُهُ حضرت عائشہ سے روایت ہے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اونٹنیوں کو تو اپنے اون کو پکڑا اور اون کے ہاتھ اور پاؤں کاٹی اور ان کی آنکھیں اندھ سی کیں **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ**
قَوْمًا اَعَادُوا عَلٰی لِقَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَاقَامَ یَوْمَہُمُ الَّذِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَطَعَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَیْدِیْہُمْ وَاکْبَحَہُمْ وَسَمَلَ اَعْنَیْہُمْ تَرْجِمَہُ وَیَی جَوَابِہُ رَکْزًا عَنْ هِشَامِ
عَنْ لَیْسَانَ قَوْمًا اَعَادُوا عَلٰی اِیْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَطَعَ اَیْدِیْہُمْ وَاکْبَحَہُمْ
وَسَمَلَ اَعْنَیْہُمْ تَرْجِمَہُ شَامِ سے روایت ہے اس نے سنا اپنی باپ عروہ سے کہ ایک قوم نے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کے اونٹ لٹ لپی اُٹھا دی اور ان کے ہاتھ در پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھیں اندھ سی کیں **عَنْ**
عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّہُ قَالَ اَعَادَ قَوْمٌ مِنْ عَرَبٍ عَلٰی لِقَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَاسْتَاوُوْہَا
وَقَتَلُوْا اَعْمَالَہُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِیْ اَنْتَارِہُمْ فَاُخِذُوْا وَقَطَعَ اَیْدِیْہُمْ
وَاکْبَحَہُمْ وَسَمَلَ اَعْنَیْہُمْ تَرْجِمَہُ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے عرب کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ والی اونٹنیوں کو اور ان کو ہاک کے گئے اور آپ کے غلام کو مار ڈالا آپ نے گونگوں
 اون کے پیچھے پیجا رہ پڑی گئی اون کے ہاتھ در پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھیں اندھ سی کیں گئی۔
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَتَرَكْتُ فِیْہِمْ اَیْدِیَ الْکُفَّارِ تَرْجِمَہُ
 بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں روایت کیا اور کہا انھی لوگوں کے قتل میں مجاہد کی آیت اور
 یعنی انا مجاور الدین مجاور بن اسد و رسول آخر تک **عَنْ اَبِی الزُّنَادِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
اَسَاقَطَ الَّذِیْنَ سَقَطُوا لِقَاعَہُ وَسَمَلَ اَعْنَیْہُمْ بِالْاَنْتَارِ عَابَتْہُ اللّٰہُ فِیْ ذٰلِکَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی
اِلَیْہَا اَوَّالِیْنَ الَّذِیْنَ یُحْکِمُ بَوْنُ اللّٰہِ وَرَسُولُہُ اَلَا یَذَّکَّرُہُمْ تَرْجِمَہُ اَبُو الزناد سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہاتھ پاؤں کاٹے اور ان لوگوں کے چہرے آپ کی اونٹنیوں پر پھینک دیے اور ان
 آنکھیں اندھ سی کیں انھار سے تو اسے جل جلالہ نے عتاب کیا آپ پر کہ اتنی سخت تکلیف دینا ضرور نہ تھی اور آیت
 اوامری انا مجاور الدین مجاور بن اسد و رسول آخر تک **عَنْ اَبِی الزُّنَادِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
وَسَمَلَ اَعْنَیْہُمْ اَوَّلَیْہِمْ سَمَلُوْا اَعْنَیْہِمْ اَلْبَعَاءُ تَرْجِمَہُ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ان لوگوں کی آنکھیں اندھ سی کیں اس لیے کہ انہوں نے بھی جہاد میں ان کی آنکھیں اندھ سی کیں تھیں تو
 قصاصاً اپنی سی کیا **عَنْ اَبِی الزُّنَادِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَتَلَ جَارِیَہُ مِنْ اَنْصَارِ حِمْیَرِ**
لَہَا وَانْقَاہَا فَوَلَّیْہِ رَحْمَہُ اَسْہَا بِاَنْتَارِہُ فَاُخِذَ فَاَمْرَہُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
اَنَّ یُسْجَمَ حَتّٰی یَمُوتَ تَرْجِمَہُ انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی نے انصاری کی ایک لڑکی کو قتل کیا زہر
 کے طہر سے اور اس کو کنوڑ میں ڈال دیا اوپر سے اس کا سر کھلا پتھر سے پھر وہ پڑا اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے حکم کیا: دیکھو یہ دون سر مارنیکا پہاٹک کہ جاوے **عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ جَارِيَةً مِنْ الْأَنْصَارِ عَلَى رَأْسِهَا ثَمَّ أَتَاهَا فِي فَلَيْبٍ وَصَنَعَ رَأْسَهَا بِأُخْرَاةٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجِمَ حَتَّى يَمُوتَ تَرْجِمَهُ دَنِي جَوَابِرُ رَأْسِهَا **عَنْ إِبْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَلَّا يَكُونَ لَهُمُ غَنَائِمٌ فَتُحْلِلَ عَلَيْهِمُ خَبَرٌ مِمَّا قَتَلُوا فَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْآيَةَ وَالشَّرَّ يَنْبَغِي أَنْ يُقْتَلَ فِي الْأَرْضِ وَحَارَبَ اللَّهُ لَأَكْبَرَ عَلَيْهِ سَبِيلٌ وَكَانَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مَنْ قَتَلَ وَافَقَهُ فِي الْأَرْضِ وَحَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَتَمَرَّدَ بَعْدَ ذَلِكَ قَتَلَ عَلَيْهِ كَذِبٌ مَنَعَهُ ذَلِكَ أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ الَّذِي أَصَابَ****

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اسد جل جلالہ کے اس قول میں نماجاواالذین یجاریون اسد ورسولہ اخیر تک یہ آیت شریکین کے حتمین اور سر تو جوادوں میں سر تو بہ کرے پکڑی جانیے پہلے تو اسکو نہ مرنے ہوگی اور یہ آیت مسلمان کیوں ہے نہیں یعنی مسلمان اگر قتل کرے یا ضا و پسلا دے ملک میں اسد و اسکو رسول سر لڑے پھر کافروں سر جاکر بچے پکڑے پہلے تو اسپر سے یہ حد ساقط نہ ہوگی راو جب مسلمانوں کے ہاتھ آویگا اسکو نہ مریگی **الْمَثَلَةُ** مثلہ کی ممانعت ر مثلہ تہر میں ناک اور کان یا اور عضا کا ٹھوکر۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُتُّ فِي مَخْطَبِهِ عَلَى الصُّدُقَةِ وَبَيْنَ عَيْنِ الْمَثَلَةِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ سلم خیر میں صدقہ دین کی عبت دلاتے اور مثلہ سے منع کرتے **الصُّدُقِ** سولی سنی کا بیان **عَنْ عَدِيشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثَ مَخْصَلَاتٍ زَانٍ مُحْرَقٌ يُرْجِمُ أَوْ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا مُسْلِمًا أَوْ قَتَلَ أَوْ رَجُلًا يَخْتُلِعُ مِنْ ثَمَنِهِ لَدُنَّ حَارِبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ فَيُقْتَلُ أَوْ يُضَلَبُ أَوْ يُغِيصُ**

الاکم جن ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اسد عنہا سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ سلم نے فرمایا مسلمان کا خون درست نہیں گرتین صورتوں میں ایک تو جو شخص ہو کر دنا کرے وہ سنگسار کیا جاوے دینی پیر و ن سی مارا جاوے دوسری وہ شخص جو کسی شخص کو قصدا مار ڈالی تو وہ قتل کیا جاوے گا (اوسکو قصاص میں) تیسری وہ شخص جو اسلام پر جاوے اور اسد اور اسکو رسول سر لڑی وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا قید کیا جاوے (پہاٹک کہ تو یہ کری) **الْعَبْدُ** یا بقی الی آرض الشریک مسلمان کا غلام شریکون کر ملک میں پہاٹکاوے **عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ابْتِغِيَ الْعَبْدُ لَكَ تَقْبَلُ لَهُ صُلْحًا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلَاهُ** ترجمہ جعیر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ سلم نے فرمایا جب غلام بہاٹک جاوے تو اسکی نماز قبول نہ ہوگی جب تک اپنی لکون کے پاس لوٹ کر نہ آوے **عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ابْتِغِيَ الْعَبْدُ لَكَ تَقْبَلُ لَهُ صُلْحًا وَلَوْ سَأَلَ مَا تَكْفَرُ وَأَبُو عَدَاةٍ ثُمَّ يَخْرُجُ**

منزلہ

23.4

جلالت

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہوتا اس کی طرف سے جو کہ یہاں سے ہی اتر کر آئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 آپ کی بات کیونکر معلوم ہوتی ہے آپ نے اس کا اشارہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی کی نشان
 نہیں کہ وہ جو اس کا کہے یعنی ظاہر میں چپ رہی اور اندر سے اس کی غذا اشارہ کرے **قُوَّةُ الْمُؤْتَدِلِ**
 مرتد تو یہ کہ اسے اور پھر مسلمان ہو جاوے **سُحْرُ** ابن عباس قال کان رجلاً من انصار اسلام فخر از دکان و یجوز
 بالیثرب فخر منکام فاکمل الی خدیجہ سلمیٰ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم لہ من ذریۃ خدیجہ
 الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **هَٰذَا الْوَلَدُ** فَاَمَّا قَدْ تَدَامَ وَاِنَّهُ اَمْرٌ اَنْ تَسْأَلَ هَلْ اَنْتَ مِنْ ذُرِّیۃ
 فَذَلِکَ کَیْفَ یَقْدِرُ اللہ وَهُوَ مَا کَفَرُوا بِعَدْلِ اِیْمَانِیْہُمْ اِلٰی قَوْلِہِ خُفُوًا مَّحْجُوۃً فَارْتَدَّ اِلَیْہِہِ فَاَسْلَمَ تَرْجِمَہُ
 ابن عباس سے روایت ہے انصار میں سے ایک شخص (رجل) نام عمارت بن سوید تھا مسلمان ہو گیا پھر سلام سی پھر گیا اور
 میں جا بلا بعد اس کی شرمندہ ہوا تو اپنی قوم کو کہلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہچان کیا میری توبہ قبول ہے
 اس کی قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہا کہ فلاں شخص آپ سے منہ ہوا ہے اور اس نے ہم کو حکم کیا ہے
 آپ پر چھو کا گیا اس کی توبہ قبول ہے اور سنت یہ آیت اور یہ کَیْفَ یَقْدِرُ اللہ فَاَمَّا قَدْ تَدَامَ اِنْ اِیْمَانِیْہُمْ خُفُوًا
 تکمیل دہری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ چونکہ اسے ہدایت کر گیا اس قوم کو جو کافر ہوئے ایمان لائی کی عبادت و گروہی کی کہ
 اچھا ہے اور پہچان گین اور گویا میں اور اسے نہیں اور بدنامی کا انہوں کو ان لوگوں کا بارہ انتہا اور انہوں کو ان
 کی سب کے ان پر عیشہ میں گئے اور میں بھی ان کا عذاب بکنا نہ ہوگا اور نہ کسی محنت میں کسی طرح ان سے توبہ کی ہے
 بعد از انک ہر کسی تو اسے تعالیٰ بخیر والا مقرر ہوا پھر اس شخص کو کہلا بھیجا وہ مسلمان ہو گیا **سُحْرُ** ابن عباس قال
فِی سُبْحَةِ النَّفْلِ مِنْ کَفَرٍ بِاللّٰہِ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِہِ اِنَّ مَنَکُمْ اِلَیْہِ اَلْوَاکِلَہُ فَطَمَعُ عَذَابِ عَذَابِہِ فَاَسْلَمَ
مِنْ ذٰلِکَ فَهَٰذَا لَیْسَ اِلَّا رِبَاکَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا هَمَّوْا فَاَسْلَمُوا سَاجِدًا وَصَدَقَاتِ رِبَاکَ مَرَّت
بَعْدَ مَا لَعَنُوْا تَرْجِمَہُ وَهُوَ عُبْدُ اللّٰہِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِی سَعْدِ بْنِ اَبِی سَعْدِ بْنِ اَبِی سَعْدِ بْنِ اَبِی سَعْدِ بْنِ
اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَارَزَلَهُ الشَّیْطَانُ فَلَیْسَ بِالْکَافِّرِ قَامِسٍ اِنْ یَقْبَلُ یَقْبَلُ الْفِیْہِ فَاسْتَجَارَہُ
عُمَیْنُ بْنُ عُمَیْنٍ فَاَسْجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تَرْجِمَہُ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پھر ایت میں کہنا سے بعد ایمان نہ خیر تک پہنچی کفر اختیار کیا ایمان کے بعد اس پر غصہ اس کے اور اس کے یہ
 بڑا عذاب ہر نسخہ ہو گئی اور اس میں کچھ لوگ کمال سے گئے جنکو بیان کیا بعد کی آیت میں غم ان تک لایں جو بعد میں
 بعد ما قتلوا الخیر تک یعنی پھر جو لوگ ہجرت کر کے آئے بچ جانے کے بعد اور جہاد کیا اور عید کیا تو یہ از رب بخشی والا
 مقرر ہوا یہ آیت عباد بن عبد بن عبد بن ابی سرح کی حق میں اور یہی جو مہر بن تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 نشی پھر شیطان نے اس کو بھڑکایا وہ کافروں میں لگ گیا جب کہ قہر ہوا تو آپ نے حکم کیا اور اسے قتل کا پھر عثمان نے

اور کئی سپاہ مانگی آپ نے ہادی کے لئے فرمایا کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص ملے اسے
 اسد علیہ وسلم کو برا کہہ اور کسی کو برا کہے عذاب اللہ تعالیٰ کا ہے علیہ وسلم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 کائنات کہ اے ولید و کان کہ منہا البیان و کانت تکریر الوقیعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کتبہ
 فین جرحہا ذلک منہا فاکانت منی فلما کان ذلک لیلۃ ذکر رب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقہ
 فینہ فلم یصدرا ان فئت الی القبول فوضعتہ فی بطنہا فاکانت علیہ قتلہا فاصبحت قبیلاً فذلک
 ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فجمع الناس وقال انشد اللہ رجلاً ان علیہ حق قتل ما قتل الا قاتل
 قاتل ما یحیی بید لذل فقال یا رسول اللہ انا صا حیرا کانت امة ولدی و کانت فی لطیفہ کرفیقة ولی
 منہا اثبات مثل الثانی تین و اکثرہا کانت تکریر الوقیعة فیک و شیمک فانتہا قاتلہ انتہی فاجز
 فلا تخرجہا کانت البیارة ذکر نک فوجت فیک ففتش الی القبول فوضعتہ فی بطنہا فاکانت
 علیہا حق قتلہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے اللہ ہذا انت دمہا ہذا ترجمہ عربی سے
 روایت ہو ایک انداز تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسکی ایک لوثی تھی جسکی پیٹ سے اسکو دو بچے
 تھے وہ اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے اور آپ کو برا بھلا کہتی اندھا اسکو ڈانستادہ نہ مانتی شیعہ کہتا تو باز
 نہ کرتے ایک رات کو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نکالا اور لگی آپ کو برا کہتی اندھا کہتا ہے مجھ سے جیسے میرا
 میں نے نیچہ ریا تھکہ اوٹھایا اور اسکی پیٹ پر رکھ کر زور دیا بہنا تک کہ وہ مری صبح کو جب وہ مری ہوئی تھی تو
 لوگوں نے اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے سب لوگوں کو جھمکایا اور فرمایا میں خدا کی قسم دنیا ہوں
 اسکو جو پیر میرا حق ہو کہ وہ میری طاعت کرے جسکو یہ کام کیا ہو وہ اٹھ کھڑا ہو یہی سن کر وہ اندھا گرنا پڑتا رہا
 ڈر کے لڑی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا کام ہو وہ عورت میری لوثی تھی اور مجھے بہت مہربان اور مری
 رفیق تھے اسکو پیٹ پر میری لڑکی کے پیشانی میں لگی لیکن وہ آپ کو اکثر برا کہاتے گالیوں میں تو میں منع کرتا تو
 نہ مانتے جھگڑتا تو یہی نہ سنتے آخر گذشتہ رات کو اس نے آپ کا ذکر نکالا اور لگی برا کہنے میں نیچہ ریا تھکہ اوٹھایا اور
 اسکی پیٹ پر رکھ کر زور دیا بہنا تک کہ وہ مری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگ گواہ رہو اور لوٹو فشی کا
 خون بدر ہے رہیے اور اسکا بدنہ لیا جائیگا کیونکہ اس نے قصور نہی کیا کیا جس سے اسکا قتل ضرور ہو گیا۔ ایک
 تو خداوند کی طاعت نہ کرنا لوثی ہو کر دوسری پیغمبر کو برا کہنا سبحان اللہ صحابہ کرام میں میں کی جمیعت اور غیرت
 کس پر چڑھتی خدا اور رسول خدا کی کسی محبت نہ تھی اس کے لئے اپنی بی بی بچوں کی کچھ قدر نہ تھی ایمان اسکی کو کتنی
 نذر ایمان جو ہمارا ہے میں نے آپ کی برائی نام خدا اور رسول خدا کا نام لیتی نہیں اگر وہ دشمن لیت کہو تو سیکڑ دن شہید ہوتی
 میں مگر خدا کے دشمنوں کو رسول کے دشمنوں کو دنیا کی فائدہ کو ہی دیتی کہتے ہیں اور کمال کا کرتے ہیں لعنت خدا کی اسی

کہا کہ اگر خدا ہر کی: و اگر کہیں دل کے دو انہیں ہیں یعنی ظاہر اور باطن خوش ہوگا اخیر پھر دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور پوچھا کہ وہ نوائیت کیا ہیں رسول حضرت عائشہ کو اس نے دینی تہنیں جیسا فرمایا و لقا تینا سوا تینا کی بات بنیات ہفت آیات سے مراد انور مجری ہیں تو یہ بھی عصا اور بیضیا اور حوان اور شیریں اور جوین اور نیکریان اور خون اور اور یہ وہ کام کرنا یا جو کام جو پیش برینتون میں عام تھی وہ وہی ہیں جو حدیث میں مذکور ہے کہ میں نے اپنے فرمایا اس کے ساتھ کسی کو مت شریک کرنا اور جو کسی نہ کرنا اور زندہ کرنا اور جس جان کو اس نے حرام کیا پھر اس کو قتل مت کرنا اور جو قصور شخص کو حاکم کے پاس لجاؤ نہ تاقی ہزار دانے کے لیے اور جادو مت کرنا اور سوگت کہاؤ اور پاکہ میں عورت نہ لگاؤ عفت نہ لگاؤ اور لڑائی کے دن مت بھاگو تھو تو حکم ہیں۔ اور ایک حکم خاص تھا ہی یہی ہے ہی یہود وہ یہ کہ ہنتر کی زبان دینی سے درین ہی اس کی حرمت کھو اور اس دن مجاہدین کا شمار نہ کرنا جیسے سنکر ان دنوں یہودوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتنہ اور پانچوں جوئی اور فرمایا بیشک ہم کہ ہم ہی تیرے ہیں کہ تم میرے ہو اپنے فرمایا پھر تم میری بعد رہی کیون نہیں کی تو ان دنوں انی کہا حضرت داؤد پیغمبر نے دعا کی تھی کہ سمیت ان کی اولاد میں سے نبی ہو اگر عود اور تم ازکی اولاد میں سے نہیں ہو یہ ایک بہانہ تھا حضرت داؤد کی خود حضرت کی شہادت دی کہ اگر تم میری پس روگن تو اور یہ وہم کو مار ڈالیں کہ بس اصل بات یہ تھی کہ ذات برادری کا ڈر تھا کہ اس کے وہی اس کے وہی جادوگر کا حکم عود کے

لَا يَخْرُجُ رَوْحُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَقَدَ عَقْدَهُ شَرَّكَتٍ فَهُوَ أَهْلُ شَرِّ مَنْ مَنَ عَقْدَ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا فَوَلَّى إِلَيْهِ تَرْجُمَةً أَوْ بَرَّةً رَدِيتَ هُوَ رِوَايَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيخًا لِمَا كَانَ مِنْ قَبْلِهِ

گرہ ڈالکر اوس میں بیٹھو کی اوس جادو کیا اور جس جادو کیا وہ شریک ہو گیا اور جس کو نہیں کہہ سکا یا بھر وہ اوس ہی سے پھر جادو کیا کہ جس نے خدا اوس کی حفاظت لکر لگا معاذا اللہ تو یوں لڑکا نا اوس پھر وہ کہے کے انبار لگنا ہوا اور بیوقوف کہہا کہ مراد وہ تعویذ اور جو جاہلیت کو زانی میں انجھتی تھی کہ اہل الکتاب اہل کتاب کے جادوگر کا بیان عقیق زین بن آدم قال

سَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِمَّنْ يَهُودِيٍّ فَاسْتَمَنَى لَهُ لَزَالِكَ اَيَاكُمَا فَاَمَّا هُوَ فَيَسْأَلُ اِلَيْكَ لَمْ يَخَالِ اِنَّ وَجْهًا مِّنَ الْيَهُودِ سَعَلَكَ عَقْدًا لَكَ عَقْدًا فِي يَدِهِ كَذَانِ كَذَانِ اِنَّمَا رَسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَنَ لَهَا فَنَجَّيْتُهَا فَاَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّيْطَانَ عَقَالٍ فَمَا ذَكَرَ ذَلِكَ لَزَالِكَ الْيَهُودِ وَكَذَلِكَ فِي وَجْهِهِ فَظَا تَرْجُمَةً أَوْ بَرَّةً رَدِيتَ هُوَ رِوَايَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيخًا لِمَا كَانَ مِنْ قَبْلِهِ

رحمنا نام لیسیدین عاصم تھا آپ کتبہ دنوں تک اوس کی جیسے بیمار رہی پھر تبریل علیہ السلام آپ پاس پہنچے اور کہا کہ اگر یہ یھودی نے آپ جادو کیا ہے فلا نے منوں سے میں کہ میں ڈالکر کہیں ہیں اپنے لوگوں کو لوگوں سچا وہ نہ لکرا لی اور

لا تہی ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ہر جو جیسی سی میں نہ پہنچوں اور کوئی کہو کہ یوسی پھر پھر اس کا ذکر اوس کی ہر تہنیں کیا اور نہ اوس کی آپ کے چہرے پر اس کا اثر کچھ پایا یعنی اپنے ہاتھ پر بھی اس سے ظاہر نہ کیا تا کہ اوس کو خبر نہ ہو وہ وہ سلطان

بجاء در کتاب ما یفصل من یفصل بآله کوئی شخص مال دوستی تو کی را بچاپی عمن قابوس بن حرقوف
 عن ابنه قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ارسل يا بني فیرید ما لی قال ارسله یا الله
 قال ان لم یدکر قال فاستعین علی من صلیک من المسلمین قال فان لم یکن یحول احد من المسلمین
 قال فاستعین علیک یا سلطان قال فان نای السلطان یحق قال فاذل دون مالک حتی تكون مرثیه سلم
 الاخره اوقعت مالک ترجمه ابوس بن خثاق سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے باپ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ایک شخص آیا اور کہو گا کہ کوئی شخص میرا مال چھینے کو تو میں کیا کروں اپنے فرمایا اوسکو ڈالو وہ بولا اگر وہ دوسری چیز فرمایا
 اسن پاس کے سلمانوں سے دلی وہ بولا اگر وہ ان کوئی مسلمان شخص اپنے فرمایا حاکم سی کہ وہ بولا اگر حاکم بھی وہ اپنے فرمایا
 تو بھر لیا بول کر لی اگر مارا گیا تو شہید ہو گا نہیں تو اپنا مال بچا لیا عمن ابنی ہریرۃ قال جاء رجل الى رسول الله
 صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ارايت ان حذرت علي ما قال فانشد يا الله قال فان ابوا علي قال
 فانشد يا الله قال فان ابوا علي قال فانشد يا الله قال فان ابوا علي قال فانشد يا الله قال فان ابوا علي قال
 وان قلت فحق النار ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول
 اللہ کوئی ظلم میرا مال لیتا اسی تو میں کیا کروں اپنے فرمایا اوسکو اس کی قسم دی وہ بولا اگر نہ مانے اپنے فرمایا پھر اس کی قسم دے
 وہ بولا اگر نہ مانے اپنے فرمایا پھر اس کی قسم دے وہ بولا اگر نہ مانے اپنے فرمایا تو پھر اگر تو بارگیا تو بخت میں جاوے گا اور جو وہ
 مارا گیا تو جہنم میں جاوے گا عمن ابنی ہریرۃ ان رجلا جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله
 ارايت ان عدي علي قال فانشد يا الله قال فان ابوا علي قال فانشد يا الله قال فان ابوا علي قال
 فانشد يا الله قال فان ابوا علي قال فانشد يا الله قال فان ابوا علي قال فانشد يا الله قال فان ابوا علي قال
 من قبل دون ماله ترجمہ ابنا مال بچا لیا اگر مارا جاوے شہید سی عمن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله
 صلى الله عليه وسلم يقول من قاتل دون ماله قتل فهو شهيد ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا مال بچا کر لے مارا جاوے تو وہ شہید سی عمن عبد الله بن عمر قال سمعت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قاتل دون ماله قتل فهو شهيد ترجمہ سی جو او پر مارا جاوے
 عبد الله بن عمر بن الخطاب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قاتل دون ماله مظلوما فله
 الجنة ترجمہ عبد اللہ بن عمر بن خطاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا مال بچا کر لے مارا جاوے
 مارا جاوے او کو جنت ہے عمن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قاتل دون
 ماله فهو شهيد ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا مال بچا کر لے مارا جاوے
 جاوے وہ شہید ہے عمن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قاتل دون ماله مظلوما فله الجنة

۱۔ حضرت عید بن حریز عن عبد بن عمرو روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو مال حق کو بی لیا
 جا کر اور وہ کسی اور مارا جاوے تو شہید ہوگا امام راوی نے کہا اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور یہ ایک پہلی روایت ہے
 اور بعض نسخوں میں یہ ہے کہ چالی روایت غلط ہے اور صحیح ہے عن عبد اللہ بن عمر ؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ۲۔ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ عید بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے
 مال بجا نہیں مارا جاوے وہ شہید ہے۔ یہ حدیث مختصر ہے عن سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 ۳۔ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ جو شخص اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے عن زید کا قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ یہی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ۴۔ فی فرمایا جو شخص اپنے مال کو بی مارا جاوے وہ شہید ہے عن ابی جعفر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ۵۔ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ ابی جعفر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کو
 جاوے وہ شہید ہے یہ روایت علی ہے اور شہید کی بھی تعریف ہے کہ جو مال مارا جاوے۔ امام راوی نے کہا یہ روایت ایک
 ہے اور اس کی پہلی کے جسکو مول نے روایت کیا خطا ہے عن قاتل دُونَ اَهْلِهِمْ جو شخص اپنے مال بچوں کو بچائی میں
 مارا جاوے وہ بھی شہید ہے عن سعید بن زید عن عبد اللہ بن عمر ؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ
 ۶۔ شَهِيدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُونَ دِمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُونَ اَهْلِهِمْ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ عید بن عمر
 ۷۔ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے لیے بھروسہ مارا جاوے وہ شہید ہے اسطر جو ابی جعفر
 بچائی کر لی وہ بھی شہید ہے اور جو اس کو مال بچوں کر لی وہ بھی شہید ہے عن قاتل دُونَ دِينِهِ جو شخص اپنے مال بچوں
 بچائی کر لی عن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ
 ۸۔ وَمَنْ قَاتَلَ دُونَ اَهْلِهِمْ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُونَ دِمِهِ فَهُوَ
 ۹۔ شَهِيدٌ ترجمہ عید بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے
 اور جو مال بچوں کر لی وہ شہید ہے اور جو مال بچوں کر لی وہ شہید ہے اور جو مال بچوں کر لی وہ شہید ہے اور جو مال بچوں کر لی وہ
 شہید ہے عن قاتل دُونَ مَطْلَبِهِ جو شخص ظلم دور کرنے کے لیے لڑی عن ابی جعفر قال قلت لرسول
 ۱۰۔ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَطْلَبِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ ترجمہ ابی جعفر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
 ۱۱۔ اپنے مال سے وہ شہید ہے یعنی اس پر ظلم ہوتا ہے اور وہ کسی ظلم کو دفع کرنے کے لیے لڑی ہے اور جو مال بچوں کر لی وہ شہید ہے
 ۱۲۔ دُور مَطْلَبِهِ جو شخص ظلم دور کرنے کے لیے لڑی عن ابی جعفر قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قتل کردن جیسو وادی که بکشتن برین رشتی یک کوبه چوون مرادون لگوون سو خاچی مین جوج حضرت علی اکبر وقت مین ظاهر
 هونی بری ویدادی بتداتی قرآن کی ایک ایک لفظ راکی نماز خوب برتر سرگشاک صاف بستی بر مسلمانون کی جماعت
 سر طبع و بوی مسلمانون کو کافران و کفار و کفری سر لڑنے کو مستعد و بی اختیار علی کال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
 يقول لیخرجنهم فخرهم فی اخر الزمان کلمات الانشطار سمعنا انما کلامهم بقول من خیر قول البریه و کلام
 انما انهم صحابہم غیر هون من الدین کما یر فی السهم من الریثه فاذا اقبلت فمهم کاهلهم فان هکذا
 اخرجهم کهم یوم النبیامه ترجمه میرا لوسن مین علی بن سوادیت برین رسول احمد صلی الله علیه وسلم سنا پ فراتی تهر
 آخر زانی مین کچ لوگ پیدا ہون گی کسن برقیوت ظاہر مین ان کی آئین پیرنگ ریاگوون کی خیر خواہی اور برتری کی
 تین کہنیک اگر ایمان ان کے خلق کیجو نہ اتر گیا وہ دین سو طرح بظاہر دین کے جیسو تیر نشانہ مین سی آرا پا کج جاتا ہو
 جب تم اونکو پھر قتل کر دے اسی کر اوس محل مین غلاب ہو گا قیامت کی روز سخن تیرا کیشاب کال کنت الحق
 ان الحق رجلا من انبیاء الله صلی الله علیه وسلم انما کلام الخراج فلیکنت ابانزله فی یوم عید فی نجر
 من هکذا به فکلت له کل سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ین کی الخراج فقال انعم سمعت رسول
 الله صلی الله علیه وسلم یاذی وریثه یعنی اکی رسول الله صلی الله علیه وسلم مال فقسمه کاف
 من عن ریشتم و من عن شملا و کما یطمن و در کما شیتا فقام رجل من وراثه فقال یا محمد ما
 عدلت فی القسمه رجل اسود مضطرب الشعر علیه کفوف ابیضان فغض رسول الله صلی الله علیه وسلم
 غضبا شديدا و قال الله لا یخردون بعث رجلا هو اعدا منی ثم قال الخیر فی اخر الزمان کما
 کلامهم یفرقون انقرت الخراج و ترجمه میرا لوسن مین انما کلام الخراج فلیکنت ابانزله فی یوم عید فی نجر
 الخلق کما لایرون یخرجون من الخراج مع المسیح الدجال فاذا اقبلت فمهم کاهلهم فان هکذا
 الخراج ترجمه میرا لوسن مین علی بن سوادیت برین رسول احمد صلی الله علیه وسلم سنا پ فراتی تهر
 شی خیرین کا حال چھوون اتفاقا عید کردن مینی ابورزہ کو پایا کئی اوج یارون مین مین بی پوجا تم فی رسول الله
 صلی الله علیه وسلم کو سنا پ خاجیدن کر باب مین او نہ پوچھا ان مین رسول احمد صلی الله علیه وسلم سنا پ و کان سی اوڑ لیا
 اپنی آنکھ سو رسول احمد صلی الله علیه وسلم کو پیا آپ فی تقسیم کر دیا اون کو لگو جو دہنی طرف پیشتر اور جو با مین طرف پیشتر
 اور جو لوگ پیچھے پڑے تھی انکو پچھنے دیا اون مین سو ایک شخص کھڑا اور بلای محمد اتم فی انصاف سے تقسیم نہیں کیا
 وہ ایسا نہ لگا شخص تھا سر نہ ادا و سفید کپڑے پہنی ہوئی پیچھے سنا پ پست سخت فخر ہوئی اور فرمایا قسم خدا کی تم میرے بعد
 مجھے سی بڑہ کر سیکو نہ دیکھو انصاف کر تو ہوئی پھر فرمایا تیرا مے مین کچ لوگ پیدا ہونگی گویا پیچھے شخص ہے او فخریست
 ہر قرآن پیرنگ کر اون کو سہلی کے نیچے نہ اتر گیا اسلام سو طرح بظاہر دین کے جیسو تیر نشانہ مین سی آرا پا کج جاتا ہوئی

من ای شیء ترحمہ صرف سورت بیت بنی نضیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور کا اور صفی کا (صفی اس کے تہی بن بنی نضیر
 کہ تہی بنی نضیر پہلی کوئی چیز نام اپنی ہی چیز ہے غلام بنو نضیر یا کھڑا وغیرہ) اور ہون کہا حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کا مثل ایک مسلمان کو حصہ کرنا اور صفی کے لیے آپ کو اختیار تھا کہ جو چیز عمدہ پسند کرے آپ کے لیے لیکن اگر یہ حصہ تھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کوئی نام بھی اختیار نہیں کرتا آپ کے بعد مسکین بن عبد بن النخیز قال کنا انا مع منہ بن
 بالربنا اذ دخل کل شئہ وقطعہ اذہم قال کتب لی ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل الحدیث
 یقرأ قال قلت انا اقرأ ہذا فیہ امر من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابی زہیر بن اذین قال ان
 منہ ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ وکادھا الشریکین وافرأیا الخیر فی غنائہم وستم
 النبی وحبیبہ فایتم اعمون بامان اللہ ورسولہ ترحمہ بنی نضیر روایت ہی میں طرف کی ساتھ تھا مرد ایک
 مقام کا نام ہی میں ان تینوں کے خلیفہ کا چہرہ کا ٹکڑا لیکر اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکیر لی کہ یہ ہے تو تم میں
 سے کسی شخص پر سکنا ہے یہ کہتا ہوں اوس میں کہا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی میں ان تینوں کے کوہ
 کو مسلمانوں کو وہ گواہی دینے کے اس بات کی کوئی عبادت کو لائن نہیں اللہ کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی میں اور ان کے
 غنیمت کو ان میں سے ہر ایک حصہ اور بنی نضیر کا حصہ اور صفی نے کا تو وہ اسے اس کے رسول کی ان میں سے ہر ایک حصہ تھا قال
 انہم ان فی اللہ ولا رسول کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وقرآنہ لایا کل من منہ الصدقہ فی شئنا حکان النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم خمس الخیر ولین فی قرآنہ خمس الخیر لیسنا فی مثل ذلک وللسکیر فی مثل ذلک وکان
 السید فی مثل ذلک ترحمہ بنی نضیر روایت ہی میں اسے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی آیا ہے وہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو ہی تھا اور آپ کے نام سے والوں کو ہی کیونکہ ان کو صدقہ میں سے کچھ لینا درست تھا (اپنے ذریعہ کیا کہ صدقہ میں سے لوگوں کا
 تودہ لائن نہیں اپنی شہم کے جو شرف الناس میں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بنی نضیر میں سے ہر ایک حصہ لیتا
 آپ کے نام سے واپس اپنا حصہ لیتا اور تہی بنی نضیر اور سکین بھی اسے قدر اور سافر بھی اسے قدر رکھا پس لہی بنی نضیر
 یا راہ خرچ نہ ہوتا امام شافعی نے کہا ہے جو اسے شروع کیا اپنی شہم سے فان حصہ شد لیتے تھے اگر کام ہی کہ تہی بنی نضیر
 ہی کے لیے ہیں اور نہ ہی اور خمس میں سے پہلے بنی نضیر شروع کیا کیونکہ یہ دونوں عمدہ کام ہیں اور تہی بنی نضیر ہی میں سے
 شروع نہیں کیا بلکہ یوں کہا اتنا اصدقات الفقراء خیر تک اسے کہ صدقہ میں سے لوگوں کا اور بعضوں نے کہا غنیمت میں سے
 کچھ لیکر بنی نضیر رکھ دیتے ہیں اور وہی حصہ اسے کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ان کو ملیگا وہ اس میں سے کچھ ہی اور
 ہتھیار خریدیگا اور کچھ کو سنا لیتے گا دیکھا جس سے فائدہ ہو مسلمانوں کو اور اہل حدیث اور اہل علم اور فقہاء اور قرآن کے تہی بن
 کو دیکھا اور تہی بنی نضیر کا حصہ بنی نضیر اور بنی نضیر کے ملیگا خواہ اللہ ہوں خواہ محتاج ہوں بعضوں نے کہا جو ان میں سے محتاج ہوں
 ان کو ملیگا اور مالدار ان کو نہ لے گا تہی بنی نضیر اور سافر ان میں جو محتاج ہوں ان کو ملیگا اور یہی چیز زیادہ ہنسکے ہوئے ہیں بلکہ جو

اور جو مرد اور عورت نیک برہمن تھیں اس طرح کہ ان کی بیویاں ان کو دلا یا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تقسیم کیا اور سب
 میں بھائی ہیں کہ حضرت انی بعض کو تیرا دے دیا اور بعض کو کم اور ہم اس کے میں علماء کا اختلاف نہیں ہے اگر کسی ایسی تہائی
 مال کی حیثیت کی کہ اس کے اولاد کی پوری تودہ اس کا برابر برابر بیٹا کا خواہ مرد ہو و خواہ عورت خبیہ و کم شمار ہو سکی اسی طرح جعفر
 کے کسی اولاد کو دلا یا جائے تو اس میں سب برابر ہوں گے کہ جس صورت میں لینا والا تصریح کر دے کسی فلا نے کو اتنا ملے اور فلا نے
 کو اتنا تو اس کی کہ جو موقوف دلا یا جائے اور یہ تمنا کا حصہ ان میں ہوں کہ دیا جائے جو مسلمان میں اس طرح جو مسکین مسکین
 میں اور کسی کو دھو نہ دینا دینے سے مسکین اس مسافر و فقیہ کے بلکہ اختیار دیا گیا کہ وہ مسکین کا حصہ سے یا مسافر کا یا بی
 یا جس مال غنیمت میں سے تودہ ان تقسیم کر لیا اور ان مسلمانوں کو جو باہم ہیں اور راسی میں شریک تھی اس میں مال اللہ بنی
 بن بنی لکھنا ان قال جاء العباس و یحییٰ بن عمر یختصمان فقال العباس افضین بینکم و یحییٰ ہذا فقال الناس افضل
 بینہما فقال عمر ہذا افضل بینہما و قد علما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تفرق ما ترکنا صدقہ
 قال فقال الزہری و علیہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانصرفا فہما فہما و جعل سائرہ سبیلہ
 سبیل المال ثم ولیہما ابویہما بعد ان فی فیہ فصنعت فیہما الذی کان یصنع لکما انی
 نسأ فی ان اذفعنا الیہما علی ان یلیاھا بالذی ولیہما یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و الذی ولی
 بہ ابویہ و الذی ولیہما یہ قد دفعنا الیہما و اخذت من ذلک عھودہما ثم اتیانی یقول ہذا القسم
 فی نصیبی من ابن اخی و یقول ہذا القسم فی نصیبی من امی و ان شاء ان اذفعنا الیہما علی ان یلیا
 ہا بالذی ولیہما یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و الذی ولیہما یہ ابویہ و الذی ولیہما یہ
 قد دفعنا الیہما و ان ایضا ذلک ثم قال و اعلما ان ما عھدتم فیہ فان فیہ خمسہ و الذی ولیہما
 لذلک القرابی و البنائی و المسکین و ابن السبیل ہذا یھو کہ اما الصدقات الفقراء و المسکین و العوامین
 علیہا و النسخة فلو بہتم فی الزقاب و الغاریین و فی سبیل اللہ ہذا یھو کہ و ما افاء اللہ علی
 رسولہ عنہم فما اؤجتم علیہ من خیل و کراکب قال الزہری ہذا رسول اللہ خاصہ فوی عنایتہ
 ذلک کذا و کذا ما افاہ اللہ علی سولہ من اهل النری فیہ و للرسول و لذلک القرابی و البنائی و المسکین
 و ابن السبیل و للفقراء المهاجرین الذین اخرجوا من دیارہم و أموالہم و الذین یتوقوا الدار و الاہل من
 قبلہم و الذین جاؤا من بعدہم فاستوجبہم ہذا لایۃ الناس کام فی احد من السبلین الا کہ فی
 ہذا المال حق او قال حظ الا یبعض من قبلکون من ارقامک و لکن عشت ان شاء اللہ کیا بین علی کل
 منہم حق او قال حظ ترجمہ الک ابن س بن ثمان و روایت ہے حضرت جہا و حضرت علی دونوں جہا و تی ہوی
 امیر اور مل کے لیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جیسی کہ و بنی خضیر و خیر کا حسن و غیرہ جسکو حضرت عمر و ابی

خلافت میں ان دونوں کو سپرد کر دیا تھا) عباس نے کہا میرا اور ان کا فیصلہ کہ دیکھی رہے اور اس مال کو تقسیم کر دیجو اگر کوئی اسے نہیں چاہتا
 اگر دیکھو اور وہ ان کا حضرت عمرؓ کی کہا میں کبھی فیصلہ نہ کروں گا دیکھا رہے اس مال کو تقسیم نہ کروں گا کیونکہ وہ دونوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا ترکہ کیسے تقسیم ہوتا ہے اور جو ہم چاہیں وہاں سے حصہ ہے البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مال کے
 متولی ہے اور اس میں سے کوئی کچھ نہ خرچ کیوں نہ ہو لہذا اس مال کی رو میں خرچ نہ کرے پھر بعد ازاں ابوبکر اور اس کے متولی پر یہ لوگوں کے
 بعد میں ملے ہوئے ہیں یہاں تک کہ ابوبکر کے متولی نے کہا کہ یہ مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اس میں سے کوئی کچھ نہ خرچ کرے
 کرتے پھر بعد وہ دونوں دینی عباس اور علیؓ میرے ہیں اسی اور میرے کہا کہ وہ مال ہمارا ہے اس کے دو حصے اسی طرح اس میں علیؓ کو
 جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اور ابوبکرؓ کی بیٹی اور تم کرتے ہو میں نے وہ مال ان دونوں کے سپرد کر دیا اور دونوں
 اقرار لے لیا اب یہ دونوں چہرے ہیں ایک کہتا ہے کہ میرا حصہ میرا ہے میری دلاؤ دینے عباس کہنے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ
 نہیں اور دوسرا کہتا ہے کہ میرا حصہ میری بی بی کے لئے ہے دلاؤ دینے حضرت علیؓ کہنے کہ وہ خداوندی حضرت فاطمہؓ کی جو سب سے بڑی
 بہنیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اگر ان کو منظور نہ ہو تو وہ مال میں ان کو سپرد کرنا ہوں اس شرط پر کہ اسی طرح علیؓ کو رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کی حق اور ان کے بعد لوگوں کے کیا ہے اور ان کی بعد میں کے کیا ہے اور جو یہ ان کو منظور نہ ہو تو وہی گھر میں ان کے حصے
 میں رکھو گا) کیونکہ وہ مال شریک کے نہیں ہے کہ سب داروں میں تقسیم ہو وہ تو ایک وقف کی طرح ہے جس کا اطلاق ہم نے
 لیا اور یہ طرح کرنا چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہے پھر حضرت عمرؓ کی کہا ان سے دیکھو اللہ کے مال غنیمت کے
 لیے فرماتا ہے اس میں سے جو بچاں حصہ اللہ و رسول اور ان کے اولاد اور یتیموں اور مسکینوں اور غلاموں اور آزادوں کو پھر اور غنیمت کے
 لیے فرماتا ہے کہ وہ یتیموں اور مسکینوں اور غلاموں اور مولفہ قلوبہم اور غلاموں اور قرضداروں اور عبادوں کے لیے ہیں اور اس مال
 کو بھی حضرت فاطمہؓ کا حصہ ہے اب فرماتا ہے کہ جو مال اللہ اپنی رسولؐ کو غنیمت فرمایا اور تم نے اس پر سنی گہوڑی اور دوا بیان
 نہیں دے دینے میں نے بغیر شک کے ثابت کیا انہی نے کہا اللہ تعالیٰ مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور وہ چند کا مال ہے
 جو میرے یا میرے کے اور خدا کے اور فلاں فلاں کے اس مال کے حق میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو اللہ اپنے رسولؐ کو غنیمت فرمایا کا مال
 والوں سے وہ اللہ کا ہے اور رسولؐ کا ہے اور ان کے اولاد اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافر و غلام پھر فرماتا ہے کہ ان فقروں کا بھی حصہ
 ہے جو اپنا گھر بنا کر آئے اور کھائے گئے انہی گھروں سے اور مالوں سے پھر فرماتا ہے اور کچھ بھی حق ہے جو ان کے پہلے دلا گیا
 میں ان کے حق میں اور ان کے لاکھ بھتی پھر فرماتا ہے ان کا بھی حق ہے جو ان لوگوں کے بعد مسلمان ہو کر آئے تو اس آیت فی تمام مسلمان
 کہ کہہ لیا اب کوئی مسلمان ہے انہیں راہ جس کا حق مال میں نہ ہو یا وہ مسلمان کا حصہ ہو پھر اس مال کو خدا کے مسلمانوں میں
 اور جو یہ فرما چکے ہیں کہ وہ حصہ ہے اور ہمارا ترکہ کسی کہ نہیں دے گا کیونکہ تقسیم ہو سکتا ہے البتہ بعضی تجھے غلام نوڈی گئی تو کا حق
 اس مال میں نہیں ہے اور اگر میں جو یہ مال تو اللہ تعالیٰ کے حصہ لے گا

کیونکہ کسی کی جماعت نہیں چاہی اور طاعت نیک کام میں کرنا چاہی کہ پھر اگر کوئی بادشاہ یا حاکم ظلم شرع
 کام کا حکم دیو تو پہلے اسکو سزا دینا چاہیے اگر وہ باز گیا تو بہتر نہیں تو سب سامان ملکر اس بادشاہ یا حاکم کو سلطنت
 اور حکومت سے ہٹا کر اس کو اس کی سرحدوں سے دھکی کر دیا اور بادشاہ بنادین جو شرع پر چلے کیلئے کہ مسلمانوں کی توہم میں اصل
 بادشاہت اور حکومت اسد اور اسکی رسول کی ہے اور جو قادر اسد اور رسول نے قرار دیے ہیں اور سب کو چلنا
 ضروری بادشاہ ہو یا وزیر حاکم ہو یا امام سب ان کا مدد دینا کہ حکوم میں عین ابن عسکری قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم علی الزمر الشریعہ التامع والطاعة فیما احب وکره **وَمَا تَقُومُوا مِنْ عِبَادَةٍ قَادِرٌ عَلَيْهَا فَاِنَّهَا لَمِنْ عِبَادَتِهِ**
فَاَلَا تَتَذَكَّرُونَ اور طاعت کرنا لازم ہے خواہ اسکو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب گناہ کا حکم ہو تو نہ سنی نہ طاعت کر مگر جب کوئی
 العبد انما یطاع علی الظلم علی الخوف من حاکم کی مدد کرنا ظلم کرنے میں عین عسکری بن عسکری قال خیر علیتنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **وَمَنْ تَرَفَعَهُ فَقَالَ اِنَّهُ سَتَكُونُ بَنَاتٍ** امراء من صدقہم یکدیگر بھرتہ
وَاَعَانَهُمْ عَلٰی ظُلْمِهِمْ فلیس منہ واکنت منہ واکنت یوارید علی الخوف ومن لک یصدقہم فلیکن بہم
 واکنت بہم علی ظلمہم فہو حق وانما منہ وھو وارید علی الخوف ترجمہ کعب بن عجرہ سی روایت ہے رسول اسد

صلو اسد علیہ وسلم ہمارے پاس ہے اور ہم نوادی تھی تو اپنے فرمایا دیکھو میری بعد حاکم ہونگے جو کوئی اذن کی جہوئی
 بات کو سمجھ کر خوشامد سے اور حق کو ناحق سمجھے اور ظلم کرے میں انکی مدد کر دے جمہوری کچھ علاقہ نہیں کہتا نہ میں اس سے
 کچھ غرض کہتا ہوں وہ تمہارے لئے میری عرض پر بھی نہ آویگا اور جو کوئی اذن کے جہوئے کو کچھ سمجھ کر ہاکیسی جہوئے ہو
 یا خاموش ہوئے اور ظلم کر نہیں انکی مدد نہ کری تو وہ میرا ہوا میں اسکا ہوں اور وہ میری عرض پر آویگا **فَیَا عِزِّیْ**
اَمِیْنُ عَلٰی الظُّلْمِ جو شخص حاکم کی مدد کرے ظلم کر نہیں اسکا نواب عسکری بن عسکری قال خیر العباد رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم **وَمَنْ تَرَفَعَهُ فَقَالَ اِنَّهُ سَتَكُونُ بَنَاتٍ** اسل العبدین من العرب **وَاَنَا خَرَجْتُ مِنْ بَنَاتٍ** فقال استمعوا لکل
 سمعتم انک ستکون بعد امراء من دخل علیکم فصدقتم بکذبہم واعانتم علی ظلمہم فلیکن منہ واکنت
 منہ واکنت یوارید علی الخوف ومن لک یصدقہم فلیکن بہم واکنت بہم علی ظلمہم فہو حق وانما منہ وھو وارید

علی الخوف ترجمہ کعب بن عجرہ سی روایت ہے رسول اسد علیہ وسلم ہمارے پاس ہے اور ہم نوادی تھی تو اپنے
 فرمایا دیکھو میری بعد حاکم ہونگے جو کوئی اذن کے جہوئے کو کچھ سمجھ کر ہاکیسی جہوئے ہو
 اور ظلم پر اذن کی مدد کرے وہ میر نہیں میں اسکا نہیں وہ میری عرض پر آویگا اور جو اذن کے جہوئے کو کچھ
 سمجھ کر ہاکیسی جہوئے ہو اور ظلم پر اذن کی مدد کرے وہ میر نہیں میں اسکا نہیں وہ میری عرض پر آویگا **فَیَا عِزِّیْ**
اَمِیْنُ عَلٰی الظُّلْمِ جو شخص حاکم کی مدد کرے ظلم کر نہیں اسکا نواب عسکری بن عسکری قال خیر العباد رسول اللہ صلی

جلد ثانی

نہیں کہ اور کیا نہیں ہوتا یا حضرت انس رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسألونک عن منیۃ فقال لا تأخذوا
 رھاہا کذا فہم فاستغفروا عنہم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزری ایک دربار بکری جو بڑھاپہ میں
 آگئی تھی اسے زینا تو کسی کہال کی دباغت کر کے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہی کہ اللہ علیہ وسلم نے منیۃ
 منیۃ قالوا لا تأخذوا عنہم یا ہا ہا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے گزری سی ہنری بکری پر اپنے زینا تو کسی کہال سے فارغ
 کیوں نہیں کیا حضرت سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انت مناۃ لکنا قد غنما مستکھا افا رننا کنہ
 افا ہا حق صارت شہادت تھیں ہم انہیں سے روایت ہے ہماری ایک بکری تھی تو ہم نے اس کی کہال کو دباغت کیا پھر سیدنا
 نبیہ بن ابی شیبہ نے کہا کہ اسے دباغت کر کے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہی کہ اللہ علیہ وسلم نے منیۃ
 منیۃ قالوا لا تأخذوا عنہم یا ہا ہا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہال پر دباغت کیا جو وہ پاک نہ ہو
 از و علیہ السلام قال انما قرؤہ ہذا فی القرب والہم اھل قرین وھم قرب یتکون فیہم اللہ والکاف
 فقال ابن عباس اللہ اعطیہ قال ان و علیہ عن زید انہی سمیۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال لک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس سے پہچان کہ ہم حجاج کو جاتی ہیں کہ ملک میں
 وہ ایک لک بت بہت ہیں کی ہر شہر میں ہیں بانی کی مدد وہ کی کہ تو اس میں نے یاد وہ کا استعمال درست ہے یا نہیں
 انہوں نے کہا جیسے کہ پر دباغت ہو جی وہ پاک ہے میں نے کہا یہ تم پر ہی عقل سے کہتے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کی کہانہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اس بیت سے بھی معلوم ہوا کہ نہ کون سا بی یاد وہ یا اور یہی چیزیں بنیادست میں
 بنیہ طیکادون میں کوئی ثابت نہ ہو سکتا ہے لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہما سے کہی کہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا
 میں عنہما منیۃ قال ما عنہما لا وقرینہ کی منیۃ قال لکین فی حقہما قال بل قال ان دباغتہ لک کاف
 ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ہر بک کی رانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک رت کی بکری وہ بولی ہے
 پس تو مردہ جانور کی شک میں ہے اسے فرمایا تو نے دباغت کی تھی وہ بولی ان اپنے فرمایا تو پھر دباغت کر پاک ہوئی ہے
 عائشہ قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن جملۃ النبیۃ فقال دباغتھا طہورھا ترجمہ ابن عباس سے
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہال کو اپنے فرمایا دباغت کر لیا پاک ہو جاتی ہے
 قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن منیۃ فقال دباغتھا طہورھا عائشہ عن النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قال کافۃ النبیۃ دباغتھا عن عائشہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دباغتھا
 النبیۃ دباغتھا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہال کو اپنے فرمایا دباغت کر لیا پاک ہو جاتی ہے
 النبیۃ مردار کی کہال کس چیز سے دباغت کرے عن عائشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ من رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نہ جاکو من قرینہ من قرین شاة لھم مثل الخیار فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

مردار

سیدنا ابن عباس

کہا وہ ہمارا عہد سید تھا اور ہر پاس آتا تھا اور دنیا کو چھوڑ دیا تھا پھر میں جو ایک شجر کا نام ہوا اوس پر چار سال صلہ علیہ
و السلام کی پختہ کو چھوڑتا ہوں نہ لکھا پر چھوڑا اوس کے ساتھ دوسرا لکھا ہوتا ہوں مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے کچھ لکھا کہ اوس پر فرمایا است کہا
اوس کو سید کر توئے بسم اللہ تہا پختہ کی پرند دوسری کئی پر پختہ حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھا کہ ترجمہ یہی
دوسری روایت ہے کہ یہی ہے پختہ حدیث بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ارسل کتبہ فقلت
اذا ارسلت کتبک فقلت اکل منہ فلا تأکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل
معہ عین فلا تأکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل
صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں پس فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے بسم اللہ لکھ کر دیکھا اوس کی شکار کو اور جو کتا نہ لکھا
میں کو کچھ لکھا تو است کہا اوس کو گنو گنو اس نے کچھ لکھا پس لکھی رزق میری روزی کیون کہا تھا اور جب تو اپنا کتا چھوڑے ہر اوس
ساتھ دوسرا لکھا یہی ہے تو است کہا اسی کو تو نے بسم اللہ کہی تھی آپ کو کئی پرند دوسری کئی پر پختہ حدیث بن حاتم قال سالت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ارسل کتبہ فقلت اکل منہ فلا تأکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل
قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل
اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر اوس کا بھروسہ لکھا ہوتا ہوں اور معلوم نہیں ہوتا کہ اس نے کچھ لکھا کہ اوس پر فرمایا است کہا اوس کو گنو گنو
نے بسم اللہ کہی تھی آپ کو کئی پرند دوسری کئی پر پختہ حدیث بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ارسل کتبہ
فقلت اکل منہ فلا تأکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل
کتابہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صید البقر فقلت اصاب بحدہ فکل وما اصاب
یوضیہ ففقی فقلت قال سالتہ عن صید البقر فقلت اصاب بحدہ فکل وما اصاب یوضیہ ففقی فقلت قال سالتہ عن صید البقر
فقلت اصاب بحدہ فکل فقلت قال سالتہ عن صید البقر فقلت اصاب بحدہ فکل فقلت قال سالتہ عن صید البقر فقلت اصاب بحدہ
لما ذکرک استم اللہ عن فضل کتبک وکذا ذکر علی عقی ترجمہ یہی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چچا
مراض کے شکار کو اپنے فرمایا اگر کوک سے مارے تو کہا اور جو بڑی پرندہ وہ وہی پرندہ جو حرام ہے یا پر میں نے چوہا شکاری کئی کو
اپنے فرمایا جب اپنا کتا چھوڑے اللہ کا نام لکھ کر دیکھا میں نے کہا اگر وہ ماروے شکار کو اپنے فرمایا اگر وہ ماروے البتہ اگر اوس میں
کہا تو است کہا اوس کو اور جو تو پختہ کئی کے ساتھ دوسرا لکھا یہی ہے اور اوس نے مارا لکھا کہ تو است کہا اوس کو اور جو نذرہ ہوتو
دیکھ کر کہے کہا کہ میں اس پر تو نے اللہ کا نام لکھا ہے تو پختہ دوسری کئی پر پختہ حدیث بن حاتم قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صید البقر فقلت اصاب بحدہ فکل وما اصاب یوضیہ ففقی فقلت قال سالتہ عن صید البقر فقلت اصاب بحدہ
عینہ فلا تأکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل قال ما اکل
چوہا شکار کو اپنے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے اللہ کا نام لکھ کر دیکھا میں نے کہا اگر وہ ماروے شکار کو اپنے فرمایا اگر وہ ماروے البتہ اگر اوس میں
تو است کہا اوس کو گنو گنو اس نے کچھ لکھا پس لکھی رزق میری روزی کیون کہا تھا اور جب تو اپنا کتا چھوڑے ہر اوس

ماری تو کہا اوسکو عن عبدی بن حاتم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رايت سمك فيه وكفر فيه فليس احد
 ولا انت انه فكل ترجمہ عی بن حاتم روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اپنا تیر جانور میں بادو اور سواد
 اور کوئی نشان بادو اور تھجی تھین ہو کہ تیر سوسو تو کہا اوسکو عن عبدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ ارجی الصید
 فاکلہ ان بعد لیلۃ قال ذاب وحدثت فیہ سفہمک ولک یا کل فیمنۃ سبغ فکل ترجمہ عی بن حاتم نے کہا یا
 اسد میں شکار کو تیرا نہ ہوں پھر میں اسکا نشان نہ ہوں تھتا ہوں کیرات بند کرنے فرمایا جب تو اپنا تیرا دوس کے اندر بادو اور
 میں سے کسی نہ دے نہ کہا یا نہ تو کہا اوسکو **الصید** اذا انتن فکل کے جانور میں سوسو بوانے لگے **عن عبدی بن حاتم**
 عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذی یذربک صیداً بعد ثلاث فاکلہ ایہ ان ینت ترجمہ الثعلبی سے روایت
 ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین دن کے بعد بادو تو دوسکو کہا دوس کی جب اس میں بدبو ہوگی پھر
 عبدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ ارجی لک فیما اخذ الصید ولا اجد ما اذیکہ یذیر فاکلہ بالمرؤۃ و
 الصما قال اخذ لکم ما شئت واذا اتمم اللہ عزوجل ترجمہ عی بن حاتم روایت ہر تو کہا یا رسول اللہ میں تم سے چھوٹا
 ہوں پھر وہ شکار کچھ کرے لیکن ہر چو پانچ ہر کھنکچہ نہیں ہوتا تو میں پھر بالمرؤۃ سے (جو دھار دار ہوتی ہیں) اور جو کر دیا
 ہوں اپنے فرمایا خون بہا دوس جس خیر سوسو تو جا کر اوس کا نام لے لے لے دو باتین جانور کے حلال ہو سکیں ضرور میں **صید**
المرؤۃ مؤخر کا شکار (اوسکو معنی اور کر کے) **عن عبدی بن حاتم** قال قلت یا رسول اللہ انی ارجی لک انک اکل
 فکل ما کلت فاکل منہ قال اذا ارسلک لک لای یعنی العنقۃ وقد کنت اسم اللہ فابنک حکایت فکل قلت ولت
 فقل قال وان فکل ما کلت لک فاکل منہ فاکل قلت ولت قال اذا رايت
 بالمرؤۃ وسمیت فکل اذا اصابت بفرجہ فلا تاکل ترجمہ عی بن حاتم نے کہا یا رسول اللہ میں ہلکا ہوں
 اگرچہ چھوٹا ہوں پھر وہ شکار بکرتی ہیں تو میں اس کو کہا تاہوں اپنے فرمایا جب تو ہلکا ہوگی تو پھر سے اسکا نام لیکر پھر وہ شکار
 پر میں تو کہا اوسکو میں نے کہا اگر وہ ارڈا میں شکار کو اپنے فرمایا اگرچہ ارڈا میں جتک ادن کہ با تہ نہ کسی شیر تہا شکار ہوتا
 میں نے کہا میں اس سے ہلکا ہوں پھر ماہتا ہوں اوس شکار راہر کہا تاہوں اپنے فرمایا جب تو ہلکا ہوگی تو پھر سے اسکا نام لیکر ارڈہ
 اگرچہ ارڈہ سے (نیو نوک کی طرف ہوگی) تو کہا اور جو ارڈہ تو تہا تو تہا اوسکو **اصاب** بفرج المرؤۃ جن جانور پر
 معرض اثر سے **عن عبدی بن حاتم** قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المرؤۃ فقال اذا اصابت
 فکل واذا اصابت بفرجہ فقل فاکل وقل فاکل ترجمہ عی بن حاتم نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سوسو چھپا معرض کو اپنے فرمایا جب کی طرف ہوگی تو کہا اوسکو اور جب لگی تو تہا کہا کیونکہ وہ مؤثرہ ہے **اصاب**
 بعد مترشح نید المرؤۃ مؤخر کے نوک سے جو شکار راہر **عن عبدی بن حاتم** قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم عن نید المرؤۃ فقال اذا اصابت صیداً فاکل واذا اصابت بفرجہ فلا تاکل ترجمہ عی بن حاتم نے

فرمایا جعفر قزاقی کا بیٹا ہے وہ اپنا ناخون کہہ کر اور بال نہ منڈا کر
 عیادت بناؤ ورنہ ستم کن سید بنی السیف کا امرا کہ ان کی بیعتی قتل کث ایام العشر کا وہ ایک دن مشعرہ وہاں اٹھا
 قتل کر دیتے لیکن وہ تھا کہ لا یقتل النساء والاطفال ورحمہم رب العالمین اس کے بعد جعفر قزاقی کہنا چاہا پھر بھیجے کہ ان
 انجورین تو بال اور ناخون کی رو سے دشمن ہے کہا میں نے یہ حکم مر سے بیان کیا تو انہوں نے کہا اور عورتوں کی ہمدردی اور خوشبو ہی نہ
 گوئی معنی ام سلمہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخلت العشر فادکدکدکد فان یخرجی فلا یسک
 من مشعرہ ولا یمن مشعرہ شیخنا محمد بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسے دیکھو کا پھلدار مشعرہ عید کا
 پھر تم میں سے کسی کا قصد نہ تو قزاقی کرنا کہ تو اپنے بالوں اور ناخون کو نہ چھوے ریشی کر کے اسے ایداع نہ کرے جو نہ کرنا چاہی
 ہی رہے رہا رہی یا باب من ان یخرج من الخبیثۃ جس شخص کو قزاقی کا مقصد نہ ہو وہ نہ ہو شخص عبد اللہ بن عمر بن انصاف
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یخرج من الخبیثۃ عیدک اجلہ اللہ عزوجل لیصلہ الی مشعرہ فقال
 الرجل اراک ان ام ایملہ امینہ انی افاضحی بها قال اراک ان تاتخذ من مشعرک وتعلم انظادک وتطعل
 ساریک وتخرج من مشاک فلانک تمام اخصیک عند اللہ عزوجل ترجمہ عبد اللہ بن عمر بن عاص سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے مجھ کو حکم ہوا دیکھو کہ میں بارہ عید کرنے کا اتنا ہی نسیب نہ کر عید کیا است
 کے لیے وہ بولا اگر میرے پاس کچھ نہ ہو دیکھو قزاقی کے مومن نصاب نہ ہو اگر ایک ہی بکری یا بوشی کیا میں اس کو قزاقی کر دین
 اگر نہ دیا نہیں کرنا کہ ایک ہی بانو نہ ہو اس کو بھی کاٹ ڈالنا تو تکلیف ہوگی لیکن تم اپنے بال بناؤ اور ناخون کتر اور جھپ
 کے بال لے اور زیناف کو بال مڑ نہ دے یہی میری قزاقی ہے پوری اس کے نزدیک ترجمہ ام ایملہ امینہ ام ایملہ امینہ ام
 اپنی قزاقی عید گاہ میں سے معنی عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینزع او یخصی بالخصی
 ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باختر کرتے تھے عید گاہ میں زچہ کمری یا کانی کو اور بختر
 رجبہ مارا اونٹ کمری معنی عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرجونہ الی مشعرہ قالہ قد
 کان اذکم یخرجونہ الی مشعرہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمری یا کانی کو اور جب بختر نہ
 کرتے تھے زچہ کرتے تھے عید گاہ میں ذبح الناس بالخصی عید گاہ میں لگوں کا قزاقی کرنا معنی جندب بن
 سیمان قال لہذا لیت اخصی ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصصی بالناس فلما اقصی الصلوۃ رای غمما فذبح
 فقال اذ ذبح فی الصلوۃ فلیذبح لہا لیس کاٹھا وین لہا لیکن ذبحہ فلیذبح علی اسم اللہ عزوجل ترجمہ جندب
 بن سیمان سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا پھر عید میں انہی نماز پڑھائی گو کہ عید کی جب نماز نہ پڑھ
 ہوئی تو کبریاں کو دیکھا وہ ذبح ہو چکی تھیں اپنے فرمایا جس شخص نے نماز پڑھنے کے لیے ذبح کیا وہ دوسری بکری پر کرے لیکن اگر
 نماز پڑھ لی قزاقی درست نہیں اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا ابھی تک وہ ذبح کرے اس کا نام یہ ہے

جس کا نام میں گول سورہ ہوا **المکثورۃ** مذکور کا بیان **عن علی** قال **اُمّنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** ان
 کشف رب العین ولما ذن وان لا یفصحی بعد اداء ولا مقابله ولا مدبار ولا شرفاء ولا خرقاء ترجمہ ہوا میں
 اتنا زیادہ کہ کتب کیا ہم کو عورہ سے نیچر کا نی سوار شرفاء کی جان جو ہوں اور ہوا کا ذکر نہیں **الخرقاء**
 وہ الخرقاء اذنیھا خرقا کا بیان جس کا نام میں سورج ہو **عن علی بن ابی طالب** قال **اُمّنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
 وسلم ان یفصحی بمقابله او مدبار او شرفاء او خرقاء ترجمہ حضرت علی رضی روایت سے منع کیا ہم کو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقابلہ اور مدبارہ اور شرفاء اور خرقاء اور جدارہ جس کا نام کہ ہوں کی قربانی سے **الخرقاء** مشرق
 کا بیان وہ **مفحوقہ الاذن** جس کا نام جری ہوں **عن علی بن ابی طالب** ان **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
 قال لا یفصحی بمقابله ولا مدبار ولا شرفاء ولا خرقاء ترجمہ حضرت علی رضی روایت سے ہوا اس
 صلے اس علیہ وسلم نے فرمایا مت قربانی کیجاوے مقابلہ اور مدبارہ اور شرفاء اور خرقاء اور عورہ اگر کسی نے اور اگر جس کے
عن علی یقول **اُمّنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** ان کشف رب العین ولما ذن ترجمہ حضرت علی رضی روایت
 ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہم کو کھاد کاں کھینکا کا قربانی کی جاوے میں **العصیان** کا بیان کا بینگ
 ثواب **عن جری** بن **کعب** قال **اُمّنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** ان یفصحی باعصاب القرآن
 قال کت ذلک لیحدیہ بن المصیب فقال نعم انا اعصیب النصف واکنس من ذلک ترجمہ جری بن کعب روایت
 ہوا بنی حضرت علی سے سنا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی سوار اور کے جس کا بینگ ثواب ہو پھر میں نے سعید
 بن سب سے بیان کیا انہوں نے کہا ان جب آدھا یا تہی سے زیادہ سینک ٹوٹ گیا ہو تو درست نہیں اور اس کے کہ ہو تو
 درست **المستکہ** و **لجذعہ** مستہ اور جذعہ کا بیان ف مستہ جادویر کا قربانی کے لائق ہو گیا ہو اوڈنٹ
 میں اپچ برس میں جو چھٹی میں لگا ہوا درگاہی بیل میں دو برس جو تیسری میں لگا ہوا اور پھر کبری میں ایک برس جو دوسرے
 میں لگا ہوا اور جذعہ جس کا نام اس سے کہ **عن جری** قال **اُمّنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** ان یفصحی باعصاب القرآن
 ان یفصحی باعصاب القرآن ترجمہ جری سے روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قربانی
 کر دو کہ مستہ کی البتہ جب پھر نہ کی قربانی دشوار ہو تو پھر میں نے جذعہ کر دو یہ خود بہر شرف قریب ایک سال کے گزرا ہو اگر سال
 پورا نہ ہو پھر کبری اس سن کی درست نہیں پھر درست ہی **عن عقیق بن عامر** ان **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** اخطا
 عتھا یفصحی علی صحابہ فقی عتھ فکس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **فقال** اذینم یہ انت ترجمہ
 بن جری روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذ کو بکریان میں صحابہ کو بانٹ کر لپی پھر ایک کبری چڑھی اکیال کے
 اور ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اپنہ فرمایا تو اس کو قربانی کر **عن عقیق بن عامر** ان **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
 علیہ وسلم **فمن بین اصحابہ** صحابہ اخصارت فی حذعہ **فقلت** یا رسول اللہ صارت فی حذعہ **فقال** اذینم یہا

ترجمہ عقیدہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو قربانیان بائین میں سے حصے میں ایک حصہ کیا
 میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو ایک جزوہ آیا ہے فرمایا اسی کو قربانی کر **عقیدہ بن عامر** قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم **لَیْسَ اَحَدُكُمْ بِمُحْتَمِلٍ اَوْ اَصْحَابِیْ فَاصْبَابِیْ جَدَّةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِیْ جَدَّةٌ فَقَالَ اَصْحَابُ**
بِهَا تَرْجَمَہِیْ جَوَابُہِ رَزَا حَقُّ عَقِبَہُ بن عامر قال **اَصْحَابُہُ تَمَامٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یُحِبُّ مِنْ الصَّدَقَاتِ تَرْجَمَہِ**
عقیدہ بن عامر سے روایت ہے ہم نے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیر کے جزوہ کو **عقیدہ بن عامر** نے کہ **کیب عن**
ابنہ قال **اَنَا فِی سَفَرٍ فَخَصَّرَ لَنَا صَحْبِیْ یُجْعَلُ الرَّجُلُ مِنْ اَشْرَی الْمَسْنَةِ بِالْجَدِّ عَنِیْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَنَا رَجُلٌ مِّنْ مَّزْنِیْنِ**
لَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم **فِی تَمْرِ فَخَصَّرَ هَذَا اَلْیَوْمَ یُجْعَلُ الرَّجُلُ بِطَلَبِ الْمَسْنَةِ بِالْجَدِّ عَنِیْنِ وَالثَّلَاثَةِ**
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم **اِنَّ الْجَدَّ یُوْنِیْ یَمَّا یُوْنِیْ مِنْہُ الشَّیْءُ تَرْجَمَہِ مَصْمُومٌ مِّنْ اَصْحَابِہِ**
 اور ہونے کے ساتھ ہم میں سے جو کہ عیدہ صبحی اگر کسی تو ہم میں سے کوئی دو تین جزوہ دیکر ایک سے خریدنے لگا۔ قربانی کے لیے
 ایک شخص کھڑا ہوا نیزہ پر ایک قبیلہ سے میں سے وہ بولا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھوڑے میں سے کسی نے آیا پھر کوئی
 ہم میں سے دو تین جزوہ دیکر نہ لینے لگا اپنے فرمایا جزوہ بھی اویسیا کہ ہم پر اسکا جس جہاں ہم پہنچی رہتی تھی اسکا سے
عقیدہ بن عامر قال **اَنَا مَعَ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم** **قَالَ اَلَا صَحْبِیْ یُوْنِیْ مِیْنِ لِّجَدِّ عَنِیْنِ بِالْمَسْنَةِ فَقَالَ الرَّسُوْلُ**
اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم **اِنَّ الْجَدَّ یُوْنِیْ یَمَّا یُوْنِیْ مِنْہُ الشَّیْءُ تَرْجَمَہِ مَصْمُومٌ مِّنْ اَصْحَابِہِ**
 سلم کو ساتھ تھوڑے عیدہ صبحی سے دو دن پہلے دو جزوہ دیکر ایک سے لینے لگی قربانی کے لیے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 بھی کافی ہے جہاں بھی کافی ہے **اَلْکَبِشَیْنِ** ہے کا بیان **عقیدہ بن عامر** قال **اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم** **اَنَا مَعَ**
اَلْکَبِشَیْنِ قال **اَنَا مَعَ اَلْکَبِشَیْنِ تَرْجَمَہِ اَنَسُ** سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرنے سے پہلے دو تین میں سے
 دو تین جزوہ ہونے کی اور میں بھی دو تین جزوہ کی قربانی کر رہا ہوں **عقیدہ بن عامر** قال **اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم** **اَنَا مَعَ**
اَلْکَبِشَیْنِ تَرْجَمَہِ اَنَسُ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو تین جزوہ کی جواب میں بھی دو تین کالے اور سفید
 دو وزن رنگ کے ہوئے مگر سفیدی زیادہ یا زری سفید یا سفید رخ یا سیاہ سرخ **عقیدہ بن عامر** قال **اَنَا مَعَ اَلْکَبِشَیْنِ صلی اللّٰہ**
علیہ وسلم **اَنَا مَعَ اَلْکَبِشَیْنِ اَنَسُ** **اَنَا مَعَ اَلْکَبِشَیْنِ اَنَسُ** **اَنَا مَعَ اَلْکَبِشَیْنِ اَنَسُ** **اَنَا مَعَ اَلْکَبِشَیْنِ اَنَسُ** **اَنَا مَعَ اَلْکَبِشَیْنِ اَنَسُ**
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو تین جزوہ کی جواب میں بھی دو تین جزوہ کی کیا اپنی تھیں ہم اس کے لیے
 کہہ کر اور بنا بائون پہلو پر رکھا ان کے (دو ہر کرتے وقت) **عقیدہ بن عامر** قال **اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم** **اَنَا مَعَ**
وَسَلَّمَ یَوْمَہُ اَصْحَابِیْ وَانْكَاهُ اَلْکَبِشَیْنِ اَنَسُ **اَنَا مَعَ اَلْکَبِشَیْنِ اَنَسُ** **اَنَا مَعَ اَلْکَبِشَیْنِ اَنَسُ** **اَنَا مَعَ اَلْکَبِشَیْنِ اَنَسُ** **اَنَا مَعَ اَلْکَبِشَیْنِ اَنَسُ**
 علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ شایعہ کے من پھر حکم کو دیا تین جزوہ کی طرے اور ان کو دیکر کیا یہ روایت مختصر کی گئی ہے جو
 روایت ہے **عقیدہ بن عامر** قال **اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم** **اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم** **اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم** **اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم** **اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم**

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب البیوع کتاب بیچنے اور خریدنے کے مسائل میں عن عائشہ قالت قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم اظہب ما اکل الرجل من کسبه وان ولدا الرجل من کسبه فمهرہ ما لم یمنع

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر وہ کامی ہو جسکو وہی آپ کا دے (یعنی اس نے محنت سے

کما دے) اور وہی کار کا بھی اس کی کمائی میں ہے اس لئے کہ کامل کہاں درست ہے) عن عائشہ

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا ذی اذککم من طیب کسبکم ذکوا من کسب اولادکم کسبکم

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اولاد تمہاری بہتر کمائی ہے تو کھا دینا اولاد

کی کمائی سے عن عائشہ قالت قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا اظہب ما اکل الرجل من کسبه

و ولدا من کسبه ترجمہ ابراہیم علیہ السلام قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا اظہب ما اکل

الرجل من کسبه وان ولدا من کسبه ترجمہ ابراہیم علیہ السلام قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا اظہب ما اکل

الرجل من کسبه وان ولدا من کسبه ترجمہ ابراہیم علیہ السلام قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا اظہب ما اکل

الرجل من کسبه وان ولدا من کسبه ترجمہ ابراہیم علیہ السلام قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا اظہب ما اکل

الرجل من کسبه وان ولدا من کسبه ترجمہ ابراہیم علیہ السلام قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا اظہب ما اکل

الرجل من کسبه وان ولدا من کسبه ترجمہ ابراہیم علیہ السلام قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا اظہب ما اکل

الرجل من کسبه وان ولدا من کسبه ترجمہ ابراہیم علیہ السلام قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا اظہب ما اکل

الرجل من کسبه وان ولدا من کسبه ترجمہ ابراہیم علیہ السلام قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا اظہب ما اکل

الرجل من کسبه وان ولدا من کسبه ترجمہ ابراہیم علیہ السلام قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا اظہب ما اکل

الرجل من کسبه وان ولدا من کسبه ترجمہ ابراہیم علیہ السلام قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا اظہب ما اکل

الرجل من کسبه وان ولدا من کسبه ترجمہ ابراہیم علیہ السلام قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا اظہب ما اکل

الرجل من کسبه وان ولدا من کسبه ترجمہ ابراہیم علیہ السلام قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا اظہب ما اکل

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انبیئنا بالخیار ما لکم یقر فاقان یتنا وصدا قانورک کما فی بیہما واکذبا
وکنما یحیی برکتہ لیکہما ترجمہ حکیم بن خلدون روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع (بیچنے والا) اور مشتری
خریدنے والا دونوں کو اختیار ہر جبک جدا نہ ہوں ف اگر ادا کو نقصان معلوم ہو تو بیع کو فسخ کر ڈالیں گورہن قبول
اور منظور کر لیں ت اگر وہ عیب کو بیان کریں گے اور بیع بولیں گے تو ادا کو بیع میں برکت ہوگی ورجوہوٹ بولیں
گے اور بیع بولیں گے تو ادا کی ہر برکت متجاوزگی ذکر اختلاف علی کا ذریعہ فی لفظ حدیثہ نافع کی روایت
راویوں کا اختلاف حدیث کہ الفاظ میں محمد بن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انبیئنا
اکل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ ما لکم یقر قال ابیہ الخیار ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت ہر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خریدنے والی اور بیچنے والے دونوں کو اختیار ہر اپنی ساتھی ہر بیع مشتری کو اختیار ہر قیمت پہلے بیع کا اور
دوسرے بیع کا اسلئے بائع کو اختیار ہر چیز پہلے بیع کا اور قیمت ادا کی اگر نقصان معلوم ہو جبک دونوں جدا نہ ہوں
گر جس بیع میں اختیار کی شرط کر لی ہے ہر بیع پہلے بیع کا اور دوسرا بیع دے دیا گیا ہے وہاں تو جدا ہونے کے بعد بھی اختیار ہر
ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انبیئنا بالخیار ما لکم یقر فاقان یتنا وصدا قانورک کما فی بیہما واکذبا
عمر سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیع و مشتری دونوں کو اختیار ہر جبک جدا نہ ہوں یا اختیار کی
شرط ہو محمد بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیئنا بالخیار ما لکم یقر فاقان یتنا وصدا قانورک کما فی بیہما واکذبا
البیع کان عن خیاری فان کان عن خیاری فقد وجب البیع ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہر جبک جدا نہ ہوں گر جب بیع میں خیاری کی شرط ہو تو بیع پوری ہر باقی ہے
لیکن اختیار باقی رہتا ہے بوجہ شرط کے محمد بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابتاع
الشیئین فکل واحد منہما بالخیار من بعدہ ما لکم یقر فاقان یتنا وصدا قانورک کما فی بیہما واکذبا
البیع ترجمہ وہی جابر بن عبد اللہ عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انبیئنا بالخیار ما لکم یقر فاقان
ایتی قول آخر محمد بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انبیئنا بالخیار ما لکم یقر فاقان یتنا وصدا قانورک کما فی بیہما واکذبا
و ریمہا قال نافع اوتی قول آخر محمد بن عمر ترجمہ ابن عمر سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری
دونوں کو اختیار ہے جبک جدا نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہو یا ایک دوسرے کو تو اختیار کو دینا اپنی شرط اختیار
کی شرط کر لے اور دوسرا منظور کر لے محمد بن عمر ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ابتاع الرجلین فکل
واحد منہما بالخیار حتی یقر فاقان یتنا وصدا قانورک کما فی بیہما واکذبا
حتی یقر فاقان یتنا وصدا قانورک کما فی بیہما واکذبا ترجمہ حدیث کہ الفاظ میں محمد بن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واجب البیع ترجمہ ابن عمر سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بیع میں بیع کا دوسرا بیع کو ادا کرنے

متفرقا

عاجل

اور ایک صاع کھجور دیر سے (اوس دودھ کے بلے میں جو خریدار نے استعمال کیا) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ ثَمَرِي مَصْرُوكًا فَإِنْ خَضِعْتَ إِذَا حَلَّكَهَا فَلَيْسَ كَهَا وَأَنْ كَرِهْتَهَا فَلَيْسَ كَهَا
 وکھنا صاع کا وزن تھوڑا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جو شخص دودھ روکا ہو یا جو خریدے اگر پسند آوے اوسکو کہہ لیوے نہیں تو پھر دیر سے اور ایک صاع کھجور دیر سے
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتِاعَ حُمْلَةً أَوْ مَصْرًا فَهُوَ بِإِيجَابِ ثَلَاثَةِ
أَيَّامٍ وَإِنْ كَانَ ثَمَرُهَا أَمْتُ كَهَا وَإِنْ لَسَا أَثَرُهَا دَهْنًا وَصَاعًا مِثْقَالِ ثَمَرِ كَاسْمَةٍ تَرْجُمَةُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دودھ روکا ہو یا جو خریدے تو اس کو تین
 دن اختیار ہے اگر چاہے اوسکو کہہ لیوے اور اگر چاہے اوسکو پھر دیر سے اور ایک صاع کھجور کا دیکھوں کا پھر دیر سے
 ر دودھ کی قیمت میں عرب میں گیدوں کی قیمت کھجور سے زیادہ ہے **الْخَزَائِمُ بِالْطَّهْنَانِ نَعْمَ أَوْ نَعْمَ**
يُحِبُّ جُضَانُ هِرْمَالٍ كَالْحَبْرِ عَائِشَةُ قَالَتْ فَخَصَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْخَزَائِمَ بِالطَّهْنَانِ تَرْجُمَةُ
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ نفع ضمان کے ساتھ صرف
 یہ حدیث ایک بڑا اکیلہ جس میں سے فقہانے بہت مسائل نکالے ہیں مطلب یہ کہ یہ ہر کس شخص پر ہاں کہہ دے یا نہ کہہ دے
 نفع ہر جہ سے تو ایسی کا نقصان ہر دہی اوسکو نفع کا مستحق ہے مثلاً ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اس سے نعمت لائی
 بعد اس کے کوئی عیب معلوم نہ ہوا اور غلام باغ کھجور دیر سے کا پسند خریدار کا ہو گا اس لیے کہ اگر غلام ملاک ہو جاتا تو
 مشتری کا نقصان ہوتا باغ سے کچھ غرض نہیں **بَيْعُ الْحَاكِجَةِ لِلْأَعْلَى جَوْشَعُ** ایک شخص میں ہجرت کر کے آیا پھر دیر سے
 دکان کا رہنے والا ہو گیا ہوا وہ باہر والے کا مال **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْتُ الْكَافِرِينَ**
كَانَتْ تَبِيعُ مَخَارِجَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ تَنْفَرُ مَعَهُ كَالْخَيْلِ وَكَانَتْ تَسْتَأْذِنُ الْجَلَّ عَلَى سَوْرٍ وَحِينَئِذٍ وَكَانَتْ تَسْأَلُ الْكَلْبُ كَلْبًا لَقِيَتْ
 انھیں تہا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنی عورت کو بیچنے پر
 سے شہر کے باہر جا کر ملنے سے تاکہ ان کو دھوکا دے دیکھو شعر کا رخ سب سے تباہ کر مال خرید لینے اور مصاجر کو دیکھنا تو مال
 بیچنے سے **فَإِنْ بَيْعَ بِنْتٍ كَانَتْ لَهَا مِثْرَةٌ** اگر وہ بیچتا ہے کہ بچہ بیچتا ہے ایک شخص نے کہا یہ غلام بیچ کر پاس چھوڑ
 جائیں جب بھنگا ہو گا تو بیچ دے گا اس سے منع کیا کیونکہ لوگوں کا اس میں نقصان ہوتا اور تضرع سے **فَإِنْ بَيْعَ بِنْتٍ كَانَتْ**
 چھاتی میں دودھ جمع کرنا اور اس کو نہ دینا تاکہ شہر مدار زیادہ دودھ سمجھ کر فصلی قیمت کو خرید کر لے مت اور بیچنے سے **فَإِنْ**
 وہ یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا یا بیچنا جو دیر سے نہ نکالنے کوئی بول زیادہ سے تا وہ جاریہ ہو گا کہ ہاں سے **فَإِنْ بَيْعَ بِنْتٍ كَانَتْ**
 کے لے کر بچل کرنا چھوڑ دینا یا بیچنے سے بول شعر کا پھر اور بچل سے متاثر ہو گا اور اس میں سوکن کے طلاق کوئی مانا نہ دے کہ کیا
بَيْعُ الْحَاكِجَةِ لِلْأَعْلَى دھاتی کا مال نہ بیچے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبِعْ حَاكِجَةً لِيُكَاذِبْ**

۹
بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین

عن ابی داؤد عن حماد بن عمار عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہری کو بارہ لے لاکھ ہجرت سے
اگر چہ اس کو باب یا بہائی ہو **ع** اس حدیث کی تفسیر درگزری نے کی **ع** ابن ابی شیبہ قال فیہ ما کان یمنع حاجۃ من لیسوا
بناک کانت اھا کافا کا ترجمہ درگزری **ع** ابن ابی شیبہ قال فیہ ما کان یمنع حاجۃ من لیسوا بناک کانت اھا کافا کا ترجمہ درگزری
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی حافۃ لیسوا بناک کانت اھا کافا کا ترجمہ درگزری
روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است بھی شہری بارہ لے لاکھ ہجرت سے
جلے اتھ جائیں بچیں **ع** اس حدیث سے ایسا کہ درگزری **ع** ابن ابی شیبہ قال فیہ ما کان یمنع حاجۃ من لیسوا
قال تلکو الذکبات للبیع ولا ینبغی بضعکم علی بضع بعضکم ولا کتابتوا ولا ینبغی حافۃ لیسوا بناک کانت اھا کافا کا ترجمہ درگزری
اس حدیث سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است لیسوا بناک کانت اھا کافا کا ترجمہ درگزری
کو جب تک شہر میں نہ رہے اور نہ ہجرت کوئی غم میں نہ رہے کی غرض سے (مذہب سے اور مذہب سے ہوا لاکھ مال نہ لے سکے) اور
ست ہجرت کرو اور نہ ہجرت شہری بہائی کے لیے رہی اور لاکھ مال نہ لے سکے **ع** ابن ابی شیبہ قال فیہ ما کان یمنع حاجۃ من لیسوا بناک کانت اھا کافا کا ترجمہ درگزری
سے لاکھ لکھی عن النخیش والنخیش قال فیہ ما کان یمنع حاجۃ من لیسوا بناک کانت اھا کافا کا ترجمہ درگزری
منع کیا بخیر سے اور قافلے کو لے جا کر سننے سے اور شہری کو رہائی کا مال بچنے سے **ع** الشافعی قافلے کے بارہ لاکھ ہجرت سے
ابن عمر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھی عن النخیش قال فیہ ما کان یمنع حاجۃ من لیسوا بناک کانت اھا کافا کا ترجمہ درگزری
منع کیا نفسی سے یعنی آگے جا کر قافلے کی ملاقات سے اس لیے کہ اس میں ہجو کا بھٹا لے والوں کو اور ان کو شہر کا نام نہ مل سکے
وہ اس کے ہتھ سے باہر دھریں گے **ع** ابن ابی شیبہ قال فیہ ما کان یمنع حاجۃ من لیسوا بناک کانت اھا کافا کا ترجمہ درگزری
الشیخ ترجمہ عبد بن عمر سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے سے آگے جا کر ملاقات کرنے سے ایک
وہ بازار میں آئے (اور خود نہ دیکھ لیتے) **ع** ابن ابی شیبہ قال فیہ ما کان یمنع حاجۃ من لیسوا بناک کانت اھا کافا کا ترجمہ درگزری
قال ینبغی حافۃ لیسوا بناک کانت اھا کافا کا ترجمہ درگزری **ع** ابن ابی شیبہ قال فیہ ما کان یمنع حاجۃ من لیسوا بناک کانت اھا کافا کا ترجمہ درگزری
روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ کی ملاقات سے رہتی کے باہر (اور شہری کو دیکھا تو ابھی بچنے
سے لاکھ لے سکے (جمادی ہی میں) حدیث کا میں نے ابن عباس سے سنا کہ اس کو کیا اور ہے کہ شہری نہ بھی رہائی کے
لیا وہ نہ لے لے کہا شہری مال نہ لینے باہر لے کا **ع** ابن ابی شیبہ قال فیہ ما کان یمنع حاجۃ من لیسوا بناک کانت اھا کافا کا ترجمہ درگزری
الحاکم فی مستدرک ما فیہ منہ فاذا اکتسب الذکۃ الشرف فھو الخیار ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است لیسوا بناک کانت اھا کافا کا ترجمہ درگزری **ع** ابن ابی شیبہ قال فیہ ما کان یمنع حاجۃ من لیسوا
اور ابھی کہ ہجو کا دیا بارہ میں رسول کی قیمت زیادہ ہوا تو وہ کو اختیار ہے اگر چہ ہجرت میں نہ کر لے اور نہ مال لے سکے
لیوے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است لیسوا بناک کانت اھا کافا کا ترجمہ درگزری **ع** ابن ابی شیبہ قال فیہ ما کان یمنع حاجۃ من لیسوا

وہ محدسہ کا پس باغ کی کھجور کو (جو درختوں پر ہو) کھجور کے بدلے میں باپ کر بیچا لے اور جو انکھور ہو درختوں پر ہو
 خشک انکھور کے بدلے میں باپ کر بیچا لے اور جو کہیت ہو اس کو افاج کے بدلے میں باپ کر بیچا لے ان سے منع کیا
 جابر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھی عن الخبازة والنزابة والشاكلة وعن بيع التمر قبل ان يؤام
 ونحن نبيع ذلك بالذنان والذراحم ترجمہ جابر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
 اور مزید اور محاذی (ان سے منع) اور زرجلی (اور بادن کے بیچنے سے جب تک وہ کہانے کے قابل نہ ہوں اور نہ
 کیا پہلوں کو بیچنے سے مگر وہ بیاور انشرفی کے بدلے میں بیچ کر التذیل حتیٰ یبصر بالیٰذینجا جب تک نہیں ہو
 ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھی عن بيع الخشاعة حتى تذهب وعن التذیل حتی یبصر
 الفاحة لکھی البائع والمشتري ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھجور کی بیچنے سے
 جب تک خوش نگ نہ ہو اور بالے کے بیچنے سے جب تک سفید نہ ہو اور فاق کا درخت کا دوسے منع کیا باغ کو بیچنے سے اور خیر
 خریدنے سے عمن ان یصل الی ارجل من اصحاب التمر صلی اللہ علیہ وسلم احبہ قال یا رسول اللہ انی اکتلی
 الصنعا فی ذلک الغدق یجمع التمر حتی یرحمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعدہ بالورق ثم
 اشتريہ ترجمہ ابو صالح نے ایک صحابی سے سنا وہ بولایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابی اور عذق ردو تو قسمیں ہیں کھجور
 کی (انہیں اپنے خرچہ میں کھجور کے بدلے جب تک یاد نہ دین اپنے فرمایا تم بیچ کھجور کو پہلے چاندی کے عوض جو ڈال پھر
 کے بدلے اصیافی اور عذق خریدے یہ بھی التمر بالتمر منع کھجور کے بدلے کم دیا وہ بیچا عمن ان یصل الی ارجل من اصحاب التمر
 التذری وابی خدیج ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استغل بجلال علی خبر حجازیہ بن حنیب فقال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل من خبزک کذا قالوا واللہ اننا لناخذ الصاع من هذا بصاکن والک
 بالثلث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفعل مع الجمع بالتمر اجم ترجمہ انبیاء بالذراحم حنیب
 ترجمہ ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مال کیا
 خیر کہ وہ ایک قسم کی عمدہ کھجور ہے جو کہ حنیب کہتے ہیں لایا اپنے فرمایا کیا حنیب کی سب کھجوریں ایسی ہیں اور نے کہا
 نہیں قسم خدا کی اس کو ہم دو صاع کھجور کو ایک صاع یا تین صاع دیکر دو صاع لیتے ہیں اپنے فرمایا ایسا نہ کر بلکہ تم بیچ
 کو پھلے روپیوں کے بدلے بیچ پھر روپیہ دیکر حنیب خرید لے عمن ان یصل الی ارجل من اصحاب التمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم ان یصل الی ارجل من اصحاب التمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاء فیه ینبئ فقال ذلک لکم بعدا قالوا
 صاعا بصاعین من ثمرنا فقال لا تفعل قالوا هذا الا بصاع واکن مع ثمرک واشتر من هذا کذا ترجمہ ابو سعید
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان (ایک قسم کی کھجور ہی لانی گئی) اور آپ کی کھجوریں بل تھیں خشک
 (یعنی بری قسم کی تھیں) آپ نے پوچھا یہ کھجور کہاں سے آئے لوگوں نے کہا ہم نے اس کو خرید لیا اس کھجور دو صاع دیکر اپنے

اور دو کبریاں حضرت عطاء بن یسارؓ باع سقایۃ مہرزہ حبیبؓ اور وریقؓ پاکستے تھے وہ فرمایا فقال ابلوا ذلک
 سبقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبعنی عن شبل هذا الا انکم لا یجوز لکم رجوعہما بن یہا سے روایت ہے ہر معاویہ
 ایک برتن بانی پتھر کا سونے یا چاندی کی چپا اور اس کی تول سے زیادہ سونا یا چاندی لیا۔ ابو الدرداءؓ سے کہا میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے کہتے تھے اس قسم کی بیچ سے مگر برابر پر بیچیں فقالوا فیہ الخ واذ اللہ حبیب اللہ
 ایک حاجب بن بکیر اور سونا ہوسونے کے بدلے میں بیچنا حضرت فضالہ بن عیینہؓ قال اشتريت یوم یحییٰ بکر قالہ وہا
 ذہب وشرکت ففصلنا فیہا فوجدت فیہا انکسہ مہرزہ حبیبؓ فقالوا ذلک للبیہی صلی اللہ علیہ وسلم
 فقال اکشیاع حتی فصل رجسہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے جو میں نے خیر کے روز ایک خریدار سونے کا جرین بکیر بھیجے
 بارہ اشرفیوں کو جب میں نے اس کا نواجہ کیا تو بارہ اشرفیوں جو زیادہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا
 آپ فرمایا یہ بیچا جاوے جب تک سونا جلد نہ کیا جاوے ر اگر سونے کے بدلے بیچنا منکر ہے حضرت فضالہ بن عیینہؓ قال اصبتہ
 یوم یحییٰ بکر قالہ وہا ففصلنا فیہا فوجدت فیہا انکسہ مہرزہ حبیبؓ فقالوا ذلک للبیہی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اکشیاع
 بعضہا امین بعضہا ففصلنا فیہا رجسہ فضالہ بن عبید سے روایت ہے جو میں نے خیر کے دن ایک رہا جس میں سونا تھا اور گتہ
 میں نے اس کو بیچنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا آپ فرمایا پہلے جہا لے اس کو رجسہ روزا علیہ وکرمے اور
 بکیریں ملحدہ پھر اس کو بیچ کر بیچم الفطیۃ والذہب رجسہ چاندی کو سونے کو بدل بن بیچنا اور اس کا ذکر ہے فی النہی قال
 باع تمہا لک لک وکلا رجسہ فجاہن فآخبر بنی فقلت ہذا لا یصلوہ فقال قد لک فیہ یسئوہ والشوق وما عابہ بنیہ
 علی احد فایت اللہ بن علیؓ فسالته فقال قدیم حکمتنا البیہی صلی اللہ علیہ وسلم المذینہ وکمن منینہ
 ہذا البیہی فقال ما کان یدل بید فلا یأس وما کان رجسہ ففصلنا فیہ فوجدت فیہ انکسہ مہرزہ حبیبؓ فقالوا ذلک للبیہی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اکشیاع
 فقال ذلک لک مہرزہ حبیبؓ فقال ما کان یدل بید فلا یأس وما کان رجسہ ففصلنا فیہ فوجدت فیہ انکسہ مہرزہ حبیبؓ فقالوا ذلک للبیہی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اکشیاع
 بیان کیا میں نے کہا یہ درست نہیں انہوں نے کہا قسم خدا کی میں نے سنا یا بیچ کسی نے نہیں کہا کہ بری بات ہے پھر
 برا بن عازبؓ پاس گیا اون کو پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینے میں تشریف لائے ہم یہ بیچ کر لیا کرتے
 تھے انہو فرمایا اگر نقد ہو تو قباحت نہیں اور جو ادوار ہو تو رس ہے پھر جسے کہا زید بن قثمؓ پاس میں ان کے پاس ان کے
 پوچھا انہوں نے بھی بھی کہا صحیح الذہب بن عازبؓ وزید بن قثمؓ انکسہ مہرزہ حبیبؓ فقالوا ذلک للبیہی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اکشیاع
 علیہ وسلم فقال لیا فی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البکر فقلت لک ان یدل بید فلا یأس واذ لک انکسہ مہرزہ حبیبؓ
 فلا یصلوہ مہرزہ حبیبؓ برا بن عازبؓ اور زید بن قثمؓ سے روایت ہے جو ہم دونوں تجارت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی
 میں ہم نے پوچھا آپ سے صرف کو (یعنی سونے یا چاندی کو سونے یا چاندی کے بدلے بیچنا) آپ نے فرمایا اگر نقد ہو تو برا
 نہیں اور جو ادوار ہو تو درست نہیں صحیح الذہب قال لک انکسہ مہرزہ حبیبؓ فقالوا ذلک للبیہی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اکشیاع

آپ نے بلا ہوا اور فرمایا کیا تو سمجھتا ہے میں نے تیری اونٹ کی قیمت کم لگائی تھی اس لیے کہ تیرا اونٹ لے لوں اپنا اونٹ لے
 اور دوسری بھی لے لے لے اس حدیث میں ایک حیرت انگیز واقعہ ہے کہ ایک شخصیت اور ماہدہ اونٹ اپنی دو مال کی برکت سن کر اور چلا گیا
 دوسری حسن خلق ہے کہ چیر بھی پہن رہی اور دام بھی دیدیے تیسری ایک مسئلہ فقہی ہے کہ بیع میں شرط کرنا جائز ہے
 اگرچہ اس میں نص ہو یا نہ ہو۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث سنو ہر واسطیہ صحیح جابر کا انفرادی واقعہ ہے مع التیہ صلی
 اللہ علیہ وسلم علی اکابرہ لکھا تھا کہ ذکیر الحدیث یہ قولہ خود کلاماً مستداً فانہ صحت الحیل فوجہ السیئ
 صلی اللہ علیہ وسلم انما کان علیہ فیما کان علیہ وسلم یا جابر ما ادری جملک
 یہ قول انتہائی بڑے بڑے کبار کا ہے یا رسول اللہ قالہ یعنی یہ وہ کہ ظہر ظہر صحیح تقدم فیعتہ وکان فی الذیہ
 مشکوٰۃ فیہ لکھی اس حدیث میں ہے کہ لکھا کہ افسوسنا غرانا وذنونا استاذنا ذکیر یا للخیل فقلت یا رسول اللہ اینی
 حدیث محمد بن یونس قال کہو ان زوجتکم نسیا قلت بل نسیا یا رسول اللہ ان عبد اللہ بن عمر و اصاب وک
 جابر بن عبد اللہ انما کان فیہ منہ فقلت ان زوجتکم نسیا لکھا ہے تو تو جبرہن فاذن لی وقال لیست
 اهلک عندک اما قد نمت انجنت خالی بن بیع الحیل فلا منی فکما اذ قد مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 غدت بالخیل فاعطانی من الخیل و الجممل و منہما مع الناس ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ جابر نے کہا یا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک پی کے اونٹ پر پھر بیان کیا حدیث کو بعد اوس کے کہا اونٹ تھک گیا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹا وہ تیز سو گیا یہاں تک کہ ریشہ کر کے آگے ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی جابر سمجھتا
 ہوں تمہارا اونٹ تیز سو گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنی برکت سے سو بچو فرمایا اوس کو پھیل میرے ہاتھ اور توجہ دے
 دینے میں پہنچو تک میں نے آپ کے ہاتھ بچو والا اگرچہ مجھ کو اونٹ کی بہت احتیاج تھی مگر مجھ کو شرم آئی آپ سے رکنا پاتے
 ہیں بچو کہ اور میں خود (جب جھاد سفر فہنت ہوئی اور ہم دینو کے نزدیک پہنچی تو میں نے آپ سے اجازت چاہی کہ گرجانے
 کی میز پر کیا یا رسول اللہ میرے بھی نکاح کیا ہے اپنے فرمایا کہ سے کیا ہو یا ثیب سے میں نے کہا ثیب سے اور اوس کی وجہ سے
 میرے باپ عبد اللہ بن عمر کی اور کنوڑی لکھیاں چوڑ گئے تو مجھ کو برا بھلا کہہ کر ان کے پاس ایک کونوڑی لکھی لاؤں تو بھین
 اپنی بیوی کو نکاح کر کے اس لیے میں ثیب سے نکاح کیا کہ وہ ان کو تعلیم کرے اور اب کہہ لاؤ آپ نے اجازت دی اور فرمایا
 اپنی بی بی باسرات کو جابین جب گیا تو بی بی مامون سے بیان کیا اونٹ بچو حال انہو بچو مجھ کو ملاست کی جب بول صلی
 اللہ علیہ وسلم تشریف لے کر تو صبح کو میں اونٹ لیکر گیا اپنے اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی ہیر دیا اور ایک حصہ سب لوگوں کے
 برابر دیا غنیمت کے ال من سے) حکو جابر بن عبد اللہ قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر کنت
 علی حیل فقال ملک و لیس الناس لہ اعنی لیس فی ماخذہم لیس فوجہ فان کنت لکھا انا فی قول الناس فوجہ
 لکھا فکما اذ ذنونا من المذینہ قال ما اهل الخیل یعنی یہ وہ کہ لکھا کہ لکھا اہل الخیل فقلت لکھا اہل الخیل

اس حدیث

اوس کو بچکا اتنے کو اسے تجھ بخشی میں لے کہا ان وہ آپکا ہر مانی اسد اپنے فرمایا اس کو بچکا اتنے کو اسے تجھ بخشی میں
کہا ان وہ آپکا ہے مانی اسد اپنے فرمایا اتن کو بچے گا اسد تجھ بخشے میں نے کہا ان وہ آپکا ہر مانی اسد کے انور
نے کہا جردی ہر اس حدیث کا ہر خبر ایک کلمہ ہے جب کو مسلمان کھتی ہی یہ کہ اسد اسے تجھ بخشے **الْبَيْعُ**
يَكُونُ فِيهِ الشَّرْطُ الْفَاسِدُ فَيُصِيرُ الْبَيْعَ رِبَاً وَيَبْطُلُ الْبَيْعُ بِمَنْ أَشْرَطَ خِلَافَ مَنِ ارْتَضَى ہر شرط کی اور شرط طبل

ہر کی **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطْتُ أَهْلَهَا وَكَأَنَّهُمَا قَدْ كُنْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فَقَالَ عَتِيقُهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لَنَا أَنْتَ الْوَدِيُّ قَالَتْ كَأَنَّهُمَا قَالَتْ قَدْ عَلِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَحْبِثُهَا مِنْ رَوْحِهَا فَانْخَارَتْ لِنَفْسِهَا وَكَأَنَّهُ رَوْحُهَا حُرٌّ حَرَمَهُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا روایت ہر میں نے
بریرہ کو خرید اوس کو لوگوں نے شرط کر لی کہ ترکہ اس کا ہم لین گے نیز نے یہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم بیان کیا اپنے
فرمایا آزاد کر دے اس کو کیونکہ ترکہ اوس کو ملتا ہے جو بریدہ دیوے (بیوہ خرید کرے) پھر اس کو آزاد کر دیا رسول اسد صلی
علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور اختیار دیا پھر خاندن کی طرف سے روئے چاہے خاندن کو پس خواہ اوس سے جدا ہو جائیکہ آزاد
ہو کر یہ لوٹدی کو اختیار ہو ہے کہ اس خاندن پاس ہے جس سے نکاح لوٹدی میں ہوا تھا یا نہ ہو اوس سے نہیں اختیار
کیا روئے خاندن سے جدا ہونا چاہا اور اس کا خاندن آزاد ہوا **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَزَادَتْ أَنَّ تَشْرِيْهَا بَرِيْرَةَ لِلنَّبِيِّ**

وَاللَّهُمَّ اشْتَرَوْا وَلَا تَهْلُوا أَذْكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقْهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْفِيْلُ هَذَا الْقَدْلَ
بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ صَدَقَ وَلَنَا هَذِيْكَ وَحَيْثُ تَرَحُّمَةُ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا روایت ہر انہوں نے
قصد کیا بریرہ کے خریدنی کا آزاد کرنے کے لیے لیکن اس کے با کون نے شرط کر لی کہ ولا روئے اس کا ترکہ ہم لین گے
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا پھر فرمایا خرید کر لے اور آزاد کر اس کو کیونکہ ولا اوس کو ملی جردی کر سکا
اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اس پر گشت لایا گیا۔ لوگوں نے کہا یہ گشت صدقہ کا ہے جو بریرہ کو ملتا تھا۔ پھر فرمایا اوس کو ملی وہ
صدقہ ہر ہر کسی تھے ہر بریرہ کی طرف سے اور اختیار ملا اوس کو رحمت آزاد ہوئی پھر خاندن کے پاس نہیں (سبحان ربنا اللہ)

بَيْنَ لَحْنٍ إِنَّ عَائِشَةَ أَزَادَتْ أَنَّ تَشْرِيْهَا جَارِيَةً تَعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَيْبُكُمْ كَأَنَّ الْوَلَاءَ لَنَا أَذْكَرْتُ
ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْتَلِكُ ذَلِكَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ تَرَحُّمَةُ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
ہر حضرت عائشہ نے قصد کیا ایک لوٹدی خرید کر آزاد کر لیا اوس کو لوگوں نے کہا ہم تمہاری تہ تجھ میں اس شرط سے کہ ولا ہم کو
ملی انہوں نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم بیان کیا آپ نے فرمایا یہ شرط نہ رو کے جب کو خریدے سے کہیں کہ ولا اوس
کو ملی جردی کر سکا ہر ہر کسی تھے ہر بریرہ کی طرف سے اور اختیار ملا اوس کو رحمت آزاد ہوئی پھر خاندن کے پاس نہیں (سبحان ربنا اللہ)
تعمیر ہوئی پہلے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَّ بَيْعُ الْعَائِضِ مِثْلُ بَيْعِ الْبَيْعِ وَهِنَّ**

غلام یا بوندی کہتر میں جسکو مالک نے اپنی مرے کے بعد آزاد کر دیا ہو مگر خایر قال اعنق من قبل ان یمن بک عذرتک
 عبد اللہ عن دیر قبکم ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لک مال خیر قال ک قال فقام رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم من یثرب یدعی فاستأثر اہل نعیم بن عبد اللہ العدنی یثربان مائتہ درہم فجاء بہما
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدفعہما الیہ ثم قال ابدایہما فیکفیک فصدق علیہما فان فضل شیء فادعہما
 فان فضل من اھلک شیء فیلدنی فکتابک فان فضل شیء من ذی قرابتک فھکذا بقولک وھکذا وھکذا
 بکتابک وھکذا بک وعن شہابک ترجمہ جابر بن سے روایت ہر ایک شخص نے بنی عذرہ را ایک قبیلہ ہر ایک سے
 ایک غلام کو آندا کر دیا مرے کے بعد یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی اپنی فرمایا را اس کے مالک سے کیا تیری
 پاس اسکو سوا اور مال ہو وہ بولا نہیں آپ کہتر ہوئے اور فرمایا کون خریدتا ہے اس غلام کو مجھ سے یہ سن کر نعیم بن عبد
 نے اسکو خرید اٹھہ سو درہم کو اور وہ درہم لاکر آپ کو دیے آپ نے اس کو مالک کو دیے اور فرمایا پہلے اپنی اور صرف کو صدقہ
 دی پھر اگر کچھ بچے تو اپنی گھر والوں کو دے پھر اگر گھر والوں سے بچے تو اپنی عزیزوں کو دے ہر اگر عزیزوں سے بھی بچے
 یعنی سامنے اور وہ اپنی اور بائیں طرف اشارہ کیا یعنی ہر طرف سے فقیر دن کو صدقہ دی (مگر خایر ان رجلا من اھلک
 یقال لہ ابو من کوذ اعنقک مالک عن دیر یقال لہ یعقوب کہ یکن لہ مال خیر فدعا بہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یثرب فاستأثر نعیم بن عبد اللہ یثربان مائتہ درہم فدفعہما الیہ وقال
 اذا کان احکم فھین فلیبدایہ فکتابک فان کان فضلک فاعلی علیہ فان کان فضلک فاعلی فی البیت او ذی حق
 فان کان فضلک فھاھنا وھاھنا ترجمہ جابر بن سے روایت ہر ایک نے جس کا نام بوند کو رہا اپنی غلام
 کو جس کا نام یعقوب تھا اپنی مرے کے بعد آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بلایا اور فرمایا کون خریدتا ہے اس غلام نعیم
 بن عبد نے اسکو خرید اٹھہ سو درہم کو اپنی وہ درہم دے پھر اس نے فرمایا میں سے جب کسی محتاج ہو تو پہلے اپنی ذات سے شرم دی پھر اگر کچھ بچے اپنی
 اپنی چچن صرمن کے پھر اگر کچھ بچے تو اپنے پرستار یا تے والوں پر صرف کر کر پھر اگر کچھ بچے تو اوپر اوپر دھر (فقیرین پر) صرف
 کرے مگر خایر ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باع اللہ بن ترجمہ جابر بن سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دربر کو پچا یمیم اللہ کتاب رکبیا ف مکانا دس برو کو کہتر میں جسکو مالک نے کہدیا ہو کہ اگر اتنی روپیہ
 تو دیوے تو آزاد کر مگر عائشہ ان بریرہ وجاءت عائشہ کسبتھما فوک مائتہا شینا فقالت لھا عائشہ
 انی جی الھلک فان احبب ان افضی عنک کتابک ویکن ولک لی عتک فذکرت ذلک بنیرہ لاکھلا
 کابو وقال ان شئت ان یخصب علیک فلتعقل فیکون لنا ولا ولک فذکرت ذلک رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما عی واعتق فان الذلۃ لمن اعنق ثم قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال اھلک کثیر لون ثم فوالیعت فکتاب اللہ فین شئتک شینا لیس فکتاب

اللہ فیکلفہ وانما اشتراط ما شئت شرط اللہ الحق واوفیٰ ترجمہ ہم المؤمنین عائشہ سے روایت ہے ہر برہ و حضرت عائشہ پس اس نے اپنی کتاب میں مدد یا ہنر کو یعنی بدل کتابت اور کہ نہیں مدد دین حضرت عائشہ نے کہا باہر لوگوں سے کہ اگر ان کو منظور ہو تو میں یہی کتابت کا روپیہ دے دوں اور نیز اگر کہ میں لوگوں میں اور بھی دوسرے اپنے لوگوں کی زبان کیا اور ہوں نے انکار کیا اور کہا اگر حضرت عائشہ کو منظور ہو تو میں تیرے ساتھ سلوک کرین تیرا کہ تو ہم میں گئے حضرت عائشہ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اذن فرمایا تم خرید کر دو اور آزاد کر دو ورنہ اسی کہنے کا جواز دکرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا اس قسم کی شرطیں کرتی ہیں جو اس کی کتاب میں نہیں ہیں جو شخص ایسی شرط کرے جو اس کی کتاب میں نہیں ہے وہ پوری مذہب کی اگرچہ سوشن طین کرے اس کی شرط لائق ہے قبول کرنے کے اس بخیر دوسرے کے **ابن کاتب** بیاض فیکلفہ انفق منہ کتابتہ شینا کتابتہ اگر اپنی بدل کتابت میں جو کچھ دانا کیا ہو تو اس کا بچنا درست ہے

بکتابتہ میں جو کچھ دانا کیا ہو تو اس کا بچنا درست ہے **ابن کاتب** بیاض فیکلفہ انفق منہ کتابتہ شینا کتابتہ اگر اپنی بدل کتابت میں جو کچھ دانا کیا ہو تو اس کا بچنا درست ہے **ابن کاتب** بیاض فیکلفہ انفق منہ کتابتہ شینا کتابتہ اگر اپنی بدل کتابت میں جو کچھ دانا کیا ہو تو اس کا بچنا درست ہے **ابن کاتب** بیاض فیکلفہ انفق منہ کتابتہ شینا کتابتہ اگر اپنی بدل کتابت میں جو کچھ دانا کیا ہو تو اس کا بچنا درست ہے

بکتابتہ میں جو کچھ دانا کیا ہو تو اس کا بچنا درست ہے **ابن کاتب** بیاض فیکلفہ انفق منہ کتابتہ شینا کتابتہ اگر اپنی بدل کتابت میں جو کچھ دانا کیا ہو تو اس کا بچنا درست ہے **ابن کاتب** بیاض فیکلفہ انفق منہ کتابتہ شینا کتابتہ اگر اپنی بدل کتابت میں جو کچھ دانا کیا ہو تو اس کا بچنا درست ہے **ابن کاتب** بیاض فیکلفہ انفق منہ کتابتہ شینا کتابتہ اگر اپنی بدل کتابت میں جو کچھ دانا کیا ہو تو اس کا بچنا درست ہے

و ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولا الکی بنجر اور کبہ سے ف
 کیونکہ ولا ایک حق جو کسی وجہ اگر ادا کیو ہوئے غلام یا نوڈی لگوئی وارث نہ ہو تو ادا کرنے والا یا ادا کو وارث وراث
 ہوتی میں پھر معلوم نہیں کہ غلام یا نوڈی کچھ مال چھوڑ کر مرے یا نہ چھوڑ کر اس لی وکی بیع ماہر نہ ہوگی **بیع الکوا**
 ولا کا بیچنا **عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقی عن بیع الکوا و ترجمہ ابن عمر** عبد اللہ
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ولا کے بیچنے اور کبہ سے **بیع المائد** بانی کا بیچنا **عن**
جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقی عن بیع المائد ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے منع کیا بانی کے بیچنے سے **ف** بیع اگر کسی گنواں یا عوض یا چشمہ ہو تو بانی بیچے یا نوڈوں کے پلانے و لپی بیچنا وارث
 نہیں بلکہ اجازت دیکر کہ خیا جی جا ہی ہے یا جانوروں کو پلاوے۔ بقضوں کو نزدیک یہ بھی نہیں بھی ہو اور حضور کے
 تحریی اور جو کہیت سفیر کے لیے بانی بھی تو بابت نہیں **عن عثمان بن عفان** یقول یسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم یفقی عن بیع المائد ترجمہ مرہ بن عبد اللہ روایت ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے
 کرتی ہے بانی کو بیچنے سے **بیع فضل المائد** بیچو ہوئی بانی کا بیچنا **عن ابی اس** **ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
فقی عن بیع فضل المائد و باع فقیہ الوھط فضل المائد الوھط فقیہ عبد اللہ بن عمر ترجمہ ابی اس سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیچو ہوئی بانی کے بیچو سوا قریبے دھڑ راہک گانوں ہر طایف کی طرف کا
 بانی سچا بیچا ہو تو باعانا و کو عبد اللہ بن عمر سے **عن ابی اس** **ابن عبد اللہ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال**
کا بیع فضل المائد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقی عن بیع فضل المائد ترجمہ ابی اس بن عبد اللہ روایت ہو
 بیچو بیچا ہو یا نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است بیچو بیچا ہو یا نہیں **بیع المائد** شرب کا بیچنا **عن ابی اس**
الضریح انہ سأل ابن عباس عن عتب بن العتب قال ابن عباس انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سئل و اویہ خیر فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم هل علیک انک الله عز وجل حرمة فساد و کذا ففہ
ما سألکما اردت فقال انتا کا الی جنبہ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یم سادرتہ قال النبی
ان بیعہا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک الله عز وجل حرمة فساد و کذا ففہ
 ما یفہما ترجمہ ابن عباس نے ابن عباس سے پوچھا انگو کے شری کا حال ابن عباس نے کہا ایک شخص رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک ٹھوڑا شراب کے تحفہ لایا آپ نے فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں اس نے شراب کو حرام کر دیا ہے پھر اس نے
 اجنبی سوا ایک شخص سے کان میں کہہ کہا میں نہیں سمجھا کیا کہہا میں نے ایک آدمی سے کہہ کہہا میں نے کہا بیچنا صلیع نے فرمایا میں کیا کہا
 بولایا میں اس سے کہا بیچو ڈال اپنے فرمایا جس نے اس کا بیچنا حرام کیا وہی اس کا بیچنا حرام کرنا ہے اس نے دونوں — شکون
 کاٹے کھول دیا اور جو کچھ شراب اس میں تھا بیچ گیا **عن عائشہ** **قالا انک انک ایات الرزق اھام رسول اللہ صلی**

صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی اجرت لینے سے منع فرمایا ہے بلکہ غیر اجرت کے زکوٰۃ دینا چاہیے۔ اسی لئے اگر خوشی ہو یا دیاں والا
 کچھ دے تو قیامت میں اس کو اجر ملے گا۔ **عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يَقُولُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فَسَأَلَهُ عَنْ عَسَبِ الْفُكْلِ فَهَكَذَا عَنْ ذَلِكَ هَكَذَا كَأَنَّهُ كَسْرٌ عَلَى لَانَ تَرْجُمَهُ ابْنُ أَبِي
 روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عیسیٰ بن ماریہ سے جو ایک شاخ ہے وہی کتاب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور زکوٰۃ دینے کی
 اجرت لینے کو کہا۔ آپ نے منع فرمایا اور اس کو وہ بلا ہم کو خیر کے طور پر کچھ ملتا ہے **ف** یعنی ہم شرط نہیں کہہ سکتے کہ وہی دیا
 اپنی خوشی سے کچھ نہ کرے یا ہر ترمیمی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے اجازت دی اور اس کو خیر کے طور پر جو اس کو
 پس کی **عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ يَقُولُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسَبِ الْفُكْلِ وَتَمِينَ الْكَلْبِ**
 ترجمہ ابھر رہا ہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجی گمانے والے کی کافی اور زکوٰۃ کی اجرت
 اور کئی قیمت سے **عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسَبِ الْفُكْلِ تَرْجُمَهُ ابْنُ أَبِي**
 خدیجی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ دینے کی ضرورت سے **عَنْ ابْنِ خَازِمٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسَبِ الْفُكْلِ تَرْجُمَهُ ابْنُ خَازِمٍ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کئی قیمت سے اور زکوٰۃ والوں کی ضرورت سے **الرَّجُلُ يَتَّبِعُ الْبَيْعَ فَيُفْلِتُ وَيُجْعَلُ لَتَتَّاعٍ يَتَّبِعُهُ**
 ایک شخص ایک چیز خریدی پھر اس کی قیمت دینی پہلے غفلت ہو جاوے اور وہ چیز جن کی تون ہو جو وہ تو بیچنے والا اس کا
 دیا وہ حقدار کی (خیر دہان کے اور متروک ہوں **عَنْ ابْنِ خَازِمٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْأَمْزِيُّ الْفُلْدُ**
لَهُ وَجَعَلُ الرَّجُلُ يَحْفَظُكَ سَلْعَةً يَتَّبِعُهَا كَمَا كُنْتَ بِهَا مِنْ غَدٍ ترجمہ ابھر رہا ہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غفلت ہو جاوے پھر ایک شخص اپنا رہا ہو اس کا اسباب اس کو پس پڑے جو کچھ تون تو وہ زیادہ حقدار
 ہو اس کو لینے کا اور وہ **عَنْ ابْنِ خَازِمٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسَبِ الْفُكْلِ تَرْجُمَهُ ابْنُ أَبِي**
يَتَّبِعُهُ وَخَرَفَهُ أَنَّهُ لَصَاحِبُهُ الَّذِي كَانَهُ ترجمہ ابھر رہا ہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
 کوئی شخص دادر ہو جاوے اس کو پس کی چیز جن کی تون ملے وہ اس کو چاہئے تو وہ اسی کی ہر جس سے اس کو بجا ملے
عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسَبِ الْفُكْلِ تَرْجُمَهُ ابْنُ أَبِي
دَيْنُهُ هَكَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَقَدْ قُضِيَ عَلَيْهِ وَكَذَلِكَ وَكَأَنَّهُ دَيْنُهُ هَكَذَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ وَكَأَنَّهُ دَيْنُهُ هَكَذَا ترجمہ ابھر رہا ہے روایت ہے کہ
 شخص کے پھلون پر جو اس سے خریدی تھے انسانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور وہ بہت حقدار ہو گیا
 تب اپنے زکوٰۃ صدقہ دوا اس کو لوگوں نے صدقہ دیا جب ہی اس کا فرض پورا نہ ہوا۔ آپ نے اس کو رضوخوں سے فرمایا ہے
 ابھر ہو جو ہے اور کچھ کم نہیں ہے **الرَّجُلُ يَتَّبِعُ الْبَيْعَ فَيُفْلِتُ وَيُجْعَلُ لَتَتَّاعٍ يَتَّبِعُهُ** ایک شخص مال بھی ہوا اس کا مال

اور ان کے حکم اسید بن خنیس بن سہل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اِذَا وَجَدَ هَؤُلَاءِ اَنْ يَّجْلُو
غَيْرَ الشَّهِيدِ فَارْتَدَّ اَعْدَاءُ هَؤُلَاءِ اَشْرَ لَهَا وَاِنْ شَاءَ اَتَّبَعَ سَارِقَهُ وَاقْضَى بِذَلِكَ عَمْرُو بْنُ أَبِي جَحْرٍ جَرْمُ سَيْدِ بْنِ
ابن سہل کہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا اگر کوئی اپنی خیر بری شخص کے پاس سے جبر چوری کا
گم ان نہ ہو تو اگر چاہیے اتنی قیمت دیکر چھوڑ دے اور اس نے لیا ہو اس سے کہ لے لے اور چاہے تو چور کا چھچکا کر دے یہی
حکم دیا عمر اور ابو بکر رضی اللہ عنہما نے سنت اور بعض لوگ نہ سب یہ ہے کہ اگر مال اپنی چیز کے لئے اور جس شخص کے پاس
چیز رکھی ہو اس کو حکم ہو گا کہ وہ اپنی بائع سے واپس وصول کرے پھر وہ اپنی بائع سے یہاں تک کہ چور کو پکڑ جائے اور پھر اس کے
دوسری حدیث ہے عَنْ اَسِيدِ بْنِ خُنَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ وَكَانَ مَرْوَانَ كَتَبَ اَنْ مَعَاوِيَةَ
كَتَبَ إِلَيْهِ اَنْ يَأْتِيَ بِحِلِّي سُرْقٍ مِنْهُ سُرْقَةٌ فَهُوَ لَهَا حَيْثُ وَجَدَهَا فَتَكْتَبُ بِذَلِكَ مَرْوَانَ اِنْ كُنْتُ
اِلَى مَرْوَانَ اَنْ اَلْتَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى بِأَنَّهُ اِذَا كَانَ اَلَيْسَ اَتَّاعَهُ مَرْوَانَ فِي سُرْقَةٍ غَيْرِ مَنَّهُ جَرْمُ
سَيْدِهَا فَإِنْ شَاءَ لَعَنَ اَللَّهُ مَرْوَانَ سُرْقٍ مِنْهُ يَمْنَعُهَا وَاِنْ شَاءَ اَتَّبَعَ سَارِقَهُ فَتَكْتَبُ بِذَلِكَ اَيُّوْبُ بْنُ كَعْبٍ وَنَحْنُ
فَعَمَّتْ مَرْوَانَ يَكْتَابُ اِلَى مَعَاوِيَةَ وَكَتَبَ مَعَاوِيَةُ اِلَى اَلْفَرَجِ اَنْ اَتَّكَ لَسْتُ اَنْتَ وَلَا اَسِيدُ تَغْفِيَانِ عَلَيَّ وَلَكِنْ
اَقْضِي بَيْنَا وَلَيْتَ عَلَيْكَ مَا قَاتَلْتَنِي لِمَا اَكْرَمْتُكَ بِهِ فَعَمَّتْ مَرْوَانَ يَكْتَابُ مَعَاوِيَةَ فَقُلْتُ لَا قَفُوْا بِهِ مَعَاوِيَةَ بِنَا
قَالَ مَعَاوِيَةُ تَرَجُمُهُ سَيْدُ بْنُ خُنَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَوَيْتَ هُوَ حَاكِمٌ تَحْرِيماً سَهْلٌ (جو ایک ملک پر خجاستر کو پکڑ کے طرف) مَرْوَانَ لے آئے
کہا کہ معاویہ نے مجھ کو لکھا ہے جس شخص کی کوئی چیز چوری ہو گئی تو وہ اس کا زیادہ وعدہ ہے جہاں اس کو پکڑیں
کہا کہ مَرْوَانَ لے آئے مجھ کو لکھا میں نے مَرْوَانَ کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فیصلہ کیا ہے کہ جب شخص نے
اُس چیز کو چوری کیا ہے جو میرا ہے تو میری چوری کا گناہ نہ ہو تو چھوڑ کے مالک کو اختیار دے چاہی قیمت دیکر بغیر قرضی قیمت
کو اس سے چور سے لیا ہو وہ چیز لے لے چاہے چور کا چھچکا کرے پھر اس کی موافق ابو بکر اور عمر و عثمان نے فیصلہ کیا مَرْوَانَ
نے میری خط کو معاویہ یا اس سے چھچکا یا معاویہ نے مَرْوَانَ کو لکھا تھا اور اسید میری راہ پر حکم نہیں کر سکتی لیکن میں تم دونوں
حکم کر سکتا ہوں کیونکہ میں نے تم کو مقرر کیا ہے پھر جو میرا حکم تھا وہ تم کو موافق عمل کر مَرْوَانَ نے معاویہ کا خط میری پاس بھیجا
میں کو کہا میں اسی کی موافق حکم کر دوں گا جو معاویہ کی ہے میں جب تک اور ابی بکر نے حکم نہیں کیا اس لیے کہ امامت خلیفہ اور
بادشاہ اسلام کی وجہ ہے اور قاضی کو نہیں ہو سکتا اختلاف اسلطانی کے فیصلہ کی وجہ سے کہ سلطان کا حکم خلاف شرع
ہو تو قاضی کو قضا کا عہدہ چھوڑ دینا چاہیے اور سلطان کے جہاں چاہیے اگر سلطان نے اسے تو سب مسلمان ملکر اس کو تخت سے
اُتار دیں اور دوسرے کو بہادریں عَنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجُلُّ اَحَقُّ بِبَيْزِ مَالِهِ
اِذَا وَجَدَ مَا يَتَّبِعُ اَلْبَاغِ مِنْ نَاعَةِ تَرْجُمُهُ سَهْلٌ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنی چیز کا حق
دار ہر جب اس کو پاوے اور جو اس کی چیز نکلی وہ اپنی بائع کا چھچکا کرے رَشَادُ مَعَاوِيَةَ نے اسی حدیث پر عمل کیا کہ عَنِ

گفت کہ اگر اعداؤں کی ملامت کی اور پھر کیا دن پر وہ بولیں میری قس لیسنانہ پڑو گئی میں نے اپنی پیادہ اور برگزیدہ پیغمبر
رسول الصلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ذاتی تھی جو شخص قرض لیوے اور خدا جانتا ہو کہ وہ اوس کے اور کس کی فکر میں ہے
تو اس دنیا میں اوس کا قرض اور اگر اویکا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مِثْقَانَ** رَوَاهُ النَّسَائِيُّ **صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **أَسْأَلُكَ فَقِيلَ لَهَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ كَسَدَ زَيْنَبُ وَكَشَى عُنْدَكَ وَفَاكِهَةٌ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَحَنَ دَيْنًا وَهَوَّ بِرِيْدٍ أَنْ يُخَذَّ بِهِ أَعَانَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجَلَّ رَحْمَةُ الْمُسْلِمِينَ **سَمِعْتُ**
سے روایت ہے وہ قرض لیتے تھیں لوگوں نے اوس کو کہا ان سلسلہ ان کو قرض لیتے ہو حالانکہ تمہاری بائیں خاؤ اور
اگر نہ کو نہیں ہر انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ذاتی تھی جو شخص قرض لیوے اور وہ
اوس کی اگر کرنے کی نیت رکھ کر تو اسے اوس کی مدد کر لیا **مَطْلُ الْغَنِيِّ** مالدار آدمی قرض اور کرنے میں ہر یکے **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ **وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِكٍ فَلْيَسْتَبِعْ وَالْظَّالِمَ مَطْلُ النَّبِيِّ تَرْجِمَهُ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مالدار پر دواؤں لیا جاوے رہے تو قرض دار
اپنی قرض کا اترار ایک مالدار شخص پر کرے جس کو اگر کہیں میں اتو چاہیے کہ اوس کا پیچھا کرے ایسی جبر اور تڑاؤ دیا ہو تو خدا
پر سختی ہو کرے اور مالدار کا قرض اور کرنا ظلم ہے یعنی اگر غفلت ہو اور قرض دار نہ کرے تو گناہ نہیں کیو کہ مجبور ہے لیکن یہ
ہوئے سائے کسی قرض دہرے تو بڑا گناہ ہے **عَنْ** **الْزَيْدِ بْنِ كَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي الْوَلِيدُ يُحْلِلُ**
عَنْهُ حَقَّهُ وَحَقُّكَ تَرْجِمَهُ یہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار اگر قرض اور کرنے میں نہ کرے تو اوس کی غت
بگھار دے اور نہ جاتی ہے یعنی نہ غنواہ کو درست ہے کہ اوس کی برائی کرے اور دوسکو سزا دیا ہی درست ہے یعنی ظلم اوس کو
قید کرنا ہے **عَنْ النَّسَائِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي الْوَلِيدُ يُحْلِلُ عَنْكَ وَحَقُّكَ تَرْجِمَهُ** یہی
اور اگر دُرُ الْكُفَالَةِ قرض کا اتر کرنا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** **وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِكٍ فَلْيَسْتَبِعْ وَالْظَّالِمَ مَطْلُ النَّبِيِّ تَرْجِمَهُ** **وَإِذَا اتَّبَعَ**
أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِكٍ فَلْيَسْتَبِعْ تَرْجِمَهُ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیر کرنا مالدار کا قرض اور کرنے میں
ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کو جو مالدار دیا جاوے مالدار کو پیچھا کرے اور اس کا (اور قرض دار کا پیچھا کرے) **الْكُفَالَةُ**
بِالَّذِينَ قَرْضَ كَيْفَ مَاتَ كُنَا عَنْ **أَبِي قَادَةَ أَنَّ لَجْلًا مِّنْ أَهْلِ نَصْرَةَ أَبِي بَرَةَ النَّسَائِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْلِي عَلَيْهِ**
فَقَالَ إِنَّ عَلَى صَاحِبِهِ كَعْدًا دَيْنًا فَقَالَ أَبُو قَادَةَ أَكَا أَكَا كَقُلْ بِهِ كَا كَا لَوْ قَاءَ قَالَ لَوْ قَاءَ تَرْجِمَهُ ابو قتادہ سے روایت ہے
ایک نصاریٰ نزو کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مابں آیا نماز پڑھنے کے لیے اپنے فرمایا اس پر تو قرض ہے ابو قتادہ نے کہا
ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تو اس پر قرض اور کر دے ابو قتادہ نے کہا تو اس پر **الْغَنِيُّ** **فَمِنْ**
الْفَضَاءِ أَجْبَى لِحِرَ قَرْضَ إِذَا كَرِهَ كِي فَضِلْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ **وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَرِهَ**
الْحَسَنُ كَعْدَ فَضَاءَ تَرْجِمَهُ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم میں لوگ میں جو قرض کرنا چاہتی

مطالعہ دارالعلوم

طرحہ اور کرتے ہیں **حَسْبُ الْفَاعِلَةِ وَالْفَاعِلَةِ** في البطالة خسر معاملة اور قرض کو کر نہیں ہی کر تکی فضیلت حسن
 انی حضرت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلا قد فعل خيرا ففعل ما كان يكره الناس ففعل ما كان
 خيرا ما ينكره وانزل ما ينكره ونزل الله سبحانه وتعالى ما كان خيرا ما ينكره قال الله عز وجل انما فعل خيرا ففعل
 قال لا اله الا الله كان في علمهم ومنعت اذ كان الناس فاذا ابتغيتهم يتفاهن قال لا تزل من ما ينكره وانزل ما ينكره
 ونزل الله سبحانه وتعالى ما كان خيرا ما ينكره قال لا تزل من ما ينكره وانزل ما ينكره
 سلم نے فرمایا ایک شخص نے کوئی نیکی نہیں کی تھی لیکن لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر اپنی کوئی سے کہتا تھا یہ انسانی سے ملے وہ ان
 سے وصول کرے اور یہاں شوری ہو یعنی قرض دے اور غرض کہ بجا وہ ننگ (تو پھر ہڈی اور درگزر کر شاید بتلی کی ہماری قصہ میں
 سو ہی درگزر کری جب مر گیا تو بتلی سے فرمایا کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی ہے وہ بولا نہیں مگر یہ ایک غلام تھا میرے لوگوں کو
 قرض دیا کرتا جب اس کو تعاضد کر لیں پہنچا تو کہہ دیتا جو آسانی سے ملے اور یہاں شوری ہو چڑھو اور دعوت اور دعوت کوئی شاید
 اس ہی ہم کو معاف کرے اس جملہ سے فرمایا میں نے تجھ کو معاف کیا **حَسْبُ الْفَاعِلَةِ وَالْفَاعِلَةِ** في البطالة خسر معاملة اور قرض کو کر نہیں ہی کر تکی
 قال كان رجل من الناس وكان اذا رأى غنما للمعير قال ليها ما فعلت الله تعالى سبحا وذرعا
 فافق الله سبحانه وتعالى ما كان خيرا ما ينكره قال لا تزل من ما ينكره وانزل ما ينكره
 جب کسی کو غرض دیکھتا تو اپنی جوان سے کہتا معاف کر اس کو شاید بتلی سے معاف کرے کہ ہم کو بت اس کی کیا تو اس سے اس کو معاف
 کر دیا **حَسْبُ الْفَاعِلَةِ وَالْفَاعِلَةِ** في البطالة خسر معاملة اور قرض کو کر نہیں ہی کر تکی فضیلت حسن
 و قاضيا ومفتحا من الجحمة ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے جنت میں داخل
 کر دیا ایک شخص کو جو زنی کرتا خریدتے اور بیچتا اور داکر تھی اور وصول کرتی وقت **الشَّرْكُ** في شرك بئيرك
حَسْبُ الْفَاعِلَةِ وَالْفَاعِلَةِ في البطالة خسر معاملة اور قرض کو کر نہیں ہی کر تکی فضیلت حسن
 عبد اللہ بن مسعود روایت ہے میں نے عمار اور عبد شمس کیلئے سہ ہمد کے روزے تو سعید و تیدی کی پکار لائے اور میں نے حار و ذر
 پہنچے لائے **حَسْبُ** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من احقق شركا له في عبد اثم ما بقى في مال
 ان كان له مال فليعلم ان العبد له حصة عبد بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا
 حصہ ایک غلام میں آرا کر دے (مثلاً غلام میں دو آدمی نصف نصف کو شریک ہوں ایک شریک اپنا حصہ لے کر دے) تو دوسرے
 کو بھی رجو دوسری شریک کا ہوا مال کیجیو آرا کر ہی اگر اس کے پاس مال ہو تو اسے اگر آرا کر نہ لے والا مال داری تو غلام پورا
 آرا دے جو حاکم کا اور دوسری شریک کے حصے کے دام دینا پڑیں گے اور جو غلام سے تو آرا دے غلام آزاد ہو گا اور غلام کو نہ بنایا ہے
 کہ محنت مزدوری کر کے دوسری شریک کے حصے کے دام داکر ہی اور پورا آرا دے جو دوسری شریک کے حصے کے دام داکر ہی اور پورا آرا دے
 لوندی میں شریک **حَسْبُ** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق شركا له في مملوك وكان

لَا تَزَالُ مَا بَلَغَ مَعَهُ مَبْعُودُهُ فَهُوَ يَتَوَكَّلُ عَلَى اللَّهِ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَوَيْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام کو بیوی میں نہ کرے اور دوسرے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی دوسری حصہ کی قیمت کا کافی
 ہو تو وہ آزاد ہو جائیگا اور کمال میں سے **الشِّرْكُ فِي الْخَلْقِ** درخت میں شریک علی بن جابر ان النبی صلی
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ كَانَتْ لَهُ اَنْفُ اَوْ خَلْفَاةَا يَسْتَعِيْضُ بِهَا عَلَى نَبِيٍّ كَيْفَ تَرْجُمَهُ جَابِرٌ رَوَيْتُ
 ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جس شخص کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہو تو ان کو نبی جو جب تک اپنی
 شریک نہ ہو چھو لیوے کہ چونکہ اگر شریک لینا چاہو تو وہ زیادہ مقدار ہے اور دوسرا **الشِّرْكُ فِي الْخَلْقِ**
 زمین میں شریک علی بن جابر قَالَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّعْبَةِ فِي كُلِّ نَبِيٍّ كَيْفَ تَقْسِمُ رُبْعَةً
 وَحَافِظًا لِأَجْلِ أَنْ يَنْبَغِيَ عَنْهُ يُوَدِّعُ شَرِيكَهٗ فَإِنْ شَاءَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَرَكَ وَإِنْ بَاعَ وَلَمْ يُوَدِّعْهُ
 اَحَدٌ تَرْجُمَهُ جَابِرٌ رَوَيْتُ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعہ کا ہر شریک میں جو تقسیم نہ ہوا نہیں ہو
 یا باغ ایک شریک کو اپنا حصہ بیچنا درست نہیں جب تک دوسری شریک سے اجازت نہ لیوے اور شریک کو اختیار ہو چاہو
 لیوے (تو لے لے) اور چاہو نہ لیوے (تب دوسرا شخص لے لیگا) اور جو ایک شریک اپنا حصہ بیچو اور دوسری شریک کو خبر نہ کر
 تو وہ اس کا زیادہ مقدار ہو یعنی اس کو شخص کا حق ہو وہ اتنی واجب ہے کہ شریک بیچا ہے دیکھو غیر شخص سے چھین سکتا ہو
ذِكْرُ الشُّعْبَةِ وَكَيْفَ كَانَتْ اسْتَفْرَافُ بَيَانِ شفعہ ایک حق جو جکی وجہ سے انسان ایک زمین کا مال ہو سکتا ہے جو
 اب اختلاف ہو کہ شفعہ کا حق کس کو پہنچتا ہے بعضوں کے نزدیک صرف شریک کو پہنچتا ہے اور بعضوں کے نزدیک ہر
 کو بھی حصہ ہے **عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا إِذَا اسْتَفْرَفْنَا تَرْجُمَهُ أَبُو رَافِعٍ**
 روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ زیادہ حق رکھتا ہے اپنی پڑوس کا **عَنْ الشَّرِيدَانِ رَجُلَا قَالَ**
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ خَلَقَ كُنَّ يَخْتَلِفُ فِيهَا شَرِكٌ وَلَا فِئْمَةٌ إِلَّا الْيُحَادُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَا أَدَا مَسْخَرٌ بِعَبْدٍ تَرْجُمَهُ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ زیادہ حق رکھتا ہے اپنی پڑوس کا
 نہیں نہ حصہ ہو کر ہمسائی کا حق ہے اب نے فرمایا ہمسایہ زیادہ خدا سے خانی پڑوس کا **عَنْ أَبِي رَافِعٍ** معلوم ہوتا ہے
 کہ ہمسایہ کو حق شفعہ ہے **عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا إِذَا اسْتَفْرَفْنَا تَرْجُمَهُ أَبُو رَافِعٍ**
الْمُخْلَقُ وَنَحْنُ فِي الْمَطَرِ فَلَا شَفْعَةَ تَرْجُمَهُ ابوسلمہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفعہ ہر مال
 ہر جو تقسیم کیا جاوے جب بندہ ہو چاہوے اور راہ میں ہو چاہوے پھر شفعہ نہیں **عَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّعْبَةِ وَالْيُحَادِ تَرْجُمَهُ جَابِرٌ رَوَيْتُ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا شفعہ کا ہر ہمسایہ
 کے حق کا **أَخْبَرَنَا** ابویوسف تمام ہوں کتاب البیرون **ذِكْرُ** انفسائہ اللہ کانت
 فی الجاہلیۃ جاہلیت کے زمانے میں جو قسامت مروجہ تھی اس کا بیان **عَنْ قَسَامَتِ** کہ ہر میں قسم کو جہل میں قسامت تھی

اور قتول کی قوم میں ہوا کسی وراثت بچا پس اسی قسم کہا دین کہ فاران شخص نے اسکو مارا اور جوار کو وراثت بچا پس سے کم ہون
ترقی ہون انہی کو بچا پس بار قسمن ہی جاوین اجیر قسمل کی تہمت ہو وہ قسم کہا دین کہ ہم نے اسکو قتل نہیں کیا سخن
ابن عباس قال اول ما تمیذت كانت في الجاهلية كان رجل من بني هاشم استأجر رجلا من قريش من بني عبد المطلب
قال فاطنظروا معي في ابلي فمسي به رجل من بني هاشم قد انقطع عروة جواله فقال لعشيتي بعقال اشدي به
عروة جواله لا تنفر الا بل فاعطاه عقلا يشدي به عروة جواله فأتوا رجلا من بني اهل البصرة
واجدا فقال الذي استأجره ما شان هذا البعير لم نعقل من بين الا بل قال ليس له عقلا قال فاذنوا
قال من بني رجل من بني هاشم قد انقطع عروة جواله فاستعاني فقال اعطيني بعقال اشدي به عروة
جواله لا تنفر الا بل فاعطيته عروة عقلا فخذ فبعصا كان فيها ابله فمسي به رجل من اهل البصرة فقال
انهم للمؤمن قال ما اتشهد وما يشهد قال اهل انت مبلغ عني رساله شرة من الدهر قال نعم قال اذا
شهدت للمؤمن فاديا ال قريش فاد الجانوك فاديا ال هاشم فاد الجانوك فاعزني طال فاعزني
ان فلانا قتل في عقال ومات المشاجر فلما قدم الذي استأجره انا ابو طالب فقال ما فعل صاحبنا
قال مريض فاحسنت لقيام عليه فمات فقلت قد فتنه ففكرت ان ذاهل انك منك فمات حينما
تفران الرجل اليما الذي كان اوصى اليه ان يبلغ عنه وافي المؤمنين فقال يا ال قريش قالوا هذه قريش
قال يا ال بني هاشم قالوا هذه بنو هاشم قال ابن ابو طالب قال هذا ال قريش فلو ان ابن
رسالة ان فلانا قتل في عقال فانا ابو طالب وقال ختمنا امدا ثلاث ارضت ان يوقدي مائة
من الا بل فانك قلت صاحبنا خطا وان شئت يحلف خمسون من قوميك انك لم تقتله فان ابيت
قتلتك به فاني قومي قد كرهتم ذلك فقالوا اخلف فانت امر امة من بني هاشم كانت تحت رسول الله
قد لدت له فقالت يا ابا طالب احب ان تحب ابني هذا رجل من المؤمنين ولا تصبر عليه ففعل فانا
رجل منهم فقال يا ابا طالب اردت محبين رجلا ان يخلعوا امك ارضت من الا بل يصيب كل رجل بعين
فخذ بعين فافهم اعني ولا تصبر عني في حث تصبر لاني ان ففعلها وجاء ثمانية واربعون
رجلا فلفوا قال ابن عباس الذي نفسي بيدك ما حال الكول ومن الثمانية والاربعين عين تطرفت
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے پہلی قسارت جو جاہلیت کے زمانہ میں تھی یہی ہوئی کہ نبی ہاشم میں سے ایک شخص نے نوکری
کی قریش کے ایک شخص کی بیوہ قریش کے ایک شاخ میں سے وہ تھا وہ اسکو ساتھ لگیا اونٹوں میں دھان ایک اور شخص نے نبی
ہاشم میں سے جسکی بہن کی رسی ٹوٹ گئی تھی وہ بلا میری مدد کہ ایک رسی کو تباہ نہ دوں میں اپنی بہن کو رسیا نہ ہو کہ
اونٹ چل نکلے اور بہن گر پڑے اس نے دینی جو نوکر ہوا تھا ایک سی دیدی بہن کو رسیا نہ ہو کہ اور نبی ہاشم

بادہی گئے۔ تو ایک اونٹ غالی مارا (وہ کسی کو نہ دیکھتا تھا) جس نے نوکر کہا تھا وہ بولا یہ اونٹ کیسا ہے بازو باریک
 نہیں گیا نوکر بولا اسکی ہسی نہیں ہے وہ بولا کہی ہاں گئی نوکر بولا مجھ ایک شخص ملا بنی ہاشم میں سے اسکی بیچ کھینچی
 ٹوٹ گئی تھی اوس نے فریاد کی اور کہا میری مرد کو ایک رسی بکیر جس سے میں اپنا برتن باندھوں اسے نہ ہونٹ پل بھٹکے توڑ
 نے بازو کی ہسی اوسے دیدی یہ سنتی ہی اوس نے ایک لاشی نوکر کو ماری اسی میں اسکی موت تھی روہ قریب بٹکر کے
 ہو گیا) وہاں ایک شخص نکلا میرے نوگوں میں سے تو اوس نے دینے کو کہنے (اوس سے پوچھا کیا تو اس میں سم میں کے
 جاو لگا وہ بولا نہیں ملے گا اور شاید جاؤں نوکر بولا میری طرف سے تو ایک پیغام پہنچا دیکھا جو قوت تو پہنچو وہ بولا ہاں
 اب نوکر نے کہا جب تو سم میں جاوے تو بکار رسی پیش کے لوگو جوٹ جواب دیں تو بکار رسی ہاشم کی اولاد و جب وہ جوڑیں
 تو ابو طالب کو پوچھ پھراؤں سے کھڑی کہ فلاں شخص نے (اسکا نام لیا جس نے اسے نوکر رکھا تھا) مجھ کو ایک کھینچی لے لے مارا
 پھر وہ نوکر گیا جب وہ شخص بنی نوکر کہا تھا کہ میں آیا تو ابو طالب نے اوس سے پوچھا ہمارا آدمی کہاں گیا وہ بولا فلاں
 میں نے اسکی اسی طرح خدمت کی پھر مر گیا تو میں اہ میں دتر اور اسکو دفن کیا ابو طالب نے کہا اسکو سٹپے ہی لائق تھا
 تجھ کو (یعنی تجھ سے بھی توقع تھی جو تو نے کیا اوس کے لیے یعنی خبر گیری کی اور اچھی طرح دفن کیا) پھر چند روز ابو طالب نے
 رہی اتوں میں وہ میں کا شخص اب پہنچا جسکو اوس نے وصیت کی تھی پیام پہنچانے کے لیے اور میں نے سوچا کہ میں نے بکار اسی
 قریش کے لوگوں نے کہا یہ قریش کے لوگ ہیں پھر اوس نے بکار اسی ہاشم کی اولاد لوگوں نے کہا یہ ہاشم کے بیٹے ہیں اسنے کہا اب
 کہاں ہیں کہا ابو طالب مجھ میں تب اوس نے کہا فلاں شخص نے میرے ساتھ مجھ پیام پہنچا تھا کہ فلاں شخص نے اسی مارا والا ایک سی
 اگلی بیکھ سکے ابو طالب اوس شخص کے پاس گئے اور کہا میں باقون میں سے ایک بات نوکر کو بتا رہا ہوں چاہے تو سوا دھڑکی دیکھ
 کیونکہ تو نے ہمارے آدمی کو چوک سے مارا (یعنی تیرا قصد قتل کا نہ تھا) اور جو تیرا چاہے تو تیری قوم میں سے بچاؤں تو تم
 کہاؤں اس بات پر کہ تو نے اسکو نہیں مارا اگر تو ان دونوں باتوں سے انکار کری تو ہم تجھ کو بندے میں قتل کریں گے اوس نے
 اپنی قوم سے بیان کیا وہ ہونے لگا کہا ہم کہیں گے پھر ایک عورت آئی ابو طالب پاس آئی اسکی قوم میں یہاں ہی رہتی تھی
 اور بنی ہاشم میں سے تھی اسکا ایک لڑکا تھا وہ بولی اسی ابو طالب میں جا رہی ہوں کہ تو اس کے کو منتظر کر لی بچاؤں میں
 میں سے ایک کر دے اور اسکو قسم نہ دلا ابو طالب نے منتظر کیا پھر ایک اور شخص ان میں سے آیا اور کہنے لگا اسی ابو طالب تم
 بچاؤں آدمی کو قسم دلا چاہتے ہو سوا دھڑکی کے بیٹے تو ہر ایک شخص کے حصے میں دو دو دھڑکی تھیں یہ میں بھی دو دھڑکی تو دھڑکی
 کو مجھ پر قسم دلا وہ جب تم ذرہ دوسری قسمیں دو گے ابو طالب نے منتظر کر لیا اور دھڑکی اسکی آئی وہ ہونے لگا کہ میں نے قسم کھائی ہے میں نے
 نے کہا قسم اوس شخص کے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایسا سال نہیں گزارا تو ان باتوں میں سے ایک آنکھ بھی نہ ہٹتی دیکھو
 ہو رہی ہے مر گئے **الْقِسْمَةُ ثَمَاتُ كَابِيَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَنْ أَخْضَرَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْضَرَاكَ عَلَى مَا كَأَنْتَ عَلَيْهِ فِي الْخَالِئَةِ تَرْخِيمَ بَيْتِهَا

نے کہا ہم اون کی قسموں پر کوئی گواہی نہیں دے سکتے۔ وہ تو مشرک ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ایسی سوہیتیں
 حکم فرمائی کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 علیہ وسلم نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 انھوں نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 کہ عبد اللہ بن سہل انصاری اور حمید بن مسعود دونوں کو خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 مار گئے۔ حمید بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 چاہی اس لیے کہ وہ حقیقی ایمانی تھے۔ عبد اللہ بن سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 لحاظ کرتے ہوئے ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 قریب کھاتے تھے اور اپنی صاحب یا قاتل کے خون کے حقدار ہوتے تھے۔ امام مالک نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی سے ان کو دیتے تھے۔ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 بن ابی حاتم نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 و عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 علیہ وسلم نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 و کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 روایت ہے کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 بہت سے ہماری ساتھی کو مانا ہے۔ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 علیہ وسلم نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 علیہ وسلم نے فرمایا بڑی کاجیال کر بڑی کاجیال کر اپنے فریاد کو کہہ لاسکتی ہو کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 میری بڑی فریاد تو وہ حلف کریں گے انھوں نے کہا کہ ہم یہودیوں کی قسموں پر دہنی نہیں دے سکتے۔ آپ کو بڑا معلوم ہو کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری
 ضائع ہو رہے تھے۔ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری و خیریت بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان کے دل میں سہل انصاری

انہوں نے کہا نہیں کہ جو سیریس کتاب میں ہو پھر ایک کتاب لگا لی اپنی تلواریں کہتا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں رکھو فرق نہیں شریف اور ذلیل کا نہ غلام اور آزاد کا اور وہ مثل ایک ہاتھ کے ہیں غیر فزون پر دینے کل مسلمان متفق ہیں حیزوں کے خلاف پر عید و ایک ہاتھ کے اجزا ایک دوسری کے ساتھ متفق ہوئی ہیں حرکت اور سکون میں اور دن میں سے ادنی مسلمان بھی کل کی طرف سے سزا ہے دینی اگر ایک مسلمان ہی کسی کا فکرو اس میں جو کو باطل مسلمانوں کی امن دیا اب اوپر دست درازی نہیں ہو سکتی اگر گاہ ہو مسلمان نہ مارا جائے گا فکرو بلین رخا وہ کا فزومی ہو پڑی اور فزومی کو مارین جب تک وہ فزومی ہے رومی اس کا فکرو کہیں جسکو مسلمان نے اپنی ملک میں پہنچا اجازت دی ہو جزیرہ مقرر کر کے اب اسکو مارنا یا اسکا مال لوٹنا درست نہیں جو شخص نئی بات نکالی دین میں اتنا ہی پروردگار کا مال ہی اور جو شخص مجھ دیوی نئی بات نکالنی والی کو اوپر سنت پر اس کی اور فرشتوں کی اور رب لوگوں کی عفت علیہ دم ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لئن شئت لنگا فاء دما ودم وھم ید علی من سواھم یسعی ید فیھم ادناکم کا یقتل المؤمن یگاہی کا ذوق عفت فی عفت ترجمہ دی جو اوپر گزرا القود من اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص اپنے غلام کو مار ڈالے تو اوپر کب لے قتل کیا جادی حسن سمرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل عبداً قتلناہ ومن جلدناہ جلدناہ ومن اخصناہ اخصناہ ترجمہ سمرہ ہی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کرے اپنی غلام کو قتل کرے گے ہم اسکو اور جو شخص ان کا کن کاٹے یا او کوئی اعضاء اپنی غلام کو تو ہم بھی کاٹیں گے اسکا اور جو کوئی اعضاء کسی اپنے غلام کو رینہ جو خیر نکالے تاکہ عورت کی حاجت اسکو نہ ہو ہم بھی جسی کرینگے اسکو اب حسن سمرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل عبداً قتلناہ ومن جلدناہ جلدناہ ومن جلدناہ جلدناہ ترجمہ ہی جو اوپر گزرا۔ مگر ان دونوں روایتوں میں خفی کرنے کا ذکر نہیں ہے قتل الزانی بالزانی عورت کو عورت کی بے مارنا حسن سمرہ ان لشد فضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقام رجل من مائیک فقال ینک حجرتی امین ینک فضاء اخلوا الی الخری عیسیٰ قتلناہا وجنینا افضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنینہا بقرۃ فان قتل بھا ترجمہ حضرت عمر رضی روایت ہے او کو مارا لا شہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب میں کیا فیصلہ کیا ہے تو بل بن مالک کہہ چوئی اور کہا میں دو عورتوں کی کو ٹھہرون کو بیچ میں رہتا تھا۔ ایک نے دوسری کو خیمہ کی لاری سے مارا دے لگی اسکو پیٹ میں کا بچہ ہی مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے بدلے ایک غلام یا اونٹنی دینے کا حکم کیا اور عورت کو عورت کے بدلے مار ڈالنے کا القود من اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ عورت کو عورت کی بے قتل کرنا حسن سمرہ ان لشد فضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فقام رجل من مائیک فقال ینک حجرتی امین ینک فضاء اخلوا الی الخری عیسیٰ قتلناہا وجنینا افضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنینہا بقرۃ فان قتل بھا ترجمہ ابی روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو مار ڈالا اسکی چاندی کے زیور کے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اب

بَشَرٌ كَرِهَ النَّاسُ إِلَّا فِي حِكْمَةٍ فِي قُرَابٍ سَبْعِينَ قَامًا أَلْوَابِيَةً حَتَّى أَخْرَجَ الصَّخِيفَةَ فَأَذْأَبَهَا النَّاسُ مِنْ كَرَاهَاتِهِمْ
 وَمَا وَهُمْ يَسْتَعِينُ بَيْنَ تَجَرُّدِهَا عَلَى مَنْ سَوَّاهُمْ لَا يَقْتُلُ مَنْ يَكْفِرُ وَلَا ذُو عَقْدٍ فِي عَقْدٍ وَلَا مَرَّةً
 ابْرَهستان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی ایسی بات نہیں بتلائی جو لوگوں سے کسی
 ہو مگر جو میری تلوار کے نیام میں ایک کتاب ہے جو لوگوں نے اذکار پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ نہایت
 لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون پر بارہا میں دران ہو سکتا ہے اور فی مسلمان اور وہ مثل ایک تھے کہ میں غیر دن پر اور میں
 کا ذکر کے بدلے نہ مارا جاوے اور مذہبی کتاب اپنی قرار پر ہے سَعْنُ ابْنِ كَثِيرٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَلَّامٍ أَنَّ النَّاسَ قَدْ شَفَعُوا بَيْنَهُمَا
 يَسْتَعِينُونَ فَإِنَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْدَ الْبَيْتِ عَقْدًا اخْتِذَا شَرَاهُ قَالَ أَمَّا عَقْدُ الْبَيْتِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْدًا لَمْ يَتَّخِذْهُ إِلَّا النَّاسُ غَيْرُكَانَ فِي قُرَابٍ سَبْعِينَ حَقِيقَةً فَأَذْأَبَهَا النَّاسُ مِنْ كَرَاهَاتِهِمْ
 وَمَا وَهُمْ يَسْتَعِينُ بَيْنَ تَجَرُّدِهَا عَلَى مَنْ سَوَّاهُمْ لَا يَقْتُلُ مَنْ يَكْفِرُ وَلَا ذُو عَقْدٍ فِي عَقْدٍ وَلَا مَرَّةً
 سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی کو کھادوگوں میں شہر پہنچایا ہے جو سنتی ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کوئی بات تم کو بتلائی ہو تو بیان کرو حضرت علی نے کہا کہ کوئی خاص بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہیں بتلائی جو
 اور نہ کوئی بتلائی ہو مگر میری تلوار کے خلاف میں ایک کتاب ہے جو اسکو دیکھا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ مسلمانوں کو خون بہا کر
 ہین و ما فی مسلمانوں سے لے سکتا ہے کسی کا فری مان کا اور میں کا فر کے بدلے نہ مارا جاوے نہ وہ کا فر جسے قرار ہے مجھ تک
 اپنی قرار پر ہے تَعْرِضُ سَعْنُ قَتْلُ الْقَاهِدِ ذِي كَرَامَاتٍ كَيْسَ سَعْنُ ابْنِ كَثِيرٍ أَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ بَيْتِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ تَرْجِمَةُ ابْنِ كَثِيرٍ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل کرے کسی زہری کو دینی اوس کا زکوٰۃ جس سے عہد اور قرار ہوا ہو بغیر اوس کی بیکار اوقات کے
 تو رسول اللہ پر جنت کو حرام کر دیا ف بَعْدَ الْكُوفِيِّ وَجْهٌ شَوْلَا وَهْ ذِي كَرَامَاتٍ ابْنِ كَثِيرٍ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کا نہ انکر جاوے تو اسکا قتل دست ہے سَعْنُ ابْنِ كَثِيرٍ أَنَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ
 نَفْسًا مُعَاهِدًا بِغَيْرِ بَيْتِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ أَنْ يَتِمَّ رَجْعُهَا تَرْجِمَةُ ابْنِ كَثِيرٍ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جو شخص ذہنی کو مارے بغیر اوس کو خون حلال ہونے کے تو حرام دیکھا اسدوس پر جنت کو اوسکی خوشبو کو بھی حرام
 بن گئی مگر عَنِ ابْنِ كَثِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ كَبْلًا مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ لَمْ يَجِدْ رَيْحَ الْجَنَّةِ
 وَأَنْ رَجَعَهَا الْيَوْمَ جَدِّ مِنْ مَسْبُوعِينَ عَالَمًا تَرْجِمَةُ ابْنِ كَثِيرٍ سے روایت ہے کہ اس نے ہمارے حلالی ہی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ذہنی قتل کرے وہ جنت کی خوشبو بھی پاوے گا حالانکہ اوسکی خوشبو شہر سے کسی راہ
 اتی ہے سَعْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ كَبْلًا مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ لَمْ يَجِدْ
 رَيْحَ الْجَنَّةِ وَأَنْ رَجَعَهَا الْيَوْمَ جَدِّ مِنْ مَسْبُوعِينَ عَالَمًا تَرْجِمَةُ ابْنِ كَثِيرٍ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ الْفَيْلَ فَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ إِيَّانَ يُقَادَرُ أَزْنَةً تَرْجِمُهُ ابْرِهِ رِغْلًا
 بِسِي دُوسری روایت ہر شخص اگر اپنے لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل فیل کے قاتل تھے اسے ترحیمہ کہتے
 سنا ایسی ہی روایت ہر شخص اگر اپنے لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل فیل کے قاتل تھے اسے ترحیمہ کہتے
 علیہ وسلم قاتل فیل کے قاتل تھے اسے ترحیمہ کہتے
 روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقتول کے وارث کو معاف کرنا چاہیے اور ان وارثوں کو جو نزدیک کا نام
 کہتے ہیں پھر حادوں سے نزدیک ہیں اگرچہ عورت ہی ہو **یَا ب** مَنْ قَتَلَ الْفَيْلَ أَوْ سَوَّطٍ جَرَحَ خَصْرَ يَكُونُ رِجْلًا
 مارا جاوے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ فَيْلًا أَوْ رِجْلًا كَانَتْ لَهُ بَيْنَهُمْ
 بَحْرًا وَسَوَّطٍ أَوْ بَعْضًا فَقَوْلُهُ قَاتِلُ الْفَيْلِ مَنْ قَتَلَ بَيْتَهُ وَبَيْتَهُ فَكَيْدُهُ لَعْنَةُ اللَّهِ
 وَالنَّاسِ وَالنَّاسِ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَدَقَ وَلَا عَدْلًا تَرْجِمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْرُورٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھگا ہے میں مارا جاوے یا تیروں در کوڑوں کی مار جو لوگوں میں ہونے لگی اوس سے مارا جاوے یا تیروں
 سے مارا جاوے اگر سب صدور توں میں اوس کو قاتل کہتے نہ ہو کسی مار سے مارا تو اوس کی دیت دلائی جاوے گی جس کی قتل خطا میں
 دیت دلائی جاتی ہے اور جو شخص قصد مارا جاوے اگر کسی مار سے ہو یا تلوار ہو یا بندوق پھر یا کڑی تو اوس میں قصاص
 لازم ہوگا **ف** کیونکہ قاتل عہد ہر اور ابوحنیفہ کے نزدیک قتل عہد ہے کہ نہیا سے مارا جاوے جسے تلوار یا بندوق سے مارا جاوے
 پھر سے یا کڑی سے مارے تو وہ قتل عہد نہیں ہے اوسکو شبہ عہد کہتے ہیں **ب** اب جو قصاص دے سکے اور پیرت اس کی
 فرشتہ کی اور سب لوگوں کی اوس کا فرض اذنیل کچھ قبول نہ ہوگا **ف** کیونکہ وہ خلاف کرنا سے اسد کے حکم کا اور بگاڑتا ہے
 دنیا کے اٹھام کو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ فَيْلًا أَوْ رِجْلًا كَانَتْ لَهُ بَيْنَهُمْ
 عَقْلُ الْفَيْلِ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَاتِلُ الْفَيْلِ وَمَنْ قَتَلَ بَيْتَهُ وَبَيْتَهُ فَكَيْدُهُ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالنَّاسِ وَالنَّاسِ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ
 صَدَقَ وَلَا عَدْلًا تَرْجِمُهُ ابْرِهِ رِغْلًا بِسِي دُوسری روایت ہر شخص اگر اپنے لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل فیل کے قاتل تھے اسے ترحیمہ کہتے
 کیا ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُورٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ الْفَيْلَ أَوْ رِجْلًا كَانَتْ لَهُ بَيْنَهُمْ
 الْعَصَا مِائَةً مِثْقَالًا أَوْ بَعْضًا فَقَوْلُهُ قَاتِلُ الْفَيْلِ مَنْ قَتَلَ بَيْتَهُ وَبَيْتَهُ فَكَيْدُهُ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالنَّاسِ وَالنَّاسِ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ
 صل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جاوے خطا میں شبہ عہد کہ طور پر کڑی یا کڑی سے تو اوس کی دیت سونوٹ پڑ
 پائیں اور میں سے گاہیں ہوں **ف** اس حدیث سے ابوحنیفہ نے استدلال کیا ہے کہ اگر شبہ یا پھر سے مارے قصدا تو وہ
 عہد نہیں ہے بلکہ شبہ عہد ہے اور اسکو خطا عہد اور خطا شبہ عہد بھی کہتے ہیں مگر یہ استدلال صحیح نہیں اس لیے کہ ہر حدیث میں
 وہ کوڑا یا کڑی ہے جس سے انسان کو مرنا خوف نہ ہو نہ بیک کڑی یا بیک کوڑا پھر اگر کوئی شخص اوس سے اتفاقاً جاوے
 تو اسکو عہد نہیں کہہ سکتے کیونکہ قاتل کی نیت ظاہر ہے کہ مارا اسی کی نیت ہی اگر مارا اسی کی ہوتی تو موٹے لٹے یا تیری پھر سے نہیا

مارا اور جب ہوا تو قتل ہو گیا **عن** القاسم بن ربعی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسئلہ خبیب بن اذہر عن رجل من حرمہ قاسم بن ربعی سے روایت یہی ہے **عن** عبد اللہ بن رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قال لا وان قُتِلَ الخطاءُ شَبَدَ العمد ما كان السوط والعصا ما كان الزيل اربعون في
 بطونها او كما ترجمہ اور گزر اس **عن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خطب النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم يوم فتر مكة فقال لا وان قُتِلَ الخطاءُ العمد بالسوط والعصا او الخيصة من الزيل اربعون
 اربعون خيصة الى ابدل عامها كمن خيصة ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 صحابہ میں سے خطبہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد کنوج ہوا تو فرمایا کہ ہر شخص بارگاہی خواہ
 کوڑی یا کوڑی یا پتھر سے اسیں سوانٹ میں جا لیں دن میں سے شنی ہوں باؤن تک بنی پتھر سے نوبس تک کے
 ہوں اور سب بوجہ لاؤنی کو لائے ہوں **عن** عقب بن اوفی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ان قُتِلَ الخطاءُ
 قُتِلَ السوط والعصا في مائة من الزيل معطاة اربعون في بطونها او كما ترجمہ عقب بن اوس سے روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل خطا میں ہر جو کوڑی یا کوڑی سے بارگاہی سوانٹ میں بیت معطیہ میں دن
 میں سے گاہن ہوں **ف** دیت یا غلغلیہ یعنی سخت وہی ہے کہ سوانٹوں میں جا لیں ان میں ہوں پتھر پتھر سے ہر گاہ
 یا خفہ یعنی ہلکی اسیں بھی قید نہیں سوانٹ ہوں یا پتھر کے یا ہر دینار ہوں یا اس ہزار درم **عن** رجل من اصحاب النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما دخل مكة يوم الفتح قال لا وان قُتِلَ الخطاءُ
 العمد اربعون في السوط والعصا منها اربعون في بطونها او كما ترجمہ اور گزر اس **عن** يعقوب بن
 وئس عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما دخل مكة يوم الفتح قال لا وان قُتِلَ الخطاءُ
 عام الفتح قال لا وان قُتِلَ الخطاءُ العمد في السوط والعصا منها اربعون في بطونها او كما ترجمہ
 اور گزر اس **عن** يعقوب بن وئس عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما دخل مكة يوم الفتح قال لا وان قُتِلَ الخطاءُ
 عام الفتح قال لا وان قُتِلَ الخطاءُ العمد في السوط والعصا منها اربعون في بطونها او كما ترجمہ
 اور گزر اس **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتر مكة على حجة الودعة
 فحمد الله وحسب عليه وقال الحمد لله الذي صدق وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده الا ان
 قُتِلَ الخطاءُ بالسوط والعصا شَبَدَ العمد فيه مائة من الزيل معطاة منها اربعون خيصة في بطونها
 او كما ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت پر کوڑی پتھر سے
 اور اس کی تعریف کی اور اوپر تنگی اور فرمایا شکریہ اور خدا کا جو نپاؤ وعدہ چاہیہ اور پتھر سے کوڑی اور فوجوں
 کو اکیلے آپ ہی بھگا دیا گواہ ہو کہ جو خطا عمرہ بارگاہ سے کوڑی یا کوڑی سے جو عمرہ کے شاہجہاد میں سوانٹ میں

سنا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا خطا کی دیت میں ہیں اوشنیان و در سر بریں میں گئی ہوئی اور میں نے
 دوسری برس میں لگے ہوئے اور میں اوشنیان تیسری برس میں لگئی ہوئی اور بیس اوشنیان باخوین برس میں لگئی ہوئی
 ابیس اوشنیان چوتھی برس میں لگئی ہوئی دینے کا ف صحیح ہے کہ یہ حدیث موقوفہ ہے ابن مسعود پر اور حضرت ابن عباس
 مہول ہے اسکا حال معلوم نہیں **ذکر الدیۃ من الذوق** چاندنی کی دیت کا بیان **مسند ابن عباس** قال قال رسول اللہ
 رجل ان رجلاً علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم دینہ لانی عشرۃ الفا وکذا
 قوله ان اعناہم اللہ وحرر سؤلہ من فقیہہ فی اخذہم الدیۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک
 شخص نے ایک شخص کو مار ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی میت بارہ ہزار
 مقرر کی اور فرمایا کہ اسد اور اس کے رسول نے اسکو مالدار کر دیا پھر فضل سے دیت لینے میں **مسند ابن عباس** قال قال رسول اللہ
 وکذا قضی بانی عشرۃ الفا یعنی فی الدیۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار
 حکم کیا دیت میں **عقل الزوۃ** عورت کی دیت کا بیان **مسند ابن عباس** عن ابن عباس عن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقل الزوۃ مثل عقل الرجل یعنی بیع الثلاث من دینہما ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی میت مرد کے برابر ہو ایتنا ہی دیت تک دینے سے دیا دوسرے حدیث
 کی دیت مرد کے براب نصف ہے **کفر دینہ** کفار کا فر کی دیت کا بیان **مسند ابن عباس** عن ابن عباس عن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقل الذمۃ نصف عقل المسلمین وکلم الیہود وکلم النصار
 ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی دیت عیسائی ہو دینا نصرانی کی اوت
 مسلمان کی دیت کے نصف ہے **مسند ابن عباس** عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نصف عقل الذمۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کی دیت مسلمان
 کی نصف ہے **دینہ الکتاب** کتاب کی دیت کا بیان **مسند ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 دینہ الکتاب یقتل بذکرہ التحن علی قدس ما اذنی ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتاب
 نے حکم کیا کتاب اگر قتل کیا جاوے تو جب قتل حاصل کتاب کا اور چکا ہے اسکی دیت آزاد کے برابر دینا ہوگی **ف**
 اور باقی میں مثل غلام کے مثلاً اگر کتاب بدل کتابت میں نصف اور اگر دیا تھا اور نصف باقی تھا تو نصف دیت آزاد
 کی اور نصف میت غلام کی دیت میں دینا ہوگی **مسند ابن عباس** عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یؤدی بحد دینہما یعنی دینہ الخمر و دینہ العبد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کتاب
 میں جب قتل وہ آزاد ہو گیا آزاد کے برابر دیت لینے کا **مسند ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یؤدی بحد ما اذنی من دینہ الخمر و دینہ العبد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول

اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے کہا کہ آپ سے بات کر کے گراہی پیاری اسامہ راسامہ زید بن حارثہ کے بیٹی تھی اور زید آپ کے
 بیٹے تھے آپ اسامہ کو زید کی جگہ سے بہت چاہتے تھے عَائِشَةُ قَالَتْ اسْتَعَارَتْ امْرَأَةً عَلَى النَّبِيِّ اَنَا سُرِقْتُ
 وَهِيَ لَا تَقْرُؤُ حَلِيلًا قَامَتْهُ وَكَذَلِكَ مَعْنَاهُ فَارَى يَهَارُؤُكَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْعَى أَهْلُهَا إِلَى
 بَنِي زَيْدٍ فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَتَلَوْنَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
 يَكْنُهَا ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْعِمِ الْإِنْفِ فِي حَلِيٍّ مِنْ خَدِّهِ وَدَلَّهِ فَقَالَ اسْمَاءُ اسْتَقْعِمِ
 لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيْرَتِيْنَ فَاشْتَرَى عَلَى اللَّهِ عَمْرٍو حَلِيٍّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ
 ثُمَّ قَالَ امَّا بَعْدُ وَامَّا هَٰذِهِ النَّاسُ فَبَلَغَكُمْ اَنْتُمْ كَانُوْا اِذَا اسْرَقَ الشَّرِيْفُ فِيْهِمْ تَرْكُوْهُ وَاِذَا اسْرَقَ الضَّعِيْفُ
 فِيْهِمْ اَقَامُوْا عَلَيْهِمُ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ كَوَانُ فَارِطَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطْعَتُ يَدِهَا ثُمَّ فُطِعَ
 تِلْكَ الْمَرْءُ ثُمَّ رَجَعَهُ امُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ رَمًا سَے روایت ہے کہ ایک عورت نے بعض لوگوں کی بانی جب کو لوگ بچا تو تھے لیکن
 عورت کو نہیں بچا تو تھی زید بن حارثہ کا بچہ دیکھ کر اس کو بچا اور قیمت لی لی آخر وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس لائی گئی
 اور عمر بن زید نے اسامہ بن زید سے سفارش چاہی اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آپ کے چہرہ کا رنگ
 بدل گیا اور اسامہ ثابت کر رہی تھی بچہ آپ نے فرمایا اے اسامہ کیا تو سفارش کرنا ہو ایک حدیث میں اس کی حد دن میں سو بار
 نے کہا استغفار کبھی میری بی بی یا رسول اللہ پہر اسی شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑی ہوئے اور اس کی تعریف کی جس پر
 اس کو لائق ہے بچہ کھا حد دن وقت کے بعد کھوم ہو تم سے پہلے لوگ تباہ ہو کر اسو جہی کہ جب اون میں کوئی عزت و راجہ کی
 کرتا تو اس کو چھوڑ دیتا اور جب غریب چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے قلم دسکی حکم ہاتھ میں محمد کی جان پر اگر فاطمہ محمد
 کی بیٹی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ نہ کٹواتا بچہ اپنے حکم دیا اس عورت کے ہاتھ کا ستر کا ستر عَائِشَةُ اَنْ تَرِيْنَا اَهْلَهُمْ
 لَمَّا اُنْزِلَتْ وَفِيْهِ الْاِثْمُ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَرْئِيْكَ كَلِمَةً فِيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَرْئِيْكَ عَلَيْهِ
 اِلَّا اسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ حَبِيبَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اسْمَاءُ قَالَتْ اَسْأَلُ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَنْ يَشْفِيَ مَنْ خَلَعَ مِنْ حُلُوْهِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَخُطِبَ فَقَالَ اِنَّمَا هَٰذِهِ الْبَنَاتُ فَبَلَغَكُمْ اَنْتُمْ كَانُوْا اِذَا اسْرَقَ الضَّعِيْفُ
 تَرْكُوْهُ وَاِذَا اسْرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِمُ الْحَدَّ وَدَلَّاهُمْ كَوَانُ فَارِطَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطْعَتُ يَدِهَا
 ثُمَّ رَجَعَهُ امُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ رَمًا سَے روایت ہے کہ عورت کے لوگوں کو خرومی عورت کے کام سے نہ بچا کر کیونکہ وہ اون کے قوم کی تھی
 اور انہوں نے کہا اس کو مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون کہے لوگوں نے کہا انہی جرات کر سکتا ہے آپ کے سامنے
 اسامہ جو آپ کی پیاری بیٹی کے عزیز کے عَائِشَةُ قَالَتْ سَرَقَتْ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي خَزْرَجٍ فَارَى يَهَارُؤُكَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَرْئِيْكَ كَلِمَةً فِيْهَا اَلْوَا سَمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ فَانَا وَكَانَ قُرْبَاهُ وَقَالَ اِنْ تَرِيْنَا اَهْلَهُمْ كَوَانُ اِذَا
 سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرْكُوْهُ وَاِذَا اسْرَقَ الضَّعِيْفُ تَخْطُوْهُ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ كَوَانُ فَارِطَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ

زید پاس آئے سفارش کرنے کو (خیر نک) آسان زیادہ ہو کہ پھر آپسے حکم کیا اوس عورت کے ہاتھ کاٹ کر کا اور کاٹھ کاٹ لیا اور اوس
 خوب توہم کی حضرت عائشہ نے کھا وہ عورت میری پاس آیا کرتے اس کے بعد اور میں اس کے کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا
التَّحْيِثُ فِي أَقَامَةِ الْحَيِّ حَقًّا کہ غنیمت کرنے کی غنیمت **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
حَدَّثَنَا فِي الْأَمْرِ خَيْرٌ مِنَ الْخَيْرِ مَنْ أَنْ يَخْطُرَ أَفْئِدَتُهُ بِمَا حَا تَرْجُمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ یہ روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک حد کا جاری ہونا زمین والوں کے لیے بہتر ہے تین دن تک پانی چرنے سے (اسو سلو کہ جب باسی
 ہوگی تو ملک میں نظام ہوگا اس ان ہوگا بد معاش اور فساد ڈیرے کے خلق اس کو رحمت ہوگی گناہ کم ہونگے پھر پانی بھی اس
 ضرور پیا دے گا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَقَامَةُ حَيٍّ بِأَرْضِ خَيْرٍ مِنْ أَفْئِدَتِهِ مِنْ مَخْطَرِ أَنْ يَنْبَغِي لَكَ تَرْجُمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ**
 رضی اللہ عنہ نے کہا حد کا کرنا ایک ملک میں بہتر ہے اوس ملک والوں کے لیے عیس رات پانی بہنے سے **أَلْقَدَرُ الْكَيْفِ**
إِذَا سَرَقَهُ السَّارِقُ فَطَعَتْ يَدَهُ كَلْتَرَى روایت میں ہاتھ کاٹنا جادے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَجْنٍ قِيمَتَهُ دَرَاهِمَ تَرْجُمَهُ عبد اللہ بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ہاتھ کاٹنا ایک ڈال کے چور نے میں جس کی قیمت پانچ درہم تھی **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فِي عَجْنٍ ثَمَنًا ثَلَاثَةً دَرَاهِمَ تَرْجُمَهُ عبد اللہ بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹنا ایک ڈال کے
 چوری میں جس کی قیمت تین درہم تھی (امام نسائی نے کھا حد روایت نہیں ہے) **عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي عَجْنٍ ثَمَنًا ثَلَاثَةً دَرَاهِمَ تَرْجُمَهُ عبد اللہ بن عمر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹنا
 ایک ڈال کی چوری میں جو تین درہم کی تھی **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ**
سَرَقَ ثَمَنًا مِنْ حَقِّهِ الثَّلَاثَةَ ثَمَنًا ثَلَاثَةً دَرَاهِمَ تَرْجُمَهُ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 چور کا ہاتھ کاٹنا جس نے ڈال چورائی تھی صفحہ لیس (ایک مقام پر مسجد نبوی میں) میں اس کی قیمت تین درہم تھی **عَنْ ابْنِ عُمَرَ**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي عَجْنٍ قِيمَتَهُ ثَلَاثَةً دَرَاهِمَ تَرْجُمَهُ ابورکزا **عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ**
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي عَجْنٍ تَرْجُمَهُ ابن ابن الہک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈال میں
 ہاتھ کاٹنا۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت غلط ہے اور یہ ایک یہ ہو کہ ابو بکر نے ہاتھ کاٹنا **عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ أَبُو بَكْرٍ**
يَدَهُ فِي عَجْنٍ قِيمَتَهُ ثَلَاثَةً دَرَاهِمَ تَرْجُمَهُ ابن سے روایت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کاٹنا ایک ڈال کی چوری
 میں جس کی قیمت پانچ درہم تھی **عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا يَقُولُ سَرَقَ الرَّجُلُ ثِيَابًا عَلَى عَقْدٍ كُنِي يَكْفُرُ فَيَقْتُلُ ثَمَنُهُ**
دَرَاهِمَ فَطَعْتُ تَرْجُمَهُ قتادہ سے روایت ہے میں نے اس سے سنا کہ تیرے ایک شخص نے ڈال چورائی ابو بکر صدیق کے ہاتھ
 میں اوس کی قیمت لگا لی گئی پانچ درہم ہوا اس کا ہاتھ کاٹ لیا **ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ** علی الزہری نے زہری
 پر راویوں کا اختلاف **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ دِينَارٍ تَرْجُمَهُ** ام المؤمنین

[illegible]

فری بن ہرکس قال النبوة وقد كثر الذي اذا بلغها الرجل والمرأة اتبعه عليهما الجحيم مروى عن عثمان بن ماسد
 اور عورت پر کس بن مین حد فام کجا بے سخن عطیہ قال کنت فی سبی فربکم وكان ينظر من خيبر شعرة
 قيل ومن ثم خيبر استخفي ولم يقتل ترجمہ عطیہ روایت ہر بن بن ربیعہ کے قید یوں مین تھا لوگ اداں کو کچھ
 ہر اگر اداں کے مات کرتے بال کچھ پوتے تو اداں کو قتل کر دالتے اور جب بال نہ ملے پوتے اداں کو زندہ چھوڑ دیتے اور معلوم
 کہ لوگوں کی نشان بھی ہر مراد اور موت دونوں مین **عصی بن عقیق** قال سألته عن عقیق بن عبد مناف قال سألته
 کما تروا دنیا عن ابن عمر قال سألته فضالة بن عقیق عن عقیق بن عبد مناف قال سألته عن عقیق بن عبد مناف
 قطع رسول الله صلى الله عليه وسلم يد سارق بنو علق يك في حنيفة ترجمہ عقیق بن عبد مناف روایت ہر بن بن
 فضالہ بن عبد مناف چور کا تھا اوں کی ان میں کچھ ایسا ہونہو کہ کہا ست رسول صلعم کے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور وہ لوگ اس کا چھوٹا عقیق بن
 بن عقیق بن قال قلت لفضالة بن عقیق لایت لعلق الید فی عقیق السارق من الشدة فهو قال نعم ای رسول الله صلى الله عليه
 وسلم یسار فی قطع یدک وعقیق فی حنيفة ترجمہ عقیق بن عبد مناف روایت ہر بن بن فضالہ بن عبد مناف چور کا تھا اوں کی ان میں کچھ ایسا ہونہو کہ کہا ست رسول صلعم کے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور وہ لوگ اس کا چھوٹا عقیق بن
 سنت ہر ہونہو کہ ان رسول صلعم مین کچھ ایسا ہونہو کہ کہا ست رسول صلعم کے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور وہ لوگ اس کا چھوٹا عقیق بن
 حجت نہیں ملتی **عبد الرحمن بن عوف** قال سألته عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال يعقوب صاحب قتيبة إذا أتيت من بعد محمد بن عبد الله
 بنی کہ رسول صلعم نے فرمایا چور کا کچھ ایسا ہونہو کہ کہا ست رسول صلعم کے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور وہ لوگ اس کا چھوٹا عقیق بن
 شافعی نے بیان کیا کہ رسول صلعم نے فرمایا چور کا کچھ ایسا ہونہو کہ کہا ست رسول صلعم کے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور وہ لوگ اس کا چھوٹا عقیق بن
 ہوا **ذكر** افضل الاعمال سب عملوں مین کو نسا عمل افضل ہر **عمن** ابی حذیفہ قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم سئل أي عمل افضل قال الإيمان بالله ورسوله ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہر رسول صلعم نے فرمایا چور کا کچھ ایسا ہونہو کہ کہا ست رسول صلعم کے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور وہ لوگ اس کا چھوٹا عقیق بن
 صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہر رسول صلعم نے فرمایا چور کا کچھ ایسا ہونہو کہ کہا ست رسول صلعم کے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور وہ لوگ اس کا چھوٹا عقیق بن
 بغیر ایمان کے فائدہ نہیں مینا تو ایمان سب زیادہ ضروری اور مقدم تر اس **عمن** عبد الله بن حنيفة عن عقیق بن عبد مناف قال سألته عن عقیق بن عبد مناف
 صلى الله عليه وسلم سئل أي عمل افضل فقال الإيمان بالله ورسوله ترجمہ عقیق بن عبد مناف روایت ہر رسول صلعم نے فرمایا چور کا کچھ ایسا ہونہو کہ کہا ست رسول صلعم کے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور وہ لوگ اس کا چھوٹا عقیق بن
 ترجمہ عبد بن حبشی سے روایت ہر رسول صلعم نے فرمایا چور کا کچھ ایسا ہونہو کہ کہا ست رسول صلعم کے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور وہ لوگ اس کا چھوٹا عقیق بن
 مین شک نہ ہوا اور چاروں مین چوری نہ ہونے وال غنیمت مین ہر اور چور سے دور رہنے کے بعد پر گناہ نہ کرے **عمن**
 التین مایات قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث من كن فيهن وجدته مع الله يومئذ الإيمان
 وحجته أن يكون الله عز وجل ورسوله أحب إليه مما سواهما وأن يحب في الله وأن يشغف في الله و
 أن يؤخذ نازعة فمفعولها أحب إليه من أن يشرك بالله شية ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں مین ہوں گی وہ ایمان کا نہ ہوا اور کفر کا ایک تو یہ کہ اللہ اور اس کے

سنن نسائی

ہو یاں بہت گئے تھے معلوم ہی نہیں ہوتا تھا کہ وہ مندرسی کی ہو اور کوئی ہم مین سے اسکو چاہتا ہی تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا پہنچ کر ایک کے کہنوں کو لگا کر اور دوسرے پہنچ کر انہوں پر رکھ کر یعنی ادب سے بیٹھا جیسے اگر وہ استاد کے سامنے بیٹھا ہو یا بہرگز لگا کر اور حضرت ملاؤ مجھ کو اسلام کیا ہو آپ نے فرمایا اگر اسی نیا اس بات کی کہ کوئی از تہین عبادت کے سوا اس کے اور شیک حضرت محمدؐ اس کے پیچھے ہوئے ہیں اور نماز پڑھنا اور کھانا دینا رمضان کے روزے کرنا بیت اس کا حج کرنا اگر طاقت ہو یعنی کہاں پہنچا راہ خرچہ ہوتا وہ بولا آپ نے سچ فرمایا ہم کو تعجب ہو کہ خود ہی پوچھتا ہے (وہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو معلوم نہیں) پھر کہتا ہے آپ نے سچ فرمایا اور جیسا کہ اسکو معلوم ہوا پھر بولا بتلاؤ مجھ کو ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا یقین کرنا اس پر یعنی اس کی ذات اور صفات پر اور اس کے فرشتوں پر (کہ وہ اسکو پاک بندہ میں جیسا اس کا حکم ہوتا ہے بجا لاتی ہیں اور میں نبی طاعت خدائی ہی ہوں) اور اسکی کتابوں پر جیسے قرآن شریف اور شریف اربعہ مقدس اور شریف سوائس کے اور صحیفہ جو اس نے اپنی پیغمبروں پر اتاری وہ سب حق ہیں اس کی طرف میں اس کے لئے ان راہوں اور اسکی پیغمبروں پر اور حضرت آدم حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حضرت محمد علیہم السلام اور ایمان کے جتنی چیزیں اس کے دنیا میں گزری ہیں بعضہ کا حال ہم کو معلوم ہوا بعضہ کا معلوم نہیں ہے وہ سب اسکو پہنچے ہوئے ہیں جو حکم انہوں نے دیں اس کی طرف میں ایسے اور وہ سب سچ ہوتے ہیں اور قیامت پر یعنی قذاب ثواب کے دن پر جس دن اس کی سب سے بڑی جگہ جلا دی جائے گی انکی نیکی کا بدلہ اور بدوں کو انکی برائی کا بدلہ دیگا) اور قیامت پر یہ کہ بڑا ہلاک اس کی طرف میں ہے اور پیغمبروں کا خالق اللہ تعالیٰ ہوا اسکو خوب معلوم تھا کہ یہ شخص اسکو گایہ اچھا نہ ہو گا کوئی کام بدوں اسکو حکم اور اسکو کہنوں ہونا یا لیکن وہ اچھوں سے خوش ہوتا ہے اور بدوں سے ناخوش اور اس نے ہم کو افسانہ دیا ہے کہ ہم اچھا کام کریں تو ثواب دیں پھر اگر کریں تو پشیمین خراب کریں گے وہ بولا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا بتلاؤ ایمان کیا ہے اور وہ درجہ ہے جو اسلام اور ایمان کے بعد اس کے مقرب بندوں کو حاصل ہوتا ہے آپ نے فرمایا اس کا پوجا کرنا گویا تو اسکو دیکھ رہا ہے اگر یہ درجہ نہ ہو تو خیر طرح کہ اسکو سمجھو دیکھ رہا ہے یہ وہ بولا جہر بتلاؤ قیامت کی خبر کی آپ نے فرمایا جس سے پوچھتی ہو وہ پوچھنے کے سوا زیادہ نہیں جانتا یعنی یہ بات کسی کو معلوم نہیں ہے سوا اس کے) وہ بولا اچھا اس کی نشان بتلاؤ آپ نے فرمایا ایک نشانی ہے کہ کوئی اپنی اپنی مالک کو جوگی ف حدیث میں بتا ہے جو جو نوث ہے یعنی لوندی اپنی مالک کو جوگی مراد مالک اور مالکہ دونوں میں اور تخصیص مالکہ کی اس لیے کہ عورتیں دونوں کے نسبت زیادہ مال ہوتی ہیں یہ سب بیٹی اپنی ان کی مالک ہوگی تو بیشا ضرور ہوگا یا فخر ہند کر لیں جو نوث ہے عربی زبان میں محمدؐ میں نے اسکی تفسیر میں کہی باتیں کہی ہیں۔ ایک یہ کہ نوندوں کی اولاد بہت ہوگی اور اسلام بہت پھیلے گا کافروں کی عورتیں اور ایمان بن کر مسلمان کے پاس میں کی دوسری یہ کہ لوگ اپنی ام والدہ لوندی کو جو نوث لگیں گے اور وہ بھتی بھتی کسی بیٹے کے پاس ہی آجاءوگی تفسیر یہ کہ اولاد اپنی ان باپ کی دنیا کی کو اگی نوگیا مان لوندی مہری اور بیٹا بیٹی مالک۔ حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ تفسیر میری نزدیک شبک ہوتی دوسری یہ

کہ ننگے پاؤں ننگے بدن جو پہرے میں غلٹ کر باریں چرائیوے وہ بڑی بر محل بنادے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں تین دن
 ٹھہرا ہوا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عمر تم جانتے ہو وہ جو بیٹھو الا کون تھا میں نے کہا اس کو اور اس کے
 رسول کو خوب معلوم ہے اپنے زیادہ میرے لیل علیہ السلام تھے تم کو دین کے کام کہلائے تو ہی صدقہ کی ضمان
 وَاللَّهِ مَا كَانَ عَنِّي شَيْءٌ وَلَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ وَلَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَهْمَابِهِ
 فَيُحِبُّ النَّاسَ نَيْبَ فَلَا يَدِينِي أَحَدٌ هُوَ خَشِيَ سَأَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جَعَلَ لَكَ
 جَلِيسًا يُغْرِقُ الْغَرِيبَ إِذَا تَأْتَاهُ فَبَيْنَا لَكَ دُكَّانًا مَرَّتَ طِينِ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ إِنَّا لَجُلُوسٌ وَرَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِهِ إِذَا قِيلَ لِرَجُلٍ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَطْيَبَ النَّاسِ رِيحًا كَانَ يُبَايَعُهُ كَذَلِكَ مَا دَكَرْتُ
 سَلَّمَ فِي مَرْحَلَةٍ أَيْسَاطُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَدَعَا عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ دَعَا يَا مُحَمَّدُ قَالَ دَعَا يَا مُحَمَّدُ
 أَدْفَأُ امْرَأًا أَوْ يَقُولُ لَهُ إِذَا دَخَلْتُمْ وَضَعْتُ يَدَكَ عَلَى كَبْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا
 الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تُعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُعْطِيَ الزَّكَاةَ وَتُحِبَّ الْبَيْتَ وَتَصُومَ
 مَرَضَاتِكَ قَالَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْلَمْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الرَّجُلِ صَدَقْتَ كُنَّا نَأْكُلُ قَالَ
 يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ قَالَ فَإِذَا
 صَدَقْتَ ذَلِكَ فَقَدْ ائْمَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا
 الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تُعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَرَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ تَرَاهُ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ
 أَخْبِرْنِي مِمَّا السَّاعَةِ قَالَ هَذَا كَلِمَةُ سَيِّئَةٍ فَمَنْ اعْتَادَ فَلَمْ يَحْبِبْهُ سَيِّئَةٌ فَمَنْ اعْتَادَ فَلَمْ يَحْبِبْهُ سَيِّئَةٌ فَمَنْ
 سَرَّاهُ فَقَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا يَعْلَمُ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ لَهَا عِلْمَاتٌ تُعْرَفُ بِهَا إِذَا رَأَيْتَ الزَّكَاةَ الْبُيُوتَ
 يَتَخَوَّنُونَ فِي الْبُيُوتِ وَرَأَيْتَ الْفَخَاةَ الْعُرَاةَ مُلُوكَ الْأَرْضِ وَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَلِدُ رَجُلًا فَخَسِرَ عَمَلُهَا
 إِلَّا اللهُ وَاللهُ عَمَّا عَدَاكَ عِلْمُ السَّاعَةِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَيْهِ خَيْرٌ ثُمَّ قَالَ هُوَ وَالَّذِينَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هَدَى
 وَنَبِيًّا مَا كُنْتُ يَعْلَمُ بِهِ مِنْ رَجُلٍ مَرَّكُمْ وَإِنَّهُ لِحَبِيبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ فِي صُورَةٍ دَخِلَتْهُ الْكَلْبِي
 ترجمہ الزہریہ اور ابو ذرؓ روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ کے چھین بٹھیرے جو جھین
 آتا وہ آپ کو نہ پہچان سکتا جب تک پوچھا نہیں اس لیے ہم نے آپ سے پوچھا کہ میں نے اس کے لیے کیا کیا ہے یا نبیؐ جو اس کے گناہ
 اتے ہی آپ کو پہچان لےوے پہر ہم نے آپ کو لے لیا ایک اونچا چوڑا بنایا مٹی سے آپ اور پھر پھر ایک روز ہم سب بیٹھ رہے
 تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی جگہ بیٹھ تھے اتنے میں ایک شخص آیا جس کا منہ سب لوگوں سے اونچا تھا اور جس کے
 بدن کی خوشبو سے بہتر تھی اور کپڑوں میں اس کے ذرا بھی میل دہتا اس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا اور کہا السلام
 علیک یا محمدؐ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا وہ بولا میں نے ایک آدمی کو اپنے پاس لے لیا اور کہا کہ میں نے ایک

اُنکے آپ فرماتے آئیہا تک کہ اُس نے اپنی تھری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھنٹوں پر گھدھے اور کہا اے محمد
 جبکہ بتلاؤ اسلام کسی کی نہیں آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو بوجا کر و اسد کا اور نہ شریک کر و اسد کا ہر کسی کو اور نماز پڑھ
 اور زکوٰۃ دیوے اور حج کر و خانی کعبہ کا اور نئے کپے رمضان کے اُس نے کہا جب میں یہ باتیں کر دن تو مسلمان بھجا اور
 آپ نے فرمایا مان وہ بولا آپ نے سچ فرمایا جب ہم نے یہ سنا کہ وہ کہتا ہے آپ نے سچ فرمایا تو ہم کو بڑا معلوم ہوا (اُس نے
 کہ جان بوجھ کر کیوں پوچھتا ہے) پہنچو لگا اسی محمد بتلاؤ جبکہ ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا یقین کرنا اسد پر اور اُس کے
 فرشتوں پر اور کتابوں پر اور پیغمبروں پر اور یقین کرنا تقدیر پر وہ بولا جب میں اس کا دن تو مومن ہو جاؤ و بھلا
 اسد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مان وہ بولا آپ نے سچ فرمایا پھر کچھ لگا اسی محمد مجھ کو بتلاؤ حسان کیا ہے آپ نے فرمایا اسد کو
 تو اسطری بوجی جیسو اسے دیکھ رہا ہے اگر اسطری نہ ہو تو اسطری ہو کہ وہ پتھر دیکھ رہا ہے وہ بولا آپ نے سچ فرمایا
 پہنچو لگا اسی محمد مجھ کو بتلاؤ قیامت کب ہوگی مجھ کو سنا کہ آپ نے فرمایا اور کیا جواب نہ دیا اُس نے پھر پوچھا آپ نے
 کچھ جواب نہ دیا پھر پوچھا آپ نے کچھ جواب نہ دیا اور سنا دہرایا پھر فرمایا جس سے پوچھتے ہو وہ پچھنیو اسے سچ فرمادو نہیں جاتا
 البتہ قیامت کی نشانیاں ہیں جب تو بھول جاؤ چرانے والوں کو دیکھو برسی برسی عمارتیں نابہو ہیں اور نکلے بانوں اور
 نکلے بن جو لوگ پہرے میں دن کو زمین کا یا دشاہ دیکھی اور عورت کو دیکھو وہ اپنی مالک کو جنتی ہے تو سمجھ لے کہ قیامت
 نزدیک ہے) پانچ خیرین میں جبکہ کوئی نہیں جانتا سو اسد کے یہ روایت پڑھی ان اسد مدہ علم الساعۃ سورۃ اسد صلی
 خیر تک پہر اپنے فرمایا نہیں قسم اُس کی جس نے محمد کو سچا بنا کر بھیجا راہ دکھلائے والا اور خوشخبری دینے والا میرا اس شہر
 کو تم سے زیادہ نہیں بچا پتا اور بیشک یہ جبریل علیہ السلام ہے جو وحیہ کلبی کے صورت میں اس شہر میں داخل ہو گیا ایک
 صبحانی تھے خوبصورت حضرت جبریل اُنہی کے صوت بنگاؤرتے دیکر جاؤظ ابن حجر نے کہا کہ یہ فقرہ دہم جو راوی کا
 اسیر کہ اگر وحیہ کلبی کے صورت ہوتی تو حضرت عمرؓ کو کہتی ہی ہم میں سے کوئی اُس کو نہیں بچا پتا تھا تاویل قول
 اللہ عن جبریل قال لا یخلف امثاقل لک فمیتوا فان کن قتلنا اس آیت کی تفسیر اس آیت کی تفسیر معلوم
 ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام میں فرق ہے اور ایک دوسرے آیت ہے اور خیرنا من کان فیہا من المؤمنین فما وجدنا فیہا غیرہ
 من المسلمین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی گھر شریک ہے کہ اسلام عام ہے اور ایمان خاص جو مومن ہر وہ ضرور
 مسلم ہے اور جو مسلم ہے اس کو مومن ہر ضرور نہیں اسلام کے معنی بعد از ہوجانا اور ایمان کے معنی بعد از اس کے ساتھ لے ہوجائیں
 کہ تا بسیر لوگ زور درستی ہو ہی مسلمان بن جائی ہیں دن کو مسلم کہیں گے مومن کہیں گے محمدؐ یونہی (وَقَالَ قَالَ
 اعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِطْرًا مِنْهُ شَيْئًا قَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطَيْتَ فَلَا نَا
 قُ فَلَا نَا كَمْ تَعْطِ فَلَا نَا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمٌ أَمْ حَقٌّ أَعَادَ هَا سَعْدُ ثَلَاثًا
 وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كَأَعْطَى رَجُلًا وَادَّعَى مَنْ هُوَ

اسحٰبِ رَیْ مُنْهَجٍ لَا اَعْطٰیہُ شَیْئًا خَافَہُ اَنْ یَّکُفَّی فی النَّارِ عَلٰی وَجْہِہِمْ تَرْجِمَہُ سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَاصٍ سے روایت ہر رسول
 الصلٰی اللہ علیہ وسلم نے بعضے لوگوں کو روپہ دیا اور بعض کو نہ دیا سعد نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فلاں کو دیا اور فلاں
 کو دیا اور فلاں نے شخص کو نہ دیا حالانکہ وہ مومن ہے آپ نے فرمایا کیا وہ مسلم ہے سعد نے تین بار یہی کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم ہر بار فرماتے تھے کیا وہ مسلم ہے پھر آپ نے فرمایا میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا حالانکہ شکوہ
 نہیں دیتا اور نہ مجھ کو زیادہ محبت ہے مگر میں جن کو دیتا ہوں تو اس شخص سے دیتا ہوں کہ میں اور نہ ہرگز نہ گمراہ
 جاؤں بعض لوگ تو مسلم تھے مگر وہ باؤ دیا مال کے طے سے مسلمان ہو گئے تھے ابھی ان کے دنوں میں ایمان خوب
 رچا نہ تھا۔ اس لیے آپ نے ان کو مال دینا مقدم سمجھا کہ اگر وہ دین تو وہ شاید پھر کافر ہو جاؤں اور جو لوگ کچھ ایمان نہ
 تھے ان کو پہلے دینا ضرور نہ سمجھا۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ مومن اور مسلم میں فرق ہے **عَنْ سَعْدِ بْنِ رَسُوْلٍ**
اَللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسَمَ قَسَمًا فَاَعْطٰی نَاسًا وَ مَنَعَ اٰخَرٰیْنَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَعْطٰیْتَ فُلَانًا وَ فُلَانًا
وَ مَنَعْتَ فُلَانًا وَ فُلَانًا قَالَا لَا تَقُلْ مُؤْمِنًا وَ قُلْ مُسْلِمًا قَالَ ابْنُ شَہَابٍ قَالَتْ اَہْلُ اَمِّیَا
 ترجمہ سعد سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو بعض کو دیا اور بعض کو نہ دیا میں نے کہا
 یا رسول اللہ آپ نے فلاں فلاں کو نہ دیا اور فلاں کو دیا وہ بھی تو مومن ہے آپ نے فرمایا مومن کچھ مسلمان کچھ
 ابن شہاب نے اس آیت کو پڑھا **قَالَتِ الْاَعْرَابُ اَسْمَانِہُ کَمَا کُنُوْا دِیْنَ اِیْمَانٍ اَوْ سَمِیْہُ کَمَا تَمِیْمُوْا اِیْمَانٍ** نہیں بلکہ
 اسلام سے **عَنْ شَبْرِ بْنِ سَہْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ یُّنَادٰی بِاَمِّ التَّشْرِیْفِ اَنَّہُ لَا یَدْخُلُ**
اَلْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنًا وَ قَالُوْا اَیُّ اَمٍّ اَیُّ شَرِیْفٍ تَرْجِمَہُ شَبْرِ بْنِ سَہْمٍ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کچھ
حکم دیا اہل تشرف (راؤ) کچھ سے تیرہویں تک) میں بھارنے لگا کہ جنت میں نہ جاؤ گے مگر مومن اور یہ دن کہاں ہے پھر کچھ
صَدَقَہُ اَلْمُؤْمِنِ مِزْنِہِ کی صفات کا بیان **عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰہُ مِمَّنْ سَلَّ
النَّاسَ مِزْنَہُ وَ یَدِیْہُ اَوَّلُہِ اَوَّلُہِ النَّاسِ عَلٰی دِیَارِہُمْ وَ اَوَّلُہِ تَرْجِمَہُ ابُو ہُرَیْرَہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگ
 اطمینان کہیں بچے جان اور مال کا **صَدَقَہُ الْمُسْلِمِ** مسلمان کی صفت **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ**
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْمُسْلِمُ اَمْرٌ مِّنْ سَلَمِ الشُّلُوْطِ مِزْنِہِ وَ یَدِیْہِ وَ الْمَہَارِجِ مِّنْ کَھْمِ مَلْکَہِ
 اللہ تعالیٰ نے ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان وہ
 ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں یعنی زبان سے کسی کو برا نہ کہو اور ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ دیو اور مہاراجہ
 ہو جو اس کی منع کی ہو یہی باتیں چھوڑ دیو۔ **فَت** ہجرت کے معنی چھوڑ دینا اور مہاراجہ وہی نکلا ہو یعنی وہ شخص
 جو اپنے وطن کو اللہ کی ضمانت دی کے لیے چھوڑ دیو۔ مثلاً کفر کے ملک سے نکلا اسلام کے ملک میں چلا آئے اس حدیث کا**

اَسْبَغَ الْيَدَيْنِ مِنْ مِثْلِهِ وَوَالِدَاهُ وَالْثَلَاثُ اَجْمَعِينَ ترجمہ انس سر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
 تم میں سے جو من نہیں ہوتا جب تک اس کو میری محبت ہے اولاد اور ماں باپ اور ب لوگوں سے زیادہ ہو **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ**
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِرُ اَحَدٌكُمْ حَتَّى اَكُوْا اَللّٰهُ مِنْ اَهْلِيْهِ وَآلِهٍ وَالْثَلَاثُ اَجْمَعِينَ
 ترجمہ انس سر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے جو من نہیں ہوتا جب تک وہ مجھ کو اپنی
 گھر اور جائیداد اور لوگوں سے زیادہ چاہے **فَيُؤْمِرُ** کے کام میں کسی کی پرواہ نہ کرے اپنی بن بڑھانے کی طرح یا اپنی
 دین اور مذہب کو قوت دینے کو کسی کیسا ہی نقصان ہو گوارا کرے جان جاوے مال جاوے گھر وراثت جاوے حاکم ناراض ہو جاوے
 پر خدا اور رسول کی خلاف ورزی نہ کرے اور سقوت اس کو سچا منوں کہیں گے ورنہ نام کا مسلمان ہی **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ**
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيْدهِ لَا يُؤْمِرُ اَحَدٌكُمْ حَتَّى اَكُوْا اَللّٰهُ مِنْ اَهْلِيْهِ وَآلِهٍ
 وَوَالِدَاهُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی سر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہر اس شخص کی جگر کا تھ میں سے ہی
 جان جو کوئی تم میں سے ایمان نہ نہیں ہوتا جب تک وہ مجھ کو اپنی اولاد اور ماں باپ سے زیادہ نہ چاہے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ**
 اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِرُ اَحَدٌكُمْ حَتَّى يَخِيْبَهُ مَا يَخِيْبُهُ مَا يَخِيْبُهُ مَا يَخِيْبُهُ ترجمہ انس سر روایت ہر رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے جو من نہیں ہوتا جب تک اپنی ہائی (یعنی دوسری سلمان) کیلے وہ نہ چاہے جو چاہے
 لے چاہے جو لے لے ہی اور بہانی سلمانوں کی جی پہلائی چاہے اس سے زیادہ قومی ہمدردی کر لے اور کوئی کیا کہو **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ**
 اَللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي نَفْسِيْ بِيْدهِ لَا يُؤْمِرُ اَحَدٌكُمْ حَتَّى يَخِيْبَهُ مَا يَخِيْبُهُ مَا يَخِيْبُهُ
 لِيَنْفَعَهُ مِنْ لِيَنْفَعَهُ ترجمہ انس سر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس شخص کی جی کہ تاہم میں ہی جان ہے
 کوئی تم میں سے جو من نہیں ہوتا جب تک اپنی جی پہلائی چاہے اس سے زیادہ قومی ہمدردی کر لے اور کوئی کیا کہو **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ**
 قَالَ قَالَ كَلِمَةً اَنْتَ لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اَنْتَ لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اَنْتَ لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اَنْتَ لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اَنْتَ لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ
 ترجمہ انس سر روایت ہر حضرت علی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا تیری محبت نہیں کہو گا کہ میں اور
 تجھے سے دشمنی نہیں کہیں گے کہ منافق رجولہا میں مسلمان ہو پر دل میں ایمان کا نشان نہ ہو مگر میں کہ کوئی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے محبت رکھے اور جن لوگوں سے آپ محبت رکھتے تھے ان سے دشمنی رکھے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ حُبُّ بَنِي اَنْصَارٍ اَيُّهُ اَكْثَرُ حُبِّ النَّاسِ وَبُغْضُ بَنِي اَنْصَارٍ اَيُّهُ اَكْثَرُ بُغْضِ النَّاسِ ترجمہ انس سر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا انصار دین کے وہ لوگ جو مدینہ کے پہلے تھے اور جنہوں نے آپ کی دلی حب سے کہہ کر پھر مدینہ میں رہے تھے آپ سے محبت کہنا ایمان
 کی نشانی ہے اور ان سے دشمنی کہنا منافق کی نشانی ہے **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ** رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَتِيْكُمْ بِحَبِيْبٍ كَانَتْ فَاَوْكَا كَانَتْ فَاَوْكَا كَانَتْ فَاَوْكَا كَانَتْ
 فَاَوْكَا كَانَتْ فَاَوْكَا كَانَتْ فَاَوْكَا كَانَتْ فَاَوْكَا كَانَتْ فَاَوْكَا كَانَتْ فَاَوْكَا كَانَتْ فَاَوْكَا كَانَتْ فَاَوْكَا كَانَتْ

بہن کی بی بی بھلائی چاہتا ہے

يُشَاقُّ الدِّينَ أَحَدُ الْكَافِرِ عَلَيْهِ كُفْرُهُ دَوًّا وَكَارِبًا وَانْتِرَافًا وَكَيْتَرُفًا وَاسْتَعْيَافًا بِالْمُغْلَاةِ وَالزَّمْنَةِ وَشَقِيحًا مَرِيضًا

ترجمہ ابوسریہ رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آسان ہر اور جو کوئی میں میں سختی کرے گی تو میں دیر غالب ہوگا یعنی دین اس کو تھکا دے گا اور عاجز کرے گا تو تنہا ایک راہ چلو یا اگر تنہا ایک راہ نہ ہو تو اس سے قریب ہو اور لوگوں کو خوش رکھو اور انکو آسانی دو اور مدد چاہو صبر اور شام اور پچھلے رات میں چلو سرف یعنی جیسی سازگار ساری رات چلی تو تنہا کرماندہ ہو جاوے گا اسی طرح جو کوئی رات دن عبادت کرے وہ ہی تنہا جاوے گا بلکہ احتمال ہے کہ دل میں نفرت پیدا ہو اور عبادت بالکل چھوٹ جاوے اس واسطے صبر اور شام اور رات کو عبادت کرے اور مقصود نماز ہی خیر کی صبح و شام سو غفلت اور عصر کی اور رات ہی مغرب اور عشا کی یہ پانچ نمازیں ہمیشہ پڑھنا بہتر ہیں اس سے کہ چند روز تک ساری دن عبادت کرے پھر بالکل چھوڑ دینے سے **أَحَبُّ إِلَيْهِ الدِّينُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ** اس کو کیسا دین پسند ہے **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى**

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا أَوْ عِنْدَهَا أَمْرًا فَقَالَ مَرَّ هَذِهِ قَالَتْ فَلَا تَنَّهُ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَواتِهَا
فَقَالَ لَمْ عَلَيْكَ مِنْ الْقُلُوبِ مَا يُطِيعُونَ قَوْلَهُ لَا يَمْلِكُ اللَّهُ سَعْرَ وَجَلَّ سَخِيحًا تَكَلَّمُوا وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَامَ
عَلَيْهِ صَاحِبَتُهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کو پاس گئی وہ ایک عورت تھی آپ نے فرمایا یہ کون ہے حضرت عائشہ نے کہا یہ قلاتی عورت ہے جو رات کو سوتی نہیں میں نے کئی نگینوں کی عبادت کا حال آپ کو فرمایا یہ سرت کر داتا کام کر دیتی تھی کہ طاقات ہر قسم اس کی اسد ثواب کی سوزی نہیں کہیں گے۔ بلکہ تم عمل کرتے کرتے تھکناؤ گے آپ کو وہ دین بہت پسند تھا جو ہمیشہ کیا جاوے یعنی وہ عبادت جو اعتدال سے ہو اور ہمیشہ بخیر چاہے اور کرنا پھر چھوڑ دینا اس سے کیا تھا **أَفْضَلُ الدِّينِ مِنَ الدِّينِ دِينَ بَاجَانِ** کے لیے فتنوں سے بھاگنا **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى قَالَ قَالَ رَسُولُ**

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْشِئُكَ أَنْ تَكُونَ خَيْرَ مَالٍ مُسْلِمٍ عَشْتُمْ تَبِيعَ بِهَا شَعَفَتِ الْخِيَالُ مَوَاقِعَ الْفَطْرِ
يَضَعُ بِدَائِنِهِ مِنَ الدِّينِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے وہ زمانہ جب بہتر مال مسلمان کا بکریاں ہونگی جس کو لیکر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں میں چلا جاوے گا اور پانی پڑے کی جگہ میں ہوگا اپنی زمین کو لیکر بہا گیا فتنوں سے **ف** یعنی شہروں اور بستوں میں ایسی گراہی پہلی گی کہ دین کا بچانا دشوار ہو جاوے گا آخر جو وہ ہوگا وہ جنگل میں جا کر ہوگا **مَثَلُ الْمَنَافِقِ مَنَافِقُ** کے مثال **عَنْ أَبِي جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

قَالَ مَثَلُ الْمَنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَامِرَةِ بَيْنَ الْعَقَمَاتِ تَعِينُ فِي هَذِهِ مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً لَا تَدْرِي أَيُّهَا
تَبِيعَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال ایسی ہے جیسی ایک بکری دو گھون کے پیچ میں ہو کہ کسی اس گھنے میں جاتی ہے کہ کسی دوسرے گھلین وہ نہیں جانتی کہ ساتھ ہو **ف** یہی حال منافق کا ہے کہ کسی مسلمانوں میں رہتا ہے کہ کسی کا فروں میں ایک طرف اس کو ڈر نہیں **مَثَلُ** **الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِنْ مُؤْمِنٍ**
وَمُكَافٍ مؤمن اور منافق کے مثال جو قرآن پڑھتا ہے **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا مَوْسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ**

حسان بن علی و عشرت کا عادی ہو جاوے۔ چوتھی رات دن عیش میں پڑ جاوے۔ دوست اور کابل ہو جائے۔
 پھر نہ دنیا کے کام ہوتے ہیں نہ دین کے کسی لہی ہر شخص کو چاہیے کہ وہ جنائشی اور محنت کی طاقت کبھی نہ کیسان نہیں
 جو قوم دیا وہ عیش میں پڑ جاتی ہے وہ رفتہ رفتہ خراب اور برباد ہو جاتی ہے اور محنتی اور ریشاکش قوم اسکو مغلوب کر دیتی
 ہر اس لہی کہ محنتی قوم کے لوگ ہتھ پاؤں جو جانی کام اور دماغ سے عقلی کاموں میں ترقی کرتے جاتے ہیں اور عیش میں
 بڑی ہوئی قوم نہ ہتھ پاؤں سے کام کرتے ہی دماغی محنت بیکر علم حاصل کرتی ہے ہر وہ ضرر و خراب ہوگی اللہ تعالیٰ
 فی التخیل کہنگی دہنی طرف پہل کرنا **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُذُ النِّسَاءَ**
يَاخُذُهُنَّ بِمَنْدِيلٍ وَيُعِينُهُنَّ بِمَنْدِيلٍ وَنَحْبُ التَّيَمِّينِ فِي خُفِّهِمَا تَرَجِمَهُ اَلْمَدِينِ اَنْفُسُهُمْ رَايَتْ هُوَ رَسُوْلُ اللَّهِ
صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْنِي طَرَفٍ مَرَّةً مَرَّةً كَرِيْمًا كَرِيْمًا تَبِيْ تَبِيْ دَهْنِي تَابِيْ دَهْنِي تَابِيْ
دَهْنِي طَرَفٍ مَرَّةً مَرَّةً كَرِيْمًا كَرِيْمًا تَبِيْ تَبِيْ دَهْنِي تَابِيْ دَهْنِي تَابِيْ
سَلَاةً حَمَلًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَمْعُهُ تَقْصِيْبٌ مَرَّةً مَرَّةً رَايَتْ هُوَ رَسُوْلُ اللَّهِ
كَبَايْنِ لَّيْ كَبَايْنِ رَايَتْ هُوَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب آپ سرخ چوڑا پہنتی اور بال آپ کے
 مزید بڑھتا ہے **عَنْ اَبِيْ قَالَةَ كَانَتْ تَقْرَأُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْصَافَ اَذْنِيْهِ تَرَجِمَهُ اَلْمَدِينِ**
 ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال انون کے نصف تک ہی ریشہ کا انون کی اُسے کچھ کم **عَنْ اَلْبَرَاءِ قَالَ رَايْتُ**
رَجُلًا اَحْمَرًا فِيْ سَلَاةٍ حَمَلًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْرَكِيْتُ لَهُ اَيْمَةً تَقْصِيْبٌ وَفِيْ اَيْمَتِهِ شَيْءٌ
تَرَجِمَهُ رَايَتْ هُوَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب آپ سرخ چوڑا پہنتی اور بال آپ کے
 مزید بڑھتا ہے **عَنْ اَبِيْ قَالَةَ كَانَتْ تَقْرَأُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْصَافَ اَذْنِيْهِ تَرَجِمَهُ اَلْمَدِينِ**
اَقْرَأُ لَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَضْعًا مِّنْ سَوِيَّةٍ وَرَأَيْتُ اَلْاَنْصَافَ
اَذْنِيْ اَبِيْنِ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّاتِ تَرَجِمَهُ حَبِيْرٌ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ هُوَ رَايَتْ هُوَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کہتے ہو قرآن پڑھ کر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر کی سورتیں پڑھ چکا تھا جب زید بن حارثہ کے سر
 دو چوڑا بن تہیں اور انون کے ساتھ کہلے ہوئے ریشہ یہ حضرت عائشہ بنی اس وقت بچہ طلب یہ ہر مین رہے
 آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ہوں **عَنْ اَبِيْ قَالَةَ كَانَتْ تَقْرَأُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
اَقْرَأُ لَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَضْعًا مِّنْ سَوِيَّةٍ وَرَأَيْتُ اَلْاَنْصَافَ
اَذْنِيْ اَبِيْنِ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّاتِ تَرَجِمَهُ حَبِيْرٌ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ هُوَ رَايَتْ هُوَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مجھ سے کہتے ہو زید بن ثابت کی قرات پر قرآن پڑھ کر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ستر کی
 سورتیں پڑھ کر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ستر کی سورتیں پڑھ کر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ستر کی

خلق ایک خوشبو پر جو مرکب تھو کئی بیرون سے اوسین دس ہوتی ہوا در عفران ہی امین نے کہا انھیں عبد الرحمن
اپنی وادہ ہی زد کر تھے وہ خلق سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی وادہ ہی زد
کرتے تھے اوس سے اور کئی رنگ البکواس سے زیادہ پسند نہ تھا آپ ان پر سب کثیرا دس میں رنگی بیاتک کہامہ
ہی۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت زیادہ ہنسک ہے پہلی روایت صحیح ہے اس کے ساتھ کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبلغ ذلک انما کانت فی مہد عینہ ترجمہ انس سے روایت ہے قتادہ نے ان
سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا انہوں نے کہا نہیں خضاب کی حاجت نہ تھی آپ کے بالوں میں
کچھ سفیدی تھی کنہیون کو طرف ف اور باقی سب سیاہ تھو اسلی ایک خضاب کی حاجت نہ تھی اس آیت سے معلوم ہوا کہ انہوں
خضاب ہمیشہ نہیں کیا بلکہ کبھی کبھی کیا **عن ابن کثیر** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ یکن یخضب انما کانت
الشعر عند العنق فقصد یسیرا فی الصدۃ عاتیا یسیرا فی الیس یسیرا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہیں کرتے تھے آپ کے سفیدی تھو وہی سرخی کے ہونٹ کے بالوں میں تھی اور تھو وہی کنہیون
کی طرف اور تھو وہی سے سر میں **عن عبد اللہ بن مسعود** کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسیر عثر خضاب
الصدۃ یعنی الخوف و یسیر الشیخ و یسیر الذرار و الخشخاش بالذهب و الصرب بالکعباب و التبرج بالزیت
یعنی یسیر الخوا و الرقی الا بالمعوقات و یسیر التماکید و یسیر المائدۃ یعنی یسیر الخوا و الرقی الا بالمعوقات
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راجانہ تھی اس باتوں کو۔ ایک ندوی لکھا اندر موقوف ہو کر
برٹاپے کا رنگ بدلتا تھو سری اندر لکھا نا دشمن کے نیچے آجوتی سونے کی انگوٹھی پہننا یا پچھن جو سہر کہیلنا یا شطرنج
چھٹی بیو قہ خوبصورتی بتلانا یعنی عورت کو غیر مردوں کے سامنے اساتوین متر تر پہنا سو استودات کے دینے قتل عود و رب
الفلق اور قتل عود و رب الناس کے آہوین قویون کا لکھنا نا توین نظم کو بے موقع پہنا رجسی ہاتھ سے جلق لگا کر یا اور
کیطرح (دسویں لڑکے کو بگاڑنا یعنی اسکو ضعیف اور ناتوان کر دینا اسطرح کہ اس کے مان جو دودہ پلائی ہو اس سے جماع
کرنا) اگر حرام نہیں کہ تھے ہوان باتوں کو ف یعنی ان باتوں کو نہ پہننا اور بعضوں نے کہا کہ رادو خیر
بات ہے کیونکہ بعضی باتیں ان میں حرام ہیں جیسو سونے کی انگوٹھی پہننا اور بعضوں نے کہا کہ رادو سب باتیں میں ان میں سے
کوئی حرام نہیں مگر وہ ہیں **الحضاب** **للشیخ عودون** کو رنگ کرنا **عن عائشہ** ان امرأۃ مکت
یدھا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکتا یضربک فقال یا رسول اللہ مکت ید یدک الیک یمنا فکت
تأخذہ فقال لانی لک ادر اید امرأۃ حی و در جل قال بل ید امرأۃ قال لو کنت امرأۃ لکنت لغت اظفارک
یا عائشہ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت نے اپنا ہاتھ لکھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کتاب
کو انہوں نے لکھ کر پہنچایا وہ بولی یا رسول اللہ میں نے آپ کو کتاب دی اور آپ نے نہ لی آپ نے فرمایا مجھ سے معلوم نہیں ہوا کہ

مَثَلُ هَذَا إِنْ تَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا أَفْرَأْتُ زَادَتْ فِي رَأْسِهِ شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَائَةُ
 رُوِيَ تَرْيِدُ فِيهِ تَرْجِمَةً بِقُرْبَى سَے روایت ہر مینی معاویہ بن ابی سفیان کو دیکھا نمبر پراون کے ماتھے میں عین تو بکا ایک
 چونکہ تھا بالونکا اونھوں نے کہا کیا حال ہر مسلمان عورت تو کا ایسا کام کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سنا ہے فرماتے تھے جو عورت اپنے سر میں بال زیادہ کرے وہ ایک فریب کرتی ہے **الْوَصْلَةُ** جو عورت بالوں کو جوڑے
 کھنکھاتا ہے **بَنَتْ** اُن کے اُن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ الْوَصْلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَرْجِمَةُ سَارِبَتْ ابی
 سہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اُن جوڑنیوالی پر اور جو کمال جوڑے جاوین **الْمُسْتَوْصِلَةَ**
 جو کمال جوڑے جاوین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَصْلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأَشَةَ
 وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَرْجِمَةُ عَبْدِ بْنِ عُمَرَ سَے روایت ہر لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنیوالی پر اور جو کمال
 جوڑے جاوین اور گودنے والی پر اور جو کمال گودا جاوے **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَعَنَ الْوَصْلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأَشَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَرْجِمَةُ دہی جو اور پر گزر **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَصْلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ تَرْجِمَةُ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت ہے **عَنْ** مَعْقُودٍ أَن
 أَمْرًا أَتَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَتْ إِنِّي أَمْرًا ذَعَرْتُ أَيْصَحْلُهُ إِنَّ أَصْلَ فِي شِعْرِي فَقَالَ لَا فَقَالَتْ لَيْسَ
 بِمَعْنَةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ يَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ يَمْنَعُكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ فَأَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَسَاءَ الْكَلِمَاتُ تَرْجِمَةُ سہ روق سہ روایت ہر اکیجوہ عبد اللہ بن مسعود کے پاس آئی اور
 کہنے لگی نیز سہر بال بہت کم ہیں کیا میں بال جوڑوں وہنوں نے کہا نہیں عورت نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے سنا ہے اس کی کتاب میں ہر وہنوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور اس کی کتاب میں
 بھی ایسا ہے پاناہوں۔ پھر بیان کیا حدیث تک **الْمُسْتَوْصِلَاتُ** جو عورتیں اپنے روئیں اور کمر میں خوبصورتی
 کے لیے جیسے کٹریاں کی عورتیں کرتی ہیں **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَأَشَاصَاتِ
 الْمُسْتَوْصِلَاتِ وَالْمُسْتَوْصِلَاتِ لِلْحُجْرَيْنِ الْعَبْدَاتِ تَرْجِمَةُ عبد اللہ بن مسعود سہ روایت ہر لعنت
 کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنا گودنیوالی پر اور جو کمال گودا جاوے اور بال اور کمر نیوالی پر مٹانے کے یا مٹنے کے
 اور جو دانتوں کے پیچہ سر کو پسینہ خوبصورتی کے لیے اس کی پیدائش بدلنے والیاں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّ الْوَأَشَاصَاتِ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأَشَاصَاتِ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَكَانَتْ مَصْرَفَةً تَرْجِمَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ
 سہ روایت ہر منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے سے اور گودانے سے اور جوڑنے سے اور جوڑانے سے بالوں کے اور
 اور کمر سے اور کمر سے بالوں کے **الْمُسْتَوْصِلَاتُ** گودنا اور کمر بیان **وَذَكَرَ لِحَالِهَا** علی عبد اللہ بن
 مَرْثَاةٍ وَالشَّعْرِي فِي هَذَا اور وادین کا اختلاف **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ الْوَأَشَاصَاتِ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَكَانَتْ مَصْرَفَةً إِذَا عَلِمَتْ أَنَّ لَعَنَ

بعضی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور وہ مار فاطمہ ہر کے ہاتھ میں تھا آپ فرمایا ہی
 فاطمہ کیا تو پسند کرتی ہو کہ لوگ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساجزادی کے ہاتھ میں ایک زنجیر جو ان کی پیر
 چلے گئی اور بیٹھی نہیں فاطمہ نے وہ زنجیر بٹا کر پھینک دی اور اسکو بکرا کر ایک غلام خریدا پھر اس کو آزاد کر دیا رسول اللہ
 کو اس کی خبر پہنچی آپ نے فرمایا خبر سچ ہے کہ جو فاطمہ کو بچات دی جہنم کے آگ سے محفوظ رہے **قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هَبِيرَةَ**
الرُّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدَيْهَا كَتَمٌ مَرْدٌ حَبِيبٌ أَيْ حَوَائِجِدٌ مَصْنُوعٌ خَشَعٌ مَرْجَمٌ ثَوْبَانِ سَوِيَّانِ
 میری بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور ہاتھ میں ہوئی ایک کتہا تو ان میں چھوڑ دیا یہی بیان کیا جیسا کہ
 کزرا کہ **أَبِي هَبِيرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَتَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ**
يَسْأَلُنِي مَرْدٌ حَبِيبٌ قَالَ يُسْأَلُكَ مِنْ ثَوْبِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرِيْ مُرُوْهُ حَبِيبٌ كَرِيْ مُرُوْهُ حَبِيبٌ كَرِيْ مُرُوْهُ حَبِيبٌ
فَرُطَيْنِ مِنْ ثَوْبِي قَالَ كَانَتْ عَلَيْكَ إِسْرَافَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَمَرَّتْ بِمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الثَّوْبَ إِذَا كَانَتْ
تَمَرَّتَيْنِ لَزَوْجَهَا صِلَتْ عِنْدَهُ قَالَ مَا يَنْتَعِ لِمَنْ خَلَاكَ كَرِيْ أَنْ تَصْنَعَ فَرُطَيْنِ مَرُوْهُ نَبِيَّةٌ ثُمَّ تَصْغُرُ كَا
 بن عقیل اور بعضی ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھپا تھا ایک عورت
 آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری پاس دو کنگن ہیں سو نے کہ آپ فرمائیے دو کنگن ہیں ان کے وہ بولی یا رسول اللہ ایک
 طوق ہو سو نے کہ آپ فرمائیے طوق ہو اگر وہ بولی یا رسول اللہ دو بلیاں ہیں سو نے کہ آپ فرمائیے دو بلیاں ہیں اگر ایک ہو
 فی کہا اوس عورت پاس دو کنگن تھی سو نے کہ ان کو کر پھینک دیے وہ بولی یا رسول اللہ اگر عورت اپنے ہاتھ میں دو کنگن
 کے سامنے تو بھاری ہو جاتی ہے اور ہر اپنے فرمایا کیا تم میں سے کوئی سمجھ نہیں کر سکتی کہ دو بلیاں ہانسی کی بناوٹ ہے اور کنگن
 کر بویے رعن ان میں سے **سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهَا سَكَنَ ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ**
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا الشَّيْءُ لَكِ هَا هُوَ خَسَنُ مِنْ هَذَا لَوْ تَزَوَّجْتَ هَذَا وَجَعَلْتَ مَسْكِنَيْنِ مِنْ زَرْقٍ
ثُمَّ صَفَّرْتَهُمَا لِبَنِي عَقْرَانَ كَانَتْمَا حَسَنَتَيْنِ تَزَوَّجُهُمَا الْمَوْنَيْنِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 دیکھا ان کو پانی میں پھینک دی سو نے کہ آپ فرمائیے میں نے دیکھا کہ انہوں نے اس کو بہتر تو اسکو دیا نہ ڈال اور پانی کی انہیں
 بنا لے پھر اسکو رعن ان سے رنگ لے بہتر ہی امام شافعی نے کہا یہ حدیث محفوظ نہیں ہے **سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
الرِّجَالُ مَرْدُوْنَ بِرَدِّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُهُمْ عَلَيْهِمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَيْسَ بِهَذَا حَرِّمٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهَذَا حَرِّمٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِي مَيْتِنِهِ وَآخِذَةٌ حَبَابًا جَعَلَهُ فِي مَيْتِنِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرِّمٌ عَلَى ذَوْنِي أَيْ تَرْجَمَهُ حَضْرَتُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شے کو بھینک دیا اپنی ہاتھ میں اور سزا دیا یا بائیں ہاتھ میں پھر فرمایا کہ دونوں نام
 ہیں میری اُن سے مردوں پر **سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ جَعَلَهُ**
فِي مَيْتِنِهِ وَآخِذَةٌ حَبَابًا جَعَلَهُ فِي مَيْتِنِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرِّمٌ عَلَى ذَوْنِي أَيْ تَرْجَمَهُ حَضْرَتُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اشکرین بن یزید نامکے نکالتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست کہتے تھے اس کتاب کی رونق کو ربیع بن جبر و اور زید بن
 ابی ارجن ابون من اب کو کچھ کہتے تھے اور جن میں حکم ہو جاتا اور جن میں آپ کہیں اس کتاب کی رونق نہ کرتے پھر آپ نے ان کے لئے
 انگلیس کے بعد وفات شایہ آپ کو حکم کیا تاکہ ان کے لئے اب نامکے نکالنا سنت ہو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور
 جو کوئی اس سنت کو چھو کر نصاریٰ کی مشابہت کرے وہ گمراہ ہے **التَّحْجِلُ** کہنگی کرنا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ النَّبِيُّ عَنْ كَثِيرٍ مِنْ أَهْلِ دِفْأِهِ قَالَ مِنْهُ التَّحْجِلُ ترجمہ اس حدیث میں روایت ہے ایک صحابی نے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جس کا نام عبید تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے بہت عیش میں پڑ جانے سے
 اسی کی ایک قسم گنگی کرنا ہے **ف** نیز ہر وقت کہنگی کرنا پانچ تین عورتوں کی طرح اگر سستی میں کہنا کر وہ مردوں کا
 یہ کام نہیں کہ وہ رات دن ایسے کاموں میں اپنی اوقات صرف کریں اور کام بھی کرے کہ وہ علم حاصل کریں **التَّحْجِلُ**
فِي التَّحْجِلِ کہنگی کرنا **عَنْ عَائِشَةَ وَكَرَّتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْبِبُ**
التَّيَّامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طَهْوَرَةٍ وَتَغْيَرَةٍ وَتَرْجَمَةٍ لِمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم دوست کہتے تھے وہ اپنی طرف سے شروع کرے کہ وہ صبر اور جرات پہننے اور کہنگی کرنے میں **الْأَهْوَى** یا **الْأَخْصَابُ**
خُضَابُ کرنا حکم **عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلِيمَانَ بْنِ سَلَامَةَ** کہ انھوں نے کہا ابا ہریرہ **عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَلَيْكَ الْخُفُوفُ وَالْخُضَابُ لَا يَصْبِرُونَ **فَخَالَفُوا** ترجمہ ابوسلمہ اور سلیمان بن سیر سے روایت
 ہے اور دونوں نے سنا ابوسیرہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاریٰ ابون کو نہیں گنتی تم اور ان کا
 خلاف کرو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھپ اور فائدہ مند کاموں کو اگر یہود اور نصاریٰ سے نہ کریں تو ہم کو کرنا چاہیے
 اور ان کی مخالفت کو بڑا سمجھنا چاہیے مسلمان بھی فرض ہے کہ وہ جو چھپ بات حکمت کے مطابق دیکھو اس کو اختیار کرے
 بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہ ہو بلکہ جرات شریعت کے خلاف ہو وہ حکمت کے بھی خلاف ہے **عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَفْسُ خَافِي وَتَخَافِي كَأَنَّهُ تَغَامَرُ **فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ**
أَوْاصِيْبُنَا ترجمہ جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے رہا ابوبکر صدیق کے باپ کو بلکہ ان کے
 اور ان کے کسے کسے کیل اور وارسی کیل اور دونوں تغامر ایک گھاس ہے جو بالکل سفید ہوتی ہے اس کے طرح ہر سہمی اپنے فرمایا
 ان کا رنگ بدلو اور خضاب کرو **تَصْفِيرُ الْحَيَّةِ** واپسی کا نہ کرنا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَمِّ يَصْفِرُ**
لِحَيَّةٍ فَهَلَكَتْ لَهُ فِي ذَلِكَ **فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْفِرُ لِحَيَّةٍ** ترجمہ عبید سے روایت ہے
 میں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا وہ اپنی واپسی کو زرد کرتے تھے میں نے ان سے کہا میں نے پوچھا انہوں نے
 کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے **تَصْفِيرُ الْحَيَّةِ** یا کوڑے یا کوڑے واپسی کو زرد کرنا دس

اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطلب النعمان البیتینہ وتبصر فی حینہما بالوہب
والعقارین وکان ابن عمر رضی اللہ عنہما یدعی انہما یرحمہما بن السبب روایت ہر معاویہ بن زید مریم ان توہم کو خطبہ سنایا
ایک گچہ بان کا دیا اور کہا میں نے یہ کام کسی کو کرتے نہیں دیکھا سوا یہودیوں کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا
نام نہ رکھا ہے و اسلیو کو نہ در کچھ مریم فریب کو کچھ بھی ایک فریب ہو کہ دوسری کسی کے بال ہر مریم لکھا لیو کو نہ در کچھ
دکھا دے کہ مریم کے بال مریم وصل الشجرین الخ خرف جبرین ہر بال جو دنا عن معاویہ اللہ قال یا رسول اللہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نکح عن الزور قالوا جازہ سوزہ قال فافھا یا بن ایذیہ فہم فقال ہو
ہذا جملہ فانما انہ فی راسہا اللہ خرف عاکہ ترجمہ معاویہ روایت ہر اوہنوں نے کہا اور گو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کیا کہ نہ در سے پھر ایک کالا پیڑ اسکو کچھ کچھ جبرین ہی کہ مریم (مخلا اور لوگون کے سامنے ڈال دیا اور کہا نہ در
جو ہر عورت اسکو اپنی سر میں کہلا دے اور ہر اور دینی ہر عن معاویہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھی عن الزور
والنور والورۃ نکح عن راسہا ترجمہ معاویہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نہ در و نور و ہر
جو اپنی سر پہی ربال زیادہ رکھا نے کوہ لعن الواصلۃ جبرین والی برعت عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لعن الواصلۃ ترجمہ عبد اس بن عمر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ال جبرین والی پر
لعن الواصلۃ والستو صلاۃ بال جبرین والی اور جو نے والی دونوں برعت عن اسماء ان امرأۃ ساءت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی نسا الی عرقی وانھا اشتکت فتمرق شجرھا فحل علی
جذاع ان وصلت لھا فذہ فقال لعن اللہ الواصلۃ والستو صلاۃ ترجمہ اسماء روایت ہر ایکوت آئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی یا رسول اللہ وکی ایک بی بی جو جنسی دوہن ہر وہ بیابہ ہوئی اس کے سر بال
رگئے تو کہا مجھ پر گناہ ہو گا اگر میں اور بال اوکی سر میں جو دوں اپنے فرمایا اللہ نے لعنت کی ہر بال جبرین والی اور جو
والی بر لعن الواصلۃ والستو صلاۃ گو دے والی اور گو دے والی برعت عن ابن عمر قال لعن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الواصلۃ والستو صلاۃ والستو صلاۃ ترجمہ عبد اس بن عمر روایت ہر لعنت کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جو نے والی اور جو زانیہ والی پر اور گو دے والی اور گو دے والی بر لعن الواصلۃ
الستو صلاۃ ای نہ کہ روین اور کیمیر البون اور واتون کو کشا وہ کرنے والیوں پر لعنت عن جبر اللہ قال لعن اللہ
الستو صلاۃ ای کہ لعن من لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اس بن عمر روایت ہر لعنت کی
نے نہ کہ روین اور کیمیر البون اور واتون کو کشا وہ کرنے والیوں پر لگا ہو ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت
کی اوہ مریم بھی لعنت کیا ہر عن عبد اللہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الواصلۃ والستو صلاۃ
والستو صلاۃ ای کہ لعن من لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اس بن عمر روایت ہر لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ معاویہ روایت ہر اوہنوں نے کہا اور گو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نہ در و نور و ہر جو اپنی سر پہی ربال زیادہ رکھا نے کوہ لعن الواصلۃ جبرین والی برعت عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن الواصلۃ ترجمہ عبد اس بن عمر روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ال جبرین والی پر لعن الواصلۃ والستو صلاۃ بال جبرین والی اور جو نے والی دونوں برعت عن اسماء ان امرأۃ ساءت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی نسا الی عرقی وانھا اشتکت فتمرق شجرھا فحل علی جذاع ان وصلت لھا فذہ فقال لعن اللہ الواصلۃ والستو صلاۃ ترجمہ اسماء روایت ہر ایکوت آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی یا رسول اللہ وکی ایک بی بی جو جنسی دوہن ہر وہ بیابہ ہوئی اس کے سر بال رگئے تو کہا مجھ پر گناہ ہو گا اگر میں اور بال اوکی سر میں جو دوں اپنے فرمایا اللہ نے لعنت کی ہر بال جبرین والی اور جو والی بر لعن الواصلۃ والستو صلاۃ گو دے والی اور گو دے والی برعت عن ابن عمر قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الواصلۃ والستو صلاۃ والستو صلاۃ ترجمہ عبد اس بن عمر روایت ہر لعنت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جو نے والی اور جو زانیہ والی پر اور گو دے والی اور گو دے والی بر لعن الواصلۃ الستو صلاۃ ای نہ کہ روین اور کیمیر البون اور واتون کو کشا وہ کرنے والیوں پر لعنت عن جبر اللہ قال لعن اللہ الستو صلاۃ ای کہ لعن من لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اس بن عمر روایت ہر لعنت کی نے نہ کہ روین اور کیمیر البون اور واتون کو کشا وہ کرنے والیوں پر لگا ہو ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اوہ مریم بھی لعنت کیا ہر عن عبد اللہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الواصلۃ والستو صلاۃ والستو صلاۃ ای کہ لعن من لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اس بن عمر روایت ہر لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر اور دانتوں کو کٹا وہ کرنیوالیوں پر اور منہ کے روئیں اوکھیرنے والیوں پر جو اسد کی سپیدیش کو بدلتی ہیں وہ حلوم
 ہو اگر اسد کی سپیدیش باق طرت کو بدلتا رہا ہے مگر ختنہ کرنا منہ بچھین کر نہ بنا تو ابل کے بال بننا تیرفات کے بال بننا اور جو تیر
 ان کے مثل ہیں ان سے بھی خلقت بدلتی ہی لیکن چونکہ یہ باتیں سب پیغمبر کرتے چلے آئے اسوجہ سے مثل فطرت اور
 سپیدیش کے ہر گھٹن اسے ایسی ان چیزوں کو ہمارے پیغمبر فطرتی سنت کہا ہوا ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَغَيِّضَاتِ**
وَالْمُتَغَيِّضَاتِ وَالْمُتَغَيِّضَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ أَأَنْتَ الَّذِي تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ
وَمَا لِي كَأَقُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اسد بن مسعود سے روایت ہے لعنت کی اسد
 منہ کے بال اوکھیرنے والیوں پر اور دانت کو کٹا وہ کرنیوالیوں پر اور گود ناگودانے والیوں پر جو اللہ تعالیٰ کی خلقت کے برقی
 ہیں ابھورت اور ان کو باس کئے اور کھنکھی تم ایسا ایسا کہتے ہو انہوں نے کہا میں کیوں نہ کہوں جیسا رسول اسد صلی اللہ
 وسلم نے فرمایا ہے **عَنْ ابْنِ كَثِيرٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَغَيِّضَاتِ وَالْمُتَغَيِّضَاتِ وَالْمُتَغَيِّضَاتِ**
الْعَنْ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے عبد اسد بن مسعود نے کہا لعنت کی اسد
 فی گودانہ والیوں پر اور منہ کے بال اوکھیرنے والیوں پر اور دانتوں کو کٹا وہ کرنیوالیوں پر اگر وہ ہر میں لعنت کرے تاہوں جن پر
 رسول اسد صلی اللہ نے لعنت کی **عَنْ زَعْفَرَانَ بْنِ كَارِثٍ عَنْ ابْنِ كَثِيرٍ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَنْ يَتَنَعَّفَ الرَّجُلُ ترجمہ اس سے روایت ہے منہ کیا رسول اسد صلی اللہ نے مروک زعفرانی رنگ سے **عَنْ**
أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَنَعَّفَ الرَّجُلُ جُلْدَهُ ترجمہ اس سے روایت ہے منہ کیا رسول
 صلی اللہ نے مروک بدن پر زعفران لگانے سے **الرَّجُلُ خُشْبُو كَابِيَانِ عَنْ ابْنِ كَثِيرٍ قَالَ كَانَ**
الْبَيْتُ جُلْدَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَجَى بِطَبْخٍ ترجمہ اس سے روایت ہے رسول اسد صلی اللہ نے مروک بدن پر
 خوشبو کوئی لانا تو آپ اسکو نہ پیرتے رہنے کے لیے **عَنْ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ**
عَرَّضَ عَلَيْهِ خُشْبُوكَ فَلَا يَرُدُّكَ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْحِجَابِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اسد صلی
 اللہ نے فرمایا جسکو سانس خوشبو پیش کیا وہ اسکو نہ پیرے اس لیے کہ اسکا دھجھہ ہو رہی اور خوشبو عمدہ ہے **عَنْ**
زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرَدْتَ إِخْرَاجَ الْغَسَاءِ فَلَا تَمْسُكِي
حِجَابَكَ ترجمہ زینب سے روایت ہے جو بی بی تہمین عبد اسد بن مسعود کی رسول اسد صلی اللہ نے فرمایا جب ہی تم پر
 سرعشا کی نماز میں آکر رہو جو عورت عشا کی نماز کے لیے مسجد میں آ جا ہے تو خوشبو نہ لگاؤ **عَنْ زَيْنَبِ النَّفْقِيَّةِ قَالَتْ**
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِذَا خَرَجْتَ إِلَى الْغَسَاءِ فَلَا تَمْسُكِي حِجَابَكَ ترجمہ زینب سے روایت
 ہے رسول اسد صلی اللہ نے فرمایا جب عشا کی نماز کو اپنی نکلو تو خوشبو نہ لگاؤ **عَنْ زَيْنَبِ النَّفْقِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنَ نَجْمٍ وَنَجْمٍ إِلَّا حِجَابٌ ترجمہ زینب سے روایت ہے رسول اسد صلی اللہ نے

جو چاندی کی تھی اور انہوں نے اپنا زمین بانی کی چھنگلیا کو بند کیا پھر اس میں لکھوئی پہنچو ہر شخص اپنی بڑی کہ قال
 سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْتِ فِي الْعَبَايَةِ وَالْوَسْطَى تَرْجِمَهُ ابُو بَرزہ سمری
 چینی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوئی پہنچو سے کہنے کی انہوں نے
 بیچ کی انہوں نے کہنے کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے لکھوئی پہنچو سے کہنے کی انہوں نے
 میں دیکھ لی کی انہوں نے اور بیچ کی انہوں نے اور جو انہوں نے کہیں ہر موضع الفصن گنہ گھر جو عن
 ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یختم فی حلقہ من حلقہ طرحة ولبس خاتم من ودر وقرقر
 علیہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یختم فی حلقہ ان یتفش علی الفصن خاتمہ ہذا وجعل فضة فی بطن فضة
 ترجمہ عبد الباقی عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوئی پہنچو سے کہنے کی انہوں نے
 پہنچو اور اس کے کہنے کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے لکھوئی پہنچو سے کہنے کی انہوں نے
 کہیں طرحة ولبس خاتمہ ہذا وجعل فضة فی بطن فضة ولبس خاتمہ ہذا وجعل فضة فی بطن فضة
 اللہ علیہ وسلم لفتن خاتمہ ہذا وجعل فضة فی بطن فضة ولبس خاتمہ ہذا وجعل فضة فی بطن فضة
 خاتمہ ہذا وجعل فضة فی بطن فضة ولبس خاتمہ ہذا وجعل فضة فی بطن فضة
 نے فرمایا اس لکھوئی نے میرا خیال باٹ دیا کبھی میں تم کو دیکھتا ہوں کبھی انہوں نے کو دیکھتا ہوں پھر انہوں نے کو دیکھتا ہوں
 ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصطحع خاتمہ ہذا وجعل فضة فی بطن فضة ولبس خاتمہ ہذا وجعل فضة فی بطن فضة
 کہنے فضة فی بطن فضة ولبس خاتمہ ہذا وجعل فضة فی بطن فضة ولبس خاتمہ ہذا وجعل فضة فی بطن فضة
 میں دیکھ لی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے لکھوئی پہنچو سے کہنے کی انہوں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے لکھوئی پہنچو سے کہنے کی انہوں نے
 پہنچو اور اس کے کہنے کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے لکھوئی پہنچو سے کہنے کی انہوں نے
 کہنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے لکھوئی پہنچو سے کہنے کی انہوں نے
 اور ان کے کہنے کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے لکھوئی پہنچو سے کہنے کی انہوں نے
 فضة فی بطن فضة ولبس خاتمہ ہذا وجعل فضة فی بطن فضة ولبس خاتمہ ہذا وجعل فضة فی بطن فضة
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے لکھوئی پہنچو سے کہنے کی انہوں نے
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے لکھوئی پہنچو سے کہنے کی انہوں نے
 لکھوئی پہنچو سے کہنے کی انہوں نے لکھوئی پہنچو سے کہنے کی انہوں نے

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطرح الناس حواشیہم فالتحق خاتم من فضلة ذک ان یضیع بہ ولا یلبسہ ترجمہ
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اسکا گینہ تہل کی طرف کیا
لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اتار ڈالا لوگوں نے بھی اتار ڈالیں
پھر اپنے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس سے مھر کر دیتے لیکن اسکو پختہ نہیں کرتے **عَنْ اَبِي بَكْرٍ قَالَ لَمَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَا مِمَّنْ ذَهَبٌ فَمَضَاهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ الْخَاتَمَ فَاتَّخَذَهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا الْبَسَ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِمَّنْ وَبَرَقَ
فَادْخَلَهُ فَبَيْنَمَا هُوَ يَدْخُلُ فِي يَدَيْهِ إِذْ بَدَأَ يَدُومُ كَانَتْ فِي يَدَيْهِ مِصْرَ كَانَتْ فِي يَدَيْهِ مِصْرَ كَانَتْ فِي يَدَيْهِ مِصْرَ
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی اور اسکا گینہ تہل کی طرف رکھا لوگوں
نے بھی ویسی ہی انگوٹھیاں بنوائیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو اتار ڈالا اور فرمایا اب کبھی اسکو نہ پہنؤ گا پھر اپنے
چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی اور اسکو اپنی ٹانھ میں کہا پھر وہ رات کی وفات کے بعد ابو بکر صدیقؓ کے ٹانھ میں ہی
پھر عمر فاروقؓ کے ٹانھ میں پھر عثمانؓ کے ٹانھ میں پھر وہاں تک کہ اریس کے کنوے میں گر پڑی پھر حیدر تالاش کی
لیکن نبی علیؓ اور اس روز سے فتنہ شروع ہو گیا **ذِكْرُ مَا يَتَّخِذُ مِنَ لَبَنٍ الشَّيْبَ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهَا كَيْفَ يَكُونُ**
پہننا بہترین اور کیری بری ہیں **عَنْ اَبِي بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارَاقَ سَيْتُهُ**

الْبَيْتُ سَائِدَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ كَانِيَ اللَّهُ فَقَالَ إِذَا كَانَ
لَكَ مَا كَفَلَ عَلَيْكَ تَرْجُمُهُ أَبَا حَافِصٍ سے روایت ہے کہ اس نے سنا اپنی باپ کے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
گیا آپنیری حالت بری پچی دینو میلے کچیلے کپٹے آبنو فرمایا کیا تیری پاس کچھ ہے میں نے کہا مان ہر طرح کا مال اس کے مجھے
دیا ہے آبنو فرمایا جب تیری پاس مال ہے تو پھر دیکھنا چاہیے دینو مال کا اثر تیری اوپر ظاہر ہو ہی چھی صاف پتہ چلنی چھبے
صاف مکان میں ہر حرف حکمائے اتفاق کیا ہے کہ انسان کی صحت اور زندگی کے لیے خدا سے ہی زیادہ صفائی اور
پاکیزگی کی ضرورت ہے ہر روز نہانا اور پانچوں وقت وضو کرنا اور پٹن کو صاف اور چلی کھانا اور مکان کو جھار پونچھ کر صاف
رکھنا ضروری ہے **ذِكْرُ مَا يَتَّخِذُ مِنَ لَبَنٍ الشَّيْبَ سِيرَ كَيْفَ يَكُونُ** سیر ایک قسم کی چادر جس میں زرہ زرد

ہوتی ہیں اور اس میں شیم ملا ہوتا ہے اور بعضوں کو کہا ہے کہ شیم ہوتا ہے اور بھی صحیح ہے **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَافِ اللَّهِ رَضِيَ**
عَنْهُ سَيِّدَةُ بَنَاتٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَكُمْ لِمَعْنَى الْوَقْدِ إِذَا قَدِمُوا
عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا يَلَيْسَ هَذِهِ مَنْ لَا دَخَلَ قَوْلُهُ فِي الْأَخْرَ قَالَ فَأَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأْتُ بِهَا جَحِيلَ فَمَا نِي مِنْهَا حَلَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْنِيهَا
وَأَقْدَقْتُ فِيهَا مَا قُلْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكُنْ أَتِلَسُّهَا إِنَّمَا كَسَوْنِيهَا لِكُنُوتِهَا وَلِأَنَّ يَمِينَهَا

اور پھر اس کے پہلے آپ نے اس کے باب میں کیا فرمایا تھا پھر اس نے مجھ کو بیان دیا آپ نے فرمایا اس کو بچال اور اپنی حاجت کو
 کرنا کہ اسے کہہ اپنی عزتوں کی اور نہیان باد سے صدقہ لے کر تبرق کرنا ہے جس سے وہ بڑے
 ان سے کہنے لگا کہ سالہ ما استیق قلت ما غلط من الذی باج و خیر منہ قال یفث عبد اللہ یقول
 امای تم مع رجل حله سندس قافی بہا الذی یصلی اللہ علیہ وسلم فقال شتر حدیثہ و سائل حدیثہ ترجمہ
 بن ابی اسحاق سے روایت ہے کہ اس نے کہا تبرق کیا ہے میں نے کہا ایک قسم کا دیباہ جو جنت ہوتا ہے وہ دیباہ تیسویں نبی کی ہے
 کہ اس نے کہا میں نے عبد اللہ سے سنا وہ کہتا ہے حضرت عمر نے ایک جوڑا سندس کل (سندس بھی ریشمی کپڑے) دیکھا وہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لکھائے اور فرمایا اس کو خرید لیجے اخیر حدیث تک (جیسی دیگر رزی) ذکر اللہ
 عن لیس الذی باج و دیباہ ہے سے مانع عن عبد اللہ بن مسعود استغنی حدیثہ قاتا و دھقان کما یفث قاتا
 من فضیلتہ حدیثہ لہ استند الذی حدیثہ ماصکع بہ و قال ابی بقیۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول لا تشرعوا فی اناء الذہب و الفضة و لا تلبسوا الذی باج و لا الخویس فانھا اکرم و الدنیا و الدنای
 لہا خیر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے حدیث نے ہانی لکھا تو ایک گندار چاندی کے برتن میں پانی لایا حدیث نے
 اوسکو ہنسیک دیا پھر فہر کیا لوگوں نے یہ دیکھا اور کہا ہم کو مانع ہے اس کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اپنے فخر
 سے پوسنے اور چاندی کے برتنوں میں اور ست بھونو دیا اور حیر کر یہ اون کے لیے دنیا میں ہیں ہمارے ہی آخرت میں
 لیس الذی باج للسنوہ بالذہب و دیباہ چمن میں شہری کلمہ ہر شخص و اقدار بن عمر و بن سعد بن معاذ
 قال سئل علی اس بن برمک عن ائیس حیان قدام المدینۃ فقلت علیہ فقال تزلزلت قلت انا و قد بن من عمر بن
 سعد بن بن معاذ قال اسعد لکان اعظم التامیر و احوالہ ذہبکی قال لربک انہ قال ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بعث الی ائیس و اصاحبہ منہ بعتا فادسل الیہ یحببہ دیباہ منسججہ وہ الذہب
 فلیسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی النیر و قد نکرہ کلمہ و نزل فجعل الناس یسئلونہا
 بایک نوحہ فقال اشجیون من حدیثہ لکن ایدل سعد فی الحسنة احسن تروون ترجمہ واقعہ بن عمر بن
 بن معاذ سے روایت ہے کہ اس نے کہا جب وہ مدینہ میں آئے میں نے اوسکو سلام کیا اور ہون نے کہا تم کون ہو
 نے کہا میں واقعہ ہوں ثیا عمر کا پوتا سعد بن انصار کی رجوڑ سے صحابی حبیل اللہ تھے اوس کے سردار و کون خیر
 میں ایک تیر لکھا جس سے وہ شہید ہوئے اس نے کہا سعد بن معاذ تو ہر شخص سے ہے اور بہت بڑی تھی یہ حکم دے اوس
 دے پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کمر لکیر بادشاہ پاس بھیجا جو سردار ہوا دوسرا دوسرا ایک ملک تھا
 بریز سے تیرہ منزل پر اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک جینے بھیجا وہاں جو مرنے سے بنا ہوا تھا اور پھر
 تروں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بھیجا پھر ہر کھڑے ہو کر اور بیٹھ گئی بات نہ کی اور آئے لوگ اوسکو ہاتھ پر ہونے

قَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةَ وَكَفَّ يَظْطَرُّ عَنْهُ شَيْئًا فَقَالَ حُفْصَةُ يَا بَنِي الْفُلَاحِ يَا ابْنَ الْإِسْطِ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ أَدْخُلْ قَادَ عَهْدِي قَالَ قَدَرْتُ أَنْ تَكُونَ خَيْرَ الْبَشَرِ وَحَكِيمَهُ قَبَا أَتَيْتُمَا
 فَقَالَ حَبَابُ هَذَا لَكَ فَظَنَّا لَكَ فَلَيْسَ شَيْئًا تَرْجُوهُ مَسْرُورِينَ خَيْرَ مِمَّا تَرْجُوهُ رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَبَا بَيْنَ بَنِي نَبَشِينَ وَخَيْرَ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ
 سَاهِمًا لِيَا أَهْلَ بَنِي نَبَشِينَ نَعَمْ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ
 قَبَا بَيْنَ بَنِي نَبَشِينَ وَخَيْرَ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ
 لِيَا فِ السَّيِّدِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ
 أَكَلَاتِ دُرِّ كَرْدِي أَوْ رَجُلًا أَوْ رَجُلًا أَوْ رَجُلًا أَوْ رَجُلًا أَوْ رَجُلًا أَوْ رَجُلًا أَوْ رَجُلًا أَوْ رَجُلًا أَوْ رَجُلًا
 يَهْنَأُ عَيْنُكَ أَنْ تَسْمَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِذَا كَانَ الْفُلَاحِ
 التَّوَاتُوتِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَقَالَ لَيْسَ حَقِيقَتُهُ تَرْجُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ
 تَهْنَأُ بَحْتِ لَحْمَانِ كِي حَانَتِ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسَارُ رَجُلًا الْفُلَاحِ
 لَأَنَّهُ دُرٌّ كَرْدِي وَخَيْرَ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ نَارُ لَحْمَانِ تَهْنَأُ بَحْتِ تَهْنَأُ بَحْتِ تَهْنَأُ بَحْتِ تَهْنَأُ بَحْتِ
 كَوِي تَهْنَأُ بَحْتِ تَهْنَأُ بَحْتِ تَهْنَأُ بَحْتِ تَهْنَأُ بَحْتِ تَهْنَأُ بَحْتِ تَهْنَأُ بَحْتِ تَهْنَأُ بَحْتِ
 كَمَا هُوَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ قَوْفَهُ أَفْ قَالَ إِنْ لَمْ يَجِدْ قَوْفَهُ كَوِي
 الْفُلَاحِ كَوِي يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرْجُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَوْشَنُ كَوِي يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرْجُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ قَوْفَهُ مِنْ تَهْنَأُ بَحْتِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَنْظُرَ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرْجُوهُ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَا هُوَ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ قَوْفَهُ أَفْ قَالَ إِنْ لَمْ يَجِدْ قَوْفَهُ كَوِي
 فَإِنَّ أَيْتَ قَاسَمُ فَإِنَّ أَيْتَ قَاسَمُ فَإِنَّ أَيْتَ قَاسَمُ فَإِنَّ أَيْتَ قَاسَمُ فَإِنَّ أَيْتَ قَاسَمُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ نَارُ لَحْمَانِ تَهْنَأُ بَحْتِ تَهْنَأُ بَحْتِ تَهْنَأُ بَحْتِ
 جَا هُوَ تَوَاتُوتِ جَا هُوَ تَوَاتُوتِ جَا هُوَ تَوَاتُوتِ جَا هُوَ تَوَاتُوتِ جَا هُوَ تَوَاتُوتِ
 نَبَا بَيْنَ مَا تَحْتَ الْكَبِيكَيْنِ مِنَ الْأَوْدِ خَيْرَ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ
 نَبَا بَيْنَ مَا تَحْتَ الْكَبِيكَيْنِ مِنَ الْأَوْدِ خَيْرَ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ مِمَّا تَرْجُوهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حلت الکعبین من کفر بربہما ففی النبی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہر رسول
اسد علیہ السلام نے فرمایا بخون سونجی از رجنہ میں جاوے کہ عین حقیرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا ما استقرت کعبین من الذریر ففی النار ترجمہ ابی جریجہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سبحن ابن عبد البر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الله عز وجل لا ينظر الى مسلم الا بذکرہ ترجمہ عبد
بن عباس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کیسی کا اندازہ کرنا کہ کثرت عین حقیرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصلی المسلم الا بعد ان یتوضا وکذا یؤتی فیہم وکم تعدیک انکم انتم
ما اعطاکم واسباب ازادہ و التوفیق لعلہ یا تحلف الکاذب ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ السلام نے فرمایا تین آدمیوں سے متعالی بات نہیں کریگا قیامت کے روز نازک و پاک کریگا گناہوں کے اور ان کو دیکھا
کا عذاب ہوگا۔ ایک تو وہ جو دیکر احسان تھا وہ۔ دوسری وہ جو از رجنہ و دوسری وہ جو پہلی قسم کہا کر اپنا نام پوچھا
ابن جریجہ (سبحن ابن عبد البر) قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی المسلم الا بعد ان یتوضا وکذا یؤتی فیہم وکم تعدیک انکم انتم
من جنت منہا شینا حیدلہ کہ لا یصلی اللہ الیہ یومہ الیامۃ ترجمہ عبد بن عباس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسد علیہ السلام نے فرمایا ازادہ و کہ اور عامر جو شخص ان تین میں سے کسی کو لکھا کہ وہ اللہ کو طرہ نہیں دیکھا کہ ازادہ
لکھا نا ہیہ کہ بخون سی بچا کرے کرتے کا لکھا نا ہیہ کہ ازادہ سے بڑھ جاوے یا انہیں بہت بڑی بی کی یا ازادہ سے
زیادہ جوڑو کہ وہ عامر کا لکھا نا ہیہ کہ شکر کہ بھٹ لبا چڑو سے تو ہی پر سے زیادہ میں کہ جسے بعضوں کے عادت ہوتی ہے
یہ طاعت اس جہ سے کہ کہہ کر بیکار صرف ہوتا ہی اگر دوسری بھائی مسلمان کو دیکے تو او کا فائدہ ہو دوسری کہ کہنے یا کہ بخون
سی بچا ہو تو اکثر میں خراب ہوتا ہی اور کہی آدمی جلتے میں دلچہ کہ کہہ کر ہاے سبحن ابن عبد البر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم قال من جرت ذریعہ من شینا لہ لا یصلی اللہ الیہ یومہ الیامۃ قال ابوہریرہ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سبحن ابن عبد البر ان الله قد خلق ذلک و قد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الله کشف عن یحییٰ بن یحییٰ ذلک شینا لہ ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کبر سے لگا دے اللہ کی طرف نہیں دیکھا
قیامت کے روز ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ میری ازادہ کا ایک کونہ شک جاتا ہے بی انتیاری ہی ابنتا کر میں لگا خال
کھون تو نہیں لکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں میں سے نہیں ہے جو بکرا اور غور ہو کہ کام تین
اس حدیث میں معلوم کہ اسبب است کا غور اور بکرا اگر کسی شخص کی زبان میں کبر نہ ہو اور اس کا بجا بخون سونجی ہو جاوے
تو کہ نہ کہ نہ ہو کہ فضل کہ کہ ہتیا کہ کہ اور بخون سے بچا دے کہ ذی قول النساء عورتیں بخل کنا لکھا بن عبد
ابن عبد البر قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من جرت ذریعہ من شینا لہ لا یصلی اللہ الیہ یومہ الیامۃ قال انکم انتم
رسول الله فکیف یصنع النساء بن یونس ذلک ما یحییٰ شینا قال قال ان شینا انما یصنع قال

میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عامہ باندھنے سے فخر قاصد حرق سے ہے یعنی جیسے کسی جگر
انکار جلا دیو سو دودھ کالی ہو جاتی ہے اسی طرح عامے کا رنگ نہاد زہر الہی **لَيْسَ الْعِلْمُ إِلَّا فِي رُكْبَةِ الْعَامِلِ** کا لے رنگ کے عامہ باندھا
عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ يُعْرِضُ لَهَا تَرْجُمَةً
رہنے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ کو فتح ہوا کے میں داخل ہوئے بغیر حرام کے کلا عامہ باندھ رہے تھے
عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ تَرْجُمَةً هِيَ عَمَامَةُ بَنِي إِسْرَءِيلَ
كَرَفَ الْعِمَامَةَ يَوْمَئِذٍ الْكَتِفَيْنِ دُونَ مَنَاحِيْرِهِمْ كَيْ يَحْمِلِينَ ثَمَلًا كَمَا سَمِعْتُ عَنِ ابْنِ أُمِيَّةَ قَالَ كَانَ ابْنُ أَطْرُ
السَّاعَةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ أَوْ قَدْ رَأَى طَرَفَهَا يَوْمَئِذٍ كَيْفَ
ترجمہ عربی میں ہے روایت ہے کہ یامین اس وقت دیکھ رہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر سیاہ عامہ باندھ
ہوئے تھے اور اس کا شکل دونوں طرف ہون کے بیچ میں رنگ رہا تھا **اَلْصَّوْرُ وَتُرْجُمَةُ كَمَا بَيَّانَ عَنْ ابْنِ طَلْحَةَ**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الدِّيَارَ يَتَنَافِئُ فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ تَنَافِئُ تَرْجُمَةً
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتہ اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کہتا ہو تصویر **عَنْ ابْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول **لَا تَدْخُلُ الدِّيَارَ يَتَنَافِئُ فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ تَنَافِئُ تَرْجُمَةً**
ابو طلحہ سے روایت ہے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ فرماتے تھے فرشتہ اس گھر میں نہیں جاتے جہاں پر
کہتا ہو یا مورت **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ابْنِ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَتَوَدَّعُ فَهُوَ جَلَسَ خَلْفَ سَائِلٍ**
بَنِي خَلِيفَةٍ فَأَمَّا ابْنُ طَلْحَةَ إِذَا نَافِئُ عَنْ مَطَاحِنِهِ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِي أَنْ تَنْزِعَ قَالَ لَا فَإِنَّ فِيهِ تَصَاوِيرَ
وَقَدْ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتُ قَالَ لَكُمُ يَقُولُ إِلَّا مَا كَانَ رِجَالًا فِي قُوتٍ قَالَ
جلی لکھتے تھے **أَحْيَا بِنْتُ النَّبِيِّ تَرْجُمَةً عَمَامَةً سَوْدَاءُ** روایت ہے کہ ابو طلحہ کے بچہ کو کئی بیماری میں ان کے
پیشہ بن جنت کو پایا ابو طلحہ نے ایسا دمی کو حکم کیا کہ اون کے نیچے سے چھوڑا نکال اٹھلے نے کہا کیوں ابو طلحہ نے
اکھا اوسمیں بدترین ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے تم جانتے ہو جو صل نے کہا اپنے بچہ ہی تو فرمایا ہے
کہ اگر کرے میں نقش ہوں مورتوں کے تو قباہت نہیں ابو طلحہ نے کہا ان لیکن مجھ پر بھی جیسا معلوم ہے ہر کسی
قسم کی مورت نہ رکھوں **فَإِنَّ أَمْرَ مُحَمَّدٍ نَفْسًا مِثْلَ كَلْبٍ** اس سے معلوم ہے ہر کسی بدعتی تصویر میں جو صرف نقش ہوتے
نہیں لیکن بدعتی ہر طرح جو چیز نگاشتی ہو۔ اس سے معلوم ہے ہر کسی بدعتی تصویر میں جو صرف نقش ہوتے
میں مکان میں لٹکانا یا لٹکانا منع ہے۔ اس لئے میں دنیا داروں کی عادت ہو گئی ہے کہ وہ مکان کو تصویر دن و رات میں لٹکا کر
نقشہ تصویر میں لٹکا کر خلاف بھی ہو لیکن پھر ایسی کام کو کرنا کیا ضروری ہے کہ حرام ہونے کا خوف ہو اور جہاں فی تصویر بدعتی مجسمہ
تو کہنا باطل حرام ہے اور میں کسی اختلاف نہیں۔ جب نقشی تصویر کو رکھنا لوگوں نے چھوڑ دیا تو اب یہ سنت پہنچی ہے

کہ ہمارے ماننے کے مسلمان البیر اور نواب محمد موثرین بھی کہہ کر گئی۔ اس سلسلے سے بالکل تصویر کو موقوف کرنا چاہیے کہ عجیبات
یاد کرہنی چاہیے کہ تصدیق و حیران کی حرام ہے اور جو مکان یا بیرون یا چھاند کی ہو تو کچھ قیامت نہیں ہے۔ **سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ**
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بَلَى شَرُّ مَا اسْتَشْكَى رَبُّكَ فَعُدْنَا لَهُ قَارًا
عَلَى بَابِهِ سِتْرًا فِيهِ صَلَوةٌ قُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْخَوْفُ فِي الْكُفْرِ خَيْرٌ نَازِلٌ عَنِ الصُّورَةِ يَوْمَ لَا وَابَ قَالَ قَالَ
عَبِيدُ اللَّهِ الْكُفْرُ لَعَنَهُ يَقُولُ إِنْ دَخَلْنَا فِي تَوْبَةٍ تَرْجِمُهُ أَبُو طَلْحَةَ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اوس گھر میں نہیں جاتے جہاں عورت ہو۔ بسر جہاں ہر عیدیت کا اوس نے کہا زمین خالی باہر ہوئے عہد ان کے کھینے
کو گئے ان کو دوازہ سے پر ایک پردہ لٹکتا تھا جس پر عورت تھی میں نے عبید اللہ سے کہا دیدنے تصویر کے باب میں ہم کیا کہا
تھا پہلے روز عبید اللہ نے کہا کیا تم نے نہیں سنا اودھوں کی کچھ بھی کہا تھا اگر کسی سے میں تصویر بنی ہو تو قیامت نہیں
سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ صَنَعْتُ كَهْمًا فَدَخَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَاءً فَنَظَرَ فِي سِتْرٍ فِيهِ نَصَاوِيرٌ
فَحَبَّرَ وَكَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُهُ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ نَصَاوِيرٌ تَرْجِمُهُ حَضْرَتُ عَلِيٍّ ع روایت ہر میں کہا تھا کیا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا آپ شریف لائے تو ایک پردہ دیکھا جس پر تین تہیں آپ باہر چلے گئے اور فرمایا شہر اوس گھر میں
نہیں جاتے جس میں تین ہوں **سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَجَةً ثُمَّ دَخَلَ**
وَقَدْ عَلِقَتْ قِرَامًا فِيهِ الْفَيْلُ وَأَوَّلَاتِ الْأَجْحَنَةِ قَالَ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ أَرَيْتَ عِيَّةَ تَرْجِمُهُ الْمُسْنِينَ عَائِشَةَ سے
روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے پھر اندر آئے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں پردہ رکھو دن کی صورتیں ہر
نہیں ہر اوس کو دیکھا نہ ریا نکال ڈال اوس کو **سُئِلَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتْ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ**
فَيْسَالٌ خَيْرٌ مُسْتَقْبِلُ الْبَيْتِ إِذَا دَخَلَ الدَّخِلُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ عَائِشَةُ حَوْلَيْهِ قَائِي
كَلَامًا دَخَلَتْ قَرَأَتْهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا وَطِيقَةٌ تَهْتَأُكُمْ كَبَدًا تَلْبَسُهَا قَالَتْ فَكَمْ تَقَطُّعُ تَرْجِمُهُ
اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ سے روایت ہر ہر پاس ایک پردہ تھا جس پر تین کی موثرین تہیں جب کوئی اندر آتا تو پردہ منہ
ہو تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عائشہ کو لپیٹ دو کیونکہ میں جب اندر آتا ہوں اور اس کو بچتا ہوں دنیا
یا داتی ہے اور ہر شخص ایک چادر تہی جیسے نقش ہے ہم اوس کو بچنا کرتے اوس کو ہم نے کا نہیں **سُئِلَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ**
كَانَ فِي بَيْتِي خَبْزٌ فِيهِ نَصَاوِيرٌ مُجَلَّلَةٌ إِلَى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ نَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَخْبِرِي عَنِّي فَذَرَعْتُهُ فَجَعَلَتْ وَمَا بَدَأَ تَرْجِمُهُ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ روایت ہر میں کو گھیر
ایک کپڑا تھا جس پر تین تہیں ہر اوس کو روشن دان پر لٹکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس طرف ناظر ہا کرتے
پھر فرمایا اس عائشہ ہر اوس کو میں نے اتار کر دوسرے کیے بنا ڈالے **سُئِلَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَنَبْتُ رَسُلًا فِيهِ**
نَصَاوِيرٌ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَعَهُ فَطَعَّتْهُ وَاسَادَ بَيْنَ قَارِئِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الْبَيْتِ

يَقَالُ لَنْ يَنْفَعَكَ بَنُ عَصْرَةَ اِنْ سَمِعْتَ اَبَاكَ يَتَوَلَّى عَصْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَرْتَدُّ عَلَيْكَ تَرْجُمُهُ ثُمَّ يَنْتَحِنُ يَنْتَحِنُ مِنْ رُوَيْتِ هِرْ وَبَنُوْنِ فِيْ يَكِ بِرْدُوْنِ كَا بِمَبِيْنِ يَوْمِيْنِ قَبِيْنِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَا اَوْ اَوْسَكُوْا دَارَ بَحْرٍ حَضْرَتِ عَائِشَةَ فِيْ اَوْسَكُوْا كَا كَرْدُوْجِيْ بِنَا دَا يَكِ شَخْصٍ بِرْدُوْجِيْ
 بِمَبِيْنِ يَوْمِيْنِ تَهَا كَمِيْنِ اَبُوْ خَيْرٍ يَنْتَحِنُ يَنْتَحِنُ مِنْ سَنَا اَبُوْنِ فِيْ حَضْرَتِ عَائِشَةَ سَنَا كَرْدُوْلِ اَبُوْ صَالِيْ اَسَدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَضِيَ
 عَنْهُ اَبُوْ رَسُوْلٍ **ذِكْرُ مَقَرِّ النَّارِ عَالِيَا رَسُوْلٍ** زِيَادَةُ حَتَّى كُنْ لَوْ كُنْ كَرْدُوْجِيْ حَتَّى عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ
 اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَكَدَسَتْ رَقِيْقًا عَلَيْهِ فَوَجَّهَتْ فِيْهِ قَصَا وَدُوْجَةَ وَقَالَتْ اَنْتَا اَبَا
 عَالِيَا اَبُوْ الْفَيْضِ الَّذِيْنَ يَصَا حُوْرِيْقُ اللهِ تَرْجُمُهُ اَلْمَوْنِيْنَ عَائِشَةَ مِنْ رُوَيْتِ هِرْ رَسُوْلِ اَسَدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 سَوْرَتِ لَاسِيْنِ يَكِ بِرْدُوْجِيْ اَبَا تَهَا وَشَمْدَانِ بِرْدُوْجِيْ تَهِيْنِ اَبُوْ اَسَدٍ اَبَا تَهَا وَشَمْدَانِ اَبُوْ رَسُوْلٍ اَبُوْ رَسُوْلٍ
 قِيَامَتِ رُوْزُوْنِ لَوْ كُنْ كَرْدُوْجِيْ اَبُوْ اَسَدٍ كِيْ تَعُوْدُ كِيْ صُوْرَتِ بِنَا قِيْمِ رَسُوْلٍ عَائِشَةَ دَفُوْجِ رَسُوْلٍ
 اللهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ دَفَعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَدَسَتْ رَقِيْقًا فِيْهِ تَمَّ اَبُوْ اَبَا
 تَلُوْنِ وَجِيْهَهُ ثُمَّ هَمَّ بِبَيْدٍ وَقَالَتْ اِنْ اَنْتَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا
 وَهِيْ اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا
 مَا كُوْنُ اَحْسَابُ الصُّوْرَةِ اَلْقِيَامَةِ اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا
 قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا
 فَقَالَ اَدْنُ اَدْنُ مَعْتَقُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صُوْرَتُهُ كَالْفِيْقَةِ اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا
 اَنْ يَنْفَخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ يَنْفَخُ فِيْهَا تَرْجُمُهُ نَضْرِبُ شَرْسُ رُوَيْتِ هِرْ مِيْنِ عَسَدٍ رَسُوْلِ اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا
 اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا
 مُحَمَّدٍ صَالِيْ اَسَدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ سَابِ زَاتِيْ جِيْ جِيْ جِيْ جِيْ جِيْ جِيْ جِيْ جِيْ جِيْ جِيْ جِيْ جِيْ جِيْ جِيْ
 جَانِ اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا
 عِيْنُ يَحْيَى يَنْفَخُ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ يَنْفَخُ فِيْهَا تَرْجُمُهُ اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا
 زِيَادَةُ حَتَّى كُنْ لَوْ كُنْ كَرْدُوْجِيْ اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا
 قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُوْرَتُهُ كَالْفِيْقَةِ اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا
 لَيْسَ يَنْفَخُ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ يَنْفَخُ فِيْهَا تَرْجُمُهُ اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا
 هَذِهِ الصُّوْرَةُ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا
 سَوْرَتِ هِرْ رَسُوْلِ اَسَدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَزَلْ اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا
 سَوْرَتِ هِرْ رَسُوْلِ اَسَدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَزَلْ اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا اَبَا تَهَا

مین اور کو اختیار ہو۔ محمد نے اپنی ولایت میں کہا کہ خدا کے دلوں پر ہر دینی میں ف یعنی کوئی خدا کو مخلوق کے
 طرح نہ سمجھے جسے مخلوق کا بیان ہاتھ کم طاقت کروڑ ہوتا ہو نہ ہر ہاتھ کی نسبت ایسی ہی خدا کا بھی ہوگا اس لیے کہ یہ
 عیب ہے اور خدا سب سے پاک ہو۔ اپنی حکم میں عمل کرتے ہیں تو جب کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو انصاف
 بغیر رعایت اور پاسداری کے اور انصاف کرتے ہیں گھر والوں میں بیوی بچوں میں غلاموں نوکر یوں میں
اَلَا صَاۡمُ الْعَادِلِ انصاف کرنے والا بادشاہ **سَعْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ** اَنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
سَبْعَةٌ يُّظَفَّرُهُمُ اللّٰهُ عَرْشًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ میں نے سنا کہ امام عبادت میں سات لشعراء فی عبادۃ اللّٰہ
 اور بکلی روئے اللّٰہ فی عبادۃ اللّٰہ **فَإِنَّهُ يَخْتَارُ مِنْ عِبَادِهِ مَنْ يُّنْزِلُ فِيهِ رُوحُ الْقُدُسِ** اور بکلی روئے اللّٰہ
 فی اللّٰہ عَرْشًا يُّنْزِلُ فِيهِ رُوحُ الْقُدُسِ **أَمَّا مَا نَقُلُ الْإِنْفِصَالُ** اللّٰہ عَرْشًا يُّنْزِلُ فِيهِ رُوحُ الْقُدُسِ
 تَصَدَّقَ وَيَصَدَّقَ فَإِنَّهَا لَا تَقْلَمُ رِشْمًا لَّهَا مَا صَنَعَتْ يَحْيِيَّتُهُ تَرْجِمُهُ الْيَوْمَ رِيهَ رَمَ سے روایت ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات آدمیوں کو خدا اوس روز سچوں میں کچھ کا جس دن کسی کا سایہ ہوگا سوا اوس کے ایک
 تو عادل بادشاہ کو دوسری اس جو ان کو جو اس کی عبادت میں رہتا جادو و تیسری اس شخص کو جس نے ایمان اس کو دیا
 کیا تو اس کی انھیں بھرا میں ہونے پر ہے (خدا کے دوسری اپنی گناہوں کو یاد کر کے) چوتھی اس کو جس کا دل مسجد میں لگا ہوا
 ہے رک رک نماز کا وقت اوسے اور میں جاؤں) پانچویں دن دو شخصوں کو جو ایک دوسرے کو دست میں خدا کے لیے (دونا
 کی غرض کو اسے) چھٹی اس کو جس کو نبی کی اولیٰ خوبصورت عورت بلاؤں اپنی ساتھ بڑا کام کر لیکر اور وہ خدا کے دربار میں
 رہنے دہائی کی خوشی نہ عزت یا جان کر دے) ساتویں اس شخص کو جس نے خدا کی راہ میں مایوس یا ایسا چھپایا کہ بائیں
 ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ وہ اپنی ہاتھ نے کیا کیا یعنی کسی کو خیر کی سوا خدا کے) **ث** ان میں سے کوئی ایک بات بھی نہیں
 کر سکتا جب تک اس کو دل میں سچا اعتقاد اور پورا یقین خدا کا نہ ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص خدا کو نہ مانے اگر
 سچے دل اور انصاف میں نہیں ہو سکتا وہ جب موقع ملے گا چوری اور خیانت کرے گا رشوت لے گا ظلم کرے گا کیا خوب کھاجی نہ
 ترسی سب نیکیوں کی جڑ ہے۔ **بہدین** کو کبھی تو قحیحہ کی ترکینا جاہر **اَلَا صَابِكَةُ فِي الْحَكَمِ**
اَلرَّشِيكُ فَيَصْلِيهِ سَعْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ لَكُمْ الْحَاكِمُ فَاجْتَنِبُوا
فَاَصَابَ فَكُلَهُ الْبُخْرَانِ **وَإِذَا اجْتَمَعْتُمْ فَكُلُوا خَلَاةَ الْبُخْرَانِ** تَرْجِمُهُ الْيَوْمَ رِيهَ رَمَ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا جب تک کوئی حکم کرے سوچ سمجھ کر پھر وہ حکم ٹھیک ہو تو اس کو دوسروں سے اور جو سوچی (اور اپنی
 دہشت میں انصاف کرے) لیکن وہ ٹھیک نہ ہو تب ہی اس کو اگھر انواب ہو **ف** اس وجہ سے کہ اس نے اپنا کام دایا
 نہ اپنا انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ سچائی ہو جس کو ٹھیک سمجھے اس کو خیار کرے پھر اگر اس کے سہمہ میں غلطی ہوئی تو تو اس کو
 نہیں ہے۔ مواخذہ اوس سے ہو جو ایک بات کو اپنی یا نبی توت سے غلط سمجھے پھر دنیا داری کو خیال سے یا مال یا جاہ کی طمع سے

[illegible]

کیا میں نے اس سے حج کر دیا ہے تو دیکھ اگر میرے باپ پر قرض ہو تا تو اور دو تباؤ لکھا کافی نہ ہوتا
الکتاب باتفاق اہل البیہ علیہ السلام امر پر اتنا کہ میں اس کے موافق کرنا نہ سکتا محمد بن عبد الرحمن بن یزید قال
 اکثر ما خطی عبد اللہ ذات یوم فقال عبد اللہ انا قد اذی علیک ذماتنا ولست اقفی ذلک
 فخر ان الله عز وجل قد اذی علیک ان بلغنا ما اذون فمن عرض له وذاک فقال بعد لیوم فلیقف عما
 فی کتاب الله فان جاءہ امر یس فی کتاب الله فلا یقف عما فقی یستبیکہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فان جاءہ امر لیس فی کتاب الله ولا یقف بہ یدیکہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقف عما فقی یستبیکہ
 فان جاءہ امر لیس فی کتاب الله ولا یقف بہ یدیکہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یقف بہ یدیکہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وایہ ولا یقول احد کلامی الا کلامی فان اختلفت وایہ لا یقول احد کلامی الا کلامی فان اختلفت
 فادع ما یریدک الی ما یریدک ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہو ایک روز لوگوں نے عبد السمیع بن جعدی
 بہت بے گین اور انہوں نے کہا ایک نہ ایسا تھا کہ ہم کوئی حکم نہیں کہ جسے نہ حکم کرنے کے لائق نہ ہے ہر اس جملہ کرنے
 ہماری قسمت میں کہا تھا ہم اس مرتبہ کو پہنچ کر حکم نہ دیتے ہو اب آج کے روز میں جس شخص کو تم میں سے فیصلہ کرنے کی
 ضرورت آپ پر تو چاہیے کہ حکم دیو اس کی کتاب کے موافق اگر وہ امر اس کی کتاب میں ملے تو حکم دیو اسے اس کے پیغمبر کے
 فیصلوں کے موافق اگر وہ امر اس کی کتاب میں ہی نہ ہو اور اس کے پیغمبر کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو حکم دیو جو حکم
 لوگوں کے فیصلے کے موافق (یعنی خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کے موافق) اگر وہ امر ایسا ہو جو اس کی کتاب میں ملے نہ ہو
 کے قول کے موافق میں نہ نیک لوگوں کے فیصلوں میں تو اپنی عقل سے کام لیرو اور یہ نہ کہ جو میں دتا ہوں اس
 کی کہ حلال کہلا رہا ہے اور حرام کہلا رہا ہے (دونوں اس کی کتاب اور اس کے رسول کی حدیث سے معلوم ہو کر میں اللہ
 ان دونوں کے پیغمبر میں جن میں شبہ ہو نہ اس کو حلال کہہ سکتی میں نہ حرام تو ہو دوسری اس کو کہ جو شک میں ملے
 تجھ کو اور کہ وہ کام جس میں شک نہ ہو اہم نہ اسے کہہ سکتی حدیث جیدہ میں صحیح ہے اس قول سے معلوم ہوا کہ
 جب مسئلہ کتاب اور سنت میں اور قول صحابہ سے معلوم ہو سکے تو تیار کرنا درست ہو محمد بن عبد الرحمن بن مسعود قال
 حیث ولست اقفی ذلک ولست اقفی ذلک ولست اقفی ذلک ولست اقفی ذلک ولست اقفی ذلک ولست اقفی ذلک
 لیوم فلیقف عما فی کتاب الله فان جاءہ امر یس فی کتاب الله فلا یقف عما فقی یستبیکہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فان جاءہ امر لیس فی کتاب الله ولا یقف بہ یدیکہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقف عما فقی یستبیکہ
 فان جاءہ امر لیس فی کتاب الله ولا یقف بہ یدیکہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یقف بہ یدیکہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وایہ ولا یقول احد کلامی الا کلامی فان اختلفت وایہ لا یقول احد کلامی الا کلامی فان اختلفت
 فادع ما یریدک الی ما یریدک ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہو ایک روز لوگوں نے عبد السمیع بن جعدی
 بہت بے گین اور انہوں نے کہا ایک نہ ایسا تھا کہ ہم کوئی حکم نہیں کہ جسے نہ حکم کرنے کے لائق نہ ہے ہر اس جملہ کرنے
 ہماری قسمت میں کہا تھا ہم اس مرتبہ کو پہنچ کر حکم نہ دیتے ہو اب آج کے روز میں جس شخص کو تم میں سے فیصلہ کرنے کی
 ضرورت آپ پر تو چاہیے کہ حکم دیو اس کی کتاب کے موافق اگر وہ امر اس کی کتاب میں ملے تو حکم دیو اسے اس کے پیغمبر کے
 فیصلوں کے موافق اگر وہ امر اس کی کتاب میں ہی نہ ہو اور اس کے پیغمبر کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو حکم دیو جو حکم
 لوگوں کے فیصلے کے موافق (یعنی خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کے موافق) اگر وہ امر ایسا ہو جو اس کی کتاب میں ملے نہ ہو
 کے قول کے موافق میں نہ نیک لوگوں کے فیصلوں میں تو اپنی عقل سے کام لیرو اور یہ نہ کہ جو میں دتا ہوں اس
 کی کہ حلال کہلا رہا ہے اور حرام کہلا رہا ہے (دونوں اس کی کتاب اور اس کے رسول کی حدیث سے معلوم ہو کر میں اللہ
 ان دونوں کے پیغمبر میں جن میں شبہ ہو نہ اس کو حلال کہہ سکتی میں نہ حرام تو ہو دوسری اس کو کہ جو شک میں ملے
 تجھ کو اور کہ وہ کام جس میں شک نہ ہو اہم نہ اسے کہہ سکتی حدیث جیدہ میں صحیح ہے اس قول سے معلوم ہوا کہ
 جب مسئلہ کتاب اور سنت میں اور قول صحابہ سے معلوم ہو سکے تو تیار کرنا درست ہو محمد بن عبد الرحمن بن مسعود قال
 حیث ولست اقفی ذلک ولست اقفی ذلک ولست اقفی ذلک ولست اقفی ذلک ولست اقفی ذلک ولست اقفی ذلک
 لیوم فلیقف عما فی کتاب الله فان جاءہ امر یس فی کتاب الله فلا یقف عما فقی یستبیکہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فان جاءہ امر لیس فی کتاب الله ولا یقف بہ یدیکہ صلی اللہ علیہ وسلم فلیقف عما فقی یستبیکہ
 فان جاءہ امر لیس فی کتاب الله ولا یقف بہ یدیکہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا یقف بہ یدیکہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وایہ ولا یقول احد کلامی الا کلامی فان اختلفت وایہ لا یقول احد کلامی الا کلامی فان اختلفت
 فادع ما یریدک الی ما یریدک ترجمہ عبد الرحمن بن یزید سے روایت ہو ایک روز لوگوں نے عبد السمیع بن جعدی
 بہت بے گین اور انہوں نے کہا ایک نہ ایسا تھا کہ ہم کوئی حکم نہیں کہ جسے نہ حکم کرنے کے لائق نہ ہے ہر اس جملہ کرنے
 ہماری قسمت میں کہا تھا ہم اس مرتبہ کو پہنچ کر حکم نہ دیتے ہو اب آج کے روز میں جس شخص کو تم میں سے فیصلہ کرنے کی
 ضرورت آپ پر تو چاہیے کہ حکم دیو اس کی کتاب کے موافق اگر وہ امر اس کی کتاب میں ملے تو حکم دیو اسے اس کے پیغمبر کے
 فیصلوں کے موافق اگر وہ امر اس کی کتاب میں ہی نہ ہو اور اس کے پیغمبر کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو حکم دیو جو حکم
 لوگوں کے فیصلے کے موافق (یعنی خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کے موافق) اگر وہ امر ایسا ہو جو اس کی کتاب میں ملے نہ ہو
 کے قول کے موافق میں نہ نیک لوگوں کے فیصلوں میں تو اپنی عقل سے کام لیرو اور یہ نہ کہ جو میں دتا ہوں اس
 کی کہ حلال کہلا رہا ہے اور حرام کہلا رہا ہے (دونوں اس کی کتاب اور اس کے رسول کی حدیث سے معلوم ہو کر میں اللہ
 ان دونوں کے پیغمبر میں جن میں شبہ ہو نہ اس کو حلال کہہ سکتی میں نہ حرام تو ہو دوسری اس کو کہ جو شک میں ملے
 تجھ کو اور کہ وہ کام جس میں شک نہ ہو اہم نہ اسے کہہ سکتی حدیث جیدہ میں صحیح ہے اس قول سے معلوم ہوا کہ
 جب مسئلہ کتاب اور سنت میں اور قول صحابہ سے معلوم ہو سکے تو تیار کرنا درست ہو محمد بن عبد الرحمن بن مسعود قال

جنہوں نے تورات اور انجیل کو بدل ڈالا یعنی اون دونوں کے خلاف کرنے لگے اور کچھ لوگ ایماندار بھی تھے جو تورات اور انجیل کو بڑھا کرتے لوگوں نے اون بادشاہوں سے کہا اس سے زیادہ گالی جو بھیہ لوگ ہم کو دیتے ہیں کیا ہو گے
یہیہ کہتے ہیں اس آیت کو سن کر انجیل کے انزل اسد فاکنگ ہم انکا فزون یعنی جو کوئی حکم کرے اسد کے اوپر
کیونکہ وہ کافر ہے اس قسم کی آیتیں اور اور جن سے ہماری کاموں کا عیب نکلتا ہے یہیہ بڑھا کرتے ہیں تو حکم دوان کو
پھر میں جس طرح ہم پڑھتے ہیں ریفران آیتوں کو نکال ڈالیں یا بدل دیں اور ایمان دین جس طرح ہم ایمان لائے پڑھا
نے اون لوگوں کو کہا کیا اور اون سے کہا یا تو قتل ہو یا تورات اور انجیل کا پھرنا چھوڑ دو البتہ جس طرح ہم نے پڑھا ہے
اور اس طرح ہی چاہیے تو پھر ہون لوگوں نے کہا اس سے مطلب کیا ہے یہ کچھ پڑھ دو کچھ لوگوں نے اون میں سے کہا ہماری
لیو ایک مینار بنو اور پھر ہم کو پھر پڑھا دو اور کچھ کہانے پڑھنے کو دید ہم کہی یہ مختار سے پڑھیں گے (نا کہ تم کو ہمارا پڑھنا
ناگوار ہو) تبضون نے کہا ہم کو چھوڑ دو ہم سب تاحی کریں گے اور جنگل میں چلے جا دیں گے اور انجیل کا جو دن کے طرح کہا لیو
پہن گے اگر تم ہم کو سستی میں دیکھنا تو مار ڈالنا تبضون نے کہا ہم کو جنگل میں گھر بنا دو ہم کو نین کہو دلیں گے اور
نہ کار یاں بودین کے زہار سے پائیں گے تو پھر سے ہر گز ریں گے اور کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جسکا اوہ فرشتوں ان لوگوں میں
نہ ہوا آخر اونہوں نے ایسا ہی کیا اونہی لوگوں کے شان میں اسد جل جلالہ نے یہ آیت اتاری رہا نہ ابتدا بعد اہتر کہ
یہیہ قسم کی درویشی اونہوں نے خود نکالی ہم نے انکو حکم نہیں کیا تھا اسکا پھر اسکو بھی جیسا چاہیے ویسا نہ کر کے
بعض لوگ زبان سے کہتے ہیں یہی ہی عبادت کریں گے جیسے فلاں شخص کرتا ہے اور اسی طرح جنگل کے سیر کریں گے
جیسے فلاں نے کی اور ویسا ہی گھر بنا دیں گے جیسے فلاں فرجنا یا سکینہ شرک میں گرفتار تھی اور جنگل سے پڑی کا دھڑ
تھے ان کے بیان ہو گا نہ تھو جیسا جل جلالہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تو ان میں سے تھوڑے لوگ تھے
تھوڑے کو اپنی عبادت خانے سے اور اور کوئی جنگل سے آیا کوئی گرجا سے آیا اور آپ پڑیاں لائے آپ کو بھیجا تھا تب انہی
فی جہ آیت اتاری یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وامنوا بولہ وامنوا بکلم الخیر اک ایمان والو ڈرو اللہ اور ایمان لاؤ
اسکو پھر پڑھ رہے تھے کو دنا حصہ اپنی حرمت کا دیکھا ایک تو حضرت عیسیٰ اور تورات اور انجیل پر ایمان لائیکا ثواب دوسری
حضرت محمد پر ایمان لانے اور انکو سچا ماننے کا ثواب وہ تمہاری ہی ایک روشنی تھا یعنی ایمان اور پیغمبر کی سیر ہی
کھا چکے تھے کہ ہر کتاب بخیر ہو اور نصاریٰ جو تمہاری شہادت کرتے ہیں لیکن تمہاری طرح ایمان نہیں لائے حضرت محمد
اور قرآن پر وہ جان لیویں کہ اللہ کا فضل حاصل نہ کر سکیں گے **اَللّٰہُ بِالْظَّاهِرِ قَاضِیْ ہر شے حکم**
کرتا ہے **فَہُ** لیکن باطن کا علم خدا کو ہی اب اگر کوئی جہود ہے اور اس نے قاضی کرنا سے متدرجیت لیا تو جہال اس سے
کہا یا وہ قاضی کے فیصلے سے اس کے لیے سلاہ نہ ہو گا بلکہ خدا کا گنہگار ہو گا **عَنْ اَمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ**
عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ قَالَ لَمْ یَخْصُصْہٖ اِلَیَّ وَ اَمَّا بَشَرٌ لَّکُلِّ بَعْضِہٖ اَنْ یَّکُوْنَ لَکُنْ حُجَّتُہٗ مِنْ بَعْضِہٖ

پتہ دن و رات صبح کو نہیں گئے اوس نے اور کیا انہوں نے جسم کو دلا **توجیہ** لکھا کہ الیٰ بن اخیانہ
 زنی حاکم کا بایا بیجا اوس شخص کو جو بزرگی ہو **عن** النعمان بن سہیل بن جحیف **رضی اللہ عنہ** **صلی اللہ علیہ وسلم** کہ اخیانہ
 قد رت فقال لیکن قال من القعد اللہ فی حیاض سعید فادس لئلیہ فانی بہ شخصاً فوضع یدین یدیہ فاحترق
 قد ارسل رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** بأفکال قصیة ورجیة لئلیہ وحقف عنہ ترجمہ ابو اسد بن ہل
 بن جحیف سے روایت ہے رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** باپ بھوت کو لیکر آئے جنوزا کر اسی تھی اپنوزا یا کس شخص نے
 اس کے ساتھ نہا کی لوگوں نے کہا اوی بخور (باہج) نے جو سعد کے باغ میں تھا ہوا بنو سکوا یا لوگ اوسکو اوشکارا لے
 اپنے بھوت کی خوشنہ اے اوس سے اوسکو مارا ایک ہی ہوا اسی خوشی سے مارا جس میں بیہیمان تھیں اور خفیف
 اور پورے کہ وہ باہج اور خفیف تھا اگر وہی تے تو اوپر مرنے کا ڈر تھا **مرجیہ** لکھا کہ الیٰ بن جحیف
 البصیغہ **بنہم** حاکم کا خود جانا رعیت کر بیچ میں صلہ کرانے کو **عن** سہیل بن جحیف الساعی **رضی اللہ عنہ** **يقول** وقع بین جحیف
 من ابی ہشام وکلام حتی تراموا یا جحیف فلیکب فی **صلی اللہ علیہ وسلم** لیصلح بینہم حضرت الصلوۃ فاذا
 یزالوا وانزل رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** فاحسب فاقام الصلوۃ وقلد ابو بکر رضی اللہ عنہما
 اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** فامو بکر یصلی بالناس فلما اذاک الناس صفوا وکان ابو بکر لا یلتفت فی الصلوۃ فلما
 سمع نفضت عنہم التفت فاذا هو رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** اراد ان یتأخرا فاشار الیہ ان التفت فوقع
 ابو بکر رضی اللہ عنہ یدیه تحت ذکری الفخرفیہ وتقدم رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** فمسی فلما قضی
 رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** الصلوۃ قال ما معک انیت قال ما کان اللہ لیرى ابن اخیانہ یدیه
 یتیم ثم اقبل علی الناس فقال ما لکم اذ انابکم شئ فی صلوۃکم صفحتہ اذک ان الشیخ یسأل عنی فی
 صلوۃہ فلیقل جحیف ان اللہ ترجمہ سہیل بن سعدی سے روایت ہے انصار کے قبیلوں میں سخت لگن ہوئی بہا تک
 کو پھر چلے آپ میں رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** تشریف لے گئے اور دنوں میں صلہ کرانے کو انہوں میں نماز کا وقت گیا بال سے
 اذان ہی اور اچکا تھا کیا لیکن آپ میں کو یہ بہا تک لکھتے ہوئی اور ابو بکر آگے بڑھے نماز پڑھانے کو پھر رسول اللہ
 اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** تشریف لے اور ابو بکر نماز پڑھا رہے تھے جب لوگوں نے آپ کو دیکھا تو دستک ہی ابو بکر نماز میں کسی اور طرف خیال
 نہیں کرتے تھے لیکن جب سب کی دستک کی آواز سنئی تو نگاہ پیر کر دیکھا معلوم ہوا رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** مجدد ہیں
 انہوں نے ارادہ کیا پچھ پھرنے کا اپنا اشارہ فرمایا اپنی جگہ پر رہا ابو بکر نے دونو ہاتھ اوتھائے (اور خدا کا شکر ادا کیا)
 پھر اولے ہاتھ چھریں اور رسول اللہ **صلی اللہ علیہ وسلم** آگے بڑھے اور نماز پڑھا ہی جب آپ نماز پڑھ چکے تو ابو بکر سے
 فرمایا تم اپنی جگہ پر کیوں نہیں ہو اور انہوں نے کہا یہ کہان ہو سکتا ہے کہ اس جل جلالہ ابو جحافہ کے بیٹے کو ابو جحافہ ابو بکر رحمہ
 لے پا کا نام تھا اپنی نمبر کے آگے دیکھو پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تمہارا کیا حال ہے جحیف میں کسی حادثہ نہ

تایان بجای توبہ عورتوں کے لیے چاہیے جس شخص کو کوئی بات بیش اور ناز میں نہ بچان اس کے ہر اشارے
 نیک اور عی الختم عالم احد الفریقین کو (یعنی عی یا عیدیکہ) صلح کر لیں گی اسو اشارہ کر سکتا ہے عین کث مالک
 انہ کان لہ علی عبد اللہ بن ابی حذافہ بن الاسدی یقول دینا خلقہ فیکمہ فیکمہ حتی اذ تقبعت الاضواء
 فربما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا کعب فاکثر یبیدہ کا کہ یقول فی نصف فاقض نصفنا
 علیک ویکان نصفاً ترجمہ میں ایک کا قوض عبد بن ابی حذر در پاتا تھا انہوں نے رادین دسکو کیا تو پھر ادر
 باتوں میں اور دین بلند ہوئے سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پر سر کرے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا یعنی رادین کو اور انہوں
 اور اسی لیے ادر اوصاف کر دیا **الشان** نکاح کر کے علی الختم یا عفو حکم سات کو دین کی اشارت کرتا ہر عین
 یو ایل قال شدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین جاء بالقرآن یقولہ ولین القتل فی تسعہ فقال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یو فی القتل اتعق قال لا قال فاقض الذبہ فقال لا قال فقتلہ
 قال نعم قال اذہب یہ فکما اذہب فو فی من عیدہ دعاء فقال اتعقوا قال لا قال فاقض الذبہ
 قال لا قال فقتلہ قال نعم قال اذہب یہ فکما اذہب فو فی من عیدہ دعاء فقال اتعقوا قال لا
 قال فاقض الذبہ قال لا قال فقتلہ قال نعم قال اذہب یہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عند ذلک اما انک ان عقوقت عتہ یبوی یا فیرہ وانشہ صا حیدک فمعا حنہ و ترکہ فانما رایتہ یجرب تسعہ
 ترجمہ میں بن حجر سے روایت ہے میں سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس موجود تھا جب متعل کا ورثہ قال کر دیا سی میں بچتا
 ہوا آیا اپنے متعل کے ورثہ سے فرمایا تو معاف کرنا ہو بلا نہیں بھرا اپنے فرمایا تو دیت لیکھا وہ بلا نہیں آپ نے فرمایا
 تو بدل لیکھا وہ بلا مان اپنے فرمایا اچھا لیکھا اور بدل کر جب چلا پیٹھ سے اور تو بھرا اپنے اوسکو بلایا اور فرمایا تو معاف کرنا
 ہو وہ بلا نہیں اپنے فرمایا اچھا دیت لینا وہ بلا نہیں اپنے فرمایا تو معاف کرنا ہو بلا نہیں اپنے فرمایا اچھا لیکھا وہ بلا مان اپنے فرمایا اچھا لیکھا اور بدل کر جب
 لیکر چلا اور پیٹھ کی ایک کھیر بھرا اپنے اوسکو بلایا اور فرمایا تو معاف کرنا ہو وہ بلا نہیں اپنے فرمایا اچھا دیت لینا پیٹھ وہ بلا
 نہیں تب اپنے فرمایا تو متعل کر لیکھا اوسکو وہ بلا مان اپنے فرمایا اچھا لیکھا اور بدل کر جب چلا پیٹھ سے اور تو بھرا اپنے اوسکو بلایا اور فرمایا تو معاف کرنا
 اور میری سنا ہی کے جسکو نے مارا ہے دونوں کے گناہ سمیت لیکھا یہ سن کر اوس نے معاف کر دیا اور چہرہ پر ریا میں نے
 دیکھا وہ پی سی کہتا تھا **الشان** نکاح کر کے علی الختم یا عفو حکم سات کو دین کی اشارت کرتا ہر عین
 ان رجلاً من انصار خاصہ الزین ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نزلہم ان یقول یسعون ہا النفل
 فقال الانصار یسرہم اللہ میت فابی علیہ فاختہ و اعند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اسقوا زمین فہ ارسیل الماء الی جارتک فغضب الانصار ی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انی عینک فقلون و جبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہ قال بلایم اسق فہ لظہر الماء حتی یرجع

ف سو حضرت عیسیٰ کے اور دوسرے کوئی چوری کا گواہ نہ تھا اگرچہ انہوں نے اپنی کچھ سی دیکھا تھا پر خدا کا نام سن کر کانپ گئے اور فرار ہونے لگے جب قسم کیا تو پھر یہ کہہ کر آیا کہ میں نے کچھ نہیں چوری کی جو کہ وہ چوری مال پر ہوگی مال پر نہیں ہوگا

اخر کتاب النبی

کتاب الاستغفار کہ کتاب بناہ انگریزی میں حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ہر شخص اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک دفعہ ذکر کرے گا مانتھا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے

بنا تھا قل قل قل مانتھا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

یہ شخص اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نذر پڑنے کے لیے پھر کچھ کرنا چاہے اس کے لیے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابن ابی اسحاق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

تذکرہ
جلد ۱
صفحہ ۵۵۴

مجھے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ ہوں آپ فرمایا کہ قل تمہارا خدا قتل عوذ برب الفلق اور قتل عوذ برب الناس
 پھر فرمایا انکور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کسی نے پناہ نہیں مانگی ان کے شیل یا لوگ پناہ نہیں مانگتی ان
 کی شیل ریخوان سورتوں سے بڑھ کر کوئی پناہ نہیں ہے اسکا سننے والا عاشر بن عاصی بن الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وکم قال لہ یا ابن عاصی الا اذک انک او قال لا انک یا فضل ما تعوذ بہ التعوذون قال ای یا رسول
 اللہ قال قل عوذ برب الفلق وقل عوذ برب الناس ہما تین السورۃ تین ترجمہ ابن عباس جنی سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا ان لوگوں میں سے جو کہ نہ بتلاؤں سب سے بہتر جس سے پناہ مانگو میں پناہ
 مانگتی ہے وہ بولے کیوں نہیں بتلائے یا رسول اللہ آپ فرمایا کہ قل عوذ برب الفلق اور قل عوذ برب الناس یہ دونوں
 سورتیں عقیقہ بن عامر قال لہدیت لابی صلی اللہ علیہ وسلم بغلۃ شہداء فرسکے ہوا واحد عقبہ یعقوبھا
 بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعقبۃ اقرا قال وما اقرا یا رسول اللہ قال اقرا قل اعوذ برب
 الفلق من شر ما خلق کا عاذا علی حتی قرأتھا عرفت انہ کذا فرج بھیجا چلا قال لعلک تھا وانت بها
 قائم تعوذ فی ما ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک عقیدہ فرمایا آپ اس پر
 سوار ہوئے اور عقبہ بن عامر سے کہنے پر اسے چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ سے فرمایا اسی عقبہ پر وہ بولے کیا
 پرچون آپ فرمایا پر قل عوذ برب الفلق من شر ما خلق پھر دہرایا دوسرے تک کہ میں نے پڑھا اسکو آپ پرچان لیا
 کہ بہت خوش نہیں ہوا پھر منکر اپنے فرمایا شاید تو نے تدرہ نہیں کی اس کی مجلس کے شیل کوئی سورت نہیں ملی عقیقہ
 بن عامر انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التعوذین قال عقیقۃ قائم رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یوحا فی صلواتہ الذکا ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 پوچھا متوذن کو راہیں اس کو سیکھنا چاہا (عقبہ سے کہا پھر انہوں نے اس کی خبر نماز کی اور بھی دونوں سورتیں ہیں تاکہ سب
 لوگ سیکھیں کہ میں) سننے عقبہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا عقیقۃ من الصلوات ترجمہ عقبہ سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان دونوں سورتوں کو فجر کی نماز میں عقیقہ بن عامر قال کنت اقول
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الشہر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عقبہ انا اعلمک خیر
 سورتین فی شأفعلی قل عوذ برب الفلق وقل عوذ برب الناس فکذرتنی سرت بھیجا چلا فلما نزل
 لصلواتہ الصلوات علیہ ما صلوات الصلوات للناس فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الصلوات الذکرت
 فقال یا عقبہ کتبت ذلک ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری کلام جو ذکر کیا پڑھا تھا
 سفر میں ان میں سے آپ فرمایا اسی عقبہ کیا میں نے جو سب سے بہتر جو پڑھی کسی میں دونوں سورتیں پھر پڑھ کر اپنے پھر کہلا یا قل عوذ
 برب الفلق اور قل عوذ برب الناس آپ فرمایا میں نے وہ خوش نہیں ہوا جب جب کہ میں نے نماز کو آپ اور میں میں میں دیکھیں میں

جب ناری ناری ہوئے تو ہر طرف دیکھا اور فرمایا اسی عقبہ تو کیا سمجھا **عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ الثَّقَابِ إِذْ قَالَ لَهَا تَرَكِبُ يَا عُبَيْدَةُ فَأَحْبَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرَكِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَرَكِبُ يَا عُبَيْدَةُ فَأَسْتَفْتُكَ أَنْ تَكُونِ
مَعِي فِيهِ فَتَرَكِبْتَ هُنَّ مَعَهُ وَوَرَّيْتُ وَوَرَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَهَا أَوَّلَ مَا لَكَ شَرٌّ
مِنْ خَيْرِ سَوَدَيْنِ قَرَأَ هِيَ النَّاسُ قَرَأَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَأَقْبَمَتِ النَّسَاءُ
فَقَدَّمَتْ فَتَرَكِبَهَا ثُمَّ مَرَّتْ بِهَا كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُبَيْدَةُ إِفْرَأَ بِهَمَا كَيْفَ رَأَيْتَ وَفُتَّتْ تَرْجَمَةً مِنْ مَرَكِبِ
 روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا چاروں طرف دیکھا تو ایک گھائی میں گھاسیوں میں سے ایک سواری
 فرمایا اسی عقبہ سوار نہیں ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا خیال کیا اور کہا میں کوئی کہ آپ کی سواری
 پر چڑھ سکتا ہوں تو سواری پر بعد پھر سفر فرمایا سواری نہیں ہوا اسی عقبہ میں کہ میں نے فرمایا میں گناہ و بدکرداری
 فرمایا جسکے سوا ہونی کو کسی اب اگر سواری نہ ہوں تو بھی شکل ہی کہیں گنہگار نہ ہوں پھر آپ اتاری و میں سواری پر کے
 لی سواری پر پھر میں اترا اور آپ سواری پر آئے اپنی فرمایا میں شجرہ کو دو بہتر سواری میں کہ لاؤں جن کو لاؤں نے پڑی پھر
 پھر قتل احوذ رب الفلق اور قتل احوذ رب الناس پڑایا اتنی میں نماز کی تہجد ہی آپ آگے بڑھے اور ہی دو سواری میں پھر
 میری ساری ہی کھلی دے فرمایا تو کیا سمجھا اسی عقبہ پڑا ان دونوں سواریوں کو سواری اور وہی وقت **عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَامِرٍ**
قَالَ كُنْتُ أَقْبَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عُبَيْدَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَاذَا أَهْوَى يَارَسُولَ اللَّهِ فَكُنْتُ
مَعَهُ ثُمَّ قَالَ يَا عُبَيْدَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَهْوَى يَارَسُولَ اللَّهِ فَكُنْتُ عِنْدَ اللَّهِ فَكُنْتُ عِنْدَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ يَا عُبَيْدَةُ
قُلْ فَقُلْتُ مَا أَهْوَى يَارَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَأْتُهَا حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَقُلْتُ
مَاذَا أَهْوَى يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأْتُهَا حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَيْتُ ذَلِكَ مَا سَأَلَ سَائِلٌ مِنْهُمْ وَلَا اسْتَعَاذَ مِنْهُمْ بِمَا تَرْجَمُهُ عَيْنُ عَامِرٍ رَوَيْتُ بِهَذَا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اتنی میں اپنی فرمایا اسی عقبہ کہ میں نے عرض کیا کیا کہوں یا رسول اللہ
 جب ہو ہی پھر فرمایا اسی عقبہ کہ عرض کیا کیا کہوں یا رسول اللہ پھر آپ چپ ہوئے میں نے کہا خدا کی پھر آپ فرما دیں
 اپنی فرمایا اسی عقبہ کہ میں نے عرض کیا کیا کہوں اپنی فرمایا کہ قتل احوذ رب الفلق میں نے پڑا یہاں تک کہ ختم کیا اس کو پھر
 فرمایا کہ میں نے عرض کیا کیا کہوں اپنی فرمایا کہ قتل احوذ رب الناس میں نے اس کو پڑا پھر ایک پھر سواری اپنی فرمایا کہ
 انگلی سے اس کے برابر نہیں تھا اور کسی بناہ چاہیو سے اس کے برابر بناہ چاہی **عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ فَقُلْتُ أَفَرَأَيْتَ سَوْدَيْنِ هُوَ أَفَرَأَيْتَ سَوْدَيْنِ
يُوسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَلْبَحَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ تَرْجَمُهُ عَيْنُ عَامِرٍ رَوَيْتُ بِهَذَا

یَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسْوَٰةِ وَالْجُبْنِ وَالْخِلِّ وَفِتْنَةِ الْمَأْجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ تَرْجِمَةُ
 روایت ہر اس بن لکھی ہو چکا قبر کے عذاب کو اور جال کو انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اے مدین
 بنیاد مانگتا ہوں تھی اور پورے پورے آدمی اور بخیل اور جال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے کہ لا اَسْتَعِذُّكَ اللَّهُ
 الْفِتْرَةِ عَاجِزِي سَيَاةً مَّا نَسَا عَنْكَ دِيْنًا زَانًا قَالُوا اَعَلَيْكُمْ كَلَامُكَ اَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفَعُ
 يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتْرَةِ وَالْجُبْنِ وَالْخِلِّ وَفِتْنَةِ الْمَأْجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ تَرْجِمَةُ ابْتِغَاءً
 لِقَوْلِهَا وَتَرْجِمَةُ أَنْتَ خَيْرٌ مِنْ رَجْمِكَ مَا أَنْتَ وَلَيْسَ بِهَذَا هَذَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَشْفَعُ وَمِنْ
 قَلْبٍ لَا يَشْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَشْفَعُ وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا تَرْجِمَةُ ابْتِغَاءً لِقَوْلِهَا وَتَرْجِمَةُ أَنْتَ خَيْرٌ مِنْ رَجْمِكَ مَا أَنْتَ
 کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلاتے تھے اب فرماتی تھی یا اے مدین بنیاد مانگتا ہوں تیری عجزی یا سستی اور بخیل اور
 نامردی اور پورے پورے عذاب سے یا اے مدین بنیاد مانگتا ہوں تیری عجزی اور اس کو پا کر (باجوئی) اور تیرے پاؤں کے
 والا ہے اور تیری اس کا مالک فخر ہے یا اے مدین بنیاد مانگتا ہوں تیری اس کو پا کر (باجوئی) اور تیرے پاؤں کے
 نہ ہوا اور اس علم سے جہین نماندہ ہوا اور اس علم سے قبول نہ ہو عن ابی ہریرۃ قال اُظْلِمَ لِي
 اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتْرَةِ وَالْجُبْنِ وَالْخِلِّ وَفِتْنَةِ الْمَأْجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ تَرْجِمَةُ ابْتِغَاءً
 کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اے مدین بنیاد مانگتا ہوں تیری عجزی یا سستی اور بخیل اور
 قبر کے عذاب سے روایت کی ہے کہ تیری عجزی یا سستی اور بخیل اور جال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے کہ لا اَسْتَعِذُّكَ اللَّهُ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفِتْرَةِ وَالْجُبْنِ وَالْخِلِّ وَفِتْنَةِ الْمَأْجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
 بِأَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ تَرْجِمَةُ ابْتِغَاءً لِقَوْلِهَا وَتَرْجِمَةُ أَنْتَ خَيْرٌ مِنْ رَجْمِكَ مَا أَنْتَ
 تیری عجزی اور بنیاد مانگتا ہوں تیری عجزی (دین اور دنیا کی ضرورتوں میں) اور دولت سے اور بنیاد مانگتا ہوں
 تیری کسی پر ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم کرنے سے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اَعُوذُ
 بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْغَلَّةِ وَالْذِّلَّةِ وَأَنْ أَظْلَمَ أَوْ أَظْلَمَ تَرْجِمَةُ ابْتِغَاءً لِقَوْلِهَا وَتَرْجِمَةُ أَنْتَ خَيْرٌ مِنْ رَجْمِكَ مَا أَنْتَ
 سلم نے فرمایا یا اے مدین بنیاد مانگتا ہوں تیری عجزی اور دولت سے یا مجھ پر ظلم کرنے سے یا تیرے ظلم کرنے سے عن ابی ہریرۃ
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْغَلَّةِ وَالْذِّلَّةِ وَأَنْ أَظْلَمَ أَوْ أَظْلَمَ
 اَنْ اُظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ تَرْجِمَةُ ابْتِغَاءً لِقَوْلِهَا وَتَرْجِمَةُ أَنْتَ خَيْرٌ مِنْ رَجْمِكَ مَا أَنْتَ
 کہی اور فقیر اور دولت سے اور بنیاد مانگتا ہوں تیری عجزی اور ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم کرنے سے کہ لا اَسْتَعِذُّكَ اللَّهُ
 مِنَ الْفَقْرِ وَالْغَلَّةِ وَالْذِّلَّةِ وَأَنْ أَظْلَمَ أَوْ أَظْلَمَ تَرْجِمَةُ ابْتِغَاءً لِقَوْلِهَا وَتَرْجِمَةُ أَنْتَ خَيْرٌ مِنْ رَجْمِكَ مَا أَنْتَ
 وَمِنْ الْغَلَّةِ وَالْذِّلَّةِ وَأَنْ أَظْلَمَ أَوْ أَظْلَمَ تَرْجِمَةُ ابْتِغَاءً لِقَوْلِهَا وَتَرْجِمَةُ أَنْتَ خَيْرٌ مِنْ رَجْمِكَ مَا أَنْتَ

بناہ ماگوسا کی نقیری اور کسی اور نکت سے اور ظلم کر کے یا ظلم ہونے سے **اِسْتَعَاذَ مِنَ الْفَقْرِ** نقیری سے
 بناہ ماگوسا کہ **اِنِّیْ هُوَ رَزَقٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ** قَالَ تَعَوَّذْ بِاِیَّائِہِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْجَلَدِ وَالْذُّلِّ
 وَاِنَّہٗ تَعَوَّذَ اَوْ تَعَوَّذَ تَرْجِمَہُ بِہِ رِیْہِہٖ مَعِہٖ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بناہ ماگوسا کی نقیری
 اور کسی اور نکت سے اور ظلم کر کے یا ظلم ہونے سے **سَعَىٰ سَلَامٌ یَّعْنِیْ اِنْ اَبْرَکَ اَکْہَ کَانَ سَمِیْعٌ** وَلَیْسَ یَقُوْلُ فِیْ ذِہِ
الْصَّلٰوۃِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالْعَذَابِ الْقَبْرِیِّ فَجَعَلَتْ اَذُنُہٗ یَقُوْلُ یَا بَنِیَّ اَنْتَ
 جَعَلْتَ هٰذَا الْکَلِمَاتِ قُلْتَ یَا اَبَتِ سَمِعْتُكَ تَذْہُوْبُہٗ فِیْ ذِہِ الصَّلٰوۃِ فَاحْذَرْنِیْ عَنْكَ قَالَ
 فَانْزِلْنِیْ یَا بَنِیَّ وَفَاہِیْہِہٖ اَنْہُوْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کَانَ یَذْہُوْبُہٗ فِیْ ذِہِ الصَّلٰوۃِ تَرْجِمَہُ سَلَامٌ سَوَابِہٖ
 اوہوں نے اپنے باپ سے سنا وہ نماز کے بعد کہا کرتی تھی یا ایدین بناہ ماگوسا ہوں میں تیری کفر سے اور نقیری سے اور ظلم
 عذاب سے وہ بھی ہی دعا مانگنے لگے ان کے باپ نے کہا میں اتنے یہ دعا کیسی سچی اوہوں نے کہا اسی آپ میری
 تم کو یہ دعا مانگو تھے ہر نماز کے بعد تو میں نے بھی یاد کر لی ان کے باپ نے کہا لازم کر لے اس عالم اس لیے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے **اِسْتَعَاذَ مِنَ الْفَقْرِ** فِیْ ذِہِ الصَّلٰوۃِ الْقَبْرِیِّ کہنے سے بناہ ماگوسا
 قبرا میں پہلے ایک قبرا کا بغیر امتحان کہ مسلمان ہر ایک کا خدا اور امتحان میں قبرا کا کفر چکر اگر امتحان میں تھیک
 نہ نکلا تو عذاب ہو گا یا ایدین چاہی اور بعضوں نے کہا قبرا قبرا ہی کہ جب مردہ قبر میں کہا جاتا ہے تو ایجا ز میں اور کسی جہی
 ہوں میں وہ مسلمان اور کسی اور جہی میں **سَعَىٰ عَائِشَہٗ** قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کَثِیْرًا یَّجْتَازُہَا
یَعُوْذُ بِکَ الْکَلِمَاتِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَرِیْہِہٖ
فِیْ ذِہِ الصَّلٰوۃِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَرِیْہِہٖہٗ
قَلْبِیْ مِّنْ لِّحْظَا یَا کَمَا اَلْقَیْتُ الشَّوْبَ الْاَبْقِیْ مِیْ الدَّیْسِ وَبَا عِدْ بِنِیْ وَبِیْنَ حُکَا یَا کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ النَّارِ
وَالْمَقْدِیْرِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْهَرَمِ وَالْمَآسِیْہِ وَالْمَقْدِیْرِ تَرْجِمَہُ اَلْمُسْنِیْنَ اَلْمَشْرِہٖ سے روایت ہر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفر سے دعا کرتے تھے یا ایدین بناہ ماگوسا ہوں میں تیری جہنم کے فتنے سے اور جہنم کے عذاب سے
 اور قبرا کے فتنے اور قبرا کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے اور نقیری کے فتنے سے اور میری کے فتنے سے یا ایدین
 خطا میں ہو دال برت و دال کے پانی جو اور صاف کر میری گناہوں سے جیسے توبی صاف کیا سفید پانی کو میل سے
 اور خود کر دے جبکہ گناہوں سے جہنمی اور دیر و دیر ہر چھپیم یا ایدین بناہ ماگوسا ہوں میں تیری جہنم کے فتنے سے اور جہنم کے عذاب سے
 داری سے **اِسْتَعَاذَ مِنَ الْفَقْرِ** اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالْعَذَابِ الْقَبْرِیِّ فَجَعَلَتْ اَذُنُہٗ یَقُوْلُ یَا بَنِیَّ اَنْتَ
اِنِّیْ هُوَ رَزَقٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ مَّآبِیْعِہٖ مِّنْ عِلْمِہَا یَنْتَقِعُ وَفِیْ قَلْبِہٖ
اَلْکَلْبُ وَفِیْ نَفْسِہٖہٗ لَا تَشِیْعُ وَفِیْ دُحَاہِہٖہٗ یَنْتَقِعُ تَرْجِمَہُ بِہِ رِیْہِہٖہٗ مَعِہٖ سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایتھے تھے

[illegible]

بِكَ مِنَ الْجَنَّةِ وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ الْجَنَّةِ وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ الْجَنَّةِ وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ الْجَنَّةِ
 ترجمہ صحیح بن سعد اور ابن عساکر میں روایت ہے کہ اس حدیث میں مذکور ہے کہ اس حدیث میں
 اور کہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ نبیاء و انبیاء کے ساتھ نبیوں کی اور نبیوں کی
 اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی
 صلی اللہ علیہ وسلم کان یعود من الجن وفسد الصدور وفسد الصدور وفسد الصدور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی
 قال یوسف بن زکریا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود من الجن وفسد الصدور
 من الجن وفسد الصدور وفسد الصدور وفسد الصدور وفسد الصدور وفسد الصدور
 عمر و سنا ہے کہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی
 بخلی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی
 وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعود من الجن وفسد الصدور وفسد الصدور
 ترجمہ عمر بن عبید بن جریج میں روایت ہے کہ اس حدیث میں مذکور ہے کہ اس حدیث میں
 اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی
 عمر بن عبید بن جریج میں روایت ہے کہ اس حدیث میں مذکور ہے کہ اس حدیث میں
 شعیب بن ابی حمزہ عن ابنہ قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتم من الجن وفسد الصدور
 من الجن وفسد الصدور وفسد الصدور وفسد الصدور وفسد الصدور وفسد الصدور
 نے سنا ہے کہ اس حدیث میں مذکور ہے کہ اس حدیث میں مذکور ہے کہ اس حدیث میں
 کان کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی
 انکھڑی کفر کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی
 انکم من الجن وفسد الصدور وفسد الصدور وفسد الصدور وفسد الصدور وفسد الصدور
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی
 میں نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی اور نبیوں کی
 حق کو ناحق اور ناحق کو حق کہتے ہیں کہ اس حدیث میں مذکور ہے کہ اس حدیث میں
 حبس اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ادا صحیح من بیئہ قال ینبئہ ربہ عن ذلک من ان یزل او یصل او یصل او یصل
 ان یصل او یصل او یصل او یصل او یصل او یصل او یصل او یصل او یصل او یصل او یصل

میں سے عذاب کا یہ حکم و عذاب القبر و فتنۃ الحیا و المات و فتنۃ النبی اللہ تعالیٰ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبیاء و انبیاء جنہوں سے جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کی
فتنہ اور دجال کے فتنے سے **اَلَا سَتُعَاذُہُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَلَائِکَۃِ** کہ فتنے سے پناہ مانگا کرتے ہوئے اللہ
تعالیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم **هَذَا الدُّعَاءُ کَمَا یُعَلِّمُ السُّودَرُہُ مِنَ الْقَدَانِ قُولُوا اَللّٰہُمَّ**
اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّبِیِّ النَّجَالِ وَ اَعُوْذُ بِکَ
مِنْ فِتْنَةِ النَّحْیٰ وَ الْمَآءِ ترجمہ عبد السمیع بن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جو حدیث
کی روایت کھلاتے تھے اپنی فرمایا کہ یا اللہ ہم پناہ مانگتے ہیں تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری قبر کے عذاب
سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری حال کے فتنے سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے **سَعْنُ اَبِیْ ہُرَیْرَہُ**
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ قَالَ عُوْذُ وَاِیَّا اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ عُوْذُ وَاِیَّا اللّٰہَ مِنْ فِتْنَةِ النَّحْیٰ وَ الْمَآءِ
وَمِنْ عَذَابِ النَّفِیِّ وَ مِنْ فِتْنَةِ النَّبِیِّ النَّجَالِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ
مانگو اللہ کی اوس کے عذاب سے اور پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے
اَلَا سَتُعَاذُہُ مِنَ عَذَابِ النَّفِیِّ کہ فتنے سے پناہ مانگا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہا کرتے تھے **قَالَ یَا اَبِیْ ہُرَیْرَہُ اَللّٰہُ اِنِّیْ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ اَعُوْذُ بِکَ**
مِنْ فِتْنَةِ النَّبِیِّ النَّجَالِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّحْیٰ وَ الْمَآءِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی ہماری سانسے تھے یا اللہ پناہ مانگتے ہیں تیری جہنم کے عذاب سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے اور
پناہ مانگتے ہیں تیری حال کے فتنے سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے **سَعْنُ اَبِیْ ہُرَیْرَہُ**
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اَنِّیْ ہُرَیْرَہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ
دُعَاوِیَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ النَّفِیِّ وَ فِتْنَةِ النَّحْیٰ وَ الْمَآءِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سناب نواتی تھا اپنی دعائیں یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے فتنے سے
اور دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے - نام نہادی نے کہا اس حدیث کے اسناد میں غلطی ہو چکی ہے
سجائی بیان بن بشار کے بیان پر ان صحیحی **اَلَا سَتُعَاذُہُ مِنْ عَذَابِ النَّفِیِّ** کہ فتنے سے پناہ مانگا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہا کرتے تھے **قَالَ یَا اَبِیْ ہُرَیْرَہُ اَللّٰہُ اِنِّیْ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ عُوْذُ وَاِیَّا اللّٰہَ مِنْ فِتْنَةِ النَّحْیٰ وَ الْمَآءِ**
وَمِنْ عَذَابِ النَّفِیِّ وَ مِنْ فِتْنَةِ النَّبِیِّ النَّجَالِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ
مانگو اللہ کی اوس کے عذاب سے اور پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور دجال کے فتنے سے
اور دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگو اللہ کی حال کے فتنے سے **سَعْنُ اَبِیْ ہُرَیْرَہُ** کہ فتنے سے پناہ مانگا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من شریعتہ اعلیٰ اعمال کی برائی سے بپاؤ مانگنا حضرت عبد بن ابی لیلیٰ نے ان نزاکت حدیث میں کہ سأل عائشہ زوجہ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان اکثر ما یدعویہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل موته قالت کان اکثر
 ما کان یدعویہ اللہ عز وجل اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ عبد بن ابی بابر سے
 روایت ہوا کہ بیان میں ہے کہ میں نے حضرت ام المؤمنین عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنا
 دعا کرتے تھے آپ نے اپنی وفات پہلی اور دونوں میں کہا آپ کہو دعا مانگتی تھے یا اللہ میں تیری بپاؤ مانگتا ہوں یا عرض کی ہاں
 جو میں کہتا تھا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا ہے اس میں کیا ہے؟ قال قلت عائشہ ما کان اکثر ما کان یدعویہ النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان اکثر ما یدعویہ ان یقول اللہم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل
 بعد ترجمہ یہی جواب پر گزرا اس کے فوہ بن کوئل قال سالت ام المؤمنین عائشہ عما کان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یدعویہ قالت کان یقول اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ وہ بن نوفل سے روایت
 ہوا کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا مانگتے تھے اور میں نے کہا آپ دعا کرتے تھے بپاؤ مانگنا
 ہوں میں تیری برائی سے اور کلمہ جو میں کہتا تھا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا ہے اس میں کیا ہے؟ عائشہ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یقول اللہم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ یہی جواب پر گزرا اس کے استعاذہ
 جو کام ابھی نہیں کہی اس کی برائی سے بپاؤ مانگنا عن فوہ بن کوئل قال سالت عائشہ فقلت حدیثی شیئاً
 کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعویہ قالت کان یقول اللہم انی اعوذ بک من شر ما عملت ومن
 شر ما لم اعمل عن فوہ بن کوئل قال قلت لعائشہ انہ یبغی ید جاء کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یدعویہ قالت کان یقول اللہ عز وجل اعوذ بک من شر ما عملت ومن شر ما لم اعمل ترجمہ یہی جواب پر گزرا
 اس کے استعاذہ کے تحت کہنے سے بپاؤ مانگنا عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 اللہم انی أعوذ بک بعفتک ان اعتکال من عتقت فقلت قال جبریل و من الخفت قال عبادة فادرس
 قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان قول جبریل ترجمہ عبد بن عمر سے روایت ہوا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے بپاؤ مانگنے سے پوچھا یا اللہ میں تیری برائی سے بپاؤ مانگتا ہوں یا عرض کی ہاں یہ حدیث متفقہ
 جبریل نے کہا نبی کی برائی سے مراد میں میں جس جانا ہے عبادہ نے کہا میں نہیں جانتا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 قول ہے یا جبریل کا؟ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہم فذكر الله عاتکہ وقال فیرید
 اعد بک ان اعتکال من عتقت یعنی بذلك الخفت ترجمہ یہی جواب پر گزرا اس کے استعاذہ کے تحت کہنے سے
 اللہ میں تیری برائی سے اور کان میں تیری برائی سے بپاؤ مانگنا عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 اللہم انی اعوذ بک من العزوی والحدام والفرق والحرق وأخرجک ان یخبط علی السیۃ کان عبد اللہ بن

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اوسدین تیری پناہ مانگتا ہوں اس نعم سے جو فائدہ دے دے اور اس دل جو خیر سے
خدا کا ڈر نہ ہو اور اس جی سے جو نہ پرہیز سے اور اس منہ سے جو نہ سچی بات سے **عَلَيْكَ أَنْ تَقُولَ كَذِبًا** رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلَاقٍ يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا تَقْضِعُ وَمِنْ كَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعَاةٍ**
لَا يَنْتَعِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وہی جو اوپر گرز **الاستعداد** کہ
دعا کا کہ ایجاب اور اس سے پناہ مانگتا جو قبول نہ ہو محض عبد اللہ بن الحارث قال کان اذا قبل من زید بن ادم حدیثنا
ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلَاقٍ يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا تَقْضِعُ وَمِنْ كَفْسٍ لَا تَشْبَعُ**
وَمَا سَمِعْنَا أَنْ نَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَيْرِ وَالْكُسَلِ وَاللَّيْلِ وَاللَّيْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللهم
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلَاقٍ يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا تَقْضِعُ وَمِنْ كَفْسٍ لَا تَشْبَعُ
ترجمہ عبد اللہ بن الحارث سے روایت ہے زید بن ادم سے جب یہ
کہتے تھے بیان کہ جو تم نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہتے تھے میں نہیں بیان کر دوں گا تم سے مگر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے تھے ہم سے اور حکم دیتے تھے ہم کو یہ کہتے تھے یا اوسدین تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور ہستی اور خلیل
اور ماموری اور بڑا ہے اور بکرے مذہب یا اوسدین نفس کو پرہیزگاری اور اس کو پاک کر تو بہتر ہے کہ نہ لایا تو پاک اور
مختار ہو مگر غرض کہ یا اوسدین غیری پناہ مانگتا ہوں اس ل سے جو ہر نہ ہو اور اس ل سے جس میں ذرہ نہ ہو خدا کا اور
اس ل سے جو فائدہ دے دے اور اس ل سے جو قبول نہ ہو محض عبد اللہ بن الحارث قال کان اذا حججہ من
بیتہ قال ینبغی ان یقول **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلَاقٍ يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا تَقْضِعُ وَمِنْ كَفْسٍ لَا تَشْبَعُ** ترجمہ ام المومنین
ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلے گھر سے نکلتے تو فرماتے تھے یا اوسدین اس کا نام سیکر اور میری پائے
وہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سیل سے اور گراہی سے اور ظلم کرنے سے یا عجیب ظلم کرنے سے یا بھالت کرنے سے یا
بہرہ گیری کرنے سے **کتاب التہذیب** کتاب ماہون کے بیان میں **باب** **سُحُوفُ النَّبِيِّ خَيْرٌ مِنْ حَرِّ**
الْبَيَانِ و خمر کا لگایا ہے غارت سخی معنی چھپانے کے میں پس جس کے پینے سے عقل چھٹ پڑے بیسے نشہ ہو جو
ہر خواہ انکور سے بنی خواہ کھجور سے خواہ جو سے خواہ جو سے بھی تول ہے اکثر ائمہ اور علماء کا ادب میں خلاف کیا اس
میں مگر امام ابو حنیفہ نے اور ہون فی خمر کا حکم کیا ہے بخور سے **قَالَ اللَّهُ مُبَارَكٌ وَتَكْلًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا**
إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَابْنُ السَّبَابِ وَالْأَلْكَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُواهُمْ كَعَدِّ عُصْفُورٍ رِجْسًا زید
الشَّيْطَانُ إِنْ يُوَفَّعْ بِكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصْلُحْ كَعَدِّ عُصْفُورٍ رِجْسًا وعن الصلوة فها
أَنْتُمْ مَسْمُومُونَ ترجمہ فرمایا تعالیٰ نے سوائے ان شراب اور چار ادب اور پانی سے جس پر عیدی ہے شیطان کے کام تو اس کے
پکڑ لے کہ تم بخان یا شیطان یہ چاہتا ہے کہ تمہاری بچپن نشی اور لڑائی کروں سے شراب پلا کر اور جو کھلا کر اور روک دیکر

عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى انما اهل البيت مني
وهم بمنزلة مني في الدنيا والآخرة قالوا يا رسول الله انما اهل البيت مني في الدنيا والآخرة
روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ جو شخص شراب پیو تو اس کی ہڈیوں
شراب بن کر رہ جاتی ہیں اور اگر وہ شہداء اور گھوڑوں اور جو سے اور شراب وہ ہر چیز جو خالص ہو اس کے
منازلت ہو کر رہ جاتی ہیں کہ میں تو جو شراب عقل کو برباد دے دیتا ہوں وہ شراب جو خالص ہو اس کے
عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما اهل البيت مني في الدنيا والآخرة
نزل تخريجاً وروى عن النبي صلى الله عليه وسلم في الحديث والشعر والعسل ترجمہ عبد بن عمر سے روایت ہے کہ
حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جو چیزیں صلوٰۃ کے معلوم ہو کر جب شراب حرام ہو تو پانچ چیزیں
نہ لکھتا تھا انکو راگھوڑوں اور جو اور شہداء کے ترجمہ عبد بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ جو شخص شراب پیو تو اس کی ہڈیوں
و العسل والعنب ترجمہ عبد بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ جو شخص شراب پیو تو اس کی ہڈیوں
سے مٹھن لیں انکو راگھوڑوں اور جو اور شہداء کے ترجمہ عبد بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ جو شخص شراب پیو تو اس کی ہڈیوں
نے اگرچہ تھم کا ہو یا بوس میں نشہ ہو تو وہ ہم سے ہیں ابن سیرین قال جاء رجل الى ابن عمر فقال ان اهلنا
يشربون لنا شراباً عسيراً فاذا أصبحنا شربنا قال انما اهل البيت مني في الدنيا والآخرة وكثيراً ما شهد الله
حكيت انما اهل البيت مني في الدنيا والآخرة وكثيراً ما شهد الله حكيت انما اهل البيت مني في الدنيا والآخرة
وكذا ائمتنا في الدنيا والآخرة واهل البيت مني في الدنيا والآخرة وكذا ائمتنا في الدنيا والآخرة
كذا ائمتنا في الدنيا والآخرة واهل البيت مني في الدنيا والآخرة وكذا ائمتنا في الدنيا والآخرة
ابن عمرؓ نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ جو شخص شراب پیو تو اس کی ہڈیوں
کہا میں نے جب کو منع کرنا ہوں نشہ لانیو اسے سے تھوڑا ہو یا بہت اور گواہ کرنا ہوں میں اسکو جب کہ میں منع کرنا ہوں
نشہ لانیو اسے سے تھوڑا ہو یا بہت اور گواہ کرنا ہوں میں اسکو جب کہ میں منع کرنا ہوں
اور اگر کو نام ہو یا بہت کہ میں حالانکہ وہ خمر ہے اور نہ کہ وہ شراب ہے اور نہ کہ وہ خمر ہے اور نہ کہ وہ شراب ہے
کہ میں کہ میں حالانکہ وہ خمر ہے اور نہ کہ وہ شراب ہے اور نہ کہ وہ خمر ہے اور نہ کہ وہ شراب ہے
رکھ لینے سے کہ میں ہوا جس شراب میں نشہ ہو اور کام تو راہت و دنوں پناہ حرام ہے اور انبیاء اسلم اللہ
اکل مشکون لا شربہ جس شراب میں نشہ ہو وہ خمر ہے اگرچہ انکو سے نہ بنا ہوا عن ابن عمر قال
اللہ تعالیٰ وسلم قال کل مشکون حرام کل مشکون حرام ترجمہ عبد بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ جو شخص شراب پیو تو اس کی ہڈیوں
سلم نے فرمایا کہ نشہ لانیو الا حرام ہے اور نہ نشہ لانیو الا حرام ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جلد ۱

فوق الحد

سأله رجل فقال إنا قد سألنا أبا أسود في المسألة التي ذكرنا في ما أوردنا فقال كل من شرب
 قهقهة ينجده فقال هو ما أقول لك ترجمه یو دین شتیاں سے روایت ہوا کہ شخص نے عطا سو کہا ہاں ہم میں
 نہ کہتا ہوں کہ تم پر کبر ہو بلکہ تم میں کن ترنوں میں وہ نبی تھی عطا نے کہا جو شراب

[illegible]

الکتاب الشائع بن عبد العزيز لا تشربوا من الماء حتى يذهب ثلثاه ويبقى ثلثه وحل مسير

رحمہ اللہ ابن خلیل نے کہا ابن عبد العزیز نے (جو خلیفہ تھے خفا کا سنی) امیر میں سے) ہم کہہ رہا تھا کہ (خلفاء)

نہیں آج اگر (کہا کہ خوش دیا جاوے یہاں تک کہ گناہ ہو جاوے) جب تک (جو جس طرح کے جل جادین اور ایک حصہ)

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

وَمَا يَمْشِي فِي الْبُيُوتِ إِلَّا عَلَى كِبْرٍ ۚ وَاللَّهُ يَدْعُ عَلَى كِبَرِهِ الْحَمْدَ ۚ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشیہ منکر کفار و کفریہ حرکت کل نشیہ کے قریب ہے اور اس سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی کفریہ پہنچائی تو کہا یا رسول اللہ! ان شراب ہوتے ہیں جن میں کوئی شراب نہیں ہے اور کہنا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر کہ تم میرے ساتھ اور میرے فرماؤں پر اور میرے کہا میں نہیں کہتا میں تو شراب کا

نہ پیرن پہ فرمایا دامن کو غصے شراب ہو نسیم میں میوہ کا ہاتھ اور مر رہا ہو دایاں مع اور مر رہا ہو یارین یہ
شراب ہو اور نر جوار کا شراب سب اس سب کو فرمایا جو نشہ لا دے اس کو نہ رہی کینہ نہ میں جو دم کر چکا ہو نشہ
لائے والے شراب کو عجب اپنے مٹو سے قال یَعْتَذِرُنِي سَوْأَلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّبْرِ تَقَاتُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

[illegible]

عین نے کہا یا رسول اللہ! ان شراب ہو تمہیں جبکہ بیتم اور مرز کہتے ہیں آپ فرمایا میں کیا ہے میں نے کہا یہ شراب ہے
 بیتا ہے شخص سے اور مرز جو سے بیتا ہے آپ فرمایا جو شہ لاو سے وہ حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
 اللہ ورسولہ فاسئلہ فقال اجعل لی رسول اللہ اذکیت المزد قال ما المزد قال الحبیة نضع بالیمین

الله عليه السلام قد عسى ان يحضر هذا رجل يرس

لا انتھالی اوس کے سات روز کی نماز قبول ہو گی اور اگر اس عرصہ میں مر جا دیا تو کہ فرم دیا اگر دوسرے قتل جاتی ہیں اور کسی
 روز چپ گیا تو اوسکی جائیں میں کی نماز قبول نہ ہو گی اور اگر اس عرصہ میں مر جا دیا تو کہ فرم دیا **تَوْبَةُ شَارِبِ**
شَرَابٍ يَتَوَلَّى عَنَّا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ كُنْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فِي الْمَدِينَةِ وَهُوَ
 حَاضِرٌ لِي بِالطَّلَفِ يُقَالُ لَهُ الْوَضْعُ وَهُوَ حَاضِرٌ كَقَوْلِهِمْ قَوْلُ شَرِبْتُ ذَلِكَ الْخَمْرَ يَشْرِبُ الْخَمْرَ فَقَالَ قَوْلُهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ شَرِبَ دَمَهُ ثُمَّ تَقْبَلُ تَوْبَةُ مَنْ شَرِبَ دَمَهُ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ
 عَلَيْهِ فَإِنْ تَابَ لَمْ تَقْبَلْ تَوْبَتُهُ أَرَبَعِينَ حَبْلًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 طِينَةُ الْحِجَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عبد اسد بن علی سرمدی ہے میں عبد اسد بن عمر بن ابی اسد سے روایت کرتا ہوں وہ طینت میں شریعت
 میں تھی جسکو ہر گھنٹہ تھی اور قریش کے ایک جوان لاٹھے پڑے ہوئے تھل پڑے ہوئے جسکو شرب میں لگا کر تھے تھے عبد اسد
 کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں کہ اگر کسی نے شرب کا ایک گھنٹہ پیا تو اسکی توبہ جائیں روز تک قبول نہ ہو گی پھر
 توبہ کرے تو اسے سات روز کا پھر اگر شرب پیا تو پھر اسے دو روز تک توبہ قبول نہ ہو گی لیکن اگر بعد از توبہ کسی نے توبہ نہ کی
 کہ دیکھا پھر اگر شرب پیا تو اسے چل جلا ضرور دیا کہ چھینٹے بدن کی پیٹ لگا دیا اور توبہ قبول نہ ہو گی مراد وہ شخص جو چھینٹا
 ہو چلا سجدہ کیے اسے **ابن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر في اليوم فاشتم اربعين حبلًا
 حرم كافي الاخر ترجمہ عبد اسد بن عمر بن ابی اسد سے روایت کرتا ہوں عبد اسد بن عمر نے فرمایا جو شخص نہایت شرب پیر کا پھر اس کو توبہ کرے
 اوسکو اربعین میں اب نہ لے گی **ابن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب الخمر في اليوم فاشتم اربعين حبلًا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَكَّانٌ وَلَا عَوَاقِفٌ وَلَا مَزْنُونَ حَتَّى يَرْجُمُوا
 عبد اسد بن عمر روایت کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہایت شرب پیر کا پھر اس کو توبہ کرے
 جلا کر دیا اور چھینٹا کر کہا توبہ نہ لے والا اور نہ فراموشی کر دیا ابی مان باب کی اوس حدیث میں شرب پیر کا پھر اس کو توبہ کرے
 البقی حبلًا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي النَّيِّمَا مَاتَ وَهُوَ يَذْهَبُ إِلَى النَّيِّمَا وَهُوَ يَذْهَبُ إِلَى النَّيِّمَا
 بن عمر سرمدی روایت کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نہایت شرب پیر کا پھر اس کو توبہ کرے
 آخرت میں شرب پیر کی ریسرچ میں محمد بن علی **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي النَّيِّمَا مَاتَ
الْخَمْرُ فِي النَّيِّمَا مَاتَ وَهُوَ يَذْهَبُ إِلَى النَّيِّمَا وَهُوَ يَذْهَبُ إِلَى النَّيِّمَا قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي النَّيِّمَا مَاتَ
مَلَأَ الْخَمْرُ نُفْسَهُ فِي وَجْهِهِ بِالْخَمْرِ حِينَ يُبَارِكُ وَاللَّيْلُ تَرَجِمَ حَتَّى يَمُوتَ کہ جو شخص نہایت شرب پیر کا پھر اس کو توبہ کرے
 تو دیا سرمدی ہے وہ اسکو نہ بگرم پانی کا چھینٹا دیا جا دیا یعنی جہنم کے پانی کا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 والیکہ جلا کر دیا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي النَّيِّمَا مَاتَ وَهُوَ يَذْهَبُ إِلَى النَّيِّمَا
 فقال عمر رضي الله عنه لا اخرج بعد هذا حبلًا ترجمہ عبد اسد بن عمر بن ابی اسد سے روایت کرتا ہوں عبد اسد بن عمر نے فرمایا جو شخص نہایت شرب پیر کا پھر اس کو توبہ کرے

ایک لایا خیر طریقت کہ ہر قل راہ راہ دوم کے پاس بلا گیا اور نصرانی ہو گیا حضرت عمر نے فرمایا اب تو میں کسی مسلمان کو
 بلاؤ مگر نہ سکا **فَکَانَ حَسْبُكَ الْاِسْتِخَارَةُ الَّتِي عَمِلْتَ بِهَا مِنْ اَمْرِ بَنِي النَّضَرَ وَكَانَ الشُّكْرُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنْ حُدُودِ تَحَارُجِ بْنِ رُوَيْلٍ كَيْدِيٍّ**
 اور شخص نے جو شہ لا بنی نضر کے شراب کو دست کہتا ہر بشرطی کہہ ڈالا سبیا جاوے جس سے نہ نہ ہو **مَنْ كَانَ يَتَمَسَّكُ بِالنَّجْوَى**
يَا رَايَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرُكُمْ فِي الْقُرُوفِ وَكَانَ شَرُّهُ اَمْرُ بَنِي نَضَرَ وَبَنِي نَضَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيَ خَرَابَ بَنِي تَزُونَ بَيْنَ رَاكِرٍ كَيْدِيٍّ قَسَمَ كَابَرْنِ بَنِي بَلِيكُنْ مَتَّ بَنِي بَنِي بَنِي بَنِي بَنِي
نَشْرَ بَنِي
 نے کہا یاد نہ ہو اور اس میں غلطی کے ہے ابوالاعص سلام بن سلیم نے اور کسی نے دوسرے کے متابعت نہیں کی
 سنا کہ کہ احباب میں ہر اور سنا کہ خود قوی نہیں کہ اور وہ قبول کرنا تھا عقین کو امام احمد نے کہا ابوالاعصیٰ احمد بن
 غلطی کو نہ تھا مخالفت کی ہر اور کسی شریک نے اسناد میں حدیث کے اسناد میں ابو شریک کی روایت یہ ہے **مَنْ كَانَ يَتَمَسَّكُ بِالنَّجْوَى**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَ عَنِ الدَّيْنَاءِ وَالْفَقِيرِ وَالْغَنِيِّ وَكَانَ تَرْجِمَهُ بَرِيدٌ سَمِعَ رَوَايَتَ بَنِي بَنِي بَنِي
 منع کیا کہ وہ تو بنی و لاکھی اور جو بن اور غنی ترین ہے مگر خلاف کیا کہ ہر اور وہ روایت یہ ہے **عَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ لَمْ يَأْكُلْ شَرُّهُ اَمْرُ بَنِي نَضَرَ وَبَنِي نَضَرَ وَبَنِي نَضَرَ وَبَنِي نَضَرَ وَبَنِي نَضَرَ وَبَنِي نَضَرَ وَبَنِي نَضَرَ وَبَنِي نَضَرَ
 کہ یہ روایت بھی ثابت نہیں ہے تو صاف فرما کہ حضرت عائشہ سے روایت کیا اور وہ مجھول ہے اور شہو
 حضرت عائشہ سے کہ خلاف ہر خلاف **عَنْ عَائِشَةَ سَأَلَهَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اُمِّ الْيَسْرِ بَقُولَ نَبِيِّ الْاَمْرِ عَدُوَّةَ**
وَنَشْرَ بَنِي عَائِشَةَ وَبَنِي عَائِشَةَ وَبَنِي عَائِشَةَ وَبَنِي عَائِشَةَ وَبَنِي عَائِشَةَ وَبَنِي عَائِشَةَ وَبَنِي عَائِشَةَ وَبَنِي عَائِشَةَ
 نلت مزایا ترجمہ حضرت عائشہ سے لوگوں نے میڈ کو پوچھا انہوں نے کہا ہم صبح کو جو رہو رہو کہتے ہیں اور شام کو پیتے
 ہیں اور شام کو بہو کہتے ہیں اور صبح کو پیتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا میں ملال نہیں کھتی کسی نہ لسنے والے شہ
 کہ اگر ہر روئی کیوں نہ ہو اگر چہ پانی کیوں نہ ہو یہ میں باخبر ہوں **عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ لَمْ يَأْكُلْ شَرُّهُ اَمْرُ**
الَّذِي يَأْكُلُهُمْ عَنْ الرُّقُوتِ بَعْدَ اَقْبَلَتْ عَلَى الشَّيْءِ فَقَالَتْ اَيَا كُنْتَ وَالْجَوْدَ الْاَخْضَرُ وَارْت
اَسْكُرْ كُنْ مَا يَحْكُمُكَ فَلَا تَشْرَبْ تَرْجِمَهُ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَنِي فَرَايَا حُكْمُ مَعَانَتِ بَنِي تَوْنِي سَمِعَ
 روایت ہر لاکھی برتن سے مگر معانت ہر روغنی برتن سے یہ مرنہ کیا عور تو ملی طرف اور کہا جو ہم سب لاکھی لکھے
 سے اور اگر تمہارا ہر شے کا پانی نہ کر لے تو اس کو ست یہ **عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ لَمْ يَأْكُلْ شَرُّهُ اَمْرُ**
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَاهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ تَرْجِمَهُ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعَ رَوَايَتَ بَنِي
 پوچھا کسی نے شہو بن کو اوہ بن نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہر نہ لانے والے سے امام نسائی
 نے کہا ان لوگوں نے دلیل کیڑی ہے عبد اللہ بن شداد کی روایت سے انہوں نے ابن عباس سے اور وہ یہ

جناب نواب میرزا القاب مولانا سید محمد محمد رفیع حسن خان صاحب بہار و کرکچی ذات بابرکت کے فیض بہار
 حدیث کی تائید کے شیوع اور ترجمہ ہو رہا ہے اور اس مائتین تالیف جلالہ نے انہی کو اپنے دین و ملت کی حمایت کے لیے منتخب اور
 برگزیدہ کیا ہے انہیں کی ذات بابرکت کے باعث سر ریاست بھوپال تمام جہان میں مشہور ہو گئی ہے درہ اس ریاست کا
 نام بھی نہیں سنا گیا تھا لیکن جاسدون کی جو اپنے جھولی جھولی ہتھتین کھڑی کر کر منصب کیہ ریاست مذکور سے آگے
 سفر دل کر دیا ہے پروردگار انکو پھر وہی منصب عطا فرماوے بلکہ اس سے بھی زیادہ ترقی اقبال کرے اور تمام مصلحتا
 اور ملیات دینی اور دنیوی سے انکو محفوظ رکھے اور جو فیض کہ انکی ذات بابرکت کو ذریعہ سے ایک جہان کو ان سے
 ہو رہا ہے اسکو ترسلا رکھے اور انکے دونو صاحبان اور انے جناب نے اب نرسن خان بہادر اور جناب نے اب نرسن خان
 بہادر کو اپنے پدر بزرگوار کے قدم مقدم جلائے اور علی الحدیث اور انباء سنت و انبساط بدعت میں مصروف رکھے
 واخرہ عداانا ان الحمد لله رب العالمین

خاتم

واضح ہو کہ اس کتاب کا حال مفصل طور پر اسکی جلد اول کے مقدمہ میں مذکور ہے لیکن فاسطے لکھا بھی اہم کے تحفہ رسا یہاں بھی
 نقل کیا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ ابن حجر نے کہا ابو جعفر بن الزبیر نے سب سے بہتر وہ کتابیں جن میں اختلاف مسلمانوں
 نے اعتماد کیا وہ پانچ کتابیں ہیں صحیح بخاری صحیح مسلم سنن ابی داؤد جامع ترمذی سنن نسائی اور موطا امام
 مالک جو تالیف میں سب پر مقدم ہے وہ تین ہیں ان سے کم نہیں ہے اور ان کو کوئی متا صدد مختلف صحیحین میں اور طرح کو
 فوائد میں درلود اور دو میں احکام کی حدیثیں انہی میں ہیں جو کسی کتاب میں نہیں ہیں اور ترمذی میں فوائد و علوم حدیث
 ایسے ہیں جو ان کتاب میں نہیں ہیں اور نسائی نے سب سے زیادہ اور عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے ابو الحسن معافوی نے کہا
 جب تو دیکھے حدیث کی تفسیر کی طرح تو جس حدیث کو نسائی نے نکالا وہ صحت کی طرف زیادہ قریب ہے پر نسبت اس کے جگہ
 رسائی کے اور لوگوں نے نکالا نہ نظر

تاریخ طبعہ اور خاتم العلماء شیخ محمد الدین بابر کتاب التفسیر لاہور ترجمہ احمد اکبر

تاریخ طبعہ	تاریخ طبعہ	تاریخ طبعہ	تاریخ طبعہ
۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰

قیمت فی جلد سے روپیہ ۱۰۰۰
 تاجران و قوافل خیران شائستہ کاغذ متین سے کہ اس کے ترجمے کا تالیف جناب نواب لاہور لکھا سید محمد رفیع حسن صاحب نے اس کو عطا
 فرمایا اور بر بھندہ ایک کتاب کیا یہ اصل بھی شریعتی و مذہبی جو ان بات تمام کوئی غفلت نہ کیا چھپو کا ارادہ فرماوے

واضح ہو کہ اس کتاب کا حال مفصل طور پر اسکی جلد اول کے مقدمہ میں مذکور ہے لیکن فاسطے لکھا بھی اہم کے تحفہ رسا یہاں بھی
 نقل کیا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ ابن حجر نے کہا ابو جعفر بن الزبیر نے سب سے بہتر وہ کتابیں جن میں اختلاف مسلمانوں
 نے اعتماد کیا وہ پانچ کتابیں ہیں صحیح بخاری صحیح مسلم سنن ابی داؤد جامع ترمذی سنن نسائی اور موطا امام
 مالک جو تالیف میں سب پر مقدم ہے وہ تین ہیں ان سے کم نہیں ہے اور ان کو کوئی متا صدد مختلف صحیحین میں اور طرح کو
 فوائد میں درلود اور دو میں احکام کی حدیثیں انہی میں ہیں جو کسی کتاب میں نہیں ہیں اور ترمذی میں فوائد و علوم حدیث
 ایسے ہیں جو ان کتاب میں نہیں ہیں اور نسائی نے سب سے زیادہ اور عمدہ طریقہ اختیار کیا ہے ابو الحسن معافوی نے کہا
 جب تو دیکھے حدیث کی تفسیر کی طرح تو جس حدیث کو نسائی نے نکالا وہ صحت کی طرف زیادہ قریب ہے پر نسبت اس کے جگہ
 رسائی کے اور لوگوں نے نکالا نہ نظر